اشتہار

اس کتاب مین مولف کا حق کاپی رائٹ ہے اور حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ع دفتر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک خاص مین رجسٹری کرایا گیا ہے اسواسطے لازم ہے کہ کوئی صاحب اسکو بلا اطلاع و اجازت مولف کے چھپوانیکا قصد نکرین ورنہ جتنی جلدین چھپینگی حسب منشاء قانون مذکور مولف کی ملکیت متصور ہونگی اور چھپوانے والے صاحب قابل باز پرس ہون گے ۔

اعلان

جوکہ یہہ کتاب تین جلدون مین مرتب ہوئی ہے منجملہ اونکے یہہ جلد اول تیار ہوگئی ہے کہ ناظرین با تمکین کی خدمت مین پیش کیجاتی ہے اور دوسری جلد نصف سے زیادہ چھپ گئی ہے کہ عنقریب تیار ہوکر شایع ہوگی اور تیسری بھی بہت جلد چھپیگی - اور ہر ایک جلد تین مختلف اقسام کے کاغذون یعنی ولایتی انگریزی سفید سیرامپوری وحنائی بالی پر چھپی ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت بہ اعتبار قسم کاغذ و تعداد جلدون کے مختلف ہوگی اسواسطے التماس یہہ ہے کہ جس صاحب کو جس قسم کی جسقدر جلدین مطلوب ہون شہر آگرہ محلہ نائی کی منڈی کوچہ بھیکن خان مین لالہ نند کشور صاحب کو تحریر فرماکر بعد دریافت و ارسال قیمت طلب فرمالین فقط

العبد
بابو جوالا سہائی عفی اللہ عنہ ساکن سراج بھر

نقشہ قیمت حصہ اول مع محصول ڈاک				نقشہ قیمت حصہ اول بلا محصول ڈاک		
ولایتی	حنائی	سیرامپوری		ولایتی	حنائی	سیرامپوری
عصہ ر	للعہ ر	للعہ ر		للو - ۸ ر	ملے - ۸ ر	ملے - ۸ ر

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب تاریخ راجستان المسمیٰ

وقائع راجپوتانہ

جلد اول

۵ ۱۲۱۵ھ

از تصنیف [illegible]

در مطبع [illegible] طبع شد

فہرست مضامین جلد اول وقایع راجپوتانہ

مُتَوَکِّلاً عَلَی اللہِ سُبْحَانَہٗ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب معتبر مستند تاریخ راجستان مفید اہل زمانہ

وقائع راجستان

جلد اول

از تالیفات جناب سرآمد اہل سیر محقق با علم و ہنر بابو جوالا سہائے صاحب عدالتی ریاست بھرتپور

در مطبع عام مفید آگرہ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کون شخص ہے کہ بنظر دوربین اجرام سماوی کے عجائبات اور اونکی
گردش و حرکات اور تبدل و تغیرات پر نظر کرے اور وہ تعلق و مناسبت
جو زمین کو اجرام فلکی سے حاصل ہے اور عجیب و غریب تاثیرین و حالتین
جو کرۂ ارضی مین اختلاف اوضاع فلکی سے پیدا ہوتی ہین دہیان مین لاوے
اور خداوند عالم کی حکمت و قدرت پر شیفتہ نہو۔ وہ کون آدمی ہے کہ
دنیا کی قدرتی نمایش گاہ جو ہر وقت تمام جہان کی آنکھون کے سامنے
کھلی ہوئی ہے بچشم عبرت دیکھے اور نگارستان عالم کی صنعت پردازی
اور کارخانۂ جہان کی نقش طرازی بغور و تامل ملاحظہ کرے اور خالق

یکتا کی شان کبریائی اور جود و رحمت پر دلدادہ و فریفتہ ہو شعر
آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دلست * دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرار
یہ سطح زمین کا جو ہر طرف بحر محیط سے گھرا ہوا ہے اور بڑے بڑے قطعات
خشکی وتری پر منقسم اور حیوانات بحری و بری کا نشیمن اور آدمی زاد کا
مسکن ہے خداوند کی حکمت اور صناعی کا ظاہر نمونہ ہے ہر ایک بر اعظم
کا کنارہ بحر سے پہاڑونکی اونچی چوٹی تک ہموار میدانون اور پست و بلند
گھاٹیون اور عمدہ فضا اور مقامات دلکشا سے آراستہ اور نفائیس
معدنی و نباتی اور عجائب قدرتی سے مالا مال ہونا اور خاصیت سرزمین
اور تاثیر آب و ہوا سے ہر ایک خطہ مین جداگانہ قسم کے نباتات وحیوانات
کی پیدایش و پرورش ہر ملک کے آدمیون کی صورت و سیرت اور خیالات
وطبیعت کا اختلاف ہر قوم کا طرز معاشرت اور طریقہ تمدن علیحدہ ہونا
خداوند مطلق کی الوہیت وربوبیت پر روشن دلیل ہے سارے جہان
کا جغرافیہ تمام عالم کے مختلف اقوام اور سلطنتون کی تواریخ خدا برحق
کے احکام حکمت اور افعال قدرت کی ایک ادنےٰ تفصیل ہے کسکی
طاقت ہے کہ اسرار ربوبیت اور قوانین قدرت پر جس سے مجموعہ

موجودات کا انتظام ہے پوری آگہی حاصل کرے کسکی مجال ہے کہ رموز

آفرینش اور اصول حکمت جو کسی ادنے مخلوق کی پیدایش و ایجاد

مین صرف ہوئے ہین دریافت کرسکے - اس طلسم قدرتی کے حل کرنے

مین بڑے بڑے فلسفی یکتا زمانہ طفل مکتب کی مانند ابجد خوان ہین

بڑے بڑے حکمار فرزانہ و ریاضی و طبیعات کے ماہر ادراک قدرت

مین ششدر و حیران ہین ❊

شعر

تو ان در بلاغت بہ سحبان رسید ❊ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

جو شخص نسل انسانی کے حالات پر غور کرے گا کہ ابتدا مین کیا تھی اور

کیونکر دنیا مین پھیلی اور متواتر حادثات اور مسلسل واقعات جو ابتدا

آفرینش عالم سے بنی آدم پر گذرے غوض کرکے ہر ایک قوم کے علم و ہنر

عادت و خصلت اخلاق و اوصاف کو اون کے اقبال و ادبار و ذلت

و عزت ترقی و تنزل وغیرہ حالتون سے مقابلہ کرے گا اور جہانکی

عظیم الشان سلطنتین جو بڑے کروفر اور تزک و احتشام اور بظاہر

نہایت استقلال و استحکام سے قایم ہوئین اور بعد تھوڑی مدتون کے

نیست و نابود ہوگئین اور جنکے حالات ابتک علم تاریخ ہمکو بصراحت

بتا رہا ہے بچشم عبرت دیکھے گا تو اوسپر خالق یکتا کا عظمت وجلال پوشیدہ
نہ رہیگا اور یقین کریگا کہ دنیا مین جو حوادث و انقلاب پیش آتے ہین اور
جو واقعات گذرتے ہین حسن اتفاق و خاصیت زمانہ سے نہین بلکہ
خداوند عالم کی مرضی اور حکم سے ظہور پاتے ہین اور تمام مخلوقات اور
اوسکے طبایع اور افعال حکم خداوندی کے پابند اور مطیع ہین **اشعار**

گلستان کند آتشے بر خلیل — گروہے بہ آتش برد ز آب نیل
کند ہرچہ خواہد برو حکم نیست — کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست

یہہ بھی خدای ذوالجلال کی بر دو رحمت کا اقتضا ہے کہ انسان کو
لطف شمایل اور حسن خصایل سے آراستہ اور خوبی صفات اور قابلیت
کسب کمالات سے پیراستہ کرکے اپنے کار و بار مین خود مختار اور اپنے
اعمال کا ذمہ وار قرار دیا اور اپنے کمالات کی ترقی اور حالت حیات
کو اچھی طرح سے بسر کرنا اوسکی خواہش اور حسن تدبیر پہ چھوڑا اور
تکمیل انسان کے تمام قدرتی لوازم و سامان از قسم ذکاوت و ذہانت
فہم و فراست بلندی خیال رسائی ادراک جودت حواس سب
مخلوقات سے بیشتر و بہتر عنایت فرماکر عطا خلعت فاخرہ نطق سے

معزز وسربلند فرمایا تاکہ مشعل خرد کی روشنی مین حقائق اشیا کو دیکھ بھال کر اور شاہراہ توسط و اعتدال پر چلکر سر منزل کمال تک پہونچے اور ذاتی کوشش و حسن عمل سے جسقدر معاش و معاد مین ترقی اور اپنی حالت زندگی اور طرز معاشرت کو بہتر کرسکے کرے لیکن انسان کا حالت ابتدائی یعنی ظلمت جہالت سے نکلکر شایستگی پیدا کرنا اور درجۂ انسانیت مین داخل ہونا مشارکت و معاونت بنی نوع یعنی اجتماع و تمدن پر موقوف ہے - اور تمدن کی خوبی اور قوانین ریاست کی خوش اسلوبی انتظام حکومت اور قیام سلطنت پر منحصر ہے کیونکہ قدرت کی فیاضی نے قوائے شہوی و غضبی اور خواہش ظاہری و باطنی اور مختلف جذبات اور جو قوتین قیام حیات اور دفع حاجات اور درک لذات اور جذب ملایم اور رفع مزاحم کیواسطے ضرور تھین انسان مین سب جمع کردی ہین اسلئے آدمی بالطبع اپنی ضروریات اور لذات کے حاصل کرنے مین از حد حریص و طماع ہے اور ہمیشہ اوسکی شہوت کا اقتضا اور طبیعت کا میلان حصول مرغوبات مین حد سے تجاوز کرنے پر رہتا ہے اور جب دوسری جانب سے

جذب لذات اور حصول مطلوبات مین شرکت یا مزاحمت پیش آتی ہے تو قوت فکریہ انواع تدابیر وحیل سے کام لیکر دفع مزاحم چاہتی ہی یا قوت غضبیہ متحرک و مشتعل ہوکر اپنے قہر و استیلا سے نوبت مجادلہ و مقابلہ پہونچاتی ہے اور اسی طور سے انواع جور و ستم اور جنگ و جدال اور خونریزی و قتال اور اقسام فریب و دغا اور عداوت و عناد اور شرارت و فتنہ و فساد دنیا مین ظاہر ہوتے ہین اور یہہ سب امور حسن معاشرت کے نہایت مضر اور مقاصد اجتماع و تمدن کی برخلاف اور ترقی انسان کے لغایت مزاحم ہین نظر بحالات مذکور تمدن مین کوئی ایسی قوت موجود ہونی ضرور ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح اور حد سے گذرنے والون کی روک تہام کرے اور وہ قوت سلطنت ہے۔

اور واقع مین سلطنت ہی ایسی طاقت ہے کہ اپنے سایۂ عاطفت اور ظل حمایت مین طوائف انام اور مختلف مذاہب اور اقوام کو مفاسد اندرونی اور دشمنان بیرونی سے محفوظ اور مامون رکہکر اور تاریکی وحشت و جہالت سے نکالکر علوم و فنون اور حرفت و صناعت اور وسائل معاش اور سامان عیش و عشرت کی ترقی روزافزون سے انسان کو زینت

وشایستگی کے نئی دنیا مین داخل کر سکتی ہے قانون قدرت کی رو سے
ضرور ہے کہ ہر گروہ اور ہر طبقے اور ملک کے آدمی کسی نہ کسی سلطنت
کے خواہ وہ شخصی یا جمہوری ہو یا حکومت قومی مطیع و ماتحت رہین
چنانچہ اسی قاعدۂ قدرت کے موافق مثل اور اقوام اور ممالک عالم
کے اہل ہند بھی ہمیشہ کسی نہ کسی سلطنت کے مطیع ومحکوم چلے آئے ہین

ذکر سلطنت انگریزی ومدح حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند

مگر اس زمانہ مین ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی اور اوسکی دولت
واقبال کا ستارہ عروج پر ہے کہ تخت سلطنت برطانیہ کا مطیع
ومنقاد ہے۔ ظالم حکومتون کے تشدد اور جابر حاکمون کے جور وستم
سے آزاد ہے۔ اس عالیشان سلطنت مین رعایاے ہند کی بہبود
اور امن و آسایش کا عمدہ سامان مہیا ہے کیون نہو کہ ایک دانشمند
اور فیاض گورنمنٹ اوسپر حکمران ہے۔ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ
کرو قدیم زمانہ کے مہاراجگان عالی تبار کی کیفیت حکمرانی اور خاندان
غزنوی اور غوری سے لیکر چغتائی بادشاہون تک طرز حکومت

وجہانبانی مہمات سلطنت کی بدنظمی وپریشانی رعایا کی ناکامی اور
بے سروسامانی بغور دیکھو اور تحقیق کرو کہ اوس زمانہ مین ملکی
اور جنگی انتظام کن اصول پر قایم تہا زراعت وتجارت کی کیا صورت
آبادی ملک کی کیا حالت وآدرسی رعایا کی کیا کیفیت تھی ڈکیتی
اور ٹھگی اور رہزنون کا کیا عالم تہا آرام وآسایش رعایا کو کون سے
وسایل مہیا تھے عامہ خلایق کا طریقہ گذران اور طرز معاشرت اور
اون کے پاس عیش وعشرت کا سامان کیا تہا جب گذشتہ عملداریون
کے انتظام کو حضرت ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان قیصر ہند
خلد اللہ ملکہا کے عہد سلطنت سے مقابلہ کروگے تو خود ظاہر ہوجاویگا
کہ اس دولت عظمیٰ کی سرپرستی اور اس سلطنت کبریٰ کی حمایت
وحکومت مین ہندوستان نے کیسی کیسی بیش بہا نعمتین اور
بے انتہا فایدے اور بے شمار برکتین حاصل کی ہین جسکی نظیر
بلکہ عشر عشیر بہی کسی ایشیائی سلطنت مین موجود نہین ؂
ترویج علوم تعلیم ہنر وفنون تہذیب وشایستگی کا پہیلانا اشاعت
علوم مغربی سے ہندوستان کے تیرہ وتاریک خیالات مین روشنی

پیدا کرنا بندوبست مالگذاری کے اچھے انتظام اور تشخیص محاصل
کے عمدہ اہتمام نہرون کے اجرا اور وسایل آبپاشی کی اصلاح سے
ملک کی سرسبزی زراعت کی افزایش وترقی خشکی وتری مین امہون
کی امن وآسایش اور تار برقی اور اجرار ریلوے اور مرکب
دخانی سے تجارت بری وبحری کی آزادی وسایل سفر کی آسانی
دور دست ممالک کے مصنوعات اور مختلف ولایتون کے اسباب
وآلات ظروف وادوات اور تمام سامان عیش وآرام کی افراط
وارزانی مظلومون کی دادرسی مستغیثون کی سماعت خلایق کی
فارغ البالی ہندوستان کی غریب اور خاموش رعایا کے حقوق
کی حفاظت ظالم اور سرکشون کی گوشمالی ہر ایک سررشتہ مین کام
کی صفائی انتظام کی خوبی ہر کارخانۂ سلطنت مین حسن کفایت او
نظم وترتیب کی خوش اسلوبی ـ غرض ہندوستان نے تمام
خوبیان جو خواب مین ندیکھی اور حاشیۂ خیال مین نگذری تھین
عہد شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مین حاصل کین +
اس عالیجاہ سلطنت کے اصول حکمرانی اور قواعد جہانبانی سراسر

عقل وحکمت اور عدل وانصاف پر مبنی ہین اوسکا قانون سیاست
اور نظم ونسق مملکت ایشیا اور یورپ کی سب سلطنتون سے اسوجہہ
سے فایق اور کامل ہے کہ قواعد حکومت شخصی اور اصول سلطنت
جمہوری سے مرکب وشامل ہے اس مدبر گورنمنٹ کی جسکی طاقت
بحر وبر مین از روے جرأت وتدبیر سب سلطنتون سے بڑہ کر
اور مالی قوت اور تخازن دولت کی کثرت سلاطین عالم سے برتر
اور بیشتر ہے باوجودیکہ اوسکی فوج ظفر موج ہنرمندی اور فنون
جنگی جرأت وبہادری شجاعت ودلیری مین روے زمین
کی جنگی طاقتون پر غالب ہے لیکن اپنی فیاضی اور رفاہ جوئی
سے ہر ایک سلطنت سے امن وصلح کی طالب ہے - یہہ ہی سبب
ہے کہ علاوہ ممالک مقبوضہ یورپ وامریکہ وغیرہ کے صرف برٹش
انڈیا مین اس سلطنت عظمیٰ کا ۹۰۹۸۳۴ مربع میل پر تسلط و
اقتدار اور ۱۹۱۰۰۰۰۰۰ - آدمی اوسکے مطیع وفرمان بردار
ہین زاید از چار صد ہندوستانی ریاستون کے روسا
عالیمقدار اور مہاراجگان والاتبار کو شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ

قیصرہ ہندوستان کا بصدق دل اعتقاد و اقرار اس سلطنت کبرے کے مراحم شاہانہ اور نوازش خسروانہ کے شکرگذار ہین +

دولت انگلشیہ کی فیض بخشی اور نفع رسانی نہ صرف برٹش انڈیا پر محدود و محصور ہے بلکہ ممالک مقبوضہ روسا و عظام بہی فوائد سلطنت برطانیہ اور برکات شاہنشاہی حضرت قدسیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سے مالامال و معمور ہین علاوہ فواید تار برقی اور ریلوے اور ترقی تجارت اور اون کے مفید نتایج کے جنمین باشندگان ممالک راجستان رعایاے برٹش انڈیا کے برابر شریک ہین ایک اور بہت بڑی خوبی جو سرسبزی ملک اور بہبودی رعایا کی اصل اصول ہے ہندوستانی ریاستون کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہہ ہے کہ انڈیا گورنمنٹ کے انتظام حکومت اور نظم و نسق سلطنت بوجہ اپنی عمدگی کے ہندوستانی عملداریون پر کامل تاثیر پہونچائی ہے یعنی ہر ایک ریاست مین حکمرانی کے قدیمی دستورات اور مروجہ طریقون مین اصلاح و ترمیم اور طرز حکومت انگریزی کی تقلید کیجاتی ہے اس سبب سے ہندوستانی ریاستون کی رعایا بہی تعلیم و تربیت

اور خوش انتظامی کے فوایدسے علی قدر مراتب مستفید وبہرہ مند
ہوتی جاتی ہے ❊

راج بھرتپور واوصاف حمیدہ جناب فیض مآب سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

پس جو ریاست آئین وضوابط اور طرز انتظام اور افادۂ رفاہ عام مین گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی وخوبی نظم و نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلے تر متصور ہے علی الخصوص راج بھرتپور کے ملکی انتظام اور ضوابط واحکام مین اصول سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت اظہر وآشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق وسرسبزی ملک اور حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر وبرتر ہے مگر اوسکی عظمت وفضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہین ہے بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

پر فوق و افتخار حاصل ہے ۔

یہی خطہ ہے جو بوجہ ظہور انوار نامتناہی و شہود لمعات آلہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان مین قابل پرستش اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایان عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہ ہمالہ سے رامیشر تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن و صدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاک پاک کو موجب مغفرت و باعث نجات سمجھتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بھاگوت و دیگر معتبر شاستروں سے پیدا ہے ۔

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سرسبزی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی ملک کیواسطے مجسم دفتر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

اس ملک سے زمین و آسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان و حیوانات کے ہوش جاتے ہین خلائق
دنیا کی نعمتون و عیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض ناآشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوؤن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بھرنیکے واسطے جمع
ہون درخت و روئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھ باجرہ
کے کوئی جنس پیدا نہو شتر کے سوا کسی سواری کا گذر نہین ریتا
کے ٹیلے ہوا کے زور سے ہر روزہ ایک مقام سے دوسرے مقام
کو حرکت کر کے آبادی و ر[illegible]تہ کا نشان مٹا دین وہان کے باشندون
کو جو تکلیف و مصیبت ہوتی ہ[illegible]ی صریح ظاہر ہے اوسکے مقابلہ مین
اس آباد ان و مالامال و سرسبز ملک کو بہشت کہا جاوے تو بیجا
نہین علاوہ شمال و مغربی ممالک واقع باگر و مارواڑ کے جو قدرتی موجبات
سے معذور رہین جنوب و مشرق کے اکثر ممالک مین بھی باوجودیکہ
پانی کی کثرت اور زمین عمدہ ہے آبادی و پیداوار کی بھی صورتین

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی بیشی پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ اراضی اور تعداد آمدنی وآبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر اور کسی ذریعہ سے دریافت نہیں ہوسکتا ہے اسواسطے کل ریاستون کے کوائف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کیے جاتے ہین ۔

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	حساب جمع آبادی آمدنی
بہرت پور	١٩٧٤	٣٢٩	الہسه	١٦٦٠
دہولپور	١٦٢٦	٣٢٢	سماربعه	تماللعه
الور	٣٥٧٢	٢٧٩	صمالمه	٩٣٨
ٹونک	١٨٦٣	١٢١	سماللوللعه	٧٦٥
جہالاواڑ	٢٥٠٠	٩٠	سما.	٦٩٠
کوٹہ	٥٠٠٠	٨٦	صماعه	٥٩٦
کشن گڈہ	٧٢٤	١٣٨	ساعه	٤٤٨
جے پور	١٥٢٥٠	١٢٤	ماامله	٤١٢
اودے پور	١١٦١٤	١٠٠	ماالعه	٣٢.٩

بوندی	۲۲۹۱	۹۶	[illegible]	۳۱۵
قرولی	۱۸۶۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتابگڈھ	۱۴۵۶	۱۰۰	[illegible]	۲۶۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۶
جودھپور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۶۶۷۶	۳۰	[illegible]	۶۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بھرت پور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ آبادان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہرگز تو بین صدہا بلکہ ہزارہا بیگھہ زمین قابل زراعت
غیر مزروعہ و بے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود
ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی
مقام ایسا نہین ہے کہ جہان نظر مین آبادان قصبے و دیہات حایل نہون *
اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ و تربیت یافتہ ہے کہ مغربی ریاستون کے
خواندہ و ذی حوصلہ لوگ بھی یہان کے عام باشندون سے طرز و طور اور
وضع داری اور مکالمت و ہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کر سکتے
باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابد پایدار انگریزی سے ہر ریاست کے
لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہو گئی ہے الّا چند متعدد آدمیون کے
جو ویسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کر چکے ہین اور
کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی و آگرہ و متھرا وغیرہ
بلاد مصدر صلاح و منبع تہذیب کے مشابہ روز ہی رہا و ضبط آمد و رفت
و راہ و رسم سے ترقی پا چکے ہین بہت فرق ہے ماورا اسکے انتظام
تعلیم خلایق و تربیت عوام بھی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین
نہین ہے بلاشبہہ اکثر رئیسون نے اپنی دار الریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعتِ علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسیتا
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
مگر مفصلات کا حال دیکہا جاوے تو بالکل نو عدیگر ہے اور اونہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بھی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شیخونیں
وتدریس وتعلیم کا کبہی خیال بہی نگذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہت پدرین
دارالحکومت سے لیکر حدود راج تک ہر قصبہ وگانؤ مین سامان تعلیم یکسان
موجود ہین اور ہر محلہ کے اطفال حساب وکتاب وتحریر وتقریر مین
فوایدِ علم سے بہرہ مند ہین ٭
اس راج کے اکثر مقامات یادگار وا قعات تاریخی اور موقع معرکہ ہا
عظیم اور مظہرِ صنعتِ صناعان ذوفنون ہونیکی وجہ سے بہت مشہور
ونامور ہین قصبہ کامد معبدِ ہنود کے خوشنما ومتبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکہی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ پیانہ کہ سابقا
زبردست وعظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تہا غوری و
وغزنوی وتیموری بادشاہون کی بے شمار فوج کے مقابلہ ومعرکون
سے صفحاتِ تاریخ عالم مین بہت شہرت وعظمت سے نمایان ہے اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالاے کوہ و نواح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسپر عین المقابلہ
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاع سلطنت ہندوستان
فیما بین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگان ذیشان کا دار الحکومت تہا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلف کہنڈے راو کے عین اوسکے
کام آنے سے نامور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بہرت پور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواج سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ✤
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مصالحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوشنمائی
مکانات کی سنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی فراوانی
و سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضۂ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحان عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور بمناظرہ محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

حاصل کرکے عہد گی مکانات کے مداح آور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکر گذار جاتے ہین ⁂

اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت و جوانمردی مین
یکتای روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوص ابتدا زمانہ
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسرا ور
پشت کسی شاہنشاہ برتر کے صرف اپنی قوت بازو و ذاتی ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لا کر عظیم الشان
راج قایم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ ہنوز اونکی حکومت
کو استحکام و استواری کامل نہوئی تہی افواج شاہی محکوم افراد
زبردست کو اپنے ممالک سے پس پا و خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر مستدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسد خان وزیر سلطنت کو
کہ فوج جرار سے حملہ آور ہوا تہا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
کو میدان جنگ مین تہ تیغ کیا۔ ایسے ہی خلف اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگہ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے برای بادہوسنگہ کی افواج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودےپور اور مہاراو بلکر پر غالب آکر ایسرسنگہ
کو جےپور پر قابض کرادیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت میدان جنگ مین محروس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان و رستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو مفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور باغیون کو ایسا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع و سرتابی نہ لاسکے رئیس کہاسہیڑہ
کو کہ اپنی دولت مندی اور زور آوری کے زعم سے کسیکو ہمسر و ہمتر
نہین سمجھتا تہا مغلوب کرکے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی بابت
کا نام و نشان نرہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر پادشاہ سے گمراہ ہوکر منصور علی خان صفدر جنگ کی شکست و نکسار
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کرکے عساکر شاہی کو تباہ
و برباد اور شہر دہلی کو تاخت و تاراج کیا فرخ نگر و بہادر گڈہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور حسب رضا شوکت تہے پست کرکے

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کرکے
خزانۂ بے شمار اور دولتِ لا انتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دھاتی
کواڑ قلعہ بہرتپور شمالی دروازہ پر چڑہے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور شاہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوے
خدماتِ عظیمہ شاہی ملا ہے اس طرح بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے ہر سہا سے دکوہرہا اہلکاران جیپور کی بیوجہہ پرخاش پہر کر
براہ کوتہ اندیشی لشکر جاترا سے واپس آ گئے ہین سد راہ ہوئے تھی
لشکرِ عظیم سے میدان مانوڑہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنہ انگیزان
بدکردار کو کہ موجبِ نفاق و باعثِ فساد ہوئے تھے سزاے اعمال کو
پہونچایا - اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راؤ ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالارِ افواجِ انگریزی کے تعاقب سے
خایف ہو رہا تھا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حقِ مہمان نوازی ظلِ عاطفت
مین لیکر جنگ آوروں سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کی صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن و ڈوپلی صاحب

فرانسیس و نواب چندا صاحب کی متفق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکٹ فتح
کیا تھا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تھی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹھہ ہزار فوج کو صرف
آٹھہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تھا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان بلب کرکے آخر کار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تھا۔ قلعہ گوالیار کو کہ نا ممکن التسخیر سمجھا جاتا تھا اس آسانی
سے لیا تھا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تھا۔ احمد آباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگانِ سیندھیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تھا کہ کل مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے۔ میدانِ علی گڈہ مین
مہاراجہ سیندھیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تھا۔ اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تھی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوس فوج
انگریزی کے قلعہ بھرت پور کی فصیل کے ساتھہ مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

تھوا پیچھلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظانِ قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت و خون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چھوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھہ
دہاوہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجھاکر
اور غیرت دلاکر پھر حملہ کیا گیا تو اسی اثنار مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہوگئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹھاکے اور اپنا باروت وگولہ خرچ کرکے
جرنیل دبہادر افسر شل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز مراجعت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی اولاد امجاد
کا نام صفحۂ روزگار پر اس شہرت و نیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بھرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہوکر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکہ سے بھرت پور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوئی ہے کہ اگر دیگر مہمات
عظمی جنکا مجملاً مذکور ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکھی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل روسار ہندار

پیرا ون کا فخر و تفضیلت قایم کرنے کیواسطے صرف یہی ایک سا کہ
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبانِ حال نے خوش انتظامی
راج پروری و حقرسی رعایا سے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اون سے زیادہ داد معدلت
و جہانبانی بخشی ہے ❊

مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھ باشی خوبی نظم و نسق و عدل گستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا ہمسر و فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
داد و دہش نے ایک عالم کو مالامال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا - اس زمانہ مین زمام مہام
و عنانِ حکومت سر تحصنو فیض گنجور خدا وند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

ہمای اقبال [illegible] آفتاب شعار [illegible] جنگ بہادر
کے دستِ اختیار اور قبضۂ اقتدار مین ہے شکوہ جشن جمشیدی تجمل
بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جسکے دربار مین ہے بہہ خوبی
اقبال ہے شیر ژیان اوسکے قصرِ جلالت کا ایک سگِ دربان
ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اوسکے رعیت کے
مویشی کا ایک نگہبان ہے ۔

قطعہ

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
او نہ شیر است کنون روباہ است	او نہ گرگ است کنون چوپان است

داد دہی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس
عدل وجود کے مقابلہ مین انصاف نوشیروانی اور سخاوت حاتم طائی
عجم و عرب کا پورانا قصہ ہے داد رسی و مظلوم نوازی کا زمانہ
ہے صحرائے عدم مین طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی و دریا دلی
بندگان حضور سے عامۂ خلایق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل
گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجتِ سوال
کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کہلا ہے مدرسون

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ و گانوں کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزار ہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذاتِ والاصفات حضور انور رعایا نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زنگارنگ
خوشنما وردیون اور سرداران و افسرانِ فوج کے ملون و منقش
اور زرین لباسون اور پتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیبِ لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیامت اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
ومشاق ہے شجاعت و بہادری دلیری و آراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذاتِ فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگانِ حضور

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال
کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا
ہے بعد اوسکے اظہار مدعا ہے اگر حمد غفور سے ابتداء کلام ہے تو مدح
سرور حضور پر اختتام ہے دیکھو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فواید لا انتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے
نتایج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن
ہین کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانۂ مختلف سے
وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور
پسندیدۂ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بھی لازمۂ انسانیت ہی
کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور ونوشت وخواند سے بہرہ مند
ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی
مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار
کے چھوڑنا چاہتا ہے خصوص اس زمانہ مین سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق
زمانہ اور اقتضار آب و دانہ سے جو شخص جس ملک مین بود و باش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم و آگہی حاصل کرکے اونکو
بطور واجب و طرز مناسبت احاطۂ تحریر مین لا سکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہائے خلفِ لالہ کرپاکشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گورگانوہ قسمتِ دہلی کو بھی
کہ اوایلِ عمر سے ملک راجپوتانہ کی چندر یاستوں مین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوارِ سرکارِ ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
سے شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کے حالات
جسقدر تحقیقات محققانِ ہنرور اور تصنیفاتِ مصنفانِ نامور
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکین جمع کرکے اصحابِ فضل و کرم

وحضرات عالی ہمم کی خدمت مین پیش کش کرے اور یہہ بہی اس کی زیادہ
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اُردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکہی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بہی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین انمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اُردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کرکے یہہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور راون کے مصنفان عالی قدر والا منزلت کی

حق ہین بالعوض وس نیشان نعمت کے جو وقت تصنیف سے ہوا ہم انکا
کو پہونچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحۂ عالم پر ظہور پذیر
ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و فضال
الہی کرتا ہون *

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب *

گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تہارنٹن صاحب *

مجموعہ عہد نامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند
صیغہ ممالک غیر *

تاریخ جے پور تصنیف کرنل بروک صاحب *

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب *

تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج *

تاریخ راج بہرتپور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بدایون والہ *

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب *

ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب *

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتداء ۱۸۶۵ء

لغایت سنہ ۱۸۸۲ع کو بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و
شایع ہوتے ہین ؛

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ
کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکجات
ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون
مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلالحاظ خوردی
و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن
مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین
حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص
و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ؛

حصہ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ؛

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ؛

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ؛

حصہ دوم

حصہ سوم

ازآنجاکہ سہو وخطا غلطی وقصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی وفصاحت کلام وصحت مضامین مین کسیطرحکا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ وفقرات بے محل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین با تمکین وشایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے
کہ اگر کوئی غلطی ونقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریا دلی و
بندہ نوازی عفو وچشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدردانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح واضافہ مضامین اور بہتر ترتیب وزیادہ
صفائی وعمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش ومہربانی اس مرتبہ کی
نقص وغلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات ونامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلاوینگے اونکا راقم ممنونِ منت ومشکورِ احسان ہوگا۔

تمام شد

وقایع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستھان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی राजस्थान
ریاستون کا مجموعی نام ہے ٭

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی
حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن
کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے धार मंडू
انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ अनहलवा
ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیل کھند تک اور شمال مین ड़ा पट्टन
جنگل ولیس واقع جنوب دریا ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ٭

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع
ہین مغربی سندہ تو جسکو قرب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہو کر گذری
ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج سی सिरोंज
بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد ازان شمال مشرقی नरवर
سمت مین سرحد بندیل کھنڈ و گوالیار تک روان ہو کر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

ہوئی ہے اس شرقی سندھ سے مشرق کی طرف کے ہندو رئیس غیر قوم اور اس وجہ سے
راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین ؛

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی رئیس
ہین جو فی زماننا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ
اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اوسکے راجپوتانہ
مین سوائے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر
لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد
شرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا
عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۶۰ میل اور طول غایت دہولپور سے
جیسلمیر تک ۵۳۰ میل ہے ؛

اوسکے شمال مین بھٹیانہ و ہریانہ و رہتک و گورگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین مठयाना
مشرق مین گورگانوہ متھرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار ۔ جنوب مین हरयाना
علاقجات مہاراجگان سیندہیہ و ہولکر و کا پکواڑہ وجاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ احاطہ रोहतक
بمبئی مغرب مین سندھ اور مغرب و شمال مین ریاست بھاولپور اور ملک بھٹیانہ ؛ गुरगांवा
मथुरा
आगरा

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے
بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعہ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۳۸۱۴۲۹۱
روپیہ اور آبادی تخمیناً ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی اور
ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

توپین ۱۱۲۹		سواران	پیادگان
قلعون کی ۸۹۵	میدان کی ۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۳۴۰۴

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر ومیرواڑہ کے یہہ ملک اٹھارہ ریاستون مین منقسم ہے اس
ملک کا انتظام نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ
بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر ومیرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے —
اگرچہ اونکا دار الحکومت اجمیر ہے مگر بوجہہ خوبی آب وہواے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے
ہین اور ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین محکمہ جات صاحبان پولٹیکل
ایجنٹ واسسٹنٹ وسپرنٹنڈنٹ ہین اون مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور
عارضی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس ہین یا بوجہہ بدانتظامی
رئیسون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی ہا ماتحت مین سے کسی سے متعلق
ہے سابقاً یہہ انتظام تھا اودے پور وجے پور وجودہ پور وہاڑوتی کی بڑی ریاستون مین
تو علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستون مین وقتاً فوقتاً بوجہہ
خاص کسی مدت کیواسطے ہو جاتے تھے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے
متعلق سمجھی جاتی تھین مگر ۱۸۶۸ع مین کرنیل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان کीटिंग
پولٹیکل ایجنٹ واسسٹنٹ کے سپرد کر کے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت ونگرانی کا کام رکھہ
لیا — اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے —

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دار الریاست اودے پور ہے — ڈونگر پور —
بانسواڑہ — پرتابگڈہ —

متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکا ملک ڈھونڈار کہلاتا ہے — کشنگڈہ — ढूंढार
متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دار الحکومت جودہ پور ہے — جیسلمیر — मार वाड़

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور[9] — الور[10] دھولپور[11] — قرولی[12] —
مگر دریں ولا الور و دھولپور مین بوجہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین
متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی[13] — کوٹہ[14] — جہالا واڑ[15] — ٹونک[16]
بالفعل کوٹہ و جہالا واڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین
متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ — بیکانیر[17]
متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی[18] — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چہاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —

یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سوا ے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچولہ ماتحت شाहपुरा कचोला
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پہولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے फूलिया
متعلق تھی ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت खेतड़ी
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیۂ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ء سے علیحدہ लावा
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے — नीमराना
جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زر خراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور मलानी
اونپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ॥

نقشہ راجپوتانہ



فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکی ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہین مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ وہاڑوتی کی زرخیز وچکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہی وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہین کرسکتا اور اسیطرح جسنے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیرحاصل وآباد ان اضلاع کو اون سے مشابہ نہین کرسکتا ؛

اگر باعتبار قدرتی اوضاع واطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ وبیکانیر وجیسلمیر وشیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کئے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا پر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جابجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑہتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے ؛

اس ریگستان اور مالوہ وہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای سلسل پہیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑہنے نہین دیتے ہین اور جہانتک یہہ پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور وپرتابگڈہ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے
مگر قطعات اراضی جوان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور
اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ؛

ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر
ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت
کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سر درختی بہت ہے اور زمین اوسکی
اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور
کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد ونواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے
مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی
کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے
آبادی سے بہت زیادہ ہے باینہمہ اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ
مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین
بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگارون
سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجھا جاتا ہے
چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین
توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ؛

ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجھے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین
واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیر گڈہ و
شاہ آباد وسلومبر وچیتوڑ ہین اور اب تک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ دیسی

रणथम्बोर
जालोर
गागरोन
शेर गढ़
शाहाबाद
सलूम्बर

चीतोड़

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس وپیش سے جانے دیتے ہین ۞

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے بیس میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی وجنوبی زرخیز وسیراب سرزمین کی قدرتی حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندیاچل سے جا ملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے پست ہوگیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی وراج الور مین متفرق ہوکر لب دریا کے جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ۞

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب وجوار
چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد चम्पानेर
مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ۞

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اوسمین خونخوار حیوانات مثل شیر بگھیرے وریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت وخونخواری مین حیوانات سے کم نہین ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل وگراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و تاجرین کو بلکہ دیسی فوج کو جو اونکے خلاف جاوے تاخت وتاراج کرتے ہین نواح اودیپور
وسروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ टोड
خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

فرمان برداری کرتے ہین — اسطرح اوگھنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کمان جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی جھونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛ سوگھنا

ریاست سروہی مین اراولی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گرو شکہر سطح سمندر سے ۵۸۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکہر کو ہندوستان کا اعلےٰ ترین مقام لکھا ہے اور اوسکی بلندی کوہ اراولی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛ गुरु शिखर

مگر کوہ آبو اراولی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور اراولی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛ रोहिड़ा

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکہرون اور دہارون کا سلسلہ تہا ما بعد حرکت آب و ہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ اراولی سروہی و اجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کھڑی عمود وار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بیرا اور ایڈر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دیسوری گھاٹے مین ہو کر ایک سڑک ہے बर ईडर देसूरी

جسپر گاڑیان چل سکتی ہین اور یہہ بھی اب طیار ہوئی ہے کیونکہ ٹوڈ صاحب نے تو یہہ لکھا
تہا کہ اجمیر سے ایڈر تک گاڑی کا راستہ بالکل نہین ہے اس وجہہ سے کوہ ارابلی اسم بامسمّٰی
ہے چاہے جیسا مضبوط توپخانہ ہو اوسکو مغربی اوتار سے بچکر شمال کیطرف پھرنا پڑیگا
ارابلی کی بلندی بہت بڑی ہے جنوب مغرب مین سیلنبل پر پہاڑیان بصورت مسطح سेलंविल
پہیلی ہوئی ہین یہہ میدان تین سو فیٹ بلند ہے اور قرب وجوار کی چوٹیان پانچ سو فیٹ
زیادہ بلند ہین ارابلی اور کوہ آبو کی ساخت قریب قریب ایک وضع کی ہے صرف اتنا فرق
ہے کہ جنوب مشرق ارابلی مین بہر بہت اور روڑہ زیادہ ملتا ہے اور کانکرولی مین سفید कांकरोली
سنگ مرمر ملتا ہے گہانے راو سے پانچ میل پر بہی ایک ناہموار سفید سنگ مرمر घाने राव
کی کان ہے ❊

سیلنبل سے اودے پور تک سلسلہ ارابلی کہین پچیس میل اور کہین تیس میل عریض
ہے اور رگھاٹہ بر قریب بیاور تک یہی عرض چلا گیا ہے مگر ٹوڈ صاحب نے پہاڑ واقع
درمیان کوملمیر اور اجمیر کو کہ بوجہہ آبادی قوم میر کے ملک میرواڑہ کہلاتا ہے چھہ میل कोमल मेर
سے پندرہ میل تک عریض لکھا ہے اور یہہ بھی کہ اوسمین ڈیڑہ سو دیہات و نگلہ جات
نالون اور گھاٹون مین آباد ہین پانی و چراگاہ بافراط ہین اور زراعت بہی بقدر ضرورت
ملک کافی مگر محنت سے ہوتی ہے بیاور کے قریب سے کوہ ارابلی دو علیحدہ سلسلون مین
منقسم ہو گیا ہے جنوبی تو مشرق کیطرف پہیلکر مسودہ و نصیر آباد سے جے پور کو چلا گیا ہے मसूदा नसीराबाद
اور شمالی اجمیر کے شمال مین بشکل متفرق پہاڑیون کے کشنگڈہ و سانبہر کیطرف گیا ہے सांभर
ارابلی کے حصہ واقع ضلع میرواڑہ کی بلندی ۲۷۰۰ فیٹ ہے اور تاراگڈہ کی جو شہر मेर वाड़ा
اجمیر کے اوپر واقع ہے ۴۰۰ فیٹ زیادہ ہے ❊ तारा गढ़

سیانبل سے نزدیکتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون
سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان ودکن विंध्याचल
کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بھی زیادہ चंपानेर
ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور وآئیدر واقع جنوب سے امبا بھوانی اور ادوے پور लनावाड़
تک بھی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر अम्बा भवा
اور پیچ وتاب کہاکر چنبل مین شامل ہوتی ہین ؛

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ
ارتفاع کی ہے - اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور وپرتاب گڈہ
کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بینڈر وار واقع वींदर वार
میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دہیبر تک راستہ ہے ؛ देबर

میدپات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکہا جاوے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے मेदपात
نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے बेरस
سبب سے چنبل مین شامل نہوسکے ہین ؛ वनास
पतार

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر
مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے
مشرق سے مغرب کی طرف پہیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت
کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمودوار ہین اور نالون سے بکثرت متقاطع ہین یہہ پہاڑ
چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندہیہ کے ممالک جاود ونیمچ اور ایک علیحدہ जावद
ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رامپورہ وبہان پورہ ومکندرہ وگاگرون नीमच
रामपुरा
भानपुरा
मुकंदरा

علاقہ کوٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ؁

चीतोड चیتوڑ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ وسنگولی وکوٹہ کو کہ صرف وہی ایک
रतन गढ़ सिंगोली قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چنبل پار کو نظر ڈالنے
پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ؁

تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین —

कोटड़ा बेटवा آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیٹوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے
چنبل تک اور چنبل سے بیٹوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیٹوہ ندی سمندر
سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر وگہاٹہ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے
یہہ خط کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم
اس مختصر عرصہ مین باشندگان وپیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ؁

ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک
देलवाड़ा رہتا ہے ۱۸۴۸ء مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست
ہوگیئن اور چند مکانات گرگئے پہر دوسری دسمبر ۱۸۶۶ء کو سات بجے شام کے ایسا
زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈگڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے
پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالونکی بہنے کی عجیب
کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور روہ ریتہ جو شمال ابابلی
مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک
پہاڑی زمین ہے اور سنگریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوتی
ہے کوٹہ وبوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ وسیر حاصل ہے

اب ملک پتار یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کوہ بندیاچل جنوب — पनार
مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین مانڈل گڈہ — माडलगढ़
سے براستہ چیتوڑ و جاودو دانتولی و رام پورہ و بہان پورہ و گہاٹہ مکندرہ و — चीतोड़ जावद दान्तोली रामपुर
گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میرگواس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے — भानपुरा मुकंदरा गागरोन कालीसिं
اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ و شاہ آباد و — एकलेरा मेरगवा पार्वती राघोगढ़
غازی گڈہ و گسوانی و جادو وتی کے دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ — गसवानी जादूवती
و اندرگڈہ و لاکہیری سے رنتہنبور و قرولی و ہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس — डबलाने इंद्रगढ़
ملک کے نشیب و فراز و ناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر
پستی ہے اور چنبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ و تاب و زور و شور سے گذرتی ہے
اس ملک کے شمال و مشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ — लालसोट हिन्डोन बयाना रूपवास
و روپباس واقع راج بہرت پور تک سرخ و سفید ٹیلون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے
شمال مین ریتکی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ و ہنڈون
سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و
جوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت
ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے ؛

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے
پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی الخصوص
شمال کی طرف بہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین — लोनी
اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؛

थल का टीबा
ارابلی سے مغرب کا ملک تہل کا ٹیبہ ہے ۔ اس موت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شئے لونی
ندی ہے کہ کوہ ارابلی سے مغرب مین گرکر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ
قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام
मारुस्थल
مارستہل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے ؛

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان
شروع ہوا ہے ۔ بیکانیر و جودہ پور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑھتے
ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک
پہاڑ پٹی کے پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؛

جیسلمیر کے ہر طرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دار الحکومت ہے سیراب ہی وہان
جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؛

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹہور
نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؛

جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا
خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین

बालोतरा
धात
ऊमरा सूमरा
दाऊदपुत्रा का हद
بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف دہات و اومرہ سومرہ
اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود داود پوترہ
اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچھہ کے رن تک کہ طول مین
پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جا بجا قطعات سیراب ملتے ہین

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چرالیتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیر رآر پآر نीर، रार. पार
دور کہلاتے ہین ۔ اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہپور و بیکانیر و جیسلمیر مین دूर
بجانب شمال حدود بہاولپور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونہیر
چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دوسو چارسو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنالیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ وخشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنوون کے پانی سے
کام چلتا ہے ٭

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چارسو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
کہ ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوئے مین سے نکلی ٭

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص ارابلی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہپور شہر آباد ہے ۔ دوم بوندی اور راندرگڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنیل مونسن صاحب کی بازگشت मोन्सन
سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جےپور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگرپور پرتابگڈہ
کی کوہستانی زمین ٭

جہیل و تالاب

سانبہر راجپوتانہ مین قدرتی جہیل صرف سانبہر کا ہے یہہ جہیل جےپور و جودہپور کے علاقہ مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چہہ میل عرض اور قریب پچاس میل محیط ہے - مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانیکی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما مین پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ مین رکہا جاتا ہے کہ خشک وسخت ہوجاوے - ابتدا مین سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر مین بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبہر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے ۔

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب ہین کہ اس ملک مین اکثر مقامات پر ملتے ہین سانبہر کی قدرتی جہیل سے دوم درجہ پر ڈہیبر کا تالاب سب سے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نہین ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالح سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بہی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزون مین سے ہے ؛

ندیان

چمبل راجپوتانہ مین سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڈہ हिंगलाजगढ़
کے قریب اس ملک مین داخل ہوئی ہے اس قلعہ مین مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

قبیدیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جےپور و قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ؁

قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز و خوشنما بلند پہاڑون کے درمیان لہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کہاتا ہے کیونکہ سرد تر پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑے رہتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا ہے تو کشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مار لیتے ہین ؁

چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹھہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ؁ मो

کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے जनपाव
لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم मालकम
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹھہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی अचाना
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی मनाला
جسکو چمبلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین وانگری चंम्बेला
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے चम्बला नागेरी
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے - وہان سے چھہ میل پر اوسمین ایک ताल

بڑی ندی مولانی پشامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس मसानी नायनवाड़ा
میل تک جنوب بمشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ सीपरा
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چہوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام काली सिंध
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے
سو اور ساردے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر सो. मारदे
براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچے اور नीमच
مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے गजरत घाट
دو سو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہو گئی اور پہر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ مثل
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور وغل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھہ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور عمق بہتی ہے اور چند سو گز بڑھکر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
پر پارا نور گہاٹ پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ पारा नोर
بلند ہین اور جابجا ہین کونٹے کثرت سے ہین - پارا نور گہاٹ سے دس میل پر اوسمین
ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑھکر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی पार्वती

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہو گیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پنتالیس ۴۵ میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن ۵۵ میل پر
دہولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہو گئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دہولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھنتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا اپریل ۱۸۰۵ء مین فوج انگریزی खनोरा
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کہیتری लेक खेतड़ी
پایاب عبور کیا تھا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فیٹ کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دہولپور سے پنتالیس ۴۵ میل بڑھ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے تنتالیس ۴۳ میل آیندہ قرب وجوار برگودہ مین راستہ बिरगोवा
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین इटावा
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پنتیس میل روان ہو کر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پنتالیس ۴۵ میل
فرو ترا اٹاوہ تک ۳۳۰ میل کا ہے - پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹہ کے اندر سات آٹھہ فیٹ چڑھ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوئی سبب یہہ کہ فی میل ٹو ہائی فیٹ کا ڈھال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ مین
وقت درپیشی جنگ وجدل فوج کی آمد رفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ٭

کالی سندہ یہہ ندی مالوہ مین بندیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوہ میل

लड कुराहा

شمال مین بھکرا وسمین لڈکنڈہ ندی کہ وہ بہی بندیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی ہے اور ساٹھ میل آگے بڑھکر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے

आहू
अमझार
बेवज

قریب اوسمین ملی ہین ــ اور پینتیس میل آگے جانب راست سے بیوج کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کرکے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کنڈگنگ

कुंड गंग

اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے ٭

آہو یہہ مالوہ مین ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیرآباد وساگر بلواڑہ

सागर
बलवाड़ा

پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ٭

انجار بہی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گھاٹ سے بارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بھکرا و مکندرہ کے جنوب مغربی گھاٹ سے گذرکر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین شامل ہوئی ہے ٭

نیوج مورسوکری و مگردہ سے نکلی ہے اسکا نام جمنیری بہی ہے ؎ — नेवज / मोर सोकरी / मगरदा / जमनीरी

نیج ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۷ دقیقہ پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۵ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے ؎ — नेज

پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوہ مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے - اوس شاہراہ کوٹہ و ساگر پر بمقام گگواس منبع سے ڈیڑہ سو میل اوسکا پایاب عبور کرتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کلیان پورہ مین سڑک کوٹہ و کالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے - پاربتی کی دو شاخین ایک آملا کہیڑہ سے اور دوسری دولت پورہ سے نکلکر فرہر مین ملی ہے ؎ — पार्वती / आशता / कल्यानपुरा / कालपी / कमलाखेड़ा / फ़रहर

بناس مشرقی کوہ اراولی کے سلسلہ واقع میواڑ سے چہاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر نکلی ہے اس ندی کا وجہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید و سنسکرتا — सायमर / वन-आस / बनास

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارساگڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پر امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے

बेरिस

بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر

बोटासरी
अजमेर

ندی اور چند نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ۞

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہاڑون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج ۱۸۰۴ء مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا ۞

बेरस
बेरज
गुगोंदा

بیرس جسکو بیرج اور بیرس بہی کہتے ہین سلسلہ ارادلی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعدہ جنوب مشرق مین بہتی ہے ۞

اثنار راستہ دو چہوٹی چہوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین

उदाया

شامل ہوتے ہین پہر دہ اودایہ کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخرکار عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست سے بناس مین شامل ہوتی ہے ؛

گمبھیر مالوہ مین قصبہ نیما ہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پینتالیس میل تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے قریب چیتوڑ کے بیچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل نو محرابون اور طرفین کے برج اور دروازون کا ہے ؛ नीमाहेड़ा

بان گنگا جسکو اُڈنگن بہی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین ایک مقام نند کنڈ سے قریب قصبہ بیراٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف بطور برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسّی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور بہت سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و گوالیار منقاطع ہے آخرکار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۲ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ بکثرت ہے ؛ उद्गम नंदकुंड वैराठ मानपुर गम्भीर

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض लोनी पोहकर

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب
شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب
کیطرف بہتی ہے اور اثناء راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے
ہین اسطرح علاقہ جودہ پور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین روان ہو کر بعد طے تین سو
میل کے کچھ کے رنمین شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ؛

मेर पुर **سابرمتی** یہہ ندی قصبہ میرپور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دو سو میل جنوبی سمت مین
कैम्बे طے کر کے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ
۲۱ دقیقہ پر گری ہے ؛

سوکری یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ
پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گودوار و جودہ پور مین ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کر کے
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۴۱ دقیقہ پر لونی ندی مین
شامل ہوئی ہے ؛

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گودوآڑ
علاقہ جودہ پور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۵۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل
جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
डीसा ۷۱ درجہ ۱۵ دقیقہ پر کچھ کے رن مین داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے
کنارہ چپ پر واقع ہے ؛

انکے سواے کوٹاسری و کہاری و دئی و بانڈی و سابی و | कोटा सरी
کاٹلی وغیرہ چہوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع | खारी दई बांडी
ہر ریاست کے ساتھہ جسمین وے واقع ہین آویگا ٭ | साबी काटली

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت (क्षत्रियों) ہین خاندان راجگان جسے راج کل (राजकुल) کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس مشہور ہین ہر ایک نسل کا گوتراچاریہ (गोत्राचार्य) یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص وعقاید مذہبی ومسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوتراچاریہ کا استعمال صرف پروہتون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوتراچاریہ پوچہا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب وبعد خاندان کے دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہی اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ٭

اکثر کل ساکھا (साखा) پر منقسم ہوتے ہین اور ساکہا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کلونمین ساکہا نہین ہوئے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکہی جاتی ہے کہ اونکے ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک وصحرائی

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بھی تکمیل مدعا کیواسطے لکھی جاتی ہے ؛

सूर्य कुल / चंद्र कुल / अग्नि कुल

ابتدا مین صرف دو کل ایک سوریہ کل اور دوسرا چندر کل تھے اور مین چار اگنی کل شامل ہوکر سب چھ کل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

गुहीलोत / गिहिलोत

گرہیلوت جنکو گہیلوت بھی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانانسل

شاہی مالک چیتوڑ نیور چھتیس کل راجگان

حسب اقبال عوام الناس ونیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمشی

राम / सुमित्रा

رام کی خاص اولاد مین سمجھے جاتے ہین - رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛

कनकसेन

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم

कौसला / सारष्ट्रा

سلطنت کوسلہ کو چھوڑ کر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک ہوئے سکھے جاتے ہین ؛

विराट / बनवास

اوس نے موقع براٹ پرکہ پانڈون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست

बिजय

قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان

बल्लभी

بلبھی راج کا فرمان روا ہوا - اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبھی سمت جاری

गजनी / गनाल

ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبھی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال

सिलादित्य

بھی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو بار بھی حملہ آورون نے چھٹی صدی مین نکالا ؛

गृहदित्य / इडुर

اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تھا ایڈر کی چھوٹی ریاست

[illegible]

۱۷ ندوریہ	नदोरया	
۱۸ ندہوتہ	नधोता	
۱۹ اوجکرہ	ओजकरा	
۲۰ کوتچرہ	कुतचरा	
۲۱ دوساد	दुसाद	
۲۲ بیڈورہ	बढेवरा	
۲۳ پاہہ	पाहा	
۲۴ پوروت	पूरोत	

یادو جسکو جادون بہی کہتے ہین
यादु
जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور تہے بودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے
تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ❊

कृष्ण
युधिष्ठिर
बलदेव

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے
مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے
دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہہ گئے تہے اول دوآبہ

यादू काडांग

پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان
مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی
بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون
نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گرہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل دار الریاست سے کہ ایڈر سے انندپور اہار عرف اہار کو ہوا بارہوین صدی تک आनंदपुर-आहार
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین آہروپ نامی بڑے بہائی आहरूप
نے دعوی سند چیتوڑ چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور मोरी
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ महूप
نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونون सीसोदिया
پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

۱ اہاریہ	महारया	ڈونگرپور مین	۷ دہورنیہ	धोरानिया
۲ سنگولیہ	मंगोलिया	جنگل مین	۸ گودہہ	गोधा
۳ سیسودیہ	सीसोदिया	میواڑ مین	۹ مگراسہ	मगरासा
۴ پیپارہ	पीपारा	مارواڑ مین	۱۰ بہیملا	भीमला
۵ کلوم	कल्लूम	تہوڑی تہوڑی ہین اور	۱۱ کمکوتک	कमकोतक
۶ گہور	गहोर	زیادہ تر غیر معلوم ہین	۱۲ کوٹیچہ	कोटेचा
			۱۳ سورہ	सोरह
			۱۴ اوہر	उहर
			۱۵ اوسیبہ	उसेवा
			۱۶ نیرروپ	नीररूप

ایضاً

x

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا ؛

دریاے سندہ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور ساالباہن پور آباد سालवाहनपुर
کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کرکے ہندوستان गाढ़ा
کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تہے लांघो जोहया
خارج کرکے سمت ١٢١٢ مین تان نوت دیراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی मोहेला तान्नोत
اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دارالحکومت ہے ؛ देरावल

جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور
راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم
ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کر لیا مگر راٹہوڑون
کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل
مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد ہین ہین اور जारेजा
بلقیہ ہری کلون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا हरिकुल
جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان सेविस्थान
مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون
کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ؛

شابس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی साम्बस
مورخون نے سمی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دارالحکومت شیام تہا کرشن کو ہری समई नगर
بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا
اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوتر کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام پر श्यामपुत्र

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندہ کے
مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص
خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین
اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا
ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام رواج کر کے مشہور ہین ۴
یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے
ہین ۔ انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ۴

ब्रज सरसेनी یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیس تیس میل تک ہے اور
اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقًا بیانہ مین تہے جب نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گدہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم
यादुवती ہوئے ۔ سبل گدہ کا ملک جسے یادووتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ
श्री मथुरा سیندہیہ نے چہین لیا ہے ۔ سرمتہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے
یادو کُل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے
رئیس اسی نسل سے ہین ۔ یادو نسل کے آٹھ ساکہا یعنی شاخین ہین ۴

١ یادو	यादू	رئیس قرولی	
٢ بہاٹی	भाटी	رئیس جیسلمیر	
٣ جاریجہ	जारेजा	رئیس کچہ بہوج	
٤ سمیجہ	समनीजा	مسلمان سندہ	
٥ مدیچہ	मदेचा		غیر معلوم
٦ بدمن	विदमुन		غیر معلوم
٧ بودا	बुदा		غیر معلوم
٨ سوہا	सोहा		غیر معلوम

تنور
तंवर

تنورون کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چہتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہین وے اسکے مستحق ہین ٭

تنورون کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ٭ बरदे

اگر صرف ایک بکرمادیتہ جسکا سنہ عیسوی سن سے چھپن برس پیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بھی یہہ خاندان اعلیٰ ترین رتبہ کا ہو سکتا تہا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین - دہلی قدیم اندرپرست جسکو یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹھہ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو اننگ پال تنور نے سمت ۸۳۸ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسون کی بیس پشتین ہوئین آخرین رئیس پہر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو مسندنشین کرکے خود تارک ہوگیا تنورون کی کوئی خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرمادیتہ کی اولاد مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے تہا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی مسند پر بیٹھے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ٭ विक्रमादित्य इंद्रप्रस्थ अनंगपाल

اب تنورون کی صرف دو ریاسین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن تو راواٹی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹہوڑ राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسرے خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین مگر اونکے بہاٹ اس بات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کُش کی اولاد مین ہین مگر کسیپ نسل شمشی کی اولاد دختر دیت سے سمجہے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیپ کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشینب نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹہوڑون کو کوشک نسل مین سے لکہا ہے ؛

कुश

कस्यब

दैत्य
हिरनायकस्य
प
उजमिद
कुशानब
कुसिक

راٹہورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین حکمران تہے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلہ یعنی آیودہیا کے راجون کی نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

गाधिपुर

कोसला
अयुध्या

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹہوڑون نے دہلی کے تنور و چوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتہہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے زور آزمائی کی ہے ؛

बालिका

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور راوسکے مرتے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی -

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛

اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پریہارون کی جگہہ مارواڑ مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛ प्रयोजी

یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکھلائی ؛
اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی نہین ہے ۔ مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون کی لاکہہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا حسب تفصیل ذیل ہین ؛

۱	دہاندل	धांदल	۲	بہدیل	भदेल
۳	چکت	चकित	۴	دوہوریہ	दूहरया
۵	کہوکرہ	खोकरा	۶	بدرہ	बद्दरा
۷	چجیرہ	चजीरा	۸	رام دیو	राम देव
۹	کبریا	कबरया	۱۰	ہتوندیا	हत्तूंदिया
۱۱	ملاوت	मलावत	۱۲	سونڈو	सूंडु
۱۳	کٹیچہ	कटेचा	۱۴	مہولی	महोली
۱۵	گوگادیو	गोगादेव	۱۶	مہیچہ	महेचा
۱۷	جے سنگا	जेसिंगा	۱۸	سورسیہ	सुरसिया

۱۹ جوبسیہ — जेवसिया

۲۰ جورہ — जोरा

چار دیگر غیر معلوم ہین ۔

راٹھوروں کا گوترا چاریہ — گوتما گوتر — مردونندنی ساکہا — شکرا چاریہ گورو گرڑپت اگنی پنکہنی دیوی ؀

गोतमा गोत्र मर्दुबंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरुड़पत अग्नि पंखनी देवी

کشواہہ جسے کچھواہہ بہی کہتے ہین

कछवाहा — कशवाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لَوْ کی اولاد مین ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؀

लव लवाहा

کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر روہتاس آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچھ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا اوسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؀

सोन रोहतास कोहारी लाहर नरवर

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور راجپوتانہ کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمیر کی ریاست قایم کی ؀

सजोर आमेर

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امرا عظام

مین سے تھے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجگان راجپوتانہ خصوص رانا صاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ❊

کچھوایون کی شاخین توصحیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹھریان کہ پرتھی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ❊

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۱	چتربھوج	چتربھوجوت	پنڑو بگرو	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ	
	चतुर भुज	चत्रभुजोत	वगरु पिनर				
۲	کلیان	کلیانوت	لوتواڑہ و کلور	[illegible]	[illegible]	دو لاکھہ [illegible]	
	कल्यान	कल्यानोत	लोतवाड़ किलोर				
۳	ناتہو	ناتہاوت	چومو	ایک لاکھہ [illegible]	[illegible]	دو لاکھہ [illegible]	
	नाथू	नाथावत	चोमू				
۴	بلبھدر	بلبھدروت	اچرول	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ [illegible]	
	वलभद्र	वलभद्रोत	अचरोल				
۵	کنہگار جگمل	کنہگاروت	ڈگی تہودری	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھہ	
	खंगार जगमल	खंगारोत	डिग्गी थोदरी				

نمبر	نام اطلاق پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خانگی جاگیر	کیفیت
۶	سلطان	سلطانوت	سوُرت چاندسر				
	सुलतान	सुलतानोत	चांदसर सूरत				
۷	پچائین	پچپانوت	سامبره	[illegible]	[illegible]		
	पंचाई	पच्यानोत	सम्भरा				
۸		گوگاوت	دہونی	[illegible]	[illegible]		
		गूगावत	घूनी				
۹	کیم	کہوسبانی	بہاسکہوه	[illegible]	[illegible]		
	कैम	खुम्बानी	भासरखोह				
۱۰	کہوسبو	کہوسباوت	مہار	[illegible]	[illegible]		
	खुम्बो	खम्बावत	महार				
۱۱	صورت	شیوبرن پوتا	نیندر	[illegible]	[illegible]		
	सूरत	श्योवरण पोता	नींदर				
۱۲	بنبیر	بنبیر پوته	پاٹکو	[illegible]	[illegible]		
	वनबीर	वनवीर पोता	पाटको				

مگر نقشہ مندرجہ عہدنامجات ایچیسن صاحب مین کوٹھریان مفصلہ ذیل نہین ہین ؛

کوگاوت ـــ کھومیانی ـــ کہومباوت ـــ شیوبرن پوتہ ـــ بنبیر پوتہ
اور سجاسے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؛

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन मलोत	نمیرہ	नीमेरा	عــہ ہزار	ایک	عــہ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	عــہ	عــہ	[illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदास जी	معدوم					

اگنی کل
अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پرہار — प्रमार परिहार
چلوک جسے سولنکی کہتے ہین — چوہان رو سار اگنی کل کے نہایت قدیمی کتبی پالے — चलुक चोहान
حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے — सोलंकी तक्षक
ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت
عیسی مسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا — اوسی زمانہ مین پارسو — पारसो
تئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع پنگل کتاب — पिंगुल
کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوا مجسم — गरुड
بشکل سانپ اور ہمرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؛

قمری قوم کی مہلک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالبًا اپنا اقتدار پہر حاصل کر لیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا ایشور (बाल ईश्वर) کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ॥

کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے (आर्बुध) پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی ہوئی تہی - پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ یعنی آدناتہہ (आदिनाथ) سے منسوب کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش (ईश्वर अचलेश) مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سے برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ॥

اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ॥

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلون مین سب سے زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ شاکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے بڑے ملکون پر راج کیا ہے - قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹی مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے نو راجون مین منقسم تہی ॥

اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ॥

مہیشر — دہار — منڈو — اوجین — چندربہاگا — چیتوڑ — آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जेन मंडू धार महेश्वर

چندراوتی [8] — مئومیدنہ [9] — پرماوتی [10] — امرکوٹ [11] — بیکھر [12] — لودروہ [13] — پٹن [14]

पट्टन लोद्रवा बेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चन्द्रावती

انمین سے بعض کو اونھون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال پاگئی تہی اور پرمارون سے کہ اگنی کل ہین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہرصورت فائق تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ٭

دہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دارالریاست ہوئی بعدازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگرا ور منڈو آباد کی اور اوجین کو بہی کہ بکرم راجا کا دارالحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا انہین کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی سے بہی پیشتر کی ثابت ہو ٭ ह्यिा उज्जेन विक्रम

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہوگیا ہے یعنی ایک کتبہ سمت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ کے پرماون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ پائی جاتی ہے ٭ भोज

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا۔ اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روسا کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکھتا ہے کہ پرمارون نے ازخود ایسا کیا تہا کہ तिलंगाना चंद

کہیلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین
ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ؛

جب تک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام
ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہو سکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین
راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ
بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ؛

मोरी چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل
مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ
निशाना ہے اوسکا نشانہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی
دارالریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ؛

सालवाहन بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون
کے سنہ کو موقوف کردیا۔ پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی
ایک بہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات
موجود ہین ؛

धात ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے
اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو کر گیا پناہ
دی اور جسکی دارالریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ
حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ؛

वह्निल, پرمارون کی پینتیس ساکہا مین سے وہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی
चंद्रा वती

واقع دامن کوہ ارابلی کے حکمراں رہے ہین ؞

बिजोली

بجولی کا راوکہ راناصاحب میواڑکے دربار کے سولہ سرداروں مین سے ہی دہارکے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قایمقام رہا ہے ؞

پرمارونکی چھتیس ساکہا

मोरी	मोरी	موری	جسمین چندرگپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہے ہوئے ہین ؞
सोदा	सोदा	سودا	جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے روسا ردہات و ہست بندسے تہا ؞
सांकला	सांकला	سانکلہ	روسا رپونگل ومار واڑ ؞
खे	खेर	کہیر	دارالریاست کہیرالو ؞
	ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقاً جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؞
	बिहिल बिहिल	وہل	جسے بہل بہی کہتے ہین روسا رچندراوتی ؞
	मे पावत	متی پاوت	رئیس سال بجلی واقع میواڑ ؞
	बलहार	بلہار	دشت شمالی ؞
	काबा	کابہ	قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ؞
	ओमता	اومتہ	روسا اودے پور واقع مالوہ کہ بارہ پشت سے وہان ہین اب پرمار ان کے قبضہ مین سب سے زیادہ

ملک اوست واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۷ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

مالوہ مین چہوٹے گراسیہ دار ہین:

ریہار	रेहगर
ڈہونڈہ	ढूंडा
سرتیہ	सरतिया
ہریآر	हरिआर

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چانونڈہ	کہیجر	سگرا	برکوٹہ
चाबंडा	खेजर	सुगरा	बरकोटा
پونی	سامپل	بہیبہ	کلپوسر
पूनि	साम्पल	भीबा	कलपूसर
کلموہ	کوہیلا	پیا	کہوریہ
कलमोह	कोहिला	पया	कहोरया
دہند	دیبہ	برہر	جیپرہ
धंद	देबा	बरहर	जीपरा
پوسرہ	دہونتہ	ریکموہ	تیکہ
पोसरा	धुन्ता	रिकमवा	तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آنصوب دریاے سندہ ہین۔

چوہان جنکا اصلی نام چھومان ہے चहमान चोहान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے بہی سبقت لیگئے ہین - ہاڑا و کہیچی و دیورا و سونی گرہ - اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین - हाडा खीची देवरा सोनिगरा

لفظ چوہان کا مخرج چتربہوجا چتر و بہابیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اخیر پیدائش ہین شکست نہ کھائی - चत्तुभुज चत्तु बहाबीर

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سومیر و کیلاش کے بوجہ بودوباش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجھا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکھنی واجب ہے - सुमेरु कैलाश

آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے -

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ خراب کردیا -

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالحہ کے واسطے غار کھودا مگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بندہ گیا नैऋत हवन

گندگی خون ہڈیان اورگوشت کی بارش ہوئی اور ہرطرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھہ کارآمد نہوئی برہمنون نے پہر ہتر کہ آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بہرہ نہ تہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بناکر بٹہادیا اس سبب سے اوس کا
प्रतिहारद्वार پرتیہار دُوار یعنی دربان جواب پریہار کہلاتا ہے نام رکہا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا
चालुक اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوکہ نام رکہا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول
वशिष्ट مارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پہر بششت
نے کنول پر بیٹہکر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوس نے
उच्चारण منترا وچارن کیے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ موی مدور چشم کشادہ
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پراز تیر ایک ہاتہہ
चतुरंग مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان
رکہا گیا۔

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بششٹ نے دعا مانگی کہ میری
आसापूर्णा آسا یعنی امید پوری ہوکہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آسا پورنا ہوئے شکتی
शक्ति देवी دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا
कालिका پورنا و کالکانی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی
وہ دیتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مارڈالا باقیماندہ سقر و جہنم واصل ہوئے
अनहल انہل نے دیتون کو مارا تہا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکہی ہین

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدایش بکرماجیت سے صدہا
سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین سے
ابتدا زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تھے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال
نے اجمیر آباد کیا تھا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پہ ہے غالبًا اجمیر سے
بھی پیشتر موجود تھا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ
کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دارالحکومت کرکے اپنا آخرین
عظمت وجلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے بہی دو بڑے مقامات تھے۔
اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ منور ہے۔ اول تو مانک رائے مानकराय
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تھا۔ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرمادہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا धर्माधिराज
تھا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور حالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تھا اوسکے ہاتھ वेसलदेव.
سے بڑی ذلت اوٹھائی۔
غالبًا مانک رائے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تھا سنہ ہجری کی اول صدی کے
اختتام پر حملہ آور ہوا تھا۔ اور دوسرا حملہ چوتھی صدی کے اخیر مین ہوا تہا بیسلدیو
کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت
راجپوت رئیس جمع کئے۔ اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تھا
۔ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۹٦اعیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے چوتھے
بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تھا۔ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ
کے کتبہ پر ہے۔

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اونمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ
وبوندی کی ریاسین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے
قایم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف
اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً
جان بر ہوگیا۔

राघोगढ़
खीची
देवरा
सोनागरा
सांचोर
सुईबाह
पावागढ़
चौतीचा

گاگرون اور راگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیوڑا جالور کی سوناگرا اور سانچور اور
سوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوتیچہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی
سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے
پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

اکثر چوہان سردارون نے زمین ندینے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے قایم خانے
دسروالے وکرروالی وبیدوان کہ زیادہ تر انہین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔
کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد
کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیے
اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڑا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देवरा	पाबया
گویلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سنیرہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सूरा

مدرایچہ سنگرایچہ بہورایچہ بلایچہ تسیرا چچیرہ

मदरायचा संगरायचा भूरायचा विलायचा तसीरा चचेरा

روسپہ چندو نکوسپہ بہادر بانکیت ساچورہ

रोसपा चंद्र निकुम्प भावर बांकेत सांचोरा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کُل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پرمار چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت و شہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوتراچار یہ -

सूर

مادونی ساکہا بہاردواج گوتر گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور نکاس سرسوتی ندی

मादुनी सारवा भारद्वाज गोत्र लवकोट सरस्वती नदी

شیام بید کپلیشر دیو کرودمنی رکہیشر تین پرور زنار کیونج دیوی

प्याम वेद कपलेश्वर रूदोमुनि परवर क्योंज्ज देवी

ہنی بال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

भैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور لوگرہ - دو قومین ملتان اور قرب اوچ کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹہیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے

लांघा
लोगरा

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت وشوکت اون کی اب تک نمایان ہے — سمت ۹۸۷
مین بہوج راج جو چاوڑہ نہین اخیر تہا معزول ہوا اور مولراج سولنکی سجا اوسکی قایم ہوا مولراج نے انہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈ راے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا — اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیئے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس بہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے — مسلمان مورخون
نے دولت معروقہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد معاودت محمود کے انہلواڑہ مین پہروہی رونق ہوئی اور سدہ راے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا — کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین گئین
कुमर पाल مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین متبنے ہو گیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہو گیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
وعظمت مین تعریف کے لایق ہین —
شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
बालो मूल देव ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ سنہ ۱۲۹۷ مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا تشدد مذہبی سے

جو نقصان عاید ہوئے تہے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومناتہہ نے تباہی سے सोमनाथ
نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکا رایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخر کار बालिका
چوتہے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پہر دورہ کیا اور गेहलकरन
سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشترہ کی زرخیز سرزمین و آبادان و
مالامال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ لارون نے بیباکانہ تاخت وتاراج کیا
مندر آدناتہہ واقع کوہ ستر نجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان सञ्जय
درویش مقرر کیا بودہا کی مورتون کو شکست وریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ
کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کے کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد
کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہردی گئی -
سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست
رہے آخرکار بعجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے
اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے -
سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی
نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گردنواح کے
عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا -
اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑکے درخت کیطرح اونکی
کئی شاخین جابجا قایم و مستحکم ہوگئین تہین انہین سے مشہورترین باگہیلہ ہے کہ باگہیلا
خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگہیل کہنڈا وسکے نام
سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد وہان حکمران ہے -

बांदूगढ़

पीतापुर
थेराद

علاوہ باندوگڈہ کے باگھیلہ نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات میں ہیں انمیں مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہیں — میواڑ کے دوم درجہ کے سرداروں میں بھی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان میں ہونیکا دعوی کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہیں — اور طبعی موت سے کم مرتے ہیں

سولنکیون کی سولہ ساکھا یعنی شاخیں ہیں

पीतापुर
मुदालमा

बाघेला	۱	باگھیلہ	راجہ بگھیل کھنڈ والی ریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور و تھیراد و دانج وغیرہ
पीर बुरा	۲	پیرپورہ	راؤ لنواڑہ
बेहिला	۳	بہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راؤ ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴	بہورتہ	بارود ٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل میں مشہور غارتگر ہیں اور بالعموم کم آباد
कलाचा	۵	کلاچہ	
लांघा	۶	لانگھہ	ملتان میں مسلمان ہیں
नो गरु	۷	نوگرو	پنجاب میں مسلمان ہیں
ब्रिकु	۸	برکو	ایضاً
सूरकी	۹	سورکی	دکن میں
सिर वरया	۱۰	سرویہ	گرنار واقع سارشترہ میں
राव का	۱۱	راؤکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور میں
रानीकिया	۱۲	رانکیہ	دیسوری علاقہ میواڑ میں

चांदभर शाकंभर	नान्तया	۱۳ تانتیہ	چاند بہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین ۱۸۰۸ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا ۱۸۱۷ء مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
	मलमेचा	۱۴ ملیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
	खारहरा	۱۵ کہاردرہ	اکوٹ وجادرہ واقع مالوہ مین
	कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

परिहार **پرتیہار جسے پریہار** بہی کہتے ہین प्रतिहार

اگلی کل اس آخرین وکمترین نسل کاحال زیادہ نہین ہے - پریہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امرکہ ناہرراؤ نے خوداختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لائق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ اراولی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

मंडावर मंडावरी — منڈور جسکا قدیم نام منڈودری تہا پریہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہورون کی حملہ آوری سے پیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہ پور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاتے ہین -

قنوج کے مخروج راٹہورون کو پریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

اوسکا بدل دغابازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پر پہار کو بیدخل کرکے سنڈاور کی فصیل پر راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسون نے پرپہارون کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکرکے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہین کو حاصل تھا آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے سنڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تھا۔

پرپہار راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکھتے موقع
कोहारी اتصال کوہاری سندھ اور چمبل پران لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ تکلہ جات واقع نالون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندھیہ کے تحت حکومت مین تھے وقت اجراے ششترا انتظام ٹھگی بنظر حفظ امن و عافیت ممالک لب دریاے چمبل دیہات مذکورہ علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

इंदोरह सिंघल پرپہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندیل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہین۔

चौरा چورا

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تھی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بھی صرف بھاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتھک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بھی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے آنصوب دریاے سندھ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر بسے ہونگے کیونکہ
اونکے اکثر اشخاص کے سیواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی سیواڑ
بلبہی کے مالک تہے رشتہ واری ہوئی ہے —

چورا قوم کا دار الحکومت دیوبندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور (देवबंदर)
مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس سے نامزد ہوا تہا اس سے سارا (सार)
یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا
نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین —
آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیوکی
رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دار الریاست کو غرق کر دیا چونکہ
یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید
ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون
کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ
سیواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما
سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین
دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبہی پورہ کے وہ
شہر اس نواح کے ملک مین دار الحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق
ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے
سرگروہ چاتنسی نے والی سیواڑ کو بہت مدد دی تہی — (चातन्सी)
تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دار الحکومت

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ
سے کہ قدامت و حسب و نسب مین مشہور تہا دابشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس
نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین
اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر دابشلیم غلط مشہور ہوگیا ہو تو عجب نہین ہے یا چورا ہم
جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ بتلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔
سارشترہ کی سارا یعنی چورا سرداروں کی قدیم رشتہ داری سوریج بنسیون سے
باوصف انقضا عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان
رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف
مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجہے جاتے ہین
راناجوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چورا سردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا
کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایام گذشتہ کی شہرت
اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوے علی العموم بنام تکشک مشہور ہین اور
دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ
قوم بیشتر ہوئی ہے۔
اگرچہ بہہ ممکن ہے کہ تکشک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکا و نیپ یعنی سرزمین
جیٹ کے نامزد ہوے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس قوائی ہے مگر
اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

ابو الغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترگیتی وہی تہا جسکو پورانون مین
ترشک لکہا ہے۔ اور چینی مورخون کا تکیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت
کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکہا وہی ہے
اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک
کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقاً ذکر ہو چکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے
کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و
تاک کی اقوام مورے و پرمار وغیرہ کے حالات اونہین پائے ہین۔ زبان سنسکرت
مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ یعنی
تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے
جنگ وجدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکہوانا۔ جو مہابہارت
مین لکہا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے
جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیروپامسہ پر پرتیک اور ناک
اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ مقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل
ناکون کا سرگروہ تہا۔ جیسلمیر کے بہاٹہی رئیسون کی قدیم تاریخ مین بعد سفر وری ذکر
زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور
بہگاے اونکے خود قابض ہوئے۔ اوس زمانہ کا دار الریاست سالباہن پورہ
لکہا ہے اور چونکہ اس واقع کی تاریخ یودہشٹر کا سنہ ۳۰۰۰ لکہا ہے پس اگر سالباہن
جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹہیون نے
بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے۔

तानक
तक
तरगेती
तरिस्क
तकशुक
बैकटरया
ताजक

परीक्षत
जन्मेजय

पेरोपामसा
प्रतीक
टकसैल

تکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسرورہی شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چھہ یا
नोगरमा सات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی توگرمہ کے بیٹون نے اسّی یا اسّوہ
ग्पसिन्सत् یعنی گھوڑون پر چڑہکر مصر یا سریا پر حملہ کیا۔ آبو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہما چل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹھہ عہد پیشتر پارسناتھہ تیئسوین بدہ نے
सारनेल ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی۔
تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری نژ
سے فرمان روائے چیتور تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنود مین سے جنہون نے چیتور
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے۔ چندبردائی کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرداز لکہا ہے۔
یہہ قدیم نسل جنیچی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہو جانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہو گیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین۔
تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ظفر خان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر رکھکر تخت گجرات پر بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دار الحکومت انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کرکے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا تاکون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

جٹ
जाट

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بہی درج ہے گو اوسکو کبہی کسی نے راجپوت نہین لکہا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاٹون سے رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پہیلا ہوا ہے گو فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلی درجہ پر نہین سمجہے جاتے ہین پنجاب مین اونکا اب بہی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور دریاے گنگ وجمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے معزز بہرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندہ اور سوراشترہ مین وہی جٹ کہلاتے ہین اور آنصوب دریاے سندہ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تہین اب مسلمان ہوگئی ہین۔

جیٹ اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دار الحکومت جگزارٹیز تہا زمانہ سائرس سے چودہوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوئے بحال رہے ہین۔

जगजारटीक

हिरोडोटस ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیر فانی ہونے کا
डिगाइंस اعتقاد رکھتے تھے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ
اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدھ کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندھ پایا جاتا ہے اور یادداشتون
مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وہ زابلستان
سے آئے تھے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوتا ہے
युचि.युचि بلکہ یقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے
اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے اینصوب دریاے سندھ آنیکا کوئی حال تحریری
نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تک شاکے
ہمزمانہ ہوئے ہون۔

ایہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتھک سے
نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین - پانچوین صدی کے ایک کتبہ
سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور اوسی کی نسبت شمس
پرستی کے سیتھک اوصاف بھی لکھے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ اس
جیٹ رئیس کی والدہ یادونسل کی تھی اس سے اونکے چھتیس راج کل اور یادونسل
مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت
دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی
یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قایم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دار الحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکہا ہے اور شاید سलंदरापुरा
یہہ سالباہن پور ہے ۔ جہان تاک کے نکالنے پر یادو بہاٹیون نے بود باش
کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ ع مین وے صاحب اقتدار
ہوگئے تھے ۔

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ दाहिया
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول जुहिया
کو اپنا دار الحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام देरावल
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے شرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود مظفر ہندوستان کی واقعات
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا
حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ जवद
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جادین کشتی
مین چہہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ صحرایین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہو

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچاوین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال و اطفال و اسباب کو سندہ ساگر مین بہیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکّے سے جاٹون کی کشتیان غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے تہے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قائم ہوئی انہین لوگون کا بقیہ تہا۔

اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا اور اکثر نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

سنہ ۱۳۶۰ء مین توگلطاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست تہے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور ہوا مگر اوسکے بہتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچا لیا اور توگلطاش سے دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہوگیا۔ سنہ ۱۳۶۹ء مین جب جیٹ کا خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام سے خطاب خانی کا تیمور بیٹے سے تیمور چو غطہ کو دلوایا۔ سنہ ۱۳۷۰ء مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی کرکے کوجیند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تب جیٹ لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے فساد و خونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی سنہ ۱۳۸۸ء مین بعد چھہ حملون کے جنمین اوس نے شہرون کو جلادیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو عنقریب نیست و نابود

तोगुल ताश तैमूर
ंसो क्सियाना

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔
تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگہ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تہا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تہے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاے ناکون کے مقیم ہوئے۔
جیٹ سوا اب بہی سیتہک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتہہ مین جو چکر یادو کرشن کا ہتہیا تہا اوس سے مسلح ہے۔

ہون हून

چہتیس۳۶ اقوام راج کل مین ہون بہی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی وتباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹہی وبالہ و مالوا ہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بہی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تہا۔ अंगतसी
قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تہی اور سناگرچادری کا مشہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بہی بہینسرورے قابض تہا۔ बारोली सनागरचदरी भैंसरोर
یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گہر تری سادی مین بردوہ سے त्रिसावदी

मेहे تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نما ہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام مین شامل ہو گئے ہین ۔

کاٹی
काटि

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹھیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتھک اصل کو قایم رکھا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تھی جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی ۔

اوس زمانہ سے اب تک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وے آٹہوین صدی مین اس ملک مین آئے تھے ۔

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹھور کے یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تھے ۔

کاٹی اب بھی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش کو ناپسند کرکے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجھتے ہین بجز اسکے کہ گھوڑہ پر سوار ہوکر اور بھالا ہاتھ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پھرین اوکسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر بہدران حال بہادری مین بہی ویسے ہی
ہین کہ ان سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ
بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے
چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی و سنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ
बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون نے بالانسل کو راج کل مین لکھا ہے اونکا دعوی ہے
کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لوکی بाला बापा लव
اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم
زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے ढांक
اوسکا بالاکہیتر نام رکھا اس ملک کا دارالحکومت بلبہی پورہ تہا اور خود بلقب بالارا मागीपट्टम बालाक्षेत्र
مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ
امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین
حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی
پرستش کرتے تہے اس سے اونکو بیباک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے
مگر بالا اندرینس ہین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر ہین جو ارور बालिकपुत्र अरोर
واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے۔ اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ وے بہارتہہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اونہون نے भारथ
ارور کو آباد کیا تہا۔ सेहल

کاٹی بہی بالاون مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان
ملتان وٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی مین بالاؤن بाला
کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوسنے
چیتولہ کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بہی चीटोला
بڑی سمجہی جاتی ہے

झाला جہالا मकवाहाना مکواہانہ

یہہ قوم بہی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین सारस्वतरा
سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالبا اصل اونکی شمال سے ہی
مگر اسکا کچہہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے
ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آئے ہین اور
اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے -

جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبا لیا اور جہالا سردار نے اوسکی
بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدو مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی
دختر کی شادی کر دی اور اپنے دست راست پر نشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ
عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی - نہ بوجہہ چہتیس راج کلون
مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ
جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی
بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور رانا وت رائی کے خلف مادہو سنگہ
کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا ــــ راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی
سے اسقدر فایق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم
تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے جھالا رئیس کی دختر سے اپنے نبیرہ
کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا ــ
اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا واڑ کہلاتا ہے اور
اوسمین بانکانیر وہلود و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہی बांकानेर
کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب راناسنے اول مرتبہ हलवद
مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جھالا اوسکے ساتھہ تہے اور پرتہی راج کے مشہور दरंगदरा
معرکون مین بھی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین مگر
مقدم ہلوا ہانہ ہے ــ

کمری कमरी

جیتوہ जेतवा

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ
سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک
کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا जेतवाड़
مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پوربندر ہے ــ पूर बंदर
جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیس راجہ زمانہ سلف
مین ہوئے ہین اور آٹہوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دہلی
کے تنور خاندان مین ہوئی تہی ــ اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دار الحکومت कमर
گوملی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کمر رئیس گوملی سے شمال کے गोमली
सहूलकमर

حملہ آورون نے نکالا تہا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور رجھیتوا رکھا گیا یہہ قوم
ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھیرہ یعنی دم دار ہوتے ہین۔ पुंछेरे

گوہل गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر واجبیت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
بود و باش جونہ کہیر گڈہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تہی مگر یہہ معلوم نہین जूना खेरगढ़
کتنی مدت تک رہی۔
اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس سے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت खेरवा
تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹہورون نے اونکو بیدخل
کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے پیرم گڈہ مین قیام کیا وہ مقام بھی पेरमगढ़
تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند د شہر کی لڑکی बगवा नंदननगर
سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چہین لی۔ اس رئیس سے سومپال سے نندن नंदाद शोमपाल
کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور नरसिंह सीहोर
مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج भवनगर
کہنبہات کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلواڑہ کہلاتا ہے۔ गोगो मेही
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

सारिसपिया سارسپیہ سرویہ सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تہی اگرچہ بہاٹون
کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

सलार سلار یا सिलार

اس نسل کا بہی صرف نام رہگیا ہے اور بودہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ اب اس نسل مین سے ہین وہ چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکہی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ٭

दाब دابے

کسی وقت مین یہہ نسل سارشترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بہی لکہا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ٭

गौड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبہی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجہی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دار الحکومت لکہنوتی گوڑ مشہور ہوا۔ लकनौती गौड़

یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین وسے اجمیر کے گوڑ لکہے گئے ہین پرتہی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین کوبچ رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی نے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کرکے اونکی دار الحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکہہ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار प्रयोपुर

ओनताहिर सिलहाला तूर दसेना बोदानो

روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چہوٹری سب گوڑون کی پانچ شاخین ہین —
اونتاہر سلہالہ تور دوسینہ بودانو

دور دوده
दोर दोह

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ پرتہی راج نے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجہا تہا —

گہروال
घेरवाल

راجستان کے راجپوتون کو گہروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ بوجہہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجہتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجہتے ہین گہروال نسل کی قدیم ریاست کاشی

काशी

یعنی بنارس مین تہی اونکا مورث اعلے کہورتاج دیو تہا اوس سے ساتوین پشت مین جسوندا نے بندہ باسنی پر بڑا جگ کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہروالون کا نام بندیلہ ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجاے چندیلون کے مسکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر و مہوبنی و مہوبہ پر بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تہا —

खोरताजदेव जसोंदा विंदुवासिनी यज्ञ बुंदेला चंदेला बुंदेलखंड कालिंजर मोहनी मोहोबा

چندیلہ
चंदेला

چندیلہ جنکو بعض مورخون نے چہتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جواب بندیلون اور باگہیلون کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی - اونکی پرتہی راج سے لڑائی

बाघेलों

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چند یلے پست
ہوگئے اور گہیروالون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مانبیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۲۰۰ع مانवीर
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت ہین مدہوکر شاہ نے بیتوہ ندی پر اورچہ मधुकरशाह ओरछा
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون वीरसिंह
مین اورچہ سرگروہ ہوا مگر اوسکے بانی مدہوکر شاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی رسوائی حاصل کی۔
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔
زمانہ اکبر سے انتہائے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری दतया
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نکین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا भगवान.
سوپکرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت सोपकरन
میدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آجتک بہادری نہین چہوڑی ہے दलपत जाजौ
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت، جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے —
مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین माधेजी
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کے
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

یکبارگی حملہ آورون پر گرا کر اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت وقاعدہ پناہ دہی مین اپنی بہی جان تصدق کرے - مجروح شدید ہو جانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر پر صابر وشاکر رہا -

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گہرون مین ہے -

بڑگوجر बड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سواے کہیاوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لَو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڑگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈا کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے - اونکا دارالحکومت تہا راج گڑہ اور راالور بہی اونکے قبضہ مین تہے راजपुर राजगढ़ کچہواہون نے بڑگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپشہر अनूपशहर لب دریاے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی -

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہیں پائی اونکی صرف ایک ریاست جگسوہن پور لب دریاے جمن ہے -

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روساء راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے - اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ راست دریاے چمبل پر ضلع جادوتی سے ملحق ایک ضلع سکروار जादुवती
مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ مین داخل सिकरवार
ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور بطور خود یا کسی سرغنہ
کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ سیکری सीकरी
قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی फ़तहपुर

बैस بئیس

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجہی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے
اور نہ کمار پال چرتر مین اوسکا کچہہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ कुमारपाल चरित्र
معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب
درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بئیسواڑہ کہلاتا ہے — बैसवाड़ा

दाहिया داہیہ

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بود وباش لب دریاے سندہ جہان اوسکا
ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجہی
جاتی ہین مگر اب اونکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ
مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام سکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہی وہی
لوگ تہے جنکو سکندر نے داہیہ لکہا ہے —

जोयहा جوہیہ

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے
متفق رہی ہے مگر اب گارڑہا مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی تہی गाढ़ा

جंगलदेश / हरयाना / भटनेर / नागोर

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بھٹنیر اور ناگور کے راجا کہلاتے ہین شمل داہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے-

मोहिल موہل

اس قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہوئی وسوقت تک بڑے خطہ ملک پر آباد تہی کہ راٹہوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا-

मालन / मलानी / मालिया / मालि / मोहिलस्थान

باتفاق اقوام مالن وملانی ومالیہ کے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی اولاد مین تہی اور مالی جنکا دار الحکومت ملتان تہا سکندر کی دشمن تہی ملتان اصل مین موہل تہان تہا-

निकुम्प نکومبہ

मांडलगढ़

تاریخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے کہ گہیلوتون سے پیشتر مانڈل گڈہ کی مالک تہی-

राज पालि راج پالے

राज पालिका / पाला

اس قوم کا حال جسکو کل مورخون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکہا ہی بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشترہ مین رہتی تہی-

दाहरया داہرہ

दाहरदेशपति / देवल

کمرپال چرتر کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر دیس پتی نامی دیبل کا راجہ تہا تاریخ چیتوڑ مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتہہ لکہا ہے کیونکہ یہی داہر ملک سندہ کا کلی مالک تہا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابو الفضل نے

مفصل لکھا ہے سنہ ۹۹ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा
داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات و سخاوت کو بہاٹ بڑے فخر سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سے صرف کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست سردارون مین سے تہا۔ वयाना

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پوندیر سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتہی راج کل فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔ केमास पुन्देर चावंड कग्गार

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈ راے کی شجاعت کی داد دی ہے اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے بمشکل جانبر ہوا تہا۔ चावंडराय खांडेराय

چوہانون کی سلطنت کے ساتھہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا بیٹا رین سی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت रेनसी चंद

द्रोनादहार
शेषनाग
कैलाश
मेवात

اسطرح پر لکہی ہے۔ دورناد ہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ دبگیا ہے بیانہ کا محل بشکل کیلاش واقع ہے۔ واہمہ کے تین پسر اور دو بیٹین دختر تہین خدا کرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی میوات کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتہہ اسکے جہیز مین آٹہہ سین عورتین تربیتہ لونڈیان سو گہوڑے عراقی نسل کے دو ہاتہی مع ڈہال و ورد کے واسطے ایکسو چہ بین پتلیان سونے کی تہین ایک ہزار اشرفیان دی ہین۔ بہاٹ نے اخیر مین لکہا ہے کہ واہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بہرا ہے اور واہمی رانی سے بش بہاجا ہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے۔

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی बागड़ी	میر मेर	کابہ काबा	مینہ मीना
بہیل भील	سیر بہہ मेरिषह	تہوری थोरी	کہنگار खंगार
گونڈ गोंड	بہر भर	جنوار जनवार	سارد सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ وچوپان

اہیر جنکو اہیر کہتے ہین ग्रहीर · अभीर	گولہ गोला	کورمی جسکو کولبی بہی کہتے ہین कुरमी · कुलम्बी

गूजर वाल	डीसा वाल	केहेदर वाल	बुहिल वाल
[۲۰] مانت وال	[۱۹] جابلوال	[۱۸] اگروال	[۱۷] سوہوروال
मानत वाल	जायल वाल	अगर वाल	सोहोर वाल
[۲۴] سونی	[۲۳] پچھیتروال	[۲۲] کورتہ وال	[۲۱] پچوتی وال
सोनी	सेत्र वाल	कोरता वाल	कजोती वाल
[۲۸] جلہیرہ	[۲۷] ماد	[۲۶] ناگر	[۲۵] سوجت وال
जलहेरा	माद	नागर	सुजत वाल
[۳۲] بروری	[۳۱] کھریتہ	[۳۰] کپول	[۲۹] لار
बरुरी	खरेता	कपोल	लार
[۳۶] کربیرہ	[۳۵] ناگدرہ	[۳۴] ببھروال	[۳۳] دسورہ
करबेरा	नागदरा	बम्बर वाल	दसोरा
[۴۰] کھیتروال	[۳۹] نرسنگ پورہ	[۳۸] سیواڑہ	[۳۷] بیٹوڑہ
खेत्र वाल	निरसिंहपुरा	मेवाड़ा	बटेवड़ा
[۴۴] بیس	[۴۳] سرکیرہ	[۴۲] ہنیروال	[۴۱] پنچموال
बैस	सरकेरा	हनेर वाल	पंचम वाल
[۴۸] بگھیلوال	[۴۷] جیرن وال	[۴۶] کمبووال	[۴۵] ستوکھی
भगेल वाल	जीरन वाल	कम्बो वाल	सूरवी
[۵۲] ٹھاکروال	[۵۱] سری گورو	[۵۰] بامن وال	[۴۹] اورچیتوال
ठाकुर वाल	श्री गुरु	बामन वाल	ओर चित् वाल

گوجر جاٹ

गूजर जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی سبا کہا نہیں ہین

جالیہ	پیشانی	سوہاگنی	چاہیرہ
जालया	पेशानी	सोहागनी	चाहिरा
ران	سیمالہ	بوٹیلہ	گوتچیر
रान	सीमाला	बोटीला	गोतचीर
مالن	اوہیر	ہتول	باچک
मालन	ओहिर	हूल	बाचक
بانٹر	کیرچ	کوتک بوسہ	بیرگوت
बानर	केरच	कोतक बुसा	बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال [1]	سری مال [2]	اوسوال [3]	بہگیروال [4]
श्रीश्री माल	श्री माल	ओसवाल	बगेर वाल
دینڈو [5]	پشکروال [6]	میرتوال [7]	ہرسورہ [8]
दींदू	पुष्कर वाल	मेरत वाल	हरसोरा
سورروال [9]	پلی وال [10]	بہنسیہ [11]	کہنڈیل وال [12]
सुरर वाल	पल्ली वाल	मस्कू	खंडेल वाल
دوریوال [13]	کیہیدروال [14]	ڈیساوال [15]	گوجروال [16]

۵۳ بلہی وال बलमी वाल	۵۴ ٹیپوڑہ टीपोड़ा	۵۵ ٹیلوٹہ टीलोटा	۵۶ اتنبرگی अतनबरणी
۵۷ لاڈی ساک लादी साक	۵۸ بیڈوڑہ बेदनोरा	۵۹ کہیچو खीचू	۶۰ گسوڑہ गसोरा
۶۱ بہاویر बहाबोहर	۶۲ جیمو जैमो	۶۳ پدمورا पदमोरा	۶۴ میہریہ मेहरया
۶۵ ڈہاکروال डाकर वाल	۶۶ منگورہ मंगोरा	۶۷ گوپل وال गोपल वाल	۶۸ موہوروال मोहोर वाल
۶۹ چیتورہ चीतोरा	۷۰ کاکلیہ काकलया	۷۱ بہاریچہ भारेजा	۷۲ اندورہ अंदोरा
۷۳ ساچورہ साचोरा	۷۴ بہونگروال भूंगर वाल	۷۵ منڈاہلو मंडाहलू	۷۶ برہمنیہ ब्रह्मनया
۷۷ باگڑیہ बागड़या	۷۸ وندوریہ दिंदोरया	۷۹ بوروال बोर वाल	۸۰ سوریہ सोरबिया
۸۱ اوروال ओर वाल	۸۲ نفاگ नफ़ाग	۸۳ ناگورہ नागोरा	ایک کم ہے

ٹوڈ صاحب نے چہتیس ۳۶ راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کرکے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستون مین حسب شرح ذیل لکہے درج ہین ۔ टोड साहब

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۳۴ - فہرست پنجم کھیچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلین حسب تفصیل ذیل ہین اور دیگر فہرستون مین سے بھی جنہین وے لکھی ہین ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہین -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک کاکستھ سوریہ رویبہ —— ۲۲۱۶

इक्ष्वाक काकुस्या सूर्य रवीय

۲ انویہ اندو سوم چندر سہسا —— ۳۲۱۶

अन्वे इंदु सोम चंद्र सहसा

۳ گرہیلوت گہیلوت —————— ۵۶

गृहीलोत गिह्लोत

۴ یادو جاریجہ بہاٹی —————— ۵۴۳۲۱۶

यादु जारेजा भाटी

۵ تنور —————— ۵۶

तंवर

۶ کشواہا کچھواہا —————— ۵۶

कुशवाहा कछवाहा

۱۷	بالا				۶و۱و۳و۴و۵
	बाला				
۱۸	جہالا	ماکواہانہ			۶و۱و۲و۳و۴و۵
	झाला	मकवाहाना			
۱۹	جیتوہ	کمرہ			۶و۴
	जेतवा	कमरा			
۲۰	گوہل	گوچرگوہل	اونی گوہل		۶و۱و۲و۴
	गोहिल	गोचर गोहिल	उनि गोहिल		
۲۱	ساروبیہ				۶و۴
	सारविया				
۲۲	سِسلر	سلار	سلارا	راج تلک	۶و۱و۲و۳
	सिसर	सलार	सलारा	राजतिलक	
۲۳	دابی				۶و۱
	दाबि				
۲۴	گور				۶و۲و۵
	गौड़				
۲۵	دودہ	دور	دودیہ		۶و۱و۴و۵
	दोदा	दोर	दोदिया		
۲۶	گہیروال घेरवाल	بندیلہ बुंदेला	چندیلہ चंदेला		۶و۵

۷ پریہار ہوری کابہ ——— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ چہومان چوہان دیورہ نکومپ — ۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی ——— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ ——— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار ——— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا ——— ۵۴۱۶

चौरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی ——— ۲۶

ताक तसक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ ——— ۴و۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون ——— ۳و۱و۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि ——— ۴و۶

۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर		۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार		۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल		۵۶
۳۰	بیش	बैश		۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया		۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया		۵۶
۳۳	موہل	मोहिल		۶
۳۴	نکومپ	निकुम्प		۵۴۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا राजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा		۵۴۶
۳۷	ہول	हूल		۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया		۵۴۳۶

انکے علاوہ دیگر فہرستون مین یہہ نسلین اور لکہی ہین

۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ / سارجہ	असवरया / सारजा	۵۱
۴۱	سپیت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریرہ	हरेरा	۳۱

۴۴	دہن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپالہ	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندلیکہ	तुरंदलीका	۳
۵۱	ہرپال	हरपाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسیر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	कावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیمہ	चोरा सिमा	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کھیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۶۳	ہالا	हाला		۴
۶۴	باہریہ	बाहरया		۴
۶۵	چاہل	चाहिल		۵
۶۶	مالیہ	मालिया		۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल		۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक		۵
۶۹	ابہیر	अभीर	ابہیر अहीर	۵
۷۰	موکارہ	मोकारा		۵
۷۱	دابیہ	दाबया		۵
۷۲	دیوت	देवत		۵
۷۳	کہرور	खरवर		۵
۷۴	بہاگڈول	भागडोल		۱
۷۵	موت وان	मौत दान		۱
۷۶	موہر	मोहर		۱
۷۷	گگیر	कगेर		۱
۷۸	کرجیو	करजेव		۱
۷۹	چادلیہ	चादलया		۱
۸۰	پوکارہ	पोकारा		۳۱
۸۱	سلالہ	सलाला		۱

۸۲	چندک	चंदक	————	۳۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापोतकट	————	۳۲
۸۴	سیندو	सिंदू	————	۲
۸۵	اننگہ	अनंगा	————	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	————	۲
۸۷	وایدیوتہ	दैघोता	————	۲
۸۸	کرت پال	किरतपाल	————	۲
۸۹	کوٹ پال	कोटपाल	————	۲
۹۰	کانی	कानि	————	۲
۹۱	کالچارک / کورچرہ	कलचारक / कुरचरा	————	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدناموجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کے اوس ریاست سے سرکار
ओनरेबिल ईस्ट इंडिया कम्पनी اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد سنہ ۱۷۷۹ء مین ہوا تہا۔ راجپوتانہ
کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئی
ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب
امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکورہ مین بعہد حکومت

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل
ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راؤ ہلکر کے درمیان لڑائی
ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا
اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند رؤسا
راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام
سے رؤسا مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؛

लार्ड मारिंगटन
मारकेस आफ
वेलिसली
गिराड लेक

نقشہ نمبر اول عہدنامجات ۱۸۰۳ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات از طرف ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہدنامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق از طرف گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپاہ سالار افواج انگریزی	مہاراجہ دھراج راج راجیندر سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سرشنڈی علاقہ اکبرآباد	۱۲-دسمبر ۱۸۰۳ء ۶-شعبان ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۱۱ سمبت ۱۸۶۰	۱۵-جنوری ۱۸۰۴ء	जे एम बारलो
جودھپور	ایضاً	مہاراجہ دھراج راج راجیشر مان سنگھ صاحب بہادر راجہ جودھ پور	ایضاً	۲۲-دسمبر ۱۸۰۳ء ۷-رمضان ۱۲۱۸ھ پوس سدی ۹ سمبت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخط جی ایم بارلو صاحب و جی اڈمنسٹن صاحب
بھرت پور	ایضاً	مہاراجہ بشوبند سوائی رنجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ بھرتپور	۔	۲۹-ستمبر ۱۸۰۳ء - ۱۱-جمادی الاول ۱۲۱۸ھ	۲۲-اکتوبر ۱۸۰۳ء	जे इडनी
الور	ایضاً	مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴-نومبر ۱۸۰۳ء - ۲۹-رجب ۱۲۱۸ھ - ۱۵-اگہن سمبت ۱۸۶۰	۱۹-دسمبر ۱۸۰۳ء	
دھولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگھ صاحب بہادر لوکیندر والی دھولپور	بیانہ گوالیار	۱۷-جنوری ۱۸۰۴ء - ۳-شوال ۱۲۱۸ھ ماہ سدی سمبت ۱۸۶۰ / دستخط لیک صاحب - ۲۹-جنوری ۱۸۰۴ء - ۱۵-شوال ۱۲۱۸ھ - ۳-پھاگن [illegible]	[illegible]	
پرتاب گڈھ	کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی مقیم اوجاڑسی مالوہ	راجہ ساونت سنگھ والی پرتاب گڈھ	لب دریائے چمبل	۲۵-نومبر ۱۸۰۴ء		

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرنیکے موقع پر غفلت نکرینگے ؛			[illegible]			
۵	از انجاکہ آنریبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنے کی کفیل ہوئی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب سبب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت مین پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرادے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو سکے تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ ایسی تنازعہ کے اوس طرح سے جو دیگر روسا ہندوستان سے قرار پاویگا ادا کرینگے ؛	۵	۵	۰	۵	۷	۰
۶	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہین مگر میدان جنگ مین جب فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و راے کے بموجب عمل کرینگے ؛	۶	۶	۰	۰	۸	۰
۷	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو جو یار انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان ہے بلا منظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک مین داخل ہونے دینگے ؛	۷	۷	۰	۰	۹	۰

ان عہدنامجات مین شرائط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست کی عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہی اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودھپور	نمبر قلم عہدنامہ بھرتپور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دھولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتابگڈھ
۱	درمیان انریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث وجانشین جانبین کی دوستی واتفاق مستحکم ہوا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ازانجا کہ ہر دو سرکار دولتمدار کے درمیان دوستی مستحکم ہو گئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؛	۲	۲	۲	۲	۱	۰
۳	انریبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؛	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہی اوسکا خراج مطالبہ	۰
۴	جب کبھی کوئی دشمن انریبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پہلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہی حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	۰

شرائط مخصوص الریاست

دہولپور- قلم ۲- اونرابیل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب کو اونکے موروثی مالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع مفصلہ ذیل بلا منہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ و تصرف مین رہین- गोहद

گوالیار خاص- انتری و دیگر پنج محالات چمک- لوان- سلباے وچنو- امبہ پور- سمولی- پریہار گڑہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے- تعلقہ چتور- پرگنہ بود مع تعلقات- پہوپ- تعلقہ امری- بلدوہ- جگنی- دوندری- سرای جولا- انہون- نورآباد- اٹورا- بہادرپور- بلوہی- کرواس- حویلی گوہد بہہت- تعلقہ سکلہاری- امان- اندرکی- بہاندری- بہووا- لیہار وغیرہ جنمین ضلع گنج و کاہری- گوجرہ- کٹولی- لاوان کلان- پرگنہ میوہ- رکوا- تعلقہ دیگر گڈہ- لہار- رام پورہ- گکیس- کٹہوندیا- بک- گوپال لوم-

ग्वालियर
आन्तरी
चमक
लवान
सलवाय चनु
अम्बापुर
समोली
परिहार गढ़
सरवारी
चितोर
बोद
फोमप
अमरी
बलदोह
जगनी
डूंदरी
सरायजोला
अन्होन
नूराबाद
अटोरा
बहादुरपुर
बलोटी
कुरवास
बोहत
सुकल्हारी
अमान
इंदरकी
भांदरी
बहोदा
लेहार
गंज
कारही
गोजरा

قلم ۳- سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زرمساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زرمذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زرمذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے وصول کرے قلم ۴- مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

قلعہ و شہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجہین مقیم رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ و مقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین **پرتاب گڈہ** کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون دیگہ کمتر و مختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے **قلم اول**
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت و سرپرستی سے بالکل منکر ہوتے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے **چہارم** راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد و رفت رہیگی
راجہ صاحب اونکی ہرطرح سے مدد و حفاظت کرینگے **پنجم** راجہ صاحب کی ریاست
پانچہزار من چاول دو ہزار من دال تین ہزار من جوار ٹہاکر گڈہ پر مہیا کریگی اوسکی
نصف قیمت واجب مال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹھائیس روز
مین اداکیجاویگی **ششم** اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرایط بالا پر
بلاتفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے **ہفتم** جسقدر چانذی
وسونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دارالضرب

پرتابگڈھ مین سکہ ڈلوادینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ اداکریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا
جاویگا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔

سنہ ۱۸۰۵ع مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر عہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان لार्ड कौर्नविलिस
پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامجات
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بلا حکم خاص
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ غارتگرون کے جور وستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تہے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکہنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور روساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی
مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ سنہ ۱۸۱۷ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سر نو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشا نہ تہا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت بن

لاوین تاکہ جب رؤسا ان کو سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر لیتے تہے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت مین جو کچہہ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیاجاوے اسطرح عہد حکومت مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین باہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر رؤسا مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؂

मारक्वेस ऑफ़ हेस्टिंग्स
सर चार्ल्स थ्यो फ़लस मटकाफ़

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات سنہ ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد و وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال	مقام تصدیق عہدنامہ از جناب نواب گورنر جنرل بہادر	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودیپور	سر چارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بہیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	اوچہر	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جےپور	ایضاً	مہاراج دہیراج سوائی جگتسنگہ صاحب بہادر والی جےپور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ اپریل سنہ ۱۸۱۸ء	تلسی پور	۱۵ اپریل سنہ ۱۸۱۸ء	.
جودہپور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چہترسنگہ صاحب بہادر و بیاس ابہی رام و بشن رام و سنگہ رائے وکیل	ایضاً	۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	روپڑ	۱۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹاڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ فروری سنہ ۱۸۱۸ء ۴ ربیع الثانی ۱۲۳۳ ماگہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۵	کانپور	یکم مارچ سنہ ۱۸۱۸ء	.

کوٹہ	سرچارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر	مہاراو راجہ امید سنگہ صاحب بہادر والی کوٹہ	راج رانا ظالم سنگہ صاحب بہادر و مہاراج شیودان سنگہ و لالہ سنوت چند و ساہ جیون رام و لالہ سولچند	دہلی	۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ء	اودیپور	۲۶ جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جے آدم صاحب سکرٹری
ٹونک	ایضاً	نواب امیر الدولہ محمد امیر خان صاحب بہادر والی ٹونک	لالہ نرنجن لال	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	سالائی	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
قرولی	ایضاً	مہاراجہ جدو کل چندر بہال ہر بخش پال دیو صاحب بہادر والی قرولی	میر عتیق اللہ	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
کشن گڑہ	ایضاً	مہاراجہ کلیان سنگہ صاحب بہادر والی کشن گڑہ	قاضی فتح محمد خان	ایضاً	۲۶ مارچ ۱۸۱۸ء	بانس ماریہ	۱۷ اپریل ۱۸۱۸ء	ایضاً
بیکانیر	ایضاً	راج راجیشر مہاراج شرومن مہاراجہ سورت سنگہ صاحب بہادر والی بیکانیر	اوجہا کاشی ناتہہ	ایضاً	۹ مارچ ۱۸۱۸ء	براہ گہاٹ نزدیک گہاگرہ	یکم مارچ ۱۸۱۸ء	ایضاً

جیسلمیر	ایضاً	مہاراج دہراج مہاراول سوراج صاحب والی جیسلمیر	مصر معتی رام	ایضاً	۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۱۸	کلکتہ	۲ جنوری سنہ ۱۸۱۹	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب جی آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	رای رایان مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بہادر	.	ڈونگرپور	۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ / ۱۲ صفر سنہ ۱۲۳۴	.	۱۳ فروری سنہ ۱۸۱۹	سی ٹی مٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تہیافلس مٹکاف صاحب	رای رایان مہاراول سری امید سنگہ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ع	کلکتہ	۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورڈ صاحب سی ایم بکٹ صاحب جی آدم سکرٹری ہر دو بہ
	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ		.	بانسواڑہ	۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ / ۱۴ صفر سنہ ۱۲۳۴ / پوہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۷۵	.	۱۳ فروری سنہ ۱۸۱۹	
پرتاب گڈہ دیولیہ	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگہ صاحب بہادر	رام چند ربہاو	نیمچ	۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ / ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۳ / اسوج سدی ۲ سمت ۱۸۷۵	کلکتہ	۷ نومبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم بکٹ صاحب جی آدم صاحب سکرٹری

ان عہدنامجات مین علی العموم شرائط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہے اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	اودیپور	جے پور	جودھپور	بوندی	کوٹہ	ٹونک	کرولی	کشنگڑھ	بیکانیر	جیسلمیر	دونگرپور	بانسواڑہ اول	بانسواڑہ دوم	پرتابگڑھ
۱	درمیان اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث وجانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت تواید رہیگا ؂	۱	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	۱	۱	۱	۰	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰
۳	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکھنے کی کفیل ہوتی ہے	۲	۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۲	۲	۲	۱
۴	مہاراجہ صاحب اور ان کے وارث وجانشین سرکار انگریزی سے باتفاق باہمی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھہ تعلق نرکھینگے ؂	۳	۳	۳	۲	۴	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۱
۵	مہاراجہ صاحب اور ان کے وارث وجانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونکی مشفقیہ مراسلات دوست و رشتہ دارون سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	۳	۵	۰	۰	۴	۴	۰	۶	۶	۶	۰
۶	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہے اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکھا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ؂	۶	۶	۶	۴ ۵	۷	۰	۳	۰	۰	۰	۸ ۹	۸	۸ ۹ ۱۳	۲ ۳ ۱۲

٧	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع ہوگا تو سرکار انگریزی مین ثالثی و تجویز کے واسطے پیش کرینگے اس شرط مین ریاستوں کی باہمی تنازعوں سے مراد ہے ٭	٥	٥	٥	٣	٦	٣	٣	٥	٥	٠	٧	٧	٧	٠
٨	عند الضرورت و مطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کے واسطے فوج بھیجین گے ٭	٨	٧	[illegible]	٦	٩	٥	٥	٦	٦	٠	١٠	٩	١٠	٠
٩	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم مطلق رہین گے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج مین مداخلت نکریگی	٩	٨	٩	٣	١٠	٠	٠	٧	٠	٠	٤	٤	٤	٥
١٠	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری و فائدہ پر لحاظ رہیگا ٭	٩	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١١	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کریگی تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ٭	٦	٠	٧	٠	٨	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠
١٢	ریاست کے کاروبار حسب مرضی و رائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھیگی ٭	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٥	٥	٥	٠

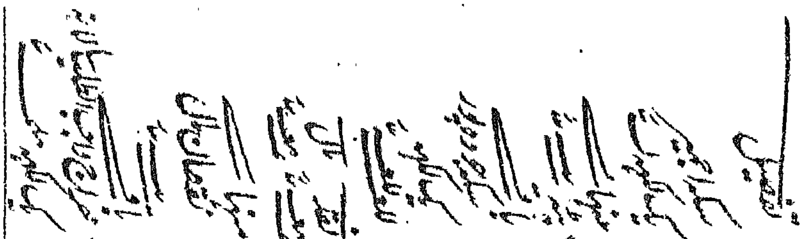
عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور - قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور نا واجب واب لیا ہے اور انکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مد نظر رکھیگی اور بعد تحقیقات حالات مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اصلاح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سر نو شامل ہو اوسکا خراج بہی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور - قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہ زیر باری معاف سال دوم چار لاکھ سکہ دہلی سال سوم پانچ لاکھ۔ سال چہارم چھہ لاکھ۔ سال پنجم سات لاکھ۔ سال ششم آٹھہ لاکھ۔ ازان بعد آٹھہ لاکھ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکھ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکھ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکھ فی روپیہ

آمدنی پیش روپیہ پانچ آنہ براے دوام۔

جودھپور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودھپور سے مہاراجہ سیندھیہ کو دیا جاتا تھا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا تعہد خراج فیما بین جودھپور و مہاراجہ سیندھیہ فسخ ہوا۔



قلم ۷ عند الطلب سرکار انگریزی راج جودھپور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بہیجا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودھپور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۴ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور انکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا تھا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ ۔ پرگنہ لاکہاریہ ۔ پرگنہ دیہہ ۔ نصف پرگنہ کرور ۔ نصف پرگنہ بروندن ۔ نصف پرگنہ پاٹن ۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری حسب

تفصیل ذیل اب تک مہاراجہ سیندہیہ کو دیتے تھے سرکار انگریزی مین داخل کرتے

لـــــ سکہ دہلی

सोरेला

دو ثلث حصہ پرگنہ پاٹن و پرگنات اوریلہ و سامیری و نصف پرگنہ کرڈر و یک ثلث پرگنہ بروندن لعــــ	چہارم بوندی و دیگر مقامات لعــــ

सामेरी

کوٹہ ــ قلمے خراج جواب تک ریاست کوٹہ سے مرہٹہ رئیسون یعنی پیشوا و سیندہیہ و ہلکر و پوار کو دیا جاتا ہے بموجب نقشہ مشمولہ کے سرکار انگریزی کے خزانہ دہلی مین ہمیشہ داخل ہوتا رہے گا۔

تفصیل خراج

کوٹہ
سے
لاکہہ
نقد سال
دو لاکہہ یک لکہہ
منہا سال
عــــ
باقی سکہ چندیری اوجین اندور
دو لاکہہ لــــ
منہا
بٹہ سکہ جات
فیصدی عــــ

دو لاکہہ لعــــ سکہ کلدار شاہی

دو لاکہہ لعــــ لماعــــ سکہ دہلی

خراج سات کوٹہری
عــــ سکہ بوندی
منہا بٹہ
فیصدی
الــ ما
عــــ کلداری شاہی

لعــــ سکہ دہلی

बलोन	अन्तहदा		
بلون	انتهدا	حصہ بلکہ [illegible]	حصہ سینڈیہیہ
ال [illegible]	سہ [illegible] سکہ پونڈی	یک لاکھہ [illegible]	یک لاکھہ [illegible]
منہا [illegible]	منہا	نقد [illegible] مال [illegible]	نقد [illegible] مال [illegible]
[illegible]	[illegible] فیصدی [illegible]	معہ [illegible]	معہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	منہا	منہا
		نقصان مال	نقصان مال
		معہ [illegible]	معہ [illegible]
		سکہ چندیری اوجین [illegible]	[illegible]
		یک لکھہ معہ [illegible]	سکہ چندیری اوجین نزور
		منہا [illegible]	یک لکھہ معہ [illegible]
		فیصدی [illegible]	منہا [illegible]
		[illegible]	فیصدی [illegible]
			[illegible]
		[illegible]	[illegible]

حصہ سینڈیہیہ	حصہ بلکہ	سینڈیہیہ	بلکہ	پھار
ال [illegible]	ال [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

इंद्रगढ़ खोड़ोली	करवार गढ़या पीलदा		
اندر گڈہ کھوڑلی وغیرہ دس گانوبقیہ ٹھاکران	موضع کروار و گڈھیا و پیلدا		حصہ پوار
بلکہ و سینڈیہیہ [illegible] سکہ پونڈی	سہ [illegible]		[illegible]
منہا	منہا		نقد [illegible] مال
[illegible] فیصدی [illegible]	[illegible] فیصدی [illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]		منہا [illegible] مال
[illegible]	[illegible]		[illegible]
	بلکہ [illegible] / سینڈیہیہ [illegible]		[illegible]
	[illegible]		منہا [illegible]
			فیصدی [illegible]
			[illegible]

سیوم سنہ [illegible] تک پیشوا کو دیا جاتا تھا [illegible]

ٹونک — قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی
بیخ کنی اور سزادہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار
کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی —
قرولی — قلم ۵ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف
کر دیا ہے —
بیکانیر — قلم ۶ از آنجا کہ بعض اشخاص سکنائے علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور فریقین متعہد کی غریب رعایا پر ظلم کرکے
اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقد ادا نکر سکین تو اپنے ملک کا
ایک جزو سرکار کو سپرد کر دینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکھا ہے اور اونکی حکومت اوٹھا دی ہے
مطیع کر دیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقد ادا نکر سکین
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بہٹنیر کی سڑکین ممالک
کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہو جاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا

جیسلمیر۔ قلم ۲ مہاراول سوراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی قلم ۳ جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا نہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔

ڈونگر پور۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جواب بذمہ ریاست ڈونگر پور ہے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ
نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اقرار کرتے
ہین کہ کل عرب و مکرانہ و شیدیون کو موقوف کر دینگے اور باشندگان ملک کے
سوا کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار
کرتی ہے کہ مہاراول صاحب کے سرکش رشتہ دارون کی مدد نکریگی بلکہ اونکے
مطیع کرنے مین مہاراول صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین
قلم مین مہاراول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے
بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج
لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین
تو یہہ بہی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر
شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ۔ عہدنامہ اوّل۔ قلم ۸ مہاراول صاحب
اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بمقدار تین آٹھوین یعنی
چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اور اونکے وارث و جانشین
اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہار یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ
اقساط کے حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی
کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا ہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور
کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے
رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین
کہ عرب و مکرانہ و سندی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف
دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہاراول صاحب اونکے
وارث وجانشینون کے سرکش شتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد دیگی بلکہ
اونکو مطیع کرینہین مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہاراول صاحب
نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان
کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف
سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چھبوترہ و
ناکہ ہاے متعلقہ سے خراج وصول کرتا ہے۔

پرتاب گڈہ - قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج
واجب الطلب مہاراجہ ملہار راو ہلکر کہ بقدر ایک لاکہہ [illegible] ہے بموجب
تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول سنہ ۱۸۱۸	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر
ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

مقرر ہو کر محصول شہر پرتاب گڈہ سے وصول کرے **قلم ۳** راجہ صاحب والی ولایت
و پرتاب گڈہ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرتے ہین کہ بالعوض
حفاظت خراج و نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تھے آیندہ
سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بھی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا ملازم کو نہین رکھین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈہ کی فوج رکھین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب و جوار پرتاب گڈہ مین ضرورت پڑے حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتابگڈہ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کار و بار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سوداگران زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈہ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرنے مین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** مینہ و بہیل لوگون کی سزادہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کا رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

تو سرکار انگریزی اوسمین کچھہ مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈہ اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ واجب وصول نکرسکین گے تو سرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب پرتاب گڈہ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گرد نواح کے کسی ٹہاکر پر کوئی واجب دعوی ہوگا تو سرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلانے اور فیصلہ کرنیکا اقرار کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نا اتفاقی یا تنازع ہوجاوے تو سرکار ثالثی بہی کریگی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ صدقات خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب و باشندگان ملک کے رسمیات و عقائد مذہبی موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کیے جاوین اونکو دیتے رہینگے اور یہہ بہی کہ بر وقت ادا نکرسکین تو سرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ مقرر ہوکر شہر پرتاب گڈہ کے محصول سے خراج وصول کر لیا کرے ۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکہے گئے ہین جو ایک وقت مین سرکار اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے عنقریب ہم مضمون منضبط ہوئے تہے انکے سواے دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بسبب ضرورت وقت قرار پائین ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے ۔ صرف ایک سند جو بعد غدر سنہ ۵۷ع بنظر خیرخواہی راجپوتانہ کے کل رؤسا کو باقرار منظوری ورثا متبنی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوئی
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہوکے یہان لکھی جاوے
اسواسطے لکھی جاتی ہے —

سند

جناب فیض مآب مالکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان وہندوستان کا یہہ منشاء
ہے کہ ہندوستان کے روسا وامرا کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی
واعزاز ومراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشاء کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپکی ریاست کا کوئی آور
رئیس دہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی
کے واسطے تبنی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور وقبول کریگی اور آپ اطمینان
رکہین کہ جبتک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہدنامجات
پر جنمین اوس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
ووفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسراے وگورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین - اودے پور — جے پور — جودہپور — بہرتپور — الور —
بیکانیر — جیسلمیر — بوندی — سروہی — قرولی — پرتابگڈہ — ڈونگرپور — بانسواڑہ
کشنگڈہ — ڈہولپور — کوٹہ — جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نوابصاحب
ٹونک کی سندمین اسقدر ہے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت ومسند نشینی کو

منظور و قبول کرنا لکھا ہے۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع مین رؤسا مفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پلیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا پیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے۔

میواڑ یعنی اودےپور[1]۔ جےپور[2]۔ جودھپور[3]۔ کوٹہ[4]۔ جھالاوار[5]۔ کشنگڈھ[6]۔ کرولی[7]۔ ٹونک[8]۔ الور[9]۔ بھرتپور[10]۔ دھولپور[11]۔ بیکانیر[12]۔ سروہی[13]۔ پرتابگڈھ[14]۔ ڈونگرپور[15]۔ بانسواڑہ[16]۔

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ و نصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین وغیرہ چھاونی آبو وانا درہ کے کہ وہان صاحب مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے۔ کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت پر منحصر ہوتے ہین۔ اس وجہہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش نہ کی کہ دفعیہ اسکا احکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا۔ اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوس پر نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا اجرا کیا جاوے۔

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

ملانی

ومیرواڑہ ونصیرآباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب
ایجنٹ جودہپور کو مجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے
راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو
اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا رعلاقہ ریاست مذکور مین اختیارات
فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین
مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر عمدگی ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام
جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس
کی منصف مزاجی وتوجہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی
ہین اور اس وجہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی
کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود
ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی
باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے
بطور خانگی استصواب راے کر لیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص
جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ
چند جرایم مخصوص المذہب دستور وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ
انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جو کسی زمانہ

ہین بالکل جرم نہ تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجہا جاتا تہا اب جرایم سنگین ہین کہ اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت وچشم پوشی ریاست کے سرکار انگریزی رئیس وا ہالیان ریاست سے سخت باز پرس اور ہدایت کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون حدود اسٹیشن وسڑک ریل کی تحقیقات وتجویز اوسی ریاست کے صاحب پولیٹکل کرتے ہین جسکے علاقہ مین موقع واردات ہوا ور ایسے مقدمات مین صاحب موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا جے پور وجودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی رعایا دو دو ریاستون ونیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق سرکار انگریزی ہو مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچوکلا مین ہوتا ہے جنکے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچوکلا کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہوتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جےپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک
ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ
افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ
سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو
پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی کبہی بنظر سہولت
دایر ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری
نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلاء
شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ
سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔

اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بہی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین
جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام
مذکور پر لازم آتی ہے۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین ईडन
محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے
علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

ब्रुक پیدا ہو گئی ہے اور یہہ ہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل بروک صاحب
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
पेली قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ع مین کرنل پیلی صاحب نے
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کیے کہ گورنمنٹ سے منظور ہو لئے اون سے طریقہ معدلت
بہت سہل ہو گیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
ल्याल دستور العمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پہر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین مسٹر لیال صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات
مذکور مقرر ہوئے تہے اوس وقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہو کر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی
و مال مسروقہ و مفرورہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزادہی کی کچھہ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر از بس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجاے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے۔

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ع کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہو کر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہو گئین

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گیی اسواسطے راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹھگی وڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان ومخبران مقرر ہوا۔

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۶۵ع مین تیرہ ۱۳ اشتہاری ڈاکو اور سنہ ۱۸۶۶ع مین تئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مین سپرد کئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دائم الحبس سات محدود میعادون کیواسطے قیدا چہار قید بالعوض ضمانت سزایاب ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہہ کارروائی زیادہ نہین ہے مگر اسی کے خوف سے اور رمینہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سے مالوہ وسط ہند ودکن مین جہان وے واردتین کرتے تہے بہت امن ہوگیا ہے سنہ ۱۸۶۸ع مین کرنل پیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹھگی وڈکیتی پہ بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بھیجے جاتے ہین ۔
ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودہ پور اور بہرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بھی بہتر متصور ہو سکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دہولپور و کوٹہ مین اونکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکھنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کر دیا۔ مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچھی طرح ہوتی ہے اور کہانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تہا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تھی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مور صاحب لکھتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پھیلا اور دوچار نہ

मूर

قیدیون کو بہی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور ہوئے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ الور۔ جےپور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۲ جون ۱۸۸۱ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب یہہ جرایم صریح کمی پر ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تہی مجرم بلا سزا دہی چہوڑ دئے جاتے تہے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تہے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبہی سہو ہو نسکیں اور تا وقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزا ایسے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچہہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزا دہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ و غارتگر ۔ کے ساتہہ پیش آنے کے طریقہ مین بہی اصلاح دیکہی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ بارحم و کامل التہذیب اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچانا ہے ۔ گرفتاری و سپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا ۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۶ء

سالگذشتہ مین درباب تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریز رعایاء انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی ہوتی ہے ۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل جے پور و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی ۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاواٹی کی ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے ۔ اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات خاص دیئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصلہ کیا کرین جو قاعدہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان بھی یہی معاملہ پیش ہو رہا ہے ۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

مجرمون کو بیچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعد عملہ پولیس
نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب
یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے
ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ
دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ
مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون
کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔
جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی کماحقہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف
ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین
اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی
اشیار کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال
ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور
صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہیں ہوسکتے ہین پنچایتون مین
آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے۔ اور غارتگری
ڈاک کی چوچند واردا تین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود
کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجاے حصول مال کے
وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب ہے شایستہ طریقہ حکمرانی کو
نقصان پہونچانا ہے۔

سیواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر مینون نے بڑا فساد کر رکھا تھا اور ایک
دفعہ یہہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی
کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تھا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار
غیر ممکن تھا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بھی بلا امداد فوج لفٹننٹ عہدہ برائی
دشوار تھی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی راے اسی پر متفق
ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان
ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو برسر مقابلہ لانا نچاہیئے۔

مسٹر لیال صاحب سنہ ۱۸۶۶ء

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و
جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالباً یہہ ہے کہ رئیسون کے
باہم کسیطرح کی نااتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و
شورہ پشت ٹھاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب
واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کھاٹو علاقہ مارواڑ
خाटू
کا ٹھاکر ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکھنے کیواسطے مارواڑ
الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب
و میجر والٹر صاحب و میجر کینڈل صاحب کی توجہہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ
कालल वालटर कैंडल
موگھیہ اور باوریون کا جتھہ ہیچ کیطرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے
علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔
मोघया बावरया
مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

آسان نہین ہے ۔ البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہے کہ
سڑکون پر پیشتر کی نسبت مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن مین
ہین اور دفتر محکمہ جات پنچ کلا سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی
کی رپورٹون مین خودکشی و غیرہ وقوع ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ
مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے
دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف
کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون
کو ٹوٹانا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب
لکہتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسندنشینی کی
رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہوگئے ۔

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی ان اضلاع مین پولیس کا
اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ
دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر یہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی جو کہ پنجاب
اور سکہون کی ریاستون سے ملحق ہے ہر طرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے कच्छ
رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پُرخم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور
پہاڑی بن مین واقع ہے اور سکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری
طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی माही कांठा
ہے جس ریاست کے براے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین रीवा कांठा
نہین لاتے ۔ ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تحت حکومت صاحب انگریز افسر اسکام کو بہ آسانی کر سکتی ہے مگر ۳۳ء سے ایک اسسٹنٹ صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈہ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سبب سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ حال سے بھی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہو سکتی ہے دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بھیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب تنازعہ زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے ہین۔ اوسی ویران سرحد پر اسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان بہت مقدمات فیصل کیئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف براے نام ہین شاید راج جے پور مین آرایش بیرونی سے حسب دستور سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔

صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبھر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔

سانبھر کی عدالت مین کچھہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت کام کیا ہے اونہین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے ہین کہ ایکمرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تہا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

مین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط و تعلقات
سررشتۂ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہوگئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی و ہندوستانی کئی سررشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وسے ہرطرح
اس عہدہ کے لایق ہین *

پانچوین فصل

راجپوتانہ کی آمدنی و خرچ

سرکار انگریزی مین راجپوتانہ کے ممالک سے حسب تفصیل ذیل آمدنی ہوتی ہے

زر جمع و خراج استمرارداران علاقہ اجمیر و میرواڑہ کہ تفصیل اوسکی اجمیر کے تذکرہ مین ہوگی
[illegible] لکھہ [illegible]

ہندوستانی ریاستون سے
[illegible] لکھہ [illegible]

خراج
[illegible] لکھہ [illegible]

میواڑ یعنی اودیپور سے
[illegible] لکھہ

جے پور سے
[illegible] لکھہ

مارواڑ
یک لکھہ [illegible]

کوٹہ
یک لکھہ [illegible]

بوندی
یک لکھہ [illegible]

جھالاواڑ
[illegible]

بانسواڑہ
[illegible]

ڈونگرپور
[illegible]

سروہی
[illegible]

پرتاب گڑھ
[illegible]

فوج خرچ
[illegible] لکھہ [illegible]

اودیپور سے میواڑ کی بابت میواڑ بھیل کورپس کی
[illegible]

مارواڑ یعنی جودہپور سے بابت ایرن پورہ اریگیولر فورس کے جیسے سابقاً جودہپور لیجن گئی تھی
یک لکھہ [illegible]

کوٹہ سے بابت دیولی اریگیولر فورس جسے سابقاً کوٹہ کنٹنجنٹ کہتے تھے
[illegible] لکھہ

کرایہ ڈاک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے ۶۷-۱۸۶۶ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

[illegible]

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوتے ہین۔ [illegible] لکھ [illegible]

محکمہ جات پولیٹکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاستہا غیر	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہدنامجات	مصارف عدالت	مواجب سالانہ وغیرہ
[illegible] لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات	مصارف فوج کنٹنجنٹ	تعمیرات	
[illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	[illegible]	

میواڑہ بھیل کورپس	ایرن پورہ
یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]

دیولی	رجمنٹ سواران بنگالہ متعینہ دیولی
یک لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible]

فوج نمبری متعینہ چھاونی نصیرآباد کے مصارف کہ غیر متعین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دئے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوئے ہین۔

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اون مین ۴۷۵۰ مسلح آدمی ہین اون مین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہادر سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت سو	نصیرآباد	۶	۱۳۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	یہ بمبئی احاطہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۴۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سواران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۴۴۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	یہ میواڑہ بھیل کورپس
	کوٹڑہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
		۶	۱۳۰	۹۴۶	۸۴۲	۲۴۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعددانی وخوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیرآباد کے برگیڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین سنہ ۱۸۵۷ع مین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت
وجرائم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تھے سरस्लीमन
فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر फोर्ब्स
اونکے بیمار ہوجانے سے لفٹننٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حالیہ بہرتی मेकडोनल्ड
کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش
نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بحدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل
بہری گئی - اگست ۱۸۵۵ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجہکر ایک رات مین
۲۰۵ - آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا
کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتدا مین وہی تلوار ڈہال
دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین
بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا
کیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید ندیگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل
سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا دہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا - مثلاً چچا بہتیجے فوج مین
نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر خلاصی
کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاویگا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کرکے
اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سبطرح تیار
ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان
کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کرکے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر
چڑہانا ضرور ہوا - سینون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدور بہی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتہہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کر دیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکہکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسے ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اجرت بہی ملنی چاہیئے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین ۔

میواڑ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیرواڑہ ہے سنہ ۱۸۴۱ء مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے غدر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیرخواہ رہی اسکا تعجب بہی ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشدارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتین کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور رجمنٹی قواعد دان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گیئن افواج راجپوتانہ سے کہ انتشہرین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۶۷ء مین
۱۴۳- آدمی تہے ڈلیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوتر کر نوکری مین مصروف ہوجاویگی -
سنہ ۱۸۶۸ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا - میواڑ بہیل کورپس نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقا یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و مارواڑ
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے -

سنہ ۱۸۶۹ء مین میواڑ بہیل کورپس نے بہت اچہی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری
پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے - دیولی کی فوج اور
میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کر کے بہت
اچہا لکہا حسب تجویز جنرل مذکور صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ
دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری نمبر فوج کے
ساتہہ قواعد سیکہا کرین -

وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
प्रिंसआफ वेल्ज़
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکہکر بیان کیا کہ قواعددانی اور
آراستگی مین ہرطرح بہتری ہندوستانی رجمٹون کے برابر ہے - نواب ویسرا صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی
وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب ودوم کمانڈنٹ کے انتقال سے
गोरडन लोच
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -
جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہوگئی ہے - اور اونکا اسی دیسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید وکارآمد ہے -

ساتوین فصل

سررشتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر ومیرواڑہ اور بہرتپور والور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ سررشتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ
وبریلی وبنارس کے کالجون کے وہ بہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
डैरेकटर आफ पबलिक इन्स्ट्र कशन
ممالک مغربی وشمالی کے ہے اور الور وبہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
وفارسی وسنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع وریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی وقصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی وشمالی
مین ہین اور اونکا انتظام ونگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

شہر جے پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
و ہندی اعلے درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔

यूनिवर्सिटी

وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلہ تربیت و تعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر و قصبات مین بہی اچہے اچہے مدرسہ جات ہین۔

دیگر ریاستون کی دار الریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق و توجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بحسب التفات رئیسون
لیاقت مدرسون کی کم و بیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات و دیہات کے مدرسہ جات
اور سررشتہ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی
اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے
اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجہتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے
کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسر شان سمجہتے
ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتعالک کرتے
ہین بعض ریاستون مین لاپروائی و مفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے
اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین
اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

अजी

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور
مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون
مین یہہ بہی نہین ہے اور جتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین
اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور
چٹہی لکہنا پڑہنا۔

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کویلے کی سیاہی سے
یا پٹی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکہتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین
مگر چٹہی لکہنے پڑہنے اور حساب سیکہنے کے سواے اور کچہہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون
کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے
ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ
ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون
کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون
مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج
ہوگا۔

لारंस स्कूल

لارنس سکول آبو

सर हिनरी मंट
गमरी लारंस

کرنل سر ہنیری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے ۱۸۵۴ع
مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو
اور وے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتمد عیسائی ہوجاوین

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تہا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تہا مگر اب بند ہو گیا ہے اوسوقت سے گورنمنٹ بہی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام کرتے ہین مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء مین کافی نہ تہا مگر اوسکے اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ نامنظور ہوئی - فی طالب علم ۱۲ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -

وقت تقرر مدرسے سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء	۳۷	۲۷	۶۴

میوکالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولیٹکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی ہے اوس سے کئی درجہ اعلےٰ تربیت نہ کیجاوے ہم روسا ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

دیانت و علو حوصلگی کے خیالات و عقاید کو منقوش نہین کر سکتے ہین۔

حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تا وقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکہا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ اس وجہہ سے کہ اونکے گرد بتقریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خودغرض لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہو سکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع ہو سکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون کے ساتھہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون کو براے دوام مستقل رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا پیشتر سے سمجہہ لینا کچہہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلےٰ درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔

جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

ضرورت سے بتاکید و تقاضا ر تمام آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ مگر جہان مثل بہرت پور کے گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنے ارادون کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل دین۔

مگر اس تدبیر کے عملدرآمد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین۔ یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلباء اور اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلےٰ درجہ کی کامل تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے کیڑے ہی نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون۔ طالبعلمون بلکہ اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے جانے مین بسر ہوا کرین۔ Eton

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری رائے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس اوس اعلےٰ درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچادین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کرسکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ کو پہونچ سکین جبین وے اپنی رعایا کی عافیت وبہبودی وفارغ البالی کو فروغ دین اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس رائے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسرائے صاحب اور شوق تحصیل علم وتکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون کی بود وباش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

لارڈ میو

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔ جب کرنل ولیمس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ وتخمینہ مکان کالج کی بھی تجویز درپیش ہوئی۔

विलयम्स इंजिनियर बोर्डिंगहोम

شروع ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اونہون نے عملہ ومصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم شروع کردیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالبعلم ہوگئے مہاراج وراجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ خوشخوانی سے کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جےپور وجودھپور نے کالج کے اجرا مین بہت

सेंटजान प्रिंसपल

مددوی خصوص والی جودہ پورنے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑنے اوخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سرداروں کے نام لکھکر بہیجے ہین-

آٹہوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام نہاد راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہوگئی- स्टेट रेलवे

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہول پور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے-

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلو یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی- वेस्टर्न स्टेट रेलवे

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہوگیا ہے اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز درپیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکہا جاتا ہے- ठेकेदार

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور नैरो गेज इंडियन

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بہی چہوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکہون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور باوجود وسعت بہی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
ومال وغیرہ جسقدر آتے ہین باسایش وآسانی پہونچ جاتے ہین۔
راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار رشتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر ونصیرآباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
بांदीकुई دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔
कसाना راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرت پور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین
अजेरका اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔

ہر دو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ			ضلع دہلی		
آگرہ سے بہرتپور	۳۲ میل	۲۰ اکتوبر ۱۸۷۴ء	دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ء
بہرتپور سے دوسہ	۴۵ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ء	الور سے باندی کوئی	۳۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ء
دوسہ سے جے پور	۳۸ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ء		۱۳۳	
جےپور سے سانبہر	۳۸ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ء			
سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ء			
اجمیر سے نصیرآباد	۱۴ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ء			
	۲۵۱ میل				

سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین جب ریل کی آمد رفت جاری ہو گئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہو کر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بھی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہو گئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑھ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع اگرہ

۱	آگرہ	आगरा
۲	بچپوری	बिचपुरी
۳	اچھنیرہ	अछनेरा
۴	اکرن	इकरन
۵	بھرت پور	भरतपुर
۶	ہیلک	हेलक
۷	ندبئی	नदबई
۸	کھیڑلی	खेडली
۹	بوائی	विवाई
۱۰	منڈاور	मंडावर
۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال	बांदी कुई
۱۲	ارنو	अरनू
۱۳	دوسہ	दोसा
۱۴	جٹواڑہ	जटखवाड़ा

बसई	۱۵	بسی	नरायना	۲۲	نرانیہ
कानोता	۱۶	کانوتہ	साखी	۲۳	سالی
सांगानेर	۱۷	سانگانیر	तिलोनिया	۲۴	تلونیہ
जैपुर	۱۸	جے پور	किशनगढ़	۲۵	کشن گڑھ
ढांकया	۱۹	ڈھانکیہ	नंसपुर	۲۶	ننسپور
असलपुर	۲۰	اسل پور	अजमेर	۲۷	اجمیر
फुलेरा	۲۱	پھولیرہ	नसीराबाद	۲۸	نصیرآباد
		پھولیرہ			
सांभर	۲۲	سانبھر			
		پھولیرہ			

ضلع دہلی

दिहली	۱	دہلی	अजेराका	۹	اجیرہ کا
पालम	۲	پالم	खेरथल	۱۰	کھیرتھل
गुरगांवा	۳	گوڑگانوہ	बरवाड़ा	۱۱	برواڑہ
गढ़ी हरसरु	۴	گڈھی ہرسرو	अलवर	۱۲	الور
जाटोली	۵	جاٹولی	मालाखेड़ा	۱۳	مالاکھیڑہ
खलीलपुर	۶	خلیل پور	राजगढ़	۱۴	راجگڑھ
रेवाड़ी	۷	ریواڑی	बसवा	۱۵	بسوہ
बावल	۸	باول	चांदी कुई	۱۶	باندی کوئی سٹیشن اتصال

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دارالحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷- جنوری سنہ ۱۸۳۲ء ہوا تھا- دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے - صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تھے اور مہاراجہ مان سنگھ صاحب والی مارواڑ نے حیلتا شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تھا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تھا-

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکھا جاتا ہے-

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلے القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودہ پور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب صاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے-

بھرتپور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جھیل سانبھر کا ملاحظہ فرماکر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰- اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہاٹہ تک سب روسا عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹھی رزیڈنسی تک ساتھ گئے ۲۱- تاریخ روسا موصوف نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز جمعہ گو بعد ظہر مین
کہ آگرہ سے طلب کیا گیا تہا دربار عام ہوا۔ نواب ویسرائے صاحب بہادر نے روسائ
موجودین سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق وفوائد وممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بہی لازم ہے کہ اپنی رعایا
وماتحتون کے حقوق وفوائد کو ملحوظ ومحفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت وبہبودی مین ساعی ہون۔ بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاف امرا ورؤسا کی تربیت کے لایق ہو اور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ روسا کے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان وانگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے۔ پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاے ترقی زمانہ کی تحصیل علم وتہذیب اخلاق مین ترقی کرین۔
اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہ پور
کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹہنے مین انکار
کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت
اوٹہہ گیا ہے۔

سہ پہر کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ
چہاونی نصیرآباد کی ۲۵۔ اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی۔

نواب گورنر جنرل صاحب کی نصیحت نے رئیسون پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نوجوان و ہوشیار مہاراجہ صاحب والی میواڑ نے تقرر مدرسہ مین لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا اور اونکے بعد دیگر روساء نے حسب تفصیل ذیل چندہ دیا اور اس مدرسہ کا اسوجہ سے کہ لارڈ میو صاحب کی مربیانہ توجہ سے مقرر ہوا ہے میو کالج نام رکھا گیا۔

فرد چندہ مصارف میو کالج واقع اجمیر

نام ریاست	تعداد کلی چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقی ماندہ	کیفیت
میواڑ یعنی اودے پور	یک لکھ	•	یک لکھ	•
جے پور	یک لکھ [illegible]	•	یک لکھ [illegible]	•
جودھ پور	یک لکھ	•	یک لکھ	•
بیکانیر	یک لکھ	[illegible]	[illegible]	بلحاظ قلت آمدنی ریاست معاف ہوا
بوندی	[illegible]	•	[illegible]	•
کوٹہ	[illegible]	•	[illegible]	•
بھرت پور	[illegible]	•	[illegible]	•
کشن گڑھ	[illegible]	•	[illegible]	•
قرولی	[illegible]	•	[illegible]	•
جھالاواڑ	[illegible]	•	[illegible]	بوجہ بدنظمی مہاراج راجہ سیودان
الور	[illegible]	[illegible]		سنگھ صاحب ریاست بہت زیر بار تھی اور انتظام راج باہتمام صاحب

نام ریاست	تعداد کل چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقیماندہ	کیفیت
				پولیٹکل ایجنٹ تھا ؛
دہولپور	صلعہ ؎	•	صلعہ ؎	•
ٹونک	صلعہ ؎	عہ ؎	صلعہ ؎	•
سروہی	صمہ ؎	•	صمہ ؎	•
ڈونگرپور	عہ ؎	•	عہ ؎	•
بانسواڑہ	صمہ ؎	•	صمہ ؎	•
پرتاب گدہ	عہ ؎	•	عہ ؎	•
میزان	معہ لکھہ ؎	صلعہ ؎	ے لکھہ للعہ ؎	

یہہ روپیہ تعمیر و تقرر کالج کیواسطے سرمایہ وافر ہے اسکے علاوہ اور روپیہ بہی آیا ہے مگر طالبعلمون کے ذمہ سوائے مصارف ذاتی مثل تنخواہ ملازمان ہمراہی وخوراک اسپان سواری اور کچھہ خرچ نہوگا ۔

دونون درباروں کے زمانون کا اختلاف

سنہ ۱۸۳۱ع سے جب لارڈ ولیم بنٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل رونق افروز اجمیر ہوئے تھے راجپوتانہ مین بڑی ترقی ہوئی ہے اوس زمانہ مین نوابصاحب ممدوح مع لشکر عظیم و فوج و ہاتھی و پالکی وغیرہ اور گاڑیون کے بغیر دس دس بارہ بارہ میل کی منزلین طے کرکے تشریف لائے تھے اسباب چھکڑون مین آیا تھا جےپور کے ریگستان

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہوگئے اور آمد رفت مین
قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب او نہین ریاستون کے رئیس شریک
ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل
رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس
دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد
ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی
تکلفات سے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا
- پس اگر نوابصاحب موصوف اجتماع کلی ہین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر
عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبور اسکی
کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر
مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -

اس مرتبہ نواب ویسراے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین
جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و
تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جیپور
مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسراے گورنر جنرل
صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور اونکے
نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -

بازار و کوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و مدرسہ جات

ٹہاکران وزنانہ و مدرسہ فنون اوس ترقی و تہذیب کے ثبوت ہین جو لارڈ ولیم بٹنگس صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کرادین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم بٹنگس صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدیل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق و مہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم و تکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری و غارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق و گستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ع تک کم و بیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت و استقلال کا امتحان ہو جانے سے کل راجپوتانہ کو اونکا علم آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف یا اذیت نہ پہونچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف و اہلیت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا گوارا نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی دیکر روساء راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبہی فوجون کی چہاونی مقرر کرنے سے بہی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین۔ ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پہر سکتا ہے ہرجگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔ انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہرصورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تہے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑہائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تہا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بہی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جےپور و بہرتپور والور و دہولپور

کلکتہ تشریف لیجا کر استقبال مین شریک ہوئے تھے ۔ بعد ازان اثنار سیر ہندوستان برتر جناب ممدوح المناقب نے بھرت پور و ڈیگ والور کی سیر کی ۔ ڈیگ کے عمدہ محلون کے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونون رئیسون نے اعلےٰ درجہ کی تواضع و مہمانداری کی ۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۴ ۔ نومبر ۱۸۷۵ء کو جناب معلےٰ القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوسوقت مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ دیگر روسار ہندوستان سے کہ تعداد مین سو کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و جودہ پور وقت ورود و نیز وقت حصول تمغائے ستارہ ہند موجود تھے ۔ جنوری ۱۸۷۶ء مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال مین شامل ہوئے بعد ازان شہزادہ صاحب بہادر بھرت پور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہمانداری کی ۔ شہزادہ صاحب اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روسار رہی اوس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے ناممکن السہو ہے ۔

گیارہوین فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان و ہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روساء و امراء ہندوستان و اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے غنقریب کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روساء مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند   مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اوّل   مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ   ٹہاکر راؤ ہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر   راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ   بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

رائے بہادر   ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجہزار راج الور۔ پنڈت روپ نرائن صاحب پنجہزار راج الور۔

راو صاحب   ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر راؤ ہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

बरार ककरा

راو — بہارل راوت برار میرواڑہ ۔ اُمرا راوت گرہ میرواڑہ ۔

رائے — بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر ۔ سیٹھہ چاندمل صاحب
آنریری مجسٹریٹ اجمیر ۔
کوٹھیاری چکھن لال صاحب حاکم مال و خزانہ میواڑ ۔ مہتا پنالال
صاحب نائب وزیر میواڑ ۔

سیٹھہ سمیرمل صاحب آنریری مجسٹریٹ اجمیر ۔

سردار بہادر — رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

देवार

ٹھاکر راوت — ٹھاکر ہیرا دیوار پرگنہ میرواڑہ ۔

خان بہادر — سید اولاد حسین صاحب ساکن پہرسر علاقہ بھرت پور اسسٹنٹ
کمشنر ممالک وسط ہند ۔ میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ
صاحب اجمیر ۔ میر نظام علی صاحب آنریری مجسٹریٹ ۔

थहून

خان — بدہن خان ساکن تھون علاقہ اجمیر میرواڑہ ۔

شیخ المشائخ — دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی و زیرباری ریاست جلسہ مین شریک
ہونے سے عذر کیا تھا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری
پر لحاظ فرماکر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا
تھا اوسکا سود کہ قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تھا معاف کردیا ۔

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تھی اور ریاست کے

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے۔

اودے پور		جے پور	
مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
لہ عد	لعہ	لہ عد	معہ

جودہ پور		بہرت پور
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور	
لعہ	معہ	معہ

کشن گڈہ		ٹونک	
مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
معہ	صہ	معہ	لہ عد

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
معہ	معہ	معہ	معہ
الور	دہولپور	جیسلمیر	جہالاواڑ
صہ	صہ	صہ	صہ
سروہی	بانسواڑہ	ڈونگرپور	پرتاب گڈہ
صہ	لہ عد	صہ	صہ

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۶۶-۱۸۶۵ع سے ۷۶-۱۸۷۵ع تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر سور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع و ۷۶-۱۸۷۵ع

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ع	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کھیتڑی	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
کرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۲	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جھالاواڑ	۲	۱	۰	۱

کمی	بیشی	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء	نام ضلع یا ریاست
۰	۱	۲	۱	ٹونک
۰	۰	۱	۱	دیولی
۰	۱	۱	۰	پرتابگڈھ
۰	۱	۱	۰	سیکر
۰	۲	۲	۰	سروہی
۰	۱	۱	۰	اندرگڈھ
۰	۴	۴	۰	دہولپور
۰	۱	۱	۰	بانسواڑہ
۰	۲	۲	۰	بیکانیر
۰	۱	۱	۰	آبو
۰	۱	۱	۰	انادرہ
۰	۱	۱	۰	کہیرواڑہ
۰	۱	۱	۰	سانبہر
۰	۱	۱	۰	شاہ پورہ
۰	۱	۱	۰	شتر تعینات
۱	۳۸	۷۳	۳۶	

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گرد نواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بروقت پہونچتے رہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۰-۶۱ء مین اکتالیس اسپتالون کا خود مینے ملاحظہ کیا ہے۔

वेकसिनेशन

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ سنہ ۱۸۶۰-۶۱ء مین صرف [illegible] کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تھی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ سررشتہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بھرتپور جےپور جودھپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈھ ڈونگرپور و جیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین رکھا جاتا ہاڑوتی کی ریاستون مین بھی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

سنہ ۱۸۶۱-۶۲ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تھا مگر بوجہ عدم بہمرسی مصالحہ [illegible] تک کام جاری نہو سکا فروری سنہ ۱۸۶۴ء مین آگرہ سے بھرتپور تک تیار ہوا اور جولائی مین بھرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

لٹھی جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین [illegible] نصب کیے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

आगرہ سے مدار تک مع شاخ اجمیر ونصیرآباد کے کل ۴۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا मदार
ہے۔ ۱۸۶۶ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پہ دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری ۱۸۶۷ء مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر شاخ اجمیر
ونصیرآباد پر صرف ایک تار رکہا گیا۔

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے۔ بہرت پور فروری
۱۸۶۴ء۔ جےپور اپریل ۱۸۶۴ء۔ اجمیر جون ۱۸۶۴ء۔ ایرن پورہ نومبر ۱۸۶۴ء۔
بیاور دسمبر ۱۸۶۴ء۔ نصیرآباد اپریل ۱۸۶۵ء۔

اگست ۱۸۶۵ء مین بیاور کا دفتر اور مارچ ۱۸۶۶ء مین بہرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہوگئی اور اسیطرح جولائی ۱۸۶۵ء مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہوگیا تہا مگر فروری ۱۸۶۶ء مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر ۱۸۶۶ء
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے
۱۴۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا ۱۸۶۶ء
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کاروبار سے ضروریات
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

خرچ راج سے ادا ہوتا ہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تہے اگست ۱۸۶۶ء مین اجمیر مین معہ تعداد للعہ کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف لعہ ۔ راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا

यूरोप تار بہی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پر بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔

اس شتہ مین ۶۷-۱۸۶۸ء مین حسب تفصیل ذیل عملہ تہا۔

टेलिग्राफमास्टर

دوم سب انسپکٹر	چہارم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	دوم اسسٹنٹ
یک	یک	یک	یک

सिगनेलर

دوم ٹیلیگراف ماسٹر	سگنلر	شتر سوار	چپراسی	بہشتی	مہتر
للعہ	لعہ	صہ	عہ	للعہ	للعہ

مگر اوسوقت سے بوجہ زیادہ ہونے کے دفترون کے عملہ بہی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالراپاٹن ہو کر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالراپاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بہی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امرا و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی رائے

कीटिंग
رای کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ ۶۷-۱۸۶۸ء

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور راؤنکے ماتحت سرداران کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہین اور بہ عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے مداخلت کرنی ضرور ہوگی-

بیرونی دشمنون کے یکایک حملآور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا سے بوجہہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین کرسکتے - الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پہ قایم نہین رہ سکتا تہا مگراب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگراب کرین راج سے بیدخل ہوجاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقاً مغلوب ومطیع کرنیکے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام دے سکین مقرر نہین کی ہین -

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور راؤنکے رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایا انگریزی کی آزادی کا نمونہ ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین۔

پس اون نزاع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان روساء اور اونکے محکومون کے پیدا ہونیوالی ہین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر اون ریاستون مین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر روساء راجپوتانہ بتحت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کی سررشتہ مال یا پولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سواے اور کسیطرح گذرنے دین یا عند الطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بھیجین یا دیوانی فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بدطور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکھتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہرطرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔

اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف ورزی کے سبب اپنے ارادہ کو اجرا نہین کرسکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی اور شایستگی کے مقابلہ مین جاری نہین رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل کرکے روساء کی حکومت اور سردارون کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے ابتک تو رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

رای کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ سنہ ۱۸۶۴-۶۵ع

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور اونکا بدمعاشون کو پناہ دینا اور سرحدون پر وارداتین کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے اول تو ایک سیواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوس نے نزاع سرحدی پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتھ سرکشی کی سیواڑ کے دربار نے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزا دہی ہمارے اختیار سے باہر ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہوگیا اسیطرح ریاست کشن گڈہ کے ایک زبردست سردار نے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے کبھی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تھی تیس برس پیشتر اوس نے ایک مرتبہ ایسی ہی گستاخی کی تھی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تھی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل نہوا تھا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہوگیا تھا چھ مہینے کی مہلت اور ہر طرح سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخرکار آگرہ سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ وحوالہ وتوقف وتساہل سے ٹہاکر نے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظیر سے کل

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سرداروں نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی۔

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ ۱۸۷۵-۷۶ء

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین رشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ رشتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمتین دیسی بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے۔

سرکاری قسمتین	اول قسمت نصیر آباد مین۔ نصیر آباد۔ اجمیر نیمچ۔ دیولی۔ ایرن پورہ کی چہاونیان ہین۔ دوم قسمت مئو نصیر آباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہند سے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگھاٹہ کوہ اراولی تک ہے۔
دیسی قسمتین	سیوم قسمت جے پور چہارم قسمت میواڑ

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے۔ انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین۔ یکم دسمبر ۱۸۶۹ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور راوسین علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ تعمیرات ہوئے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکھا جاتا ہے۔ सुपरिंटेंडिंग

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین۔ سڑک آگرہ واحمدآباد۔ سڑک مئو و اجمیر۔ شاخ سڑک درمیان نیما ہیڑہ و اودے پور۔ سڑک نصیرآباد و چھاونی دیولی۔ دامن کوہ آبو سے کوہ مرو کی کشن کے دامن تک۔ रुती किरायन

سڑک آگرہ واحمدآباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کا قطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر صراحت اسکو دو حصون مین منقسم سمجھنا چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمدآباد تک۔

سڑک آگرہ واجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بھرت پور و جے پور و کشن گڈھ و ضلع اجمیر مین حسب شرح ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بھرت پور	راج جیپور	راج کشن گڈھ	ضلع اجمیر
۲۱ میل	۴۵ میل	۱۳۴ میل	۱۷ میل	۱۳ میل

مشرق ۱۱ مغرب ۳۴ منشرق ۸۰ مغرب ۵۴

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان تعمیر ہوگئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہ سے کہ جسن زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہو کر موقوف رہی۔

راج جےپور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین سے بحساب بیس روپیہ فیصدی ایک لاکھ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جےپور و کشن گڈہ تک باہمہ جہت درست ہے اور بہرتپور و جےپور سے جسقدر راستے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے آگرہ و نصیرآباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہوگئی ہے اس سڑک پر آمدورفت بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بہرتپور و جےپور کا اس سڑک کی مرمت مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جےپور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہ قلت آمدنی تیاری سڑک کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمدآباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پل و موریون کے باہمہ جہت تیار ہوگئی ہے اور متواتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان برسگے گہاٹ مین ہوکر

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت واستحکام کی بہت ضرورت پڑی کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے ۔

علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تہی اور خرچ راج جودہپور سے لیا جاتا تہا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تہی اسواسطے کیفقدر تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار ہوگئی ہے اور نالون پہ پل وموریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئے ہین انتہاے سرحد جودہپور سے یہہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون پر فرش تعمیر ہوئے ہین ۔

سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تہا کہ اوسکو بہی پختہ تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۴۲ میل خام سڑک ہے ۔

آبو سے بدانک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی کیونکہ جب سے چہاونی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ و منو از سرنو وسط ہند مین داخل ہوئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے ۔

کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہاے سرحد ہے وہان سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شاید بہ لحاظ راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری غیر ضروری سمجھی جاوے ۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۴ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہے گی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنا دیئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بہی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۶ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکہتے ہین کہ اس سڑک پر آمد رفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیرآباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تہی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تہے تب بہی مال تجارت اور فوج کی آمد رفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔

اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بہی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور دو طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تا وقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمد رفت

روز بروز زیادہ ہوگی۔
اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۸۱ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔
نیمچ سے مئو کیطرف ۰۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذری ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چھوٹے نالون پر پل بھی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین ۱۸۶۲ء مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنٹی جیوپاتہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچھہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پھر ۱۸۶۶ء مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمد و رفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیرہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۱۳۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کٹائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۲۴ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف تمام تیار ہوگئی کہ یکم اپریل ۱۸۶۶ء کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیرآباد کو بہت اچھی سڑک ہے نومبر ۱۸۷۰ء لارڈ نورتھہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تھے۔

اودے پور سے غرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ اراولی مین ہو کر ہی ایک گذرگاہ ہے گہاٹہ دیسوری سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تہا۔ سنہ ۱۸۷۵ع مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجہکر سڑک جدید تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی مین سوار ہو کر کوہ اراولی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چہاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چہاونیون کے درمیان یہہ سڑک مدت سے تیار ہوتی تہی کہ سنہ ۱۸۶۸ع مین گنتاری کنکر اور تعمیر پلون سے بہہ جہت تیار ہو گئی صرف بناس کی ندی پر پل تیار نہوا تہا اس کے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخر کار بہ اہتمام گورنمنٹ سنہ ۱۸۷۶ع بیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چہاونیون کے درمیان آمد و رفت بخوبی جاری ہو گئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کشن

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کشن کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی کے کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کر کے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے کہ آبو اور پالن پور کے درمیان آمد و رفت جاری ہو اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے - مگر جب سرحد سرہی تک تیار ہو جاویگی
اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمد رفت
سامان کمسریٹ و دیگر کار و بار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا -
سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ
سڑکون کا محتاج نہین ہے - بوندی - ٹونک - کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون
مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا
ہوتی ہین خاص شہرون کے سواے ایک میل بہی سڑک نہین ہے - مہاراجہ صاحب
جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار
کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ ریاست بوندی ہوکر کوٹہ و
جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہئے کہ علاوہ دیگر شہر و قصبون کے خاص ان شہرون مین
تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک
تک چہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے
تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے
علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ اوسپر خشک موسمون مین
گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ
کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے -
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جھالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے ادہر ریاست مین تیاری سڑک مین کچھہ دشواری ہوگی - مکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے سڑک مابین کوٹہ و جھالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش ہے - فروری سنہ ۱۸۶۶ع مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر جے پور سے جھالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا - جھالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگر تک کوئی سڑک نہین ہے - صاحب ممدوح لکہتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی مستقل ذریعہ آمد و رفت یعنی سڑک ریل تیار ہو یکایک نہ چھوڑ دیجاوے گی -

मुकंदरा
जॉनसन

आगर
इंदोर

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوائے سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین

اوّل مکانات متعلقہ فوج -

دوم مکانات سرکاری و مفید عام -

سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین ÷

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیرآباد چھاونی دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ اجمیر کی تعمیر و مرمت مین سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء مین دو لکہہ ،، سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین دو لکہہ ،، سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء مین یک لکہہ ،، خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے -

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر و نصیر آباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتھولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان دفتر ریذیڈنسی آبو دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بھناے و کیکڑی و گویلہ و منگلیا واس و پیسانگن و تحصیل ٹوڈگڈہ و قصبہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تارا گڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ سندپورہ و سوجیت ہین -

प्रोटेस्टन्ट
रोमनकेथोलिक
केकड़ी
गोयला
मंगलियावास
पीसांगन
जादोन
गोंदेरा
सिंदपुरा
सुजीत

مقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو اب تک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کر رہے ہین - اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا مین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بھرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہو گئے ہین جودہپور و الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ کا شروع ہوا ہے - ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے -

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ ان مین سے زمانہ حال

جसवंतपुरा
जवाजा
हीराकलां
श्यामजीका
चीलाकलां
बलीपिचोरी
कालयावास
कसरपुरा
नेकराना
देवतन
मकेवाली
बलद
धोला
रामसर
हमीलां
आमनेर
जालया
भीर

مین بند و تالاب ہائے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ — جواجہ — ہیرا کلان — شام جیکا — چیلہ کلان — بلی پچوری — کالیاواس — کسرپورہ ہیکرانہ — دیوتن — مکیوالی — بلد — دہولہ — رام سر — ہمیلان — آمیز — جالیہ بہیر —

سولہوین فصل

راجپوتانہ کی ریاستون کا مجمل نقشہ

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپین: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپین: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل مین	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع: توپین: قلعہ	فوج: توپین: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکین	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۴۰۰	۲۶۶۱۰۰۰	۴۰	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودیپور و نیمچ و درمیان نصیرآباد و نیمچ	گیہون جو نخود موٹھ باجرہ جوار نیشکر افیون
۲		ڈونگرپور	مہاراول صاحب	مہاراول اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۳	۵۰	۳۰۰	۰	گیہون جو نخود وغیرہ غلہ
۳		بانسواڑہ	مہاراول صاحب	مہاراول لچھمن سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۱	۱۴۴۰	۱۴۴۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۳	۷۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴		پرتاب گڑھ	مہاراوت صاحب	مہاراوت اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۴۵۷	۱۴۵۶۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتاب گڑھ	غلہ بشرح ایضاً و نیشکر و افیون

نمبر	نام ایجنسی جن کے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تعداد آبادی	آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں قلعہ	فوج: توپیں میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جےپور	جے پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۴۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۸۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۲۵۰	۹۸۰۰	دریائے آگرہ و اجمیر و ریاست جیپور و ٹونک	جو۔ گیہوں۔ موٹھ۔ باجرہ۔ نخود۔ جوار۔ روئی۔ نمک
۶		کشن گڑھ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب بہادر	۴۸	۱۷	۱۵	۶۴۸	۱۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰	۱۶	۳	۵۰	۴۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی مارواڑ	مارواڑ جودھپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۶۸۳۷۴۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۶۰۰	۴۵۰۰	ڈیسہ و نصیر آباد و جودھپور و پالی و جودھپور و ناگور	گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ موٹھ۔ گھی۔ نمک۔
۸		جیسلمیر	مہاراول صاحب	مہاراول بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۷۲۷۰۰	۱۰۲۰۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ و گھی

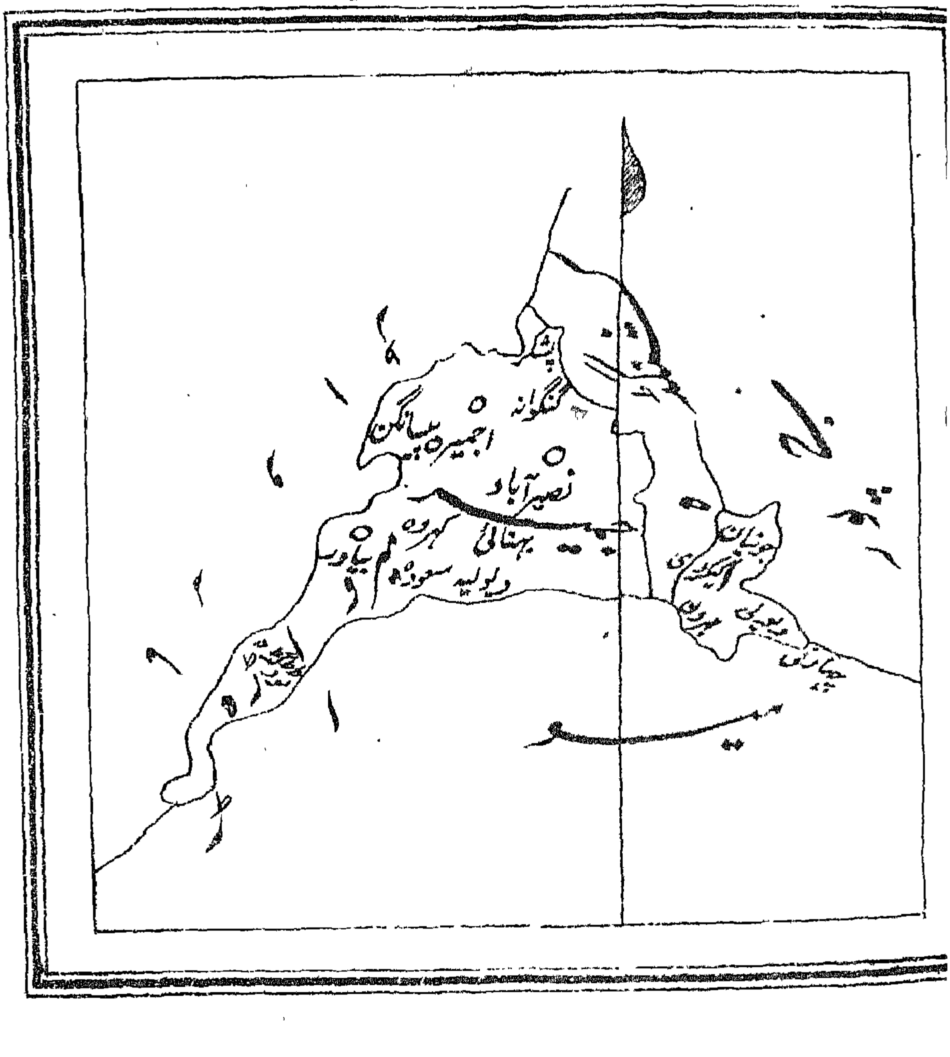
نمبر	نام ایجنسی جس سے ریاست متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میلوں میں	کتنی آبادی	کتنی آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: میدان	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: سوار	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: پیادہ	بڑے شہر	پیداوار ملک
۹	ایجنسی مشرقی راجپوتانہ جس میں ریاستہائے بھرتپور قرولی اور دھولپور	بھرت پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر جنگ جی سی ایس آئی	۲۷	۰	۱۷	۱۹۷۴	۶۵۰۰۰۰	۲۴۴۹۰۰۰	۱۷	۲۱	۱۴۰۰	۴۴۰۰	آگرہ۔ اجمیر۔ بھرتپور۔ ڈیگ۔ کامہ۔ کمہیر۔ متھرا۔ بیانہ [illegible]	جو۔ گیہوں۔ سونٹھ۔ باجرہ۔ نخود۔ روئی۔ نیشکر۔ نمک۔
۱۰		قرولی	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	۱۴	۰	۱۷	۱۸۷۸	۱۸۸۰۰۰	۲۵۰۰۰۰	۳۰	۶	۷۵	۱۸۰۰	۰	جو۔ گیہوں۔ سونٹھ۔ باجرہ۔ نخود۔ روئی۔
۱۱		الور	مہاراؤ راجہ صاحب	مہاراؤ راجہ منگل سنگھ صاحب بہادر	۱۷	۰	۱۵	۳۵۷۳	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۵۰۰	۶۵۰۰	تجارہ الور راجگڑھ الور ٹونک	جو۔ گیہوں۔ نخود۔ سونٹھ۔ باجرہ۔ نیشکر۔ روئی
۱۲		دھولپور	مہاراج رانا صاحب	معروف بہ پیارے راجہ صاحب بہادر	۱۴	۰	۱۵	۱۶۲۶	۵۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۴	۶	۳۰۰	۱۶۰۰	آگرہ و گوالیار۔	جو۔ گیہوں۔ نخود۔ سونٹھ۔ باجرہ۔ روئی

نمبر مسلسل	نام ایجنسی جس سے متعلق ریاست ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	[illegible]	سلامی کی توپیں: ذاتی	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	مردم شماری	آمدنی ریاست	فوج: توپیں قلعہ	فوج: توپیں میدان	سوار	پیدل	مشہور مقامات	پیداوار ملک
١٣	ایجنسی ہاڑوتی	بوندی	مہاراؤ راجہ صاحب	مہاراؤ راجہ [illegible] صاحب بہادر	١٠٠	٠	١٧	٢٢٥١	٢٢٤٠٠٠	٥٠٠٠٠٠	١٠	٩	٥٠٠	٣٥٥٠	بوندی کوٹہ	چنا، گیہوں، نخود، جوار، باجرہ، روئی، نمک
١٤		کوٹہ	مہاراؤ صاحب	مہاراؤ [illegible] صاحب بہادر	١٢٠	٠	١٧	٥٠٠٠	٦٢٢٠٠٠	٢٥٥٠٠٠٠	٦٠	٢٠	١٥٠٠	٦٠٠٠	کوٹہ و جھالراپاٹن	جو، گیہوں، نخود، سونف، باجرہ، روئی، افیون
١٥		جھالاواڑ	مہاراج رانا صاحب	مہاراج رانا بخت [illegible] صاحب بہادر	١٣٠	٠	١٥	٢٥٠٠	٢٢٣٠٠٠	١٥٠٠٠٠٠	٢٠	١٥	٥٠٠	٤٥٠٠	جھالراپاٹن چھاؤنی	ایضاً
١٦		ٹونک	نواب صاحب	نواب محمد ابراہیم [illegible] صاحب بہادر	٢٩	١٧	١١	١٨٦٣	١٨٢٦٠٠	١٢٠٠٠٠٠	٤٠	١٢	٤٠٠	٣٨٠٠	چھبڑا، پیلاوا، نیمچ و نظیرآباد	ایضاً

نمبر	نام ایجنسی جس میں ریاست شامل ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی یا خاص	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست بحساب مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۱۷	[illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۰	۱۷	۱۷۶۷۴	۵۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	۲۶	۱۲	۶۰۰	۱۴۰۰	۰	باجرہ۔ اون۔ گھی
۱۸	[illegible]	سروہی	راو صاحب	راو کیسری سنگھ صاحب بہادر	۲۰	۰	۱۵	۳۰۲۰	۱۵۱۲۰۰	۱۲۵۰۰۰	۰	۲	۵۰	۲۰۰	ڈیسہ نصیر آباد	جو۔ گیہوں۔ نخود۔ [illegible]۔ باجرہ۔ روئی۔
میزان راجپوتانہ					۰	۰	۰	۱۲۰۸۱۱	۹۵۲۵۲۰۰	۲۲۳۳۸۰۰۰	۸۹۵	۲۲۸	۱۱۲۵۰	۶۰۸۰۰	۰	۰
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					۰	۰	۰	۲۷۵۵	۱۲۶۸۹۱	۲۴۷۹۶۹۱	۰	۶	۸۶۲	۱۳۰ گولہ انداز ۸۶۲ گورے ۲۸۱۲ ہندوستانی ۳۸۰۴		
میزان کل					۰	۰	۰	۱۲۳۵۶۶	۹۶۵۲۰۹۱	۲۴۸۱۷۶۹۱	۸۹۵	۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۴۶۰۴		

باب دوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ اضلاع اجمیر و میرواڑہ



باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

खेड़ाजस्सा
सूथेर
आयचा
सावर
खरवा
पिसांगन

یہہ ضلع کہ طول مین ابتداء کہیڑہ جسا متعلقہ و دیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سمت
موضع بیاپچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور غایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ
ساور مین واقع ہے علاقہ کہروہ ملحقہ پیسانگن تک ۶۷ میل ہے درمیان خطوط عرض
بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳
درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ کے واقع ہے - اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش
سے جو تہارنٹین صاحب کے گزیٹیر مین درج ہے ۲۷۸۳ مربع میل ہے اور پنڈت
مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل
لکہا ہے -

थारंटन
गज़ेटियर

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول
تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار
مسعودہ وکہروہ و پیسانگن اور تحصیل بیانگر اور ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین
دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات
استمرار داران ساور و جونیان بہی واقع ہین - ان دونون حصون کے درمیان
مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین - ماوراے اسکے یہان علاقجات
کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جے پور و جودہ پور و

केकड़ी
सावर
जूनयां

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔

مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڈہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرقی سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر از کان زیادہ تر سنگ خارا ہی اور مخروطی شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لکہہ [illegible] ۹ر۱۱ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
ٹوڈگڈہ	۸۸ / ۷۵۸	۳۴۹ / ۲۷۵۵	[illegible] / [illegible] لکہہ [illegible] ۹ر۱۱ پائی

ब्यावर

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے عملہ پولیس [illegible] تہانون پر متعین ہے

ان مین بموجب تفصیل نو سٹیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے سٹیشن

اول درجہ

دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد ٹانگلیاواس کیکل پوشکر سری نگر

پیسانگن بھنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساون بساکھیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دویر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور بساکھیڑہ دویر

ٹوڈگڈہ سری نگر رام سر گویلہ بھنائے ٹانگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرار داران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ و رام سر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی مین پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ ارابلی کے وہ اجزا ہین جو کو ملیرا اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت مین واقع ہین اونکا طول قریب نوہ میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

تمام سطح کو بہی ہے لیکن متصل وآدولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہین सादोला
ایک مشرقی جو بیلیا واس سارَوٹ جہاک شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور दोलियावास सारोट झाग
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی سری نگر متعلقہ تحصیل श्यामगढ़ राजोसी श्रीनगर
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہو جاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کلالیہ وناے ودہولیہ وچانگ علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ कलालया नाय धोलाया चांक
اور موضع بہانوتہ واجمیر وکہڑکہڑی دہاتہی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتہیا واس भानोता खड़खड़ी हाथीखेड़ा नागपहाड़ नागरवाली हाथियावास
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اونیز متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چنانچہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع نادسی
کیولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور नांदसी कैलाइ कावरा
آخرکار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین۔
توڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ ناگت دانتہ انمیر کی دہانجی۔ اور نیا نگر बरजाल गोरमदान्ता नागतदान्ता अनमेरकीधांणी
چانگ ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے اور
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے اسکی हतून तारागढ़
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔
ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاسن وتہوہر
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خودرو چشمے صرف چہوٹے چہوٹے
پیپلی رشید پورہ دپاکہریا داس رہہرکو دہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر पीपली रशीदपुरा पारसवाल्याबास

भोकरौ × भरलो

زیادہ چلتی ہے اور خنک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور رطہ تیا کی بہت کانین ہین - اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچہہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہوگیئن اور بیر واڑہ مین کبہی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کر کے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی -

ڈिकसन

تحصیل بیاور مین - پاکہریا داس کا سعودہ کو - شیوپورہ کا میواڑ کو - برکا مارواڑ کو تحصیل ٹوڈگڈہ مین - بہیل بنہ کا - گابہ چریلان - ڈیولاتان - موڈیہ - جیجہ - کیرونڈ کی نال - چیپلی - گوڈہ بیرم کا - اوندا پاڑیکا - ڈویر کی نال انمین سے اکثر مارواڑ کی جانب ہین -

मीलपना
आवाचसिला
देवलातान
मोडया
जेजा
केरोदकीनाल
चीपली
गुढावीरम
घोडा पाडेका
दूवेरकीनाल

قلعات

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر اونمین سے پہاڑ و غیرہ پر واقع ہین اسواسطے پہاڑون کے ساتہہ لکہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
۱	بیاور बरनोर	ساروٹ सारोट	بعرصہ نوسو سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور نے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
۲	ایضاً	ہتون हतून	بعرصہ پانسو سال دودا خان نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بدہا خان کے قبضہ مین ہے۔
۳	ایضاً	بورده बोरवा	بعرصہ ۲۵ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
۴	ایضاً	جہاگ झाग	۲۵ سال ہوئے جب دیوی سنگہ مسعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
۵	ٹوڈگڈہ	کوٹ کرانا कोटकिशना	مہاراجہ بان سنگہ جسنا والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقًا اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
۶	ایضاً	بگڑی बगड़ी	بعرصہ ۶ سال مہاراجہ بان سنگہ جسنا والی جودہپور نے بنوایا تہا
۷	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
۸	ایضاً	اکہے جیت گڈہ अखैजीत गढ़	ایضاً۔

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش کیواسطے تیار کرائے تہے مگرہ کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔ मगरा

ندیان اور نالے

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۷۴ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جےپور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور یہی ندی کا وجہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فائدہ ہے۔ खारी

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور بعدازان آناساگر سے گذرکر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔ सागरमति बीसला आनासागर

سرستی موضع لوان علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب گذرکر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔ सरस्वती लवनी लवान

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

یعنی نمکین ہوتا ہے ۔ یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کرکے اور کچھ کے رن مین گرکر سمندر مین شامل ہوجاتی ہے ۔

دائی راجگڈہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جاکر بناس مین شامل ہوجاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پھاگن تک پانی جاری رہتا ہے اور راستہ مین علاقہ بھنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے ۔ दाई

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بھی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے ریتہ مین ککڑی خربوزہ بہت پیدا ہوتا ہے ۔

بلاڈ والی ندی موضع بورہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور رپیا ورکی ندی مین شامل ہوکر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس ندی سے بہت تالابون مین پانی بھرتا ہے ۔ बलाड़ वाल बोरवा

ماتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہوجاتا ہے انکے سوائے نالہ ہاے ۔ بلائی کہیڑہ ۔ سانگرواس ۔ چانک ۔ لولوا ۔ شیام گڈہ بیلیاواس ۔ روڈ باڑہ ۔ سمیل ۔ ڈیلہ ۔ کہیڑہ دودہ ۔ اڈانالہ ۔ روڑ کانہ ۔ اور ہین ۔ मातावाली कोटड़ा काबरा रोहेड़ा कलाई खेड़ा सागर वास लोलवा एडाना समेल ढूला खेड़ादाद रेड़काना गदानाला

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکھی وہین تالاب بنوا دیا اس طرح

ہزارہا بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہوگئی اور ملک زرخیز ہوگیا انکو
بعد بہی حکام نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آناساگر دوم بیسلہ سیوم پشکر۔ اس ضلع مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین یہ ہین
اجمیر سے پشکر ۷ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمد رفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جاسکتی تھی مگر گھوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بہی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تہے مسٹر ڈیکسن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلواکر راستہ کرادیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان بآسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر نسخی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکھی ع ہمت حاکم
عادل کہ کوہ شکست ۔ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۶۹۰ آتی ہین شاید
مصرع اسطرح پر ہو۔ ہمت حاکم دوران کہ کوہ شکست ۔ کہ اسمین ۱۸۴۶ع نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی ڈیکسن صاحب بہادر
کا تہا۔ اجمیر سے نیا نگر کو ۳۲ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈگڑہ اور مسعودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین۔ نیا نگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے ۔ اجمیر سے نصیر آباد
کی چہاونی تک ۱۴ میل۔ نصیر آباد سے مانگلیا واس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۱ میل

نصیر آباد سے نیمچ کو ۳۰ میل نصیر آباد سے چھاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جے پور
کی جانب ۱۳ میل ۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹیہ پالہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد شرقی ۴۷-۴۲ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمتون مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچھے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ इंदर कोट
اندر سین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ इंद्रसेन राजा
یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچہہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کرکے مسجد بنائی ۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نہ رہا اور یہہ سب کام دُھائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑا مشہور ہے زمان بعد اوسکے اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب
خراسان مین چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
चिश्त संजर مین سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے - سنہ ۵۹۳ھ مین
ہندوستان مین آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب
قیام رکھا - زان بعد اندرکوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پرتھی راج
اوسی وقت مین تھا اور راوسکے روبرو رہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع
کی - خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
ہین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب مین وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی
جامع مسجد بنوائی -
اکبر شاہ کو ابتدا رمین نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور جب سنہ ۹۷۵ھ مین چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ مین نیاز کیا کہ اونکی اولاد مین سے ابتک اپنی اپنی خدمات پر

ستعین ہین نقارہ کلان جو صبح وشام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کرکے درگاہ مین چڑہایا تہا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۸۶۳ء سے ایک کمیٹی جسمین حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچہا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے صرف دو من جو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی وغیرہ مستحقان کو مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم ہوگئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین لالا ہری ساکن گوالیار نے انکی مرمت کرائی۔ ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹہائیس من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ کی بابت پچیس عـــه پچیس عـــه اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ عـــه بارہ عـــه روپیہ درگاہ مین خرچ ہوکر دلوانصاحب سجادہ نشین ومتولی وخادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نمایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبرشاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تھی اور اکبری بازار بسایا تھا اور دوسری مرتبہ ۹۸۶ھ مین شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکھا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اونریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتھر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکھا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تاراگڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلۂ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تھا - روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تھا اور اپنے ساتھ

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تہا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت کرایا کرتا تہا - اور آخری وقت مین وصیت کرگیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین دفن کردینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو اوسی برج مین دفن کردیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۵۹ع مین دولت راو نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کردی تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور ہوا -

جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندرکوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی باوڑیان اندرکوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے وقت مین صاف کرائی گیئن - اب سات باوڑیان بہت اچہی موجود ہین اور شاید دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -

شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - انبا بائی -

बावडी
खोरबवाई
वडवाई
केलवाई
भाटावाई
कातनवाई
नागतवाई
अम्बावाई

تاراگڈہ مین میرانصاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہوجاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سندھیہ کی عملداری مین تیار ہوئے مخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سنید ہیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

انگریزی عملداری آنیکے بعد بہدڈکسن صاحب ڈگی اوسری دروازہ و سورج کنڈ مدار دروازہ
सरी दरवाजा / सूर्यकुंड / मदार दरवाजा — وڈگی دہلی دروازہ و شفا خانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔

اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتدا مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے
अजय — راجدہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل اودہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
जाता تہا رات کیوقت مسمار ہوجاتا غرض اوسے چہوڑکر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب
बेटल्ली — تارا گڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نورچشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آسا پورا دیبی معروف تارا تہی اوس نے قلعہ کا نام تارا گڈہ رکہا
आशापुरा / तारा — اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔

पाल / अजयपाल / वीसलदेव — اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جس نے دہلی پر فتح پائی
वीसला — اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہوگیا ہے۔

اوسکے بعد غالباً گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے آनादेव
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آناساگر رکہا موسم بارش مین آناساگر کا پانی چہہ میل کے आनासागर
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبرگیری بہت کم ہوئی تا بحدیکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول سنہ ۱۸۴۲ء مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آناساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہوگئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کی
خرچ سے پرفضا اور دلکش مقام کردیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
آسکرن والہ گہاٹ۔ گہاٹی والہ گہاٹ۔ ٹوڈون والہ گہاٹ۔ خزانچی والہ گہاٹ۔ आशकरण वाला घाटी वाला
نوگرہ والہ گہاٹ۔ لوہیہ والہ گہاٹ۔ باغ راجہ شاہ پورہ۔ باغ نوابصاحب ٹونک۔ टोंडो वाला नौगिरह वाला
باغ راستہ نوراج۔ باغ ناگ پہن۔ باغ دلالان۔ باغ بنسی لال۔ باغ نواب सोहणावाला बोराज
عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان۔ کیوڑے کی نغچی۔ پہول چند کی کوٹہی۔ اوسوالونکا नागफन दूलाला
باغ۔ لوڈون کا باغ۔ مسان والہ باغ۔ کالا باغ۔ باغ میر عبداللطیف۔ باغ मसान-वाला
چلہ لی لی۔ کلو بیگ کا باغ۔

سنہ ۱۰۰۸ء مین جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا اجمیر کے راجہ نے لاہور ۔ اوجین ۔ گوالیار ۔ کالنجر ۔ قنوج ۔ اور دہلی کے راجگان سے اتفاق کرکے اوسکا مقابلہ کیا تھا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کھائی — कालिंजर

سنہ ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتھی راج تھا وہ فوج کثیر لیکر تھانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کے ساتھ اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل بجانبر ہوا مگر اوس نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پھر حملہ کیا اور پرتھی راج نے پھر بمقام تروی قریب تھانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تھا جسکے ساتھ ہندوستان سے ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑھکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین سے اکثر قتل کئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کرکے بہ تقرر خراج گران ملک راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا ۔ مشہور ہے کہ پرتھی راج کو شہاب الدین پکڑ لیگیا تھا لیکن تھوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی غمخوار اور غمگسار تھا بادشاہ کو راجہ کی تیراندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکھین بند کرکے آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتھی راج کو جیلخانہ سے طلب کرکے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے پوچھا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پھر اپنے آپکو

पृथ्वीराज

थानेसर

तरोई

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ مارین۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جےچند کے بلند نیزے گر گئے اور جےچند کا برادرزادہ [margin: जैचंद]
سیاجی وہان سے مفرور ہوکر مارودیس مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹہوڑون [margin: सियाजी मार.]
کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دلی
کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے سنہ ۵۹۱ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا
سنہ ۵۹۲ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا
بنام درگاہ میران صاحب تاراگڈہ مین ہے سنہ ۵۹۳ ہجری مین قطب الدین ایبک نے
پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ سنہ ۶۱۵ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک
شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاءالدین خلجی کے عہد مین سنہ ۷۰۹ ہجری مین شاہین بیگ
اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر ماڈوگڈہ کے [margin: खम्बु माडूगढ़]
رئیس محمود خلجی نے سنہ ۸۵۹ ہجری مین پہر چہوڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ
مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا
اور غیاث الدین کیطرف سے سنہ ۸۶۰ ہجری مین ملوخان حاکم رہا اوسکے نام سے اجمیر
مین ملوسر اب تک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور [margin: मलूसर]
راجہ مالدیو نے سنہ ۱۵۳۲ع مین اجمیر پر قبضہ کرلیا کہ تا وقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندوستان [margin: मालदेव]
مین قایم و مستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک
ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی
علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ سنہ ۱۵۵۶ مین بلا جنگ و جدل

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور بہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب سوا مارواڑ جے پور
و ہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتے تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا اور اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دور اندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان سیسودیا نے اسلئے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چیتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہ پور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری عطا
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہ پور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے نام
مطابعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خود مختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
जैआपा چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے دونون طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان تعلق
ہوا اجمیر کے راجپوت علاقہ دارون مین سے کہروہ اور مسعودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
बांदोली کی طرف ہوگئے تہے ۔ اور رگہناتہ سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر [illegible] وغیرہ

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے۔ چونکہ رام سنگہ نے
جیا جی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپا جی کیطرف سے जियाजी
پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہہ اجمیر مین
تعینات ہوئے۔ آپا جی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ नागोर
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہانتک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگہ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ
اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگہ کو دیدئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خود یہانتک جنکوجی و دتوجی برادران آپا جی کو سپرد کئے سمت ۱۸۱۲ تک जनकूजी दत्तूजी
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار
تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگہ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راؤ نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکالدیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہاکر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹوٹی مین بٹہا دیا
گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دور اندیشی کا تہا۔ اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ
کا دخل سمت ۱۸۴۳ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۷ مین بہاؤ پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درّانی भाऊ

سے شکست کھائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
बालूजोतिशी بیجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کرکے
روانہ کیا گوبند راؤ از بس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا دو مہینے
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور ہوا
संतुजी سمت ۱۸۲۶ مین سنتو جی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون مدار دروازہ
بنام نہاد بہشتی چمن بنوا کر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالا راو انگلیہ نے بسجیال لگا و سورچال شہر کے مسمار کردیا سمت ۱۸۴۴
बालाराव इंगलिया مین مہاراجگان جودہ پور و جے پور نے بالاتفاق بمقام تونک مقابلہ کرکے مادہو راو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہ پور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۶ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہو راو سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
जीवादादा مہاراجگان جے پور و جودہ پور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
सीवाजी नाना ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلا مزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین سیوا جی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہہ کرکے علاقہ بیاور مین چند تہانجات مقرر کئے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلی برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

شاہ پورہ والے سے تین لاکھ سدپہا اور ساورہ والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور
دیگر تعلقہ داران سے سالہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کردیا اور علاقہ بہنائی سے موضع راناکوٹ کو علیحدہ کرکے خالصہ مین شامل رतनाकोट
کیا تاراگڈہ مین بہالا ابنوایا اور بازار جاریا حداث کرایا سمبت ۱۸۵۴ مین —
بسوپت راوبہاؤ خلف شیواجی نانا نے اوسے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ विशवपत रावभाऊ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کرکے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کردی رام بہاو تحصیلدار کو بہی بہنائی والون سے چہوڑ دیا گر راناکوٹ
بدستور خالصہ مین رہا — ازان بعد منسن صاحب از طرف لوئی صاحب و لوئی صاحب मिमसन लोई
از طرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمبت ۱۸۶۰ مین بالا راو انگلیہ पैरन
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ گانو बालापुरा
اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالا راو
صوبہ دار رہا — بعد ازان ہیر خان اور تانتیہ سیندہیہ اور باپو راو سیندہیہ یکے हीरेखां तान्तया बापुराव
بعد دیگرے سمبت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمبت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین
اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی
جاتی ہے —

تعداد مدت	انتہائی سنہ عیسوی	ابتدا سنہ عیسوی	نام سلطنت	نمبر
۱۰۴۶	سنہ ۱۱۹۱ع	سنہ ۱۴۵ع	چوہان	۱
۲۵۰	سنہ ۱۴۴۱ع	سنہ ۱۱۹۱ع	پٹہان شاہان دہلی	۲
۸۹	سنہ ۱۵۳۱ع	سنہ ۱۴۴۲ع	شاہان ماندوگڈہ مالوہ	۳
۱۷	سنہ ۱۵۴۹ع	سنہ ۱۵۳۲ع	مہاراجگان مارواڑ	۴
۱۶۹	سنہ ۱۷۱۹ع	سنہ ۱۵۵۰ع	سلطنت تیموریہ دہلی	۵
۳۵	سنہ ۱۷۵۵ع	سنہ ۱۷۲۰ع	مہاراجگان مارواڑ	۶
۳۰	سنہ ۱۷۸۶ع	سنہ ۱۷۵۶ع	مہاراجگان سیندہیہ	۷
۳	سنہ ۱۷۹۰ع	سنہ ۱۷۸۷ع	مہاراجگان مارواڑ	۸
۲۷	سنہ ۱۸۱۷ع	سنہ ۱۷۹۱ع	مہاراجگان سیندہیہ	۹
۵۹	سنہ ۱۸۷۷ع	سنہ ۱۸۱۸ع	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	۱۰

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجھا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تخت حکومت کرنے کیواسطے اجمیر کا لینا مقدم سمجھتے رہے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بہی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجہا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریاے جمن سے عبور کیا ارنہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بہی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب پڑا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے۔

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی سے اونکا
حکمنامہ بایار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ فوج بہ تحت
جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر ऑक्टरलोनी निकसन
اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹ - جون سنہ ۱۸۱۸ع کو اجمیر مین داخل ہوکر بدار کے پہاڑ کے نیچے
خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوسنے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی
سے دربردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بند وبست ہوا ہنوز
نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کردیا اور مع عیال
واطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کرلیا فوج کے قیام کے
واسطے مابین بیراور ناندلا میدان تجویز ہوکر ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۱۸ع کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ बीर नाहला
صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا -
ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور اونکی
تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل
ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ دار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص
اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب اسپرنٹنڈنٹ
تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے - سنہ ۱۸۴۲ع مین
ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع
کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین
مقرر ہوئے سنہ ۱۸۴۶ع مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع नामसन
کی ترقی وآبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے ازبس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا
اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق رزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلاوساطت متعلق
بہ ممالک مغربی وشمالی ہوا ۱۸۵۵ء مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم
ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین
رکہے گئے حال مین چند سال سے پہر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر
و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔
اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی
فہرست یہہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتداء	لغایۃ	تعداد مدت	کیفیت	
۱	کرنل نکسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ء	۱۷ جولائی ۱۸۱۸ء	۹ یوم	•	
۲	وایلڈر صاحب	۱۸ جولائی ۱۸۱۸ء	۱۵ دسمبر ۱۸۲۲ء	۴ سال ۵ یوم	•	बील्डर
۳	ہیڈلسٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ء	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۸ء	۳ سال ۶ ماہ	•	हैडल्सटन
۴	کوبنڈش صاحب	۲۳ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۱۷ اکتوبر ۱۸۳۱ء	۴ سال	•	कोविंडश
۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ء	یکم جولائی ۱۸۳۲ء	۶ ماہ	•	लौकट
۶	میجر الکزنڈر سپیر صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۲ء	۱۶ اپریل ۱۸۳۴ء	یکسال ۹ ماہ	•	मेजिक जेंडरस्पियर
۷	ایڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء	۳۰ جون ۱۸۳۶ء	دو سال ۲ ماہ	•	एडमंस्टन
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ء	۲۵ جولائی ۱۸۳۷ء	یکسال ۲۵ یوم	•	ट्रिविलयन
۹	میکناٹن صاحب	۲۶ جولائی ۱۸۳۷ء	۱۷ فروری ۱۸۴۲ء	۴ سال ۶ ماہ ۱۷ یوم	نہایت خوش اخلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے۔	मेकनाटन

نمبر	نام حاکم	ابتدا	انتہا	تعداد مدت	کیفیت	
۱۰	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۴۳ء	جولائی ۱۸۵۳ء	۱۰ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کارگذاری لکھنے کو ایک دفتر چاہئے۔	डिक्सन
۱۱	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔					सरहेनरीलारेंस
۱۲	لائڈ صاحب	.	.	.		लैड
۱۳	کپتان بروک صاحب	.	.	.	.	ब्रुक
۱۴	ڈیوڈسن صاحب	.	.	.	.	डेविडसन
۱۵	میجر ریپٹن صاحب	.	-	-	.	रपटन

فہرست دربارہا جو اجمیر میں منعقد ہوئے ہیں

اوّل۔ بتاریخ ۳۔ جنوری ۱۸۲۳ء باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم۔ بتاریخ ۱۶۔ نومبر ۱۸۲۶ء باجلاس سر تھیوفلس مٹکاف صاحب۔

سیوم۔ بتاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۳۲ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم۔ بتاریخ ۲۔ دسمبر ۱۸۴۲ء باجلاس مسٹر ٹامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم۔ ۱۸۷۰ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم۔ بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۸۸۳ء باجلاس کرنل بریڈ فورڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم۔ بتاریخ ۲۰۔ جون ۱۸۸۷ء باجلاس کرنل والٹر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

ہشتم - بتاریخ ۲۰ - مارچ ۱۸۷۵ء باجلاس مسٹرلیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر

جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

वेलज़लीसांडर्स

فی زمانہ ۱۸۷۱ء سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی ورعایا پروری وعدل گستری حدوپایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہی اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتاہے صاحب موصوف کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے -

۱ انسپکٹری جنرل پولیس - ۲ ڈائرکٹری سرشتہ تعلیم -

۳ اختیارات سشن جج مقدمات وفوجداری ریل علاقہ ریاستون کے -

۴ محکمہ جنگل وغیرہ -

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے -

۱ تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت ودوامی حاصل کرنا -

۲ انتظام قرضہ رئیسان وجاگیرداران -

۳ علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا -

जालया
बलाड
मिंचस्कूल

۴ بھیراور جالیہ اور راجوسی اور بلاڈ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا -

۵ اجمیر مین مرپنچ اسکول جاری ہونا -

۶ بھیسون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا -

۷ ضلع اجمیر کی ترمیم بندوبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔

۸ عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔

۹ دفتر ضلع پچاس سالہ کا ازسرنو ترتیب پانا۔

۱۰ راجگڈہ کے مفقود الخبر خاندان کو ازسرنو ریاست و جاگیر عطا ہوکر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔

۱۱ خام سڑکون اور بخصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔

۱۲ ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔

۱۳ نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔

شہر اجمیر بمبی سے سو ونیچ ہوکر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گردنواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہر طرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین سے صرف یہی ایک مقام دیکھا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے شکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے - اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹہ نے

पुष्कर
पोहकर
गोकलपाक

کہ سیندہیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور رمز دوری بمنزلہ مفت ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوتر کر جاتی ہین
پُرب्ब اور پورنماشی اشنان کیواسطے پربہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے
ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے
اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا
मांडोर ہوا ہے ماندور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اتبک
آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل
کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین
ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -
اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -
राजघाट راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ
روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت
سنگہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -
पंचपीरघाट پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے
کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -
कोटेश्वर کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے
یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے
یہہ گہاٹ دولت راو سیندہیہ کا بنایا ہوا ہے -
गोबिंदेश्वर گٹیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

۵ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کایتہہ جے پور والے نے بنوایا تھا
۶ چندر گھاٹ پر چندرمان کا مندر ہے شیام لال کایتہہ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا
۷ بلسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتہہ نے بنوایا تھا۔
اہلیہ بائی خاندان ہلکر کے گنج ۔
۹ گنیش جی کا مندر۔
۱۰ رگھناتھ جی کا مندر۔
۱۱ مرلی منوہر جی کا مندر۔
۱۲ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ۔
۱۳ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندو راو مرہٹہ ۔
۱۴ گھاٹ راجہ بہادر۔
۱۵ بدری گھاٹ۔
۱۶ رگھناتھ گھاٹ ۔
۱۷ رام گھاٹ ۔
۱۸ گھاٹ رائے مکند کایتہہ ساکن نارنول۔
۱۹ رام گھاٹ مع مندر رامیشر
۲۰ گھاٹ ناظر سالگرام چوہ پور۔
۲۱ کنو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بھرت پور۔
۲۲ جگ گھاٹ۔
۲۳ چینک گھاٹ۔

۲۴ گہاٹ گو ٹ جیکا۔

۲۵ ہاڈون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

۲۶ بر ہمہ گہاٹ۔

सावित्रीघाट ۲۷ ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کا علاقہ جودہپور۔

۲۸ گہاٹ پرسرام۔

सप्तरिषीघाट ۲۹ سپت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔

۳۰ شروپا گہاٹ۔

۳۱ بلب گہاٹ۔

۳۲ گہاٹ راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتدا عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب و ہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجھی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سال تمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے - چہاونی بہت
وسیع و فراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدھا عمود وار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران و نایاب ہے اور دریا و تجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین -

جیکومنٹ صاحب نے سنہ ۱۸۳۲ع مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمنٹین اور जेकोमंट
دو سوارون کی رجمنٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس و مائنرس بقدر تناسب सेपर्समैनर्स
اور ساٹھہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس جگہ سے زیادہ صاحب علم हीबर
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
کے فیلڈفورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈکوارٹرس یعنی مسکن مقدم ہے - फील्ड्फोरस हेडक्वार्टर्स
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۳۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۳ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے -

نیا نگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور بیاور کے رستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۲۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہرپناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہو

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تھا۔

بیاور علاقہ میراڑہ مین چھاونی نصیر آباد سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گھاٹہ کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے ۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۔ ۱۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۔ ۲۶ دقیقہ۔

بھنای یا بنای بھنای کا قلعہ اور قصبہ نصیر آباد سے بوندی کے راستہ پر نصیر آباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین ۔ یہہ قلعہ بلند کھڑے خار دار پہاڑ کی چوٹی پہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے یہان ایک راجہ راٹھوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے ۔ مگر بہ تحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکھا جاوے گا ۔ ہیبر صاحب نے لکھا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۷۳۴۰ کی آبادی ہے ۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سری نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۲ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ[1] دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیر دار راجگڈہ و کوٹہاج۔

شیخ[2] المشایخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت و بزرگی اول درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکہتے ہین۔

نواب[3] عبدالکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹہان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چہہ گانو کی جاگیر رکہتے ہین۔

راجہ[4] بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراجہ کشن گڈہ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپ نگر کے رئیس تہے مگر وہ تو ریاست کشنگڈہ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ و اوننٹرہ و مگرہ کے جاگیردار ہین۔ بدلا

میر[5] عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے اونریری مجسٹریٹ ہین۔

میر[6] نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبدالکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی۔

ٹہاکر گلاب سنگہ راجپوت گوڑ راجگان راجگڈہ کے خاندان سے ہین اور موضع انگلیا کے باشندہ اور ارجن پورہ کے جاگیردار ہین۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودہ پور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر انگلیا پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین۔

کشنائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین۔

١٠ رائے سیٹہہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے راٹہوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز و دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکہا ہے۔

١١ رائے سیٹہہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

١٢ قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین۔

١٣ میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین۔

١٤ نواب عبداللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹہان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خانصاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتہ کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تہی اور اونکے ساتہ اس ملک مین آکر منشی گیری ایجنسی

راجپوتانہ ہوئے تھے اخیر مین راج جودہپور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور
۱۰ نومبر ۱۸۶۷ء مین پشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتہہ سے قتل ہوئے انکے سواے

۱۵ سید عبدالوہاب صاحب۔

۱۶ میر امام علی صاحب معروف پیرجی۔

۱۷ سیٹہہ سوبہاگ مل صاحب۔

۱۸ سیٹہہ فتح مل صاحب۔

۱۹ سیٹہہ موہن لال صاحب۔

۲۰ ٹہاکر ہرناتہہ سنگہ صاحب۔

۲۱ مہتہ رتن سنگہ صاحب۔

۲۲ سیٹہہ رام چندر صاحب۔

۲۳ سیٹہہ صاحب چند صاحب۔

اس ضلع کے معزز رئیس و جاگیردار اور بعض اون مین سے آنریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر و سنسکرت مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے ہین اور انکی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے۔ پہلے راج سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تھے اون مین گوجر بکثرت تھے۔

پرتہی راج کی اولاد مین مینہ عورت کے شکم سے جو دہ اور لاکہن دو شخص پیدا ہوئے تہے
جب پرتہی راج کی سلطنت ختم ہو کر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن نہ باجر دہا اور لاکہن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جائے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ اسکے
خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر
متسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیۂ شاہی
جاگیر ہے بشل قانون گویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہوگئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک
مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔
اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج
واپس گئی خود مختار ہوگئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور ہا اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

کوٹ کمر زیر ہوئے وہ لوگ پھر خودسر ہوگئے اوسکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹھاکر
نے جو قریب تھا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ کوٹڑون پر ٹھاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تھے۔

جب سنہ ١٨١٨ع مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ویلڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن و امان رکھنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور راگہونند बरसावाड़
جمعدار ڈلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر बरार
کرکے تھانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسی وجہ سے ٹوڈگڑہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہارانا
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبھی کبھی عملداری ہوئی تھی اونہون نے اس ملک کے اجزاء
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل و خلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا سوائے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پھر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تھا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تھا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تھا ریاستون
سے اونکا کچھہ انتظام نہو سکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاؤنی
نصیرآباد سے مویشی گھیر لیگیا اور گرد و نواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہ ہوئی سنہ ١٨٢١ع مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی۔ ایک بیجورہ کی طرف سے۔ دوسری کہرہ کی طرف سے۔ تیسری

ٹوڈگڈہ سے ـ چونکہ مسعودہ کا ٹہاکر بہی اونکی زیادتی سے عاجز تہا اوس نے سرکار کی مدد کی ـ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تہی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے ـ ایک دفعہ پہر بہی سرکار نے روساء مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجہتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تہی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے ـ

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تہے مگر مجبوراً اونہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تہہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکہی جاوی گی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ـ

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹہہ سال کیواسطے مفوض ہوئے ـ

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ ملک مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکہکر وہان کی لوٹ مار والون کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکہنے کی ہمیشہ خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شرح تبادلی نامنظور ہے اسلیے حسب ایماء مسٹر وایلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بہرتی ہوتی ہے اوسکے

देवायर

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہینگے اور
دیہات چانگ وچیتا و خالصہ مارواڑ جنہین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین چीताड़
ہوئی تہی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹہاکر متعین ہوئے تہے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کئے جاوینگے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو وہین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر ادا ے زر مذکور موقوف کیا جاویگا اور دیہات واپس لئے
جاوینگے مورخہ ۴ - رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری -

دستخط بیاس صورت رام - جواب منجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ علاقہ
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پھر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کردئے جاوینگے
اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۲۴ء مطابق پھاگن شدی سمبت ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولیٹکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹہاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کئے -

سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنیل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور हाल
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہوکر مختصر چہاونی ڈالی گئی وٹوڈگڈہ وساروٹ وبیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کئے گئے - ابہی چہہ مہینے نہین گذرے تہے
کہ جہاگ مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بوروا مین جو سرکاری वारदात
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام گرہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا لکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا۔ بیشتر فوج کی چھاونی کوہ چانگ کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چھاونی مقرر کی اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہوتے گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین۔

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر ۱۸۴۳ء مین عہدنامہ ذیل ازسرنو منضبط کیا۔

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہتا شیرسنگہ پردہان و شیام ناتھہ پروہت و راے

چرنجی لال وکلا ء سرکار اودے پور و رباب جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال آیندہ ابتدا از ۱۳ مئی ۱۸۳۳ء لغایت ۱۳ مئی ۱۸۴۱ء بتاریخ ۷ مارچ ۱۸۳۳ء مقام بیاور مین بمنظوری جانبین منضبط ہوا۔

اوّل۔ مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات مین سرشتہ انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم۔ چونکہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو واسطے مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہینگے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھہ سال آیندہ بھی اسمین داخل ہونگے۔

سیوم۔ دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپوٹ تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پڑتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت سے تیار کیا کرینگے۔

چہارم۔ اس اقرارنامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی۔

علی ہذا انقضاء میعاد سابقہ پر راج جودھ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا۔

عہدنامہ سرکار جودہپور بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ مارواڑ

ازانجاکہ دربار نے بنظر تعمیل منشا سرکار انگریزی اور صلاح وایما اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن وعافیت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ وچیتاپار وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹہاکر بہیجے گئے تہے بمعیاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کیئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ وپڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۵ سمت ۱۸۸۸ مطابق ٣۔ رجب ۱۲۴۷ھ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الویس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نوبرس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہینگے اور نوبرس تک چانگ چیتاپار وغیرہ دیہات شرائط سابق پر پہاگن بدی ۱ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵۔ رجب ۱۲۴۷ھ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

خواہش سے دربار یہہ بہی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک
شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری سے انتہاے میعاد دیہات
مذکورہ بالا تک بموجب شرائط متعلقہ چانک وچیتاڑ دیگر دیہات سرکار انگریزی کو
سپرد کئے جاوینگے - میعاد مذکور کے انقضا پر مطالبہ سالانہ وپہر دیہات سابق
وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس
ہونگے - مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری و
۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ء

راتریہ - مادمہ - رال - ڈال - بھگورہ - کروارہ - چرجی کا گڈہ

جواب بجانب لفٹنٹ ٹرولین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھ
سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تہے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی
پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور میرواڑہ
ثانی نو برس آیندہ کیواسطے از سر نو مرتب ہو کر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے
اونہیں شرائط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات
کی میعاد بہی چانک وچیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتہہ ختم ہوگی
ان دیہات کی جمع کا حساب بہی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ
مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال الیان راج جودہپور
کو واپس دئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

रानरया
मादमा
राल
ढाल
भगोरा
कुरवारा
चरजीकगढ़

۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۵ع - دستخط ایچ ڈبلیو ٹریولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
بعد ازان دربار سیواڑ نے ۱۸۲۳ع مین تاخوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار
انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہپور نے سات دیہات
مفوضہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور
بہ تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

۱۸۳۶ع مین اس باب مین سعی کی گئی کہ جودہپور اور سیواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ
ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات
کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب
سیندھیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدیے تھے اور
اور حق واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب فقرہ ۲ عہدنامہ ۱۸۱۸ع کے خیال
رکھتے تھے استمرارًا مین دیدیے جاوین - مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی پوچ اور ظالم
تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور
سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا - اس تغیر معین حالت مین سیواڑ و مارواڑ کے دیہات
واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ ½	۲۳	۲۰۱ ½	[illegible]

تعداد جمع	میزان کل دیہات	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑھ	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	نام مالک سرکار انگریزی
[illegible]	۹۸ ½	۶۱	۳۷ ½	دربار میواڑ
[illegible]	۲۴	۴	۲۰	دربار مارواڑ
[illegible]	۲ ۵/۶	۰	۲ ۵/۶	ٹھاکر سعودہ
[illegible]	۱ ۵/۶	۰	۱ ۵/۶	ٹھاکر کھروہ
[illegible]	۳۲۹	۸۸	۲۴۱	میزان

ان دیہات کی دوسری تفصیل

ٹھاکر کھروہ	ٹھاکر سعودہ	دربار مارواڑ عن سالم	دربار میواڑ	سرکار انگریزی
۱ ۵/۶	۲ ۵/۶	۲۴	۹۸ ½	۲۰۱ ۵/۶
نصف ۱ — چہارم ۲ ½ — ایک ثلث ۱ ⅓	نصف ۲ — ایک ثلث ۱ ⅓		سالم ۹۴ — نصف ۹	سالم ۱۹۲ — نصف ۱۶ — تین چہارم ۲ — ایک ثلث ۱ ½ ⅓

اس مین سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راودے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور جودہ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران سعودہ و کھروہ ۶۲۶ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور رہے دوسو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

بے سنگہ صاحب رئیس جے پور نے بہی بصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑہائی کرکے موضع چانگ اور جہاگ جو بڑے نامور مقام تہے فتح کرلیئے تہے - لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گیئی تہانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب امیر خانصاحب نے ایک دفعہ یورش کی تہی کہ ناکامیاب واپس گیئے تہے - تیسرے جب راجہ اودیبہان ٹہاکر بہنا، کو رام بہاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تہا شیام گڈہ والون نے مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بہاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین لیجاکر بمقام جہاگ قید کردیا - اور جب اودے بہان رہا ہوگیا تب رہائی دی لیکن رام بہاؤ اس گستاخی کو نہ بہولا - سنہ ۱۸۱۲ء مین اوس نے فوج کشی کرکے شیام گڈہ خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڈہ مین پختہ چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تہوڑے عرصہ مین شیام گڈہ والون کی کمک جہاگ لولوہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بہاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا -

اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہے مگر ٹہاکران تال ولسانی و بدنور و دیوگڈہ و بگڑی علاقہ مارواڑ کے مگرہ کے چارون طرف محیط تہے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس نرگاؤ بشرح مختلف لیا کرتے تہے مگر ٹہاکران مذکور یہان کے بعض سرکش و معزز لوگون کو بہی بطور دعوت کچہہ نقد و جنس دیتے تہے -

تال
لسانی
بگڑی

اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین - چوہان مینون کی کثرت ہے اونکے فروعات چیتا - برڑ یا راوت - میر کاٹہاٹ - میرات گوڑات - ہین -

चीता
बरड़ बारावत
मेरकाठात
मेहरातगोड़ात

دراصل اس قوم کا مورث اعلیٰ پرتہی راج چوہان راجہ اجمیر تہا اوس سے مینہ قوم کی

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے جودہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوئے
لاکہن کی اولاد تو سروہی کی جانب پہیل گئی اور جودہ کی اولاد نے اس گڑہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ جودہ چانگ مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے انہل अनहल
جسکو چیتا کہتے ہین اور اینب جسکو بڑر کہتے ہین چیتا کی اولاد نے چانگ کے علاقہ सेनव
مین شیامگڑہ - جہاگ - سہتون - بوررده - کوکڑا بلی - کوٹ - کرانہ - دیہات آباد बोरदा
کیئے - بادشاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے انکو कुकड़ावली गोरा
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی हरराज
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کرکے فرمان شاہی مشعر عطائے گڑہ وہیر اڑہ
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کر دیا چنانچہ اوسکی اولاد ابتک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہوگیا اوس نے اپنی اولاد مین ختنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر عین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہہ کر گڑہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے -
سمجہنا چاہیئے کہ مسمی ہیرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونون मेरा
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا مورث ہندو تھا مگر اوسکی اولاد مدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکھکر اپنا مذہب بھول گئے اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچھہ تمیز نہ رہا گوڑا و ہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا اونکے نزدیک یکسان تھا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور اوسی ہرراج کی اولاد نے صرف اجرا رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا شادی بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
١	برکات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	للعہ	عہ سالعہ
	.	متعلقہ عہدہ داران درگاہ	سے	صہ صا
	.	میزان درگاہ خواجہ صاحب	۱عہ	لعہ الما
٢	ایضاً	درگاہ میران صاحب	سے	للعہ سامعہ
٣	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	الما صہ
٤	ایضاً	چھتری سرجی راو	٥	اعہ ماللعہ
٥	ایضاً	سندرسری ناتھہ دوارہ	یک	الالما عہ

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمد فی سالانہ	
۶	ایضاً	ستاربت دو ورہار ہاری	یک	[illegible]	
		میزان مذہبی	[illegible]	[illegible]	
۷	متعلق ذات درجہ اول	راجہ دیبی سنگہ گوجر راجہ لمبا گڈھ	[illegible]	[illegible]	
۸	ایضاً	دیوان غیاث الدین خان صاحب سجادہ نشین	یک	[illegible]	
۹	ایضاً	نواب عبدالکریم خان صاحب	سالم منفرقہ [illegible]	[illegible]	
۱۰	ایضاً	راجہ بلونت سنگہ لاوتہ والہ	[illegible]	[illegible]	रलावता
۱۱	ایضاً	عنایت اللہ شاہ	[illegible]	[illegible]	
۱۲	ایضاً	حکیم نظام علی	[illegible]	[illegible]	
۱۳	ایضاً	گلاب سنگہ گوجر	یک	[illegible]	
۱۴	ایضاً	جوتشی سالگرام	یک	[illegible]	
۱۵	ایضاً	گوکل پوری گسائیں	یک	[illegible]	
		میزان درجہ اول	[illegible]	[illegible]	
۱۶	متعلق ذات درجہ دوم	جاگیرداران آکہری	یک	[illegible]	खारवरी
۱۷	ایضاً	جاگیرداران بینواڑی	یک	[illegible]	बेनवाड़ी
۱۸	ایضاً	جاگیرداران گمناہیڑہ	یک	[illegible]	गुमनाहेड़ा

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران ہوراجہڑمی	یک	[illegible]
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	[illegible]
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کہیڑہ	یک	[illegible]
		میزان درجہ دوم	[illegible]	[illegible]
		میزان ہر دو درجہ	[illegible]	[illegible]
۲۲	متعلق عبادت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	[illegible]
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	[illegible]
		میزان	[illegible]	[illegible]
		میزان کل	[illegible]	[illegible]
			سالم [illegible] مشترکہ [illegible]	

मोराकडी

استمرار داران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روسا مالک مستحقان حقیت اراضی استمرار دار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بہی مثل پروہتون کے و بہاٹون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین مین سے ہین - راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمرار دار ہین - گوڑ - راٹہوڑ جودہ - سیسودیہ - چوہان مینہ - مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بہی مثل جودہ پور و جے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

بادشاہون کی حاضر باشی و نوکری کیا کرتے تھے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب جودہپور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھہ مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہوکر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۱۸ء مین ٹہاکر دیولیہ سے [illegible] سال مالگذاری کا لینا مقرر کرکے سند لکہدی تہی۔

جب سمت ۱۸۴۶ مطابق سنہ ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون نے ان سب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری و تعلقہ داری دفتر واد مین لکہی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔

سمت ۱۸۶۶ مطابق سنہ ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کے نام سے ہر استمراردار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص دیہوار یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔ गुमान

عملداری انگریزی آئی تب جمع و فوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ سنہ ۱۸۲۲ء مین فوج خرچ کی رقم بتعداد [illegible] سال معاف ہوئے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان استمرارداران کی تعداد دیہات و رقبہ و مالگذاری و کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

تعداد مالگذاری	تعداد کل آمدنی	رقبہ بیگہون مین	تعداد دیہات	نام قوم	تعداد استمرارداران
الــــعـہ ۱۲ر ۹ پائی	للعـــــہ سہ ۱۱ر	۳۷۵۰	یک	گوڑ	۱
یکلکھہ للعہ با عـہ ۹ پائی	صہ لکھہ للعہ بامـہ سہ ۱۱ر	۷۱۹۸۴۹	بار صہ	راٹھوڑ	۵۸
معہ ابامعـہ سہ ۱۱ر	صہ للعہ سہ ۱۱ر	۷۶۶۰۴	لعہ	سیسودیہ	۲
الــــسا ۸ عـہ ار ۶ پائی	صہ بامــــ سہ ۱۱ر	۱۸۵۴۰	للعہ	چوہان بنیہ	۴
یکلکھہ بامـــہ ۹ ر ۹ پائی	لا	۸۰۰	یک	چارن	۱
[illegible]	صہ لکھہ للعہ سہ ۱۱ر بامعہ	۸۱۹۵۲۳	بار للعہ		

آغاز عملداری سے یہہ لوگ بلفظ استمرار دار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی جمع مستقل مقرر ہوچکی تہی اونکو استمرار دار قبول کیاجاتا - مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرار داری کو قبول نہین کیاگیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمرار دار لکہے گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے نصفی آمدنی پر بندوبست ہوا کرے - پہر سنہ ۱۸۳۰ع مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار بہی صرف تاحیات رکہی گئی - چنانچہ ٹہاکر راو ہوسنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا تو تشخیص جدید عمل مین آئی - مگر راجہ زورآور سنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ بازپرس نہوئی - اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی - اب تہوڑا عرصہ گذرا کہ ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے سے کل غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

روسا یہ وہی سب کو یکقلم استمرار دار مقرر کر دیا۔ اور تاریخ ۲۳- مارچ ۱۸۷۵ع بمقام اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کرکے سبکو سندین عطا کین۔ اوس سند کی نقل یہہ ہے۔

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کرکے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براسے دوام پختہ کر دیا ہے۔ بنا بر آن یہہ سند آپکو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپکے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گی ہے۔

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفا کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوینگے قطعی ہوگا۔

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطوں کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکاری لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فوراً اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپ کو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سوائے ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جبکے پیچھے آپ متبنی و مسند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جب اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین۔ دادا دادی ما باپ بدھوا بھائی بہن حقیقی یا متبنی بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان۔

ساتوین شرط جو استمرار دار متبنی ہو کر مسند نشین ہوگا اوسکو مسند نشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب سند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب سند نشین ہونیوالا بہائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بہائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاویگا **بے** جب چچا سند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب سند نشین ہونیوالا جو تبنی ہوا حقیقی بہتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری سند نشینی ہو پہلی سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچہہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری سند نشینی ہو تو جسقدر حصہ نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجہے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہوگی۔

آٹہوین شرط استمرار دار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے ہو سرکاری کاسون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار رہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹہیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بموجب

ایکٹ ۱۸۷۱ء لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب قانون تقاوی مروج الوقت کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم وگرفتاری مجرمان مین حسب منشار حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل وجان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے توحتی المقدور اپنے اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹- مارچ ۱۸۵۵ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو روئیو سر دیر صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زر جمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری ۱۰ ربیع ۵ جولائی ۹

راٹھوڑ

ان استمراداران مین زیادہ تر خاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل
کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور
باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سेनाजी
سے جو بعرصہ چارسو سال قنوج سے آکر ماروا‌ڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ
جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس ۳۱ پشت گذری ہین
اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک گنگوانہ
کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرادار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ
دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکھتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ
کے ذمہ وار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے ۔

اوّل مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چوندا جی تھے اونکے خلف پرسرام جے چौंदाजी परसराम
کی اولاد مین ڈاگری کے بہومیان ہین ۔ डागरी

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تھے اونکے خلف آکھے راج کی اولاد مین کہوڈان रणमल अखेराज
اور بوبانی کے بہومیان ہین ۔ खोडान बुबानी

سیوم چودہوین پشت مین جودہا جی ہوئے اونکے خلف دودا جی وبیرم جے جोधाजी [illegible]दाजी बीरमजी
کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین ۔
برسنگہ جی ۔ چاندا جی ۔ جگمال جی ۔ ایشر جی ۔ جیمل جی बरसिंह चांदा जगमाल ईसर जेमल

خاندان ہرنگہ جی کل بہو میان ہین

خاندان چانداجی کے چھہ پسران کا جو چانداوت کہلاتے ہین

اولاد ٹہاکر سنگہ موضع بہانوتہ | اولاد جسونت سنگہ موضع چٹیانہ | ہری سنگہ خلف چانداجی کل بہومیان ہین | کشن سنگہ خلف چانداجی

भानोता
जरयाना

اولاد سارا سنگہ موضع کالیسرہ | اولاد ہلیان جی موضع پہاڑکیہ | اولاد سروپ سنگہ موضع چاچیاداس | اولاد سبل سنگہ موضع سورج کنڈ ہین

कालेसरा | फाड़कीया | चाचयाबास | सूर्यकुंड

باگروالی کہوری | اولاد دوارکاداس موضع کنولائی وکائرط

बागर वाली खोरी | कायड़ कंवलाई

اولاد جسونت سنگہ موضع گناہیڑہ بہومیان | بہومیان

गुनाहेड़ा

اولاد مجب سنگہ | اولاد پرتھی سنگہ | اولاد راج سنگہ

موضع پانسلی ہین | موضع نلوڑہ ہین

पांसली
नलोड़ा

اولاد نراین داس موضع چانوڈہ ہین | تفصیل اسم سردار بہومیان | کڑیل | کانسپور

चांवडा | कड़ील | कांसपुर

بہومیان نینڈلہ

नींड्ला

منوہرداس خلف چانداجی بہومیان | بہگوانداس خلف چانداجی بہومیان

رام پورہ ہنوتیتہ | دورا | بہگوان پورہ | ڈوماڑہ | ڈہال | بہیڑان

रामपुरा हनवान्तिया | दोराय | भगवानपुरा | डूमाड़ा | ढाल | भीड़ान

قلانہ — اہیڑان — महीहान
तिलाना।

بلونتہ — نباب — नबाब
बलवन्ता।

قدمپورہ — क़दमपुरा

کیشوداس خلف چاندا جی — گوپال سنگہ خلف چاندا جی

بہومیان — بہومیان

دلواری — ستاوڑیان — بڑول — لوہرواڑہ — लोहरवारा — सतावड़यान
بیونجہ — سثوریلہ — دیولیہ — बड़ोल — दलवारी
डिवलया — बियोंजा।
शोरयला।
درانہو — ہنونتیہ — हनवन्ता।

جگاں جسکی اولاد جگاوت کہلاتے ہیں — ایشر جی

جیت سنگہ بہومیان کانیہ — بہوسنگہ استمرار داران منوہرداس بہومیان — رام سنگہ

कानिया। — تعظیمی — دوڑیانہ — جٹیانہ — نوریاداس — بہومیا سیتہل استمراردار
जिरयाना दोड़ियाना।
सिठल — ناگیلا — नूरयाबास — नोवानिया। — باگسوری — بوبانیہ — वागसोरी
नागेला।

کلاجی بہومیان — ہنونت سنگہ — سائیداس عرف بہومیان انترہ
रामपुरा। — رام پورہ — بھسودہ — بخت سنگہ — کیسر سنگہ — अंतरा।
भिसोदा। — استمرار داران استمرار داران

केसरपुरा — اکیسرپورہ — استہانہ — सियाना।
अकरोल — ۲ اکرول — ۲ لانبہ — लांबा।
लोडरी — ۲ لوڑی — ۳ نگر — नगर

موہن سنگہ ۳ | جسکرن ۱

استمراردار

سکرانی सकरानी

بہوسیان عن | استمراردار

کایتہ | تعظیمی

कानया | مسعودہ मसऊदा

استمراردار

۱ اجیسنگہ پورہ जैसिंघपुरा

۲ ندواڑہ नंदवाड़ा

۳ شیرگڑہ शेरगढ़

۴ فتح گڑہ फतेगढ़

۵ کیلو केलो

گروہرداس

جاہولا जामोला

بجے مل جی

دوارکاداس عن بہوسیان | رام سنگہ عن بہوسیان

پچولیان पिचोलया | کشن پورہ किशनपुरा

گیانداس | مادہوداس عن بہوسیان

لالی کہیڑہ लाली खेड़ा

استمراردار — بہومیان

ریچہ مالیان — بدہواڑہ — बुधवाड़ा — रीछमालया

صورتان سنگہ بہومیان

بیابچہ — گری — मगरी — मालदेव — चंद्रसेन — बयायचा

چہارم اٹھارہویں پشت مین مالدیو ہوے اونکے پسر چندرسین کی اولاد حسب تفصیل ہے۔

سوہن سنگہ کی اولاد عن بینگنوٹ کی بہومیان — رीगनोट — ہلدیر سنگہ کی اولاد بہومیان

ڈبڑلیہ — ڈوہگاریہ — ساشیڑورہ — बुबडेला — दुंगारया

گردہر سنگہ کی اولاد عن استمراردار ساتولائی — सातोलाई — सापड़ोदा — شیام سنگہ کی اولاد

اکہیراج کل استمرارداران — اوودے بہان

ہری سنگہ — گج سنگہ — نرسنگداس — سورجمل

اجیتپورہ — اکیوٹ — استمرار دار تعظیمی — استمرار دار تعظیمی — जैतपुर — टाटोली

۲-جڑانہ — ۲-کوٹہل — ۱-ٹاٹولی — باندنواڑہ — जड़ाना — बावड़ी

काचरया — बांदनवाड़ा

۲-کاچریہ — ۲-کنی کلان — استمراردار — استمراردار — केरोट — कोरठल

۱-ہاوڑی — ۱-امرگڈہ — कनईकलां — अमरगढ़

ناہرسنگہ — استمرار دار تعظیمی — دیوپراس — بہومیان — ۲-جوتایان — जोताया

पालला — जावला

استمراردار تعظیمی — ۱-سوراہیڑی — ۳-پاڑولہ — मोराझड़ी — कल्यानपुर — केरया

بڑلی — ۲-کیرخواجہ — ۴-جاولہ — वड़ल्ली — دیوگانوکیہرہ — देवगांवबेरा

استمراردار — ۲-کیریا پرانصا — ۵-کلیان پورہ — استمراردار

۱-نانڈسی नादसी

۲-ریچھہ مالیان रीछमालया ۱-ناگولا नागोला کیسری سنگہ

۳-بگرائی बगराय ۲-گویلہ गोयला استمراردار تعظیمی

۴-سلاری सलारी ۳-کنئی خورد कनई खुर्द بہنائی भिनाय

۵-کبانیہ केवानया ۴-پیرولی पेरोली استمراردار

ایشرداس

۱-سرانہ सिराना

استمراردار تعظیمی

۲-سورکھنڈ सूरखंड

دیولیہ देवलया

۳-شولیان शोलया

استمراردار

۱-اروڑ अरोड़

۲-شوکلی शोकली

۳-شوکلہ शोकला

۴-رگھناتھہ پورہ रघुनाथपुरा

۵-گوڈہ کلان गुढाकलां

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگہ ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان مفصلہ ذیل ہین۔

سکت سنگہ

اولاد جسونت سنگہ استمراردار میواڑیہ मेवाड़या

ان سنگہ بہومیان اکہری

پرتاب سنگہ بہومیان جالی

جारली

کرن سنگہ

استمرار دار تعظیمی

کھرہ - खरवा

استمرار دار

۱- بھوانی کھیڑہ भवानी खेड़ा

۲- ناسون नासून

۳- دیوگڈھ देवगढ़

بھگوان سنگھ | مادھو سنگھ

استمرار دار تعظیمی عن گوبندگڈھ गोविंदगढ़

بہوسیان

ناند رام سر ڈھانی नांद रामसर ढाणी

رام پورہ ناند रामपुरा नांद

جھوجھار سنگھ

استمرار دار تعظیمی

۱- پیسانگن पिसांगन

۲- پاڑہ पाड़ा

استمرار دار

۱- خواص سرسڑی खवास सरसड़ी

۲- پیران ہیڑہ पिरानहेड़ा

۳- میوہ خورد मेवड़ा खुर्द

۴- گوڑہ गुढ़ा

۵- سدارا सिदारा

۶- گل گاؤ गुलगांव

کرن سنگھ

استمرار دار تعظیمی - مہرون महरूं

استمرار دار - تسواریہ तसवारया

نیمود नीमोद

سانگریا सांगरया

کاویڑہ कावेड़ा

پچن سنگھ

دیرت سنگھ ساونت سنگھ

استمراردار استمراردار

देवलया دیولیہ خورد کرونج करोंज

راج سنگھ

استمراردار قطعی

जूनया جونیاں

استمراردار

काल्हेरा बोगला ۱- کالہیرہ بوگلہ

मंडा ۲- منڈہ

بہومیان

केकड़ी ۱- کیکڑی

नांगलयावास ۲- ناگلیاواس

شہرواس عن بہومیان اڑکہ بانسیاواس شیام سنگھ عن بہومیان او نٹرہ सोनड़ा …सयावास अरड़क

बेनोड़ी चांदसेन थारी

بینوڑی تہاری چاندسین

کشن سنگھ کے پسر ہیر سنگھ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہیں اور بہادر سنگھ کی اولاد بہومیان ہیں गंगवाना

ہیر سنگھ راجہ گنگوانہ بہادر سنگھ بہومیان

बीर بیر سداپور सदापुर

चांदोलाई چاندولائی

استمرارداران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ مین کوئی نہ تہا ہرایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین مگر سبکی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعدکی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے کشتی سے اتفاقیہ گرپڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی وسکے جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ [illegible] مین صرف اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راوشکت سنگہ کو بوجہہ معاش نسلاً بعد نسلاً عطا ہوا۔

ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلاشرط [illegible] مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی۔ راجہ صاحب بہنائی نے لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث आदलया
کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔

ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۵۶ سوارون سے نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔

ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ٹاٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ا[illegible] .. گوپی ناتہہ ولد کسلا تہا नागोला

نبیرہ کرم سین راٹہور کو جاگیرین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص
بادشاہ کا مہری محررہ ۱۰۳۵ھ ہے۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرار داران کے بزرگون کو ابتدا
مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زرنقد
بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل
کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے۔ اس ضلع مین استمرار دار
ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے۔ اس خاندان کے

सावर

سوا اس ضلع کے استمرار داران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے۔

سابقًا راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال
سے تعلق اونکا ماڑوتی کی ایجنسی سے ہو گیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون
کی ریاست رہگئی ہے۔

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ
دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان رواے ملک میواڑ ہین اور رئیس ساور
و ٹہاکران پرتاب پورہ ٹانکاواس چونسلہ چانپان تہلی پپلاج بشندنی

परतापपुरा
टांकावास
चौसला
चानपुरा
पपलाज
बिसेंदनी
देवखेड़ी

و دیوکہیڑی۔ شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین۔

۱۔ شکت سنگہ

۲۔ بہان سنگہ

۳- گوکلداس

۴- سندرداس .... عجب سنگھ .... دیوکہیڑی

۵- پرتاب سنگھ .... جے سنگھ .... رام سنگھ

.... پیلاج .... بسوندنی

۶- راج سنگھ .... چتر سنگھ .... چانن تہلی

۷- اندر سنگھ .... بہادر سنگھ .... چونسلہ

۸- سکت سنگھ

۹- بہوپ سنگھ

۱۰- اجیت سنگھ

۱۱- جسونت سنگھ .... زورآور سنگھ .... ٹانکاداس

۱۲- سندرداس .... شب داس .... پرتاب پورہ

۱۳- مادہو سنگھ .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلے گوکلداس شاہزادہ شاہجہان کا ملازم تہا ایکدفعہ جہانگیر اور شاہ جہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۴۸ زخم آئے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ نے صلح کے بعد اوس جانثاری کے جلدوے مین سنہ ۱۱۵ مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے کہ دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور ابتک ہے سابقًا نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہوگئی ہے -

گوڑہ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۱۸۰ع کے قریب اونکا مورث بچھراج گوڑ بنگالہ سے پرتھی راج کے وقت مین دوارکا کے درشن کے لیے اجمیر آیا تھا اتفاقاً اونہین ایام مین دیا سنگہ حاکم ناگور جسنر پورہ پرتھی راج باغی ہوگیا تھا اسواسطے پرتھی راج نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچھراج سے استدعا کی چنانچہ بچھراج کامیاب ہوا اور بظہور اس شجاعت کے پرتھی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا - گوڑون کی حکومت اوس زمانہ مین کچاون سرواڑ جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تھی - ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تھا جہانگیر اور شاہجہان کے دربار مین راجہ بیٹھل داس کی بہت عزت تھی چنانچہ اوس اپنے پوتہ راج سنگہ کے نام پر راجگڈہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوئے کہ راٹھورون نے کل ملک پر قبضہ کرلیا - آخر کار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڈہ پر دخل ملا مرہٹون کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہوگئے تھے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ع مین سرکار انگریزی نے بشرط نذرانہ راجگڈہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہو سکا تب کوتھاج کے سواے سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی - اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم بندوبست و سانڈرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۴۲ع مین قبضہ راجگڈہ راجہ دیوی سنگہ کو براے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۴۲ع خلعت و سند عطاے راجگڈہ جلسہ عام مین دیے گئے -

कुचावन

सरवाड़

बिठल

कोठाज

लाटूस

چوہان مینہ

اس قوم کی پیدایش و پہیلاؤ کا حال مگرہ و میرواڑہ کے حالات مین لکھا گیا ہے اور

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹہ ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض
خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین بہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا
مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر رفتہ رفتہ مرہٹون کی عملداری
مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا یا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز
مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دئے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ
مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری کोटड़ी
مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر
ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔
اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے
کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صفین یعنی درجہ مقرر کئے گئے۔
اول صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم۔ اور
سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ
کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مدنظر رہے ہین۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت
گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چہند چہوٹے استمرار دار لکہے ہین

کہ اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار ہین آتی ہین اور اونہین
کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باآنہمہ کہ علی العموم یہہ تینون مراتب
موافق و متفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گذاری
مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی
ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بہنائی باڈن واڑہ ٹاٹوٹی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا
عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین
دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین
سेवानो جودہپور سے نکالا گیا اور تا مرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین
بہنائی کم آباد جنگل تہا اور راولیا نامی بہیل وہان خودمختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا
اتفاقیہ کرم سین بنیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور راولیا بہیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب راولیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہوگیا
بعض روایت کرتے ہین کہ راولیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

نشین ہوکر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا۔ علاقہ بہنائی پور اسیمشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوبین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبرشاہ مین پرگنہ بہنائی لکہا ہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے -

کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبرشاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے - مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اودی سنگہ کی رضامندی سے ہوئی تہی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیئے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر علیحدہ ہو گیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گردہر سنگہ بلدیو سنگہ سوہن سنگہ کو واجبی گراس نملا کہ گردہر سنگہ کی اولاد تو بہتاولائی کے استمرار دار ہے اور بلدیو سنگہ سوہن سنگہ کی اولاد تو بریلہ ۔ تو ہنگاریہ ۔ ساتہپڑودہ ۔ ورنیگوٹ مین بہوم سے گذارہ کرتی ہے -

پہر ۱۶۵۹ء مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے ۸۴ دیہات مین سے ۳۸ - اکہے راج کو ملے اور ۴۶ - اودے بہان کو جو پاٹودی یعنی مسند نشین ہوا تہا - اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار - اور اوسکے بہائی بیٹے ہین -

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجل نرسنگداس مین سے کیسری سنگہ مسند نشین ہوا - اور سورج مل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوڑی معاش مین ملی - نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا اور نرسنگداس کو معاش ملی -

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور بہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور بہٹی سنگہ کو شولیان معاش مین ملا -

بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈ ملا مگر اب سورکہنڈ پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین داخل نہین ہے -

بخت سنگہ کے بعد ویلی سنگہ مسند نشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ معاش مین ملا -

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادرخورد بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکڑی مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۹ گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتھہ دو صنف مین چہین سنگہ استمراردار شولیان - جھوتے سنگہ استمراردار ساتولائی -

چہتر بہوج ہیڈ استمرار دار راج کوٹہری اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگہ صاحب
برا در راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین —

باندن واڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سورجمل
تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل و نرسنگداس چہوٹے بہائیون
کو کم معاش دیتا تہا نرسنگداس نے تو بوجہ متبنی ہونیکے منظور کرلی مگر سورجمل ناراض
ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کار نمایان ظہور
مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور
ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرادیا اور اوسکے سوا رام سر
وسرہی نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا ۱۶۶۷ء مین سورجمل نے باندنواڑہ مین
دار الریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہپور اجمیر
مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض
ہوئے اس خفگی مین رام سر وسرہی نگر کا علاقہ ضبط کرلیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا
مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کردیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے امر سنگہ پاٹوہی —
فتح سنگہ ٹہاکر باڑلہ — صورتان سنگہ ٹہاکر جاولہ — اندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ —
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بہادر سنگہ پاٹوہی — مان سنگہ ٹہاکر جوتایان —
بہادر سنگہ کی دو اولاد اکہے سنگہ پاٹوہی — بہیرون سنگہ ٹہاکر امرگڈہ —
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلاشرکت
غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود ہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند
نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے ما معہ سالانہ لیتا ہے باندنواڑہ مین ۱۸ گانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راوصاحب کا عطا ہوا ہے —

راؤ رنجیت سنگہ صاحب استمراردار باندنواڑہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۹ پر ہے —

اوسکے ساتہہ دو صف ہین کرن سنگہ[28] بہیم سنگہ[29] چندن سنگہ[30] بہوپال سنگہ[31]

کلیان پورہ جادولہ جوتایان پاڑلہ

اور سیوم مین ہنونت سنگہ[29]

امرگڈہ

بावड़ी

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باوڑی باگہ سنگہ کو گراس مین مل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاڑوی قابض ہے —

اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی ہے سبب یہہ کہ پاڑوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین —

ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے —

ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ ٹہاکر باوڑی دوم صنف مین بہ نمبر ۳۹ ہے —

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	٣١	٧٩٦٧٤	[illegible]	[illegible] ٧ر ١١ پائی	
سرانہ وشولیان	٧	٩٢٢٦	[illegible]	[illegible] ٨ر	
باندن واڑہ	١٠	٣٤٨٤٥	[illegible]	[illegible] ٥ر	
آمرگڈہ - جوتابان پاڈولہ جاولہ - کلیان پورہ	٥	٢٠٣٢٢	[illegible]	[illegible] ٨ر ٨ پائی	
ٹاٹوٹی	٦	١٢٦٢٠	[illegible]	[illegible] ١٢ر ٩ پائی	
باوڑی	یک	٢٤٥٥	[illegible]	[illegible] ٨ر ٥ پائی	
میزان خاندان بہنائی	[illegible]	١٥٩١٤٢	یک لکہہ [illegible]	[illegible] ٣ر ٩ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکہا گیا ہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گراس مین ملا پہر سندرداس کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاٹوی ہوا اور بیجے سنگہ کو موضع پیپلاج اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی ہوا اور جہیتر سنگہ کو موضع چیان تہلی گراس مین ملا - پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گراس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور اور سنگہ
کو موضع ٹانکا داس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شبہ داس کو موضع پتراپا
پورہ دیا گیا - باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونمین سے
دو گانو چارنون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹہاکر پیپلاج کے کہ وہ ماعہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ ماعہ سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۲۱ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندرداس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے ازسرنو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمراردا
سا ور نو دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر پیپلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹہاکر
چونسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا داس - دہونکل سنگہ ٹہاکر دیوکہیڑی -
کرن سنگہ ٹہاکر چاندتہلی ہین -

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	۶۱۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی - بسوندی - چاندتہلی - جونسلہ - ٹانکا داس - بہاڑاواڑا - رگہوداس چارن - مہرون خورد مہتاب سنگہ - پیپلاج رام سنگہ (भांडावारा, रघुदास, महरू)	[illegible]	۱۵۱۶۱	[illegible]	[illegible]	۲۶۲
بیزان	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]	۷۴۷۸

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا
سنہ ۱۵۵۶ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا
اوسی اثنا مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا
بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے
چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچا کر بمقام ہرماڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین (हरमाड़ा)
جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ پالوی
پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

سور کی لڑائی ہوئی اور سور نے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مردانگی کی متصور ہو کر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا - ہنونت سنگہ کی چوتھی پشت مین عجب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی -

موہن[1] سنگہ پاٹوی - کیسر[2] سنگہ ستہانہ مین - بخت[3] سنگہ کیسرپورہ مین - جسکرن[4] سکرانی مین - گردہرداس[5] جاسولا مین - موہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے سلطان[1] سنگہ پاٹوی - شیر[2] سنگہ شیرگڈہ مین - بیری سال کیلو مین سلطان سنگہ سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن[1] سنگہ پاٹوی - دوم سمرت[2] سنگہ جسکو ندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بہی دو پسر ہوئے ایک بہیرون[1] سنگہ پاٹوی - دوسرا دیو[2] سنگہ جسکو بجے سنگہ پورہ گراس مین ملا - اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگہ اور تہا مگر وہ شیرگڈہ مین بجے سنگہ کا متبنّی ہوا - بہیرون سنگہ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمرار دار ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی ریاسین ستہانہ[1] - کیسرپورہ[2] - سکرانی[3] - جاسولا[4] - شیرگڈہ[5] - کیلو[6] - ندواڑہ[7] - بجے سنگہ پورہ[8] کی ہوئین اور پہر ان چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ[9] اور نگر[10] کیسرپورہ سے اکرول[11] - اور رلاواس[12] - اور شیرگڈہ سے فتحگڈہ[13] - اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین -

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنی علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا - اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے مالگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ و نگر کے سوا ے کل دیہات مقبوضہ اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے سعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جلسہ قیصری دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے ۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمرار دار سعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل مین دوسری صف مین ٹہاکر[1] شادول سنگہ ستہانہ ۔ ٹہاکر[2] اودے سنگہ سکرانی ۔ ٹہاکر[3] چتر سنگہ لانبہ ۔ ٹہاکر[4] دہیرت سنگہ نگر ۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر[5] دولت سنگہ جاسولا ۔ ٹہاکر[6] بہوپت سنگہ اکرول ۔ ٹہاکر[7] پرتاب سنگہ کیلو ۔ ٹہاکر[8] زورآور سنگہ شیرگڈہ ۔ ٹہاکر[12] بہیم سنگہ فتح گڈہ ۔ ٹہاکر[13] فتح سنگہ کیسر پورہ ۔ ٹہاکر[14] کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ ٹہاکر[15] سیکہہ سنگہ لالیاواس ہین ۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
سعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible] ۹	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ پائی	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۳	[illegible]	[illegible] ۴ پائی	

مجمل حال جونیان مہرون وپیپانگن

انکا مورث اعلےٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اور اسکو علاقہ تسوانہ سوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ وار مشہور کرتے ہین معلوم نہین وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا۔ مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیپانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیپانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڈہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کرلئے اور ۱۷۵۲ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کردئے بشن سنگہ کو جونیان۔ کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیپانگن۔ مشہور ہے کہ پیپانگن دارالریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کے خون کا انتقام گوزہا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا۔

نسوانا
سوجن
چیتارن

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو کردیچ۔ اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد دو گانو ملے۔ راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوی ہوا۔ اور دلیل سنگہ کو کالہیرہ بوگلہ اور درجن سنگہ کو منڈہ گراس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نہ رہیگا اسواسطے اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے ـ

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے ـ ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈرہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے ـ

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس سے منوہرپورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے ـ جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے ـ

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین جہتاب سنگہ کا لیہڑی بوگلہ مان سنگہ کروسج ـ دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور امر سنگہ ٹہاکر سنڈرہ تیسری صف مین ہین ـ

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	[illegible]	
تخت کی جاگیرین	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	[illegible]	
میران	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	[illegible]	

مہرون

ٹھاکر کرن سنگہ اول ٹھاکر مہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے ابہی سنگہ کہ مہرون کا ٹھاکر ہوا - تخت سنگہ جسکو آسوار یہ ملا بہادر سنگہ کو نیمود ملا - دوسری سے بیجے سنگہ جسے سانگڑیہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کاویڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۶۶۱ع مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نااتفاقی ہوئی کیونکہ مہرون خاص بڑا علاقہ ہے سنہ ۱۸۱۱ع مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ والے نے مہرون کے ٹھاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مہرون پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کرچکا تہا اس سے ٹھاکر مہرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار و پیادگان لیکر کاویڑہ سے مہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسکو نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کوہ بہاگیرتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرادیا کہ وہ اسطرح مرگیا اونکو مارکر ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود مہرون کا ٹھاکر ہوگیا کہ اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہپورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خائف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرالیا

اور جہرون سے نکالکر کا دیڑہ بہیجدیا اور جہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی کا قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۴۲ع تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ع مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر ایشری سنگہ کو متبنٰی لیا مگر سنہ ۱۸۵۸ع مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی کالو سنگہ مسند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین جہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے جہرون کہلاتا ہے -

جہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر قطعی استمراردار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین - ورجن سال کا دیڑہ ۳۲ - کشن سنگہ تسوار یہ ۲۴ - دہونکل سنگہ سانگریہ ۲۴ - ہنو سنگہ نیمود ۳۵ -

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	[illegible]	[illegible]	۲۲۵۸۵	[illegible]	جہرون
	[illegible] ۱۴ / ۳ پائی	[illegible]	۱۳۱۲۰	[illegible]	استمرارداران تحت
	[illegible] ۱۴ / ۳ پائی	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	میزان

پیسانگن

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سنگہی دیران ہیڑہ ملی - اور شیام سنگہ کو پاڑہ بیوڑہ خورد گوڈہ اور دلیپ سنگہ کو سدارہ اور [illegible] گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

जावल

اور کلیان سنگہ خواص سرٹری و پیران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا سنہ ۱۸۵۸ع مین وکہنون کی عملداری
تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہرچند تنگ طلبی ہوئی
مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پیران ہیڑہ اور سرٹری صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوئے
ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا ہوا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان
کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بند تہی اس ذریعہ سے
ناتہو سنگہ نے پیران ہیڑہ اور سرٹری حاصل کر لئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر
پیسانگن کے قبضہ مین رہے - بعد ازان کلیان سنگہ نے [illegible] روپیہ سرکار
سندیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا -

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور ساودل سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ
نے اونکو قید کر دیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت خلاف
تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات
پائی اور ران سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و ساودل سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی
آخرکار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرٹری بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ
کو دے دیا -

سنہ ۱۸۱۶ع تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان بادہو راو سندیہ صوبہ دار
اجمیر نے استمرارداران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ
ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر
چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا شمبہر سنگہ
پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

باگ سنگہ کے پاس گروی رکھکر گلاب سنگہ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرسٹری اور خواص دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر جہان سنگہ نبیرہ باگ سنگہ کا بیان ہے کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکہی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرا لیا کہ اب جہان سنگہ قابض ہے اور ۱۲/۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے ریاست مین گیارہ گانو ہین اور ۲/۱۴ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتداء عملداری انگریزی مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخرکار سنہ ۱۸۷۵ء مین دربار ہوکر استمرار داران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگہ کو پاڑہ میودہ خورد اور گودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع جہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو نوو شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلیئے اور موضع نولکہہ اوسکے بعد سہال سنگہ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کر لیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد مین کوئی شریک نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ شیو سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گوڈہ گراس

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے اپنے چھوٹے بہائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین ہوا اور چھوٹا بیر پسال ہیودہ خورد کا ٹہاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے اون مین سے رن سنگہ پاٹوی بیٹے نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ استمراردار پاڑہ نمبر ۱ راجہ پیسانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ پران ہیڑہ - چنپال سنگہ خواص [illegible] رتن سنگہ گلگانو - سیٹہہ سنگہ سوارہ ہین - اور ٹہاکر پاڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڑہ - ناتہو سنگہ ہیودہ خورد مین

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگزاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	
پران ہیڑہ سرسٹری خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۱۰ پائی	۴۶۸۷
پاڑہ	[illegible]	۱۶۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ر۵ پائی	
گوڑہ ہیودہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۲ر۶ پائی	
میزان	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۱۱ پائی	

دیولیہ و بڑلی و دیو گانو

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اکہے راج تہا جسکو برو ہی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۴۸ کے ۲۸ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کراکے ۲۲ گانو لیئے تہے اور رنز سنگہ داس مورث ٹالوڑی کو تین گانو اپنے پاس سے دیئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اول بہن الیشر داس پاڑوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہرجی سنگہ کو موضع جیت پورہ جہڑانا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور گوڑ ملا - اور رگہ سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے ہوئے اول ادیت سنگہ پاڑوی دویم سارنگ سنگہ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہہ سنگہ ولد ادیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاڑوی بیرپال ٹہاکر شوکلہ - چہتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاڑوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلےٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاڑوی - دویم رجن سال ٹہاکر گویلہ - جیت سنگہ ٹہاکر کنی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو پیرولی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہوسکی تو سنہ ۱۸۲۱ء مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد پیرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاڑوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پرتن تنہا قابض ہے۔

دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلے ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے نا ندسی و گوڈہ گراس مین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو موضع دیوگانو سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کر لیا اور اسیطرح سیسودیون نے بگہیڑہ گانو لیا ۱۷۵۵ء مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بجدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کر لیا تو کشن سنگہ کے خون کے عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دیے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ مین رکہے۔

ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

دیوکرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو نا ندسی۔ اندر سنگہ کو سلاری۔ ہاتہی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔

اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو بچہیہ الیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع بگرامی مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ صاحب دیولیہ - بادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی - رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۲ و ۱۱ یہ تعظیمی ہین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین - دیبی سنگہ گوڈہ - پرتاب سنگہ گروٹ

پہہیر سنگہ نانڈسی - ہو ونسنگہ شوکلہ - بلونت سنگہ شوکلی - بہیم سنگہ اروڑ - ظالم سنگہ رگہناتہہ گڑہ - بیجے سنگہ ریچہہ الیان - شیو سنگہ گنی کلان - منگل سنگہ گورٹہل - دیبی سنگہ اجیت پورہ - ساونت سنگہ کیبانیہ ہین تیسری صف مین کوئی نہین ہے اور ٹہاکر بڑلی کے ساتہہ - دوم صف مین - سروپ سنگہ گوبلہ - شیودان سنگہ ناگولا اور سوم مین ساونت سنگہ گنی خورد ہین -

اور ٹہاکر دیوگانو کے ساتہہ صرف دوسری صف مین الیشری سنگہ ٹہاکر سلاری ہے -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
دیولیہ	[illegible]	۱۸۴۱۵	[illegible]	[illegible]	
ریاستہای متعلقہ ساتولائی	[illegible]	۵۱۷۴۹	[illegible]	[illegible] ۱۲ر ۱۰ پائی	
بڑلی	[illegible]	۲۲۴۰۱	[illegible]	[illegible] ۶ر ۵ پائی	
ریاستہای متعلقہ	[illegible]	۱۸۳۶۰	[illegible]	[illegible] ۱۰ر ۶ پائی	
دیوگانو بگہیڑہ	[illegible]	۲۲۵۹۸	[illegible]	[illegible] ۸ر ۲ پائی	
سلاری وکیبانیہ	[illegible]	۸۱۰۸	[illegible]	[illegible] ار ۲ پائی	
میزان	[illegible]	۱۰۵۶۳۱	[illegible]	[illegible] ۹ر ۱ پائی	

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچھہ ثبوت نہین ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ ہے دوسرا قلیل قریب پیسانگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچھہ نہین دیا جاتا چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی وا کہڑی علاقہ اجمیر مین بہوسیہ ہین -

شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چہتر سنگہ کو موضع دیوگڑہ بطور گراس ملا - اور دیوی سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ بلا شرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڑہ کے ٹہاکر کہروہ کے ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ صاحب ممبر پرخود تعظیمی ہین اوسکے ساتہہ ہین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	٥٠٩٠١	[illegible]	[illegible]	
بہولنی کہیڑہ ناسون وپوگڑہ	[illegible]	٤٤٦٠	[illegible]	۔	
میزان	[illegible]	٥٥٣٦١	[illegible]	[illegible]	

گوبندگڈہ

اکبرشاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹاراجہ والی مارواڑ سوردھنا یا شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبنداس۔ کاہن جی۔ سلطان جی۔ بلرام جی۔ اچلداس جی۔ گوپالداس جی

ان مین سے اچل داس لاولد رہا۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبنداس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڈہ آباد کیا اور قلعہ بنایا۔ اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے اور سمرتہ پورہ سمرتہ سنگہ نے اور ست پورہ قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڈہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمراردار گوبندگڈہ ١٢٠ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ٢٠ نمبر ہے۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگذاری	کیفیت
گوبندگڈہ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈوسنگہ کی اولاد باگسوری مین استمراردار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے ـ اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈوسنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ براوران حقیقی ہوئے اور باگسوری کے بوبانیہ گراس مین ملا ـ بہر بہوپ سنگہ گمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بنوڑیہ مین رہے تہے اور امر سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین وَنوڑا
والہ کہاتی ہے ـ

ٹہاکر ناہر سنگہ استمراردار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آئندہ اس ریاست مین تعظیمی نہوینگے اوسکے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ دبلونت سنگہ ٹہاکران بوبانیہ ۴۲ نمبر پر ہین ـ

वनोड़ा

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۸ پائی	
بوبانیہ	یک	۴۶۱۹	[illegible]	[illegible]	
میزان	دو	۱۵۱۲۷	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۸ پائی	

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلیٰ جیت سنگہ مہاراجہ ادے سنگہ والی میواڑ المخاطب بڑا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ۱۶۵۱ء مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پاٹوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کوکسیقدر جاگیر بطور خوراک یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جوگید اس کُل گانوپر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ۳۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ۳۸۸۵ - آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے [illegible] ۱۵ر۳ پائی مالگذاری ادا کرتا ہے —

ریچہہ مالیان

ریچہہ مالیان قریب پیپا نگن کے خاندان کا مورث اعلیٰ کلیان واس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریجھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۲۲۳۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے ڈیڑھ سو پائی مالگذاری ادا کرتا ہے۔

سیٹھن

اول اس گانو پر ٹھاکر سور سنگھ قابض ہوا تھا اور راوسی نے اس گانو کو پھر آباد کیا تھا اب اس گانو پر ٹھاکر کشن سنگھ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۴۷ بیگھہ رقبہ اور الف ایک ... آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ا ... پائی مالگذاری سرکار داخل ہوتی ہے۔

کرٹہیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگھ چاندا جی کا چھوٹا بیٹا تھا اس گانو مین سابق کرٹہیل کوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگھ قصبہ پلونڈا علاقہ ماروار کا باشندہ تھا ساردول سنگھ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹہیل کو چھین لیا کشن سنگھ کے تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگھ کرٹہیل مین رہا اور اورون کی اولاد کنولائی و کاچیر مین پہوسیہ ہوئی ۔ سمان سنگھ و پہول سنگھ کے پاس اس گانو مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بہائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین پہوسیہ ہین سمان سنگھ پہول سنگھ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

پلونڈا

۴۸۴۷ بیگھہ کا رقبہ مللہ ہے کی آمدنی اور ا ۱۵ ۲ پائی مالگذاری ہے —

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمرار دار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۳۷۵۰ بیگھہ آمدنی للعہ اور مبلغ ا ۶ ۲ پائی مالگذاری ہے —

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمرار دار چوہان ہین جنکا حال اونکا پیشتر لکہا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے —

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	اسماعہ	الساعہ ۲	
دیہات متعلقہ	سہ	۷۸۷۵	اصماعہ	صماعہ ۱۵ ۶ پائی	
میزان	للعہ م	۱۸۵۲۰	صماعہ	السامعہ ا ۶ پائی	

کوٹڑی कोटड़ी

اس گانو کا استمرار دار چتربہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ للہ روپیہ کی

آمدنی ہے ما پعہ ۹ پائی مالگذاری ہے۔

علاقہ جات علاوہ استمرار

گنگوانہ اس علاقہ مین جاگیردار ہے کہ استمرار یا بہوم نہین رکہتا اس خاندان
کے مورث اعلےٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکہڑی
खरखड़ी جو ساٹھہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی۔ اور ساونت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست
بحصہ مساوی تقسیم کرلی۔ ساونت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث
रूपनगर مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کا تہا کشن گڈہ مین رہا۔ ساونت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ
لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن
بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تہنیت سے انکار کرکے روپنگر
پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہ پور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ
ہلکر کیطرف متوجہہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوادیا
लावसा اور بیر سنگہ کو باستثنار موضع لاونہہ کے جو اوسکی ماں کے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل
کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہوجی
سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو گنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس
کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ مکری آرڑکہ تین گانو پر دخل
پایا اور صورت سنگہ گنگوانہ اونطرہ مگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے
جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔
صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاونہ ملا۔ اور
रलावता ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو گنگوانہ اونطرہ و مکرہ ملا۔ جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

جسونت سنگہ رلاوتہ والا کی گود بیٹھا تھا - مگر پھر جب اوسکے درجن سال پیدا ہوا تب اپنے
بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعوی
خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے -

بیر جس زمانہ مین پرگنہ رام سر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ
صاحب کشن گڈہ کے پاس تھا بیر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی
کے کہ پیمایش حال سے آٹہ بسگہہ ہے بنظر حفاظت وہی راجہ کے تعلق بطور بھوم کے
کر دیا تھا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس
ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر
راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ
کی طرف سے رہا کرتے ہین -

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بھائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ
سداپور مین بھوم رکھتا ہے - اس خاندان کو یہہ بھوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی
جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹھیکہ مین تہا یہہ بھوم پاٹوی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ مین
رہتی ہے اور ظالم سنگہ رنجیت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے
چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت وہی کرتے ہین -

موضع چاند ولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بھوم ہے حسب
شرح سداپور کے اوسکو بھوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین ہے یہہ بھوم
ہمیشہ پاٹوی کو ملتی رہی ہے بھیم سنگہ کی اولاد کچھولیان علاقہ کشن گڈہ مین علاقہ والا

ہے -

باب سیوم

ایجنسی میواڑ

मेवाड़ उदेपुर
डुंगरपुर
बांसवाड़ा
परतापगढ़

اس ایجنسی سے چار ریاستین متعلق ہین — اوّل میواڑ یعنی اودے پور — دوم ڈونگر پور سیوم بانسواڑہ — چہارم پرتاب گڈہ —

ان ریاستون کے انتظام و نگرانی کیواسطے سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے حکام و افسران مفصلہ ذیل متعین ہین —

اوّل صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ جو بمقام اودے پور تشریف رکھتے ہین —

खेरवाड़ा

دوم صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہستانی ملک میواڑ جو بمقام کھیرواڑہ رہتے ہین اور پہاڑی ملک علاقہ اودے پور اور ریاست ڈونگر پور کی نگرانی و انتظام کرتے ہین اور اونکے تحت حکومت مین فوج معروف میواڑ بھیل کور بس چھاونی کھیرواڑہ مین رہتی ہے —

कोटड़ा

سیوم صاحب اسسٹنٹ دوم صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر میواڑ مقیم چھاونی کوٹڑہ کہ وہان بہی ایک جمعیت میواڑ بھیل کور کے متعین رہتی ہے —

چہارم صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ متعینہ و مقیم بانسواڑہ —

اس ایجنسی مین ریاستون سے خراج وغیرہ کی آمدنی بقدرے لاکھ روپیہ سالانہ حسب تفصیل ذیل ہوتی ہے —

خراج	اودے پور مع لکھہ [illegible]	ڈونگر پور	بانسواڑہ	پرتاب گڑھ	میزان
خراج کم لکھہ	خرچ میواڑ بھیل کورپس [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

اور علاوہ مصارف محکمجات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوا لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بھیل کورپس کا ہے۔

میواڑ بھیل کورپس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بہیلون کی فوج ہے اوس مین کل ٦٥٢ مسلح جوان ہین اون مین سے ١٢٥ چہاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اور باقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چہاونی صدر کہیرواڑہ مین رہتے ہین۔

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین۔

فصل اول

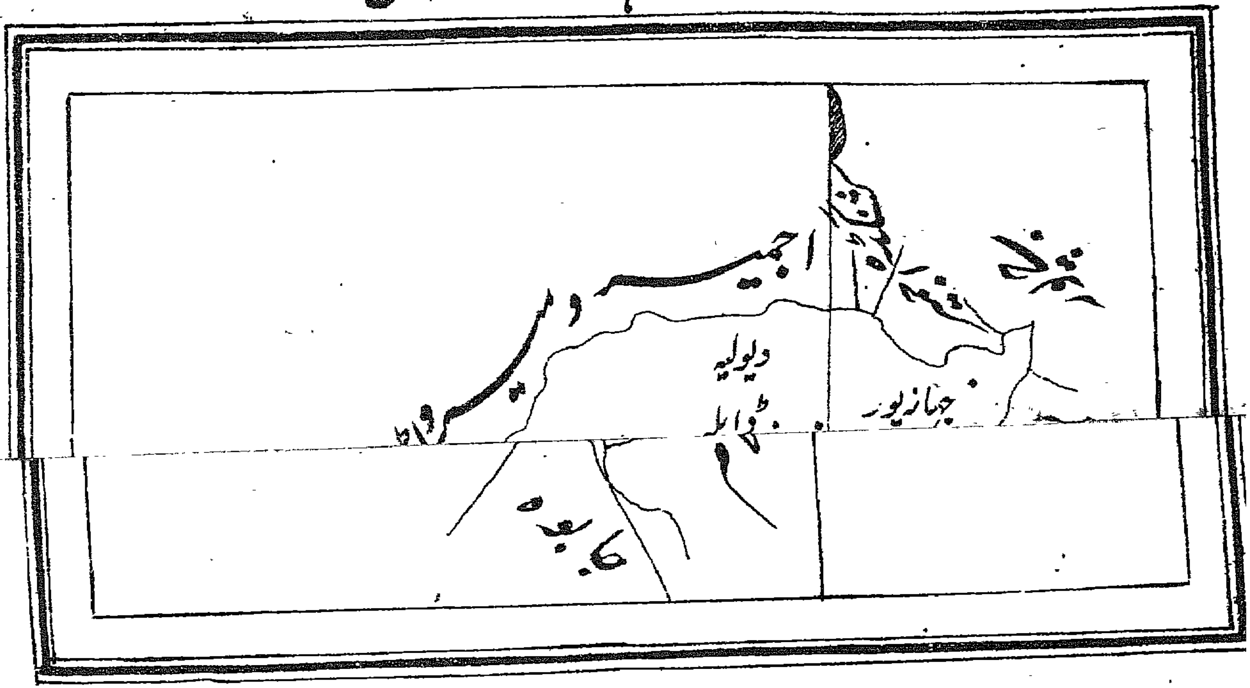
ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک و پرتاب گڑہ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگر پور اور ماہی کانٹہ کی ریاستین اور شمال و مغرب مین سروہی کی ریاست و ضلع گودواڑ علاقہ مارواڑ و ضلع اجمیر واقع ہین۔ माहीकांटा गोदवाड़

خطوط عرض بلد شمالی ٢٣ درجہ ٤٦ دقیقہ اور ٢٥ درجہ ٥٦ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ٧٢ درجہ ٥٠ دقیقہ اور ٧٥ درجہ ٣٨ دقیقہ کے درمیان اوسکا نہایت طول شمال و جنوب مین ١٥٠ میل اور عرض ١٣٠ میل رقبہ ١٢٦١٤ مربع میل ہے آبادی ١٦١٤٠٠ الجبتا

باب سوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ ریاستہای متعلقہ ایجنسی میواڑ



سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے ۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ ارابلی کا سلسلہ ہے اور جیساکہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکہا گیا شمال مین کوملمیر ہوکر اجمیر کیطرف چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چہہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور اودیپور وجودہ پور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گہاٹہ اور احاطہ بہت ہین اون مین بہیل و مینہ وغیرہ لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین بہ آزادی رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین ۔

اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقاً اودے پور مین رانگ کے کانون کی بہت آمدنی تہی اور اوسمین چاندی بہی نکلتی تہی تانبہ بکثرت ہے اور رائج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹاڈ صاحب لکہتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین اونکے پہاڑون مین ہر قسم کی فلزات ہے ۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا گہاٹہ بہی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس و بیرس و دیگر ندیون کے سیلان سے کہ ارابلی سے نکلی ہین زمین کا ڈہال جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف ثابت ہے ۔

कोमलमेर **کوملمیر** اثنار راستہ اودے پور اور جودہ پور کے گہاٹہ ہے اور اوس پر قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودہ پور سے نوے میل جنوب مشرق مین یہہ گہاٹہ کوہ ارابلی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور مارواڑ کے میدانون کی آمدورفت کیواسطے یہی گذرگاہ ہے سنہ ۱۸۱۸ء مین رئیس

جرده پور کی فوج تعینہ قلعہ نے بطمع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کردیا اور
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ۔

جہیل اودے ساگر وغیرہ چہوٹے تالاب اور جہیلوں اور کانکرولی کے تالاب کانکرولی
کے سوائے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جہیل ہے دیبر
کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی
ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ماہی ندی مین جاتا ہے ماہی
اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے۔

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری سابرمتی سوکری
و کہاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکہا گیا ہے کہاری

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودے پور**
ہے کہ ایک گہاٹہ مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک
تالاب ہے ہرطرف سے پہاڑون سے گہرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہہ گہاٹہ تیس میل
طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چہوٹا
مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چہہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چہوٹے
چہوٹے جہیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ
کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکہنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے
مگر قریب سے دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہر ونکی وضع اور طرز عمارت اچہی نہین

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل وگہاٹہ وشہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۴۳۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مر لگا ہوا ہے اور اوس پر سوا تین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ہزار رہ گئے تھے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر وریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگہ نے ۱۵۶۸ء مین آباد کیا تہا شہر اور اودے ساگر تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پاگیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ وشہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ وعمدہ تعمیر کا اوس مین

[illegible]

नौलखा भंडार

سو رہے ہیں۔ بہت اچھے بنے ہوئے ہین بتفصیل کرشن کے دو بڑے بڑے مندر
ہین۔ ان مندرون کے قریب دو تالاب بکسر پتھر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین
ہرایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵۰ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے۔ چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر
ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کھڑا ہے۔ مکانات کا نقشہ بہت
اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین۔ پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ
نامور کیرت کھمبہ ہے کہ رانا کھمبو نے جو سنہ ۱۴۱۸ع سے سنہ ۱۴۶۸ع تک حکمران رہا مالوہ و کीरत थंभ राना कुम्भ
گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تھا۔ یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے
مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون ستون
مین سے ہرایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چھتری ہے
کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اور
منقوش ہین۔
پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین منار ہے کہ سنہ ۸۹۶ع مین تعمیر ہوئی تھی
ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب بیبر صاحب
نے سخت گرمی کے موسم مین دیکھا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تھا اونمین سے
ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے۔ جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ
ایک چھوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ
مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑھائی بہت سہل ہے۔
سنہ ۱۳۰۳ع مین علاؤالدین پٹھان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تھی مگر رئیس سابق
کے بھتیجے کو بشرط ادائے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی چالیس

کردی - ۱۵۳۳ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا -
۱۵۶۷ء مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہوگئے
اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے -
مگر پہر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پہر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پہر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ -

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین -

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد شرقی	کیفیت
जमेर جیرن	۲۵ - ۱۵	۷۴ - ۵۸	اثنائے راستہ نیمچ و جاورہ پر نیمچ سے ۹ میل شمال و مغرب مین ایک تہانہ ہے جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

	نام شہر	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
अम्बाभवानी	امبابہوانی	۲۴	۲۲	۷۲	۵۱	اودے پور سے ۱۶ میل جنوب بمغرب مین
आमली	املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
बागोर	باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۳	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
बिजोली	بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
डाबला	ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
देवगढ़	دیوگڈھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین
दौलतगढ़	دولت گڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۷ میل جنوب بمغرب مین
कांकरोली	کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر نیمچ سے ۷۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے —
कपासन	کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۴۵ میل شمال مشرق مین
लावा	لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیمچ وجودہ پور پر ۱۰۰ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
माण्डलगढ़	مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
मंडल	منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۳۷	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھ دوارہ	۲۴	۵۳	۷۳	۵۱	اودے پور سے ۱۲ میل شمال مین	नाथद्वारा
پلانہ	۲۴	۴۸	۷۳	۵۵	اودے پور سے ۱۵ میل شمال مین	पिलाना
راے پور	۲۵	۲۶	۷۴	۹	اودے پور سے ۱۱ میل شمال مین	रायपुर
راج گدھ	۲۵	۲۹	۷۵	۱۱	بناس ندی کے کنارہ راست پر ۲۰ میل جنوب مین اجمیر سے	राजगढ
راج نگر	۲۵	۴	۷۴	۲	اودے پور سے ۳۹ میل شمال مین	राजनगर
راشمی	۲۵	۲	۷۴	۲۷	اودے پور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین	राशमी
ساہدیوی	۲۴	۲۱	۷۴	۳۳	اودے پور سے ۶۲ میل جنوب مشرق مین	साहदेवी
سانگانیر	۲۵	۲۴	۷۴	۴۴	نیمچ سے ۴۲ میل شمال مین فصیل و رباغ ہے	सांगानेर
ساوہ	۲۴	۴۵	۷۴	۳۹	اودے پور سے ۵۵ میل شمال و مشرق مین	सावा
شاہ پور	۲۵	۳۷	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۴ میل شمال مشرق مین	साहपुरा
سنگولی	۲۵	۰	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۰ میل مشرق مین	सिंगोली
سلومر	۲۴	۷	۷۴	۹	نیمچ سی ۹۴ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے ۱۸۷۰ فیٹ بلند سطح سمندر سے	सलूम्बर

تاریخ قدیم

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکھتا ہے کہ باستثناء جیسلمیر راجپوتون مین صرف اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھہ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تھی رانا صاحب کے پاس اب بھی قریب قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پیشتر اونکے بزرگونکے قبضہ مین تھا – ان انکے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانون کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین ہوئے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین – کرنل صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی اطاعت اختیار کی تھی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبھی نہین ہوئے کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبھی رشتہ داری نکی –

اور کرنیل صاحب نے لکھا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا سرگروہ سمجھا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بھی بہ پابندی دستور قدیم تعظیم و تکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو اقتدار کلی حاصل تھا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایک ہی سلطنت ہوا ہو الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین – اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ سواے

थामस रो سکے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نہ مثل سر طامس رو صاحب ہمکو اس
पोरस بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری رائے
ہین اودے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون
کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے ۔

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے
लव راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو لو خلف رامچندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے
लवकोट کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا
लाहौर تہا مگر انقضاء مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال بغیر تحقیق رہگیا ہے نہایت
معتمد روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی
مین دغا سے مارا گیا تہا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تہی قتل عام سے بچی اوسکو
حمل تہا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر
सती کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہوگئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث
बापूरावल اعلےٰ اور بابا پورا اول نام تہا بہیلون مین بطور بہیل کے پرورش پاکر مشہور جنگی صفت
دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تہا اور ان مہمات مین اپنی کل
ہمجنسون کا سرگروہ تہا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تہا سب ساتہہ کے لڑکون نے کہا
کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کردیا
سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بہی منظور کرلیا ۔

چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بہیل آکر اپنے خون
سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بہی نصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

کبھی اودے پور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کے ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور بھیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تھے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تھے

باپو راول نے جوان ہوکر اور بھی حوصلہ بڑھایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چھین لی تھی نکالدیا ۷۲۸ء مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور اپنا دار الحکومت بناکر راجپوتانہ مین عملداری کی آخرکار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا - اور ایک تاریخ سے یہہ بھی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تھا وہان پھر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی الغرض باپو راول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تھا - खुरासान

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تھا اوس زمانہ کے شاعرون نے اوسکے یہہ اوصاف لکھے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین پھر مستعد و دور اندیش و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تھا - समरसी

۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتھی راج فرمان روائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین ۱۱۹۳ء थानेसर

مین پہر فوج متفق کر کے حملہ آور ہوا اور سمرسی پہر اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتہی راج
गगार کے ساتہہ گیا اون کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بامید فتح بڑہے گی تہا نیسر کے
قریب پہر لڑائی ہوئی۔ تین روز کے سخت محاربہ وخونریزی کے بعد شہاب الدین
کو فتح نصیب ہوئی ہنود کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے نہایت بہادر
اور جنگ آور سرداروں کے مارا گیا۔
करण سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بہی انتقال پر سمرسی کے بہائی
राहप کا بیٹا راہپ مسند نشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسون کا لقب
راول سے رانا قرار دیا۔
लाखनसी راہپ سے لاکمسی تک پچاس برس کے عرصہ مین چیتوڑ مین نو رئیس مسند نشین
ہوئے ان نومین سے چہہ لڑائی مین مارے گئے یہہ کل زمانہ غدر ومفسدہ کا
ہوا ہے مگر سلطنت دہلی کے کل شورش وفساد مین اودے پور نے اپنی خود
اختیاری کو ہاتہہ سے نہ چہوڑا۔
رانا لاکمسی ۱۲۷۵ع مین اپنے باپ کی مسند پہ بیٹہا تہا اسی کے زمانہ مین اول
چیتوڑ کو مسلمانون کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لاکمسی اوسوقت تک صغیر سن تہا
भीमसी مگر اوسکے چچا بہیمسی مختار راج نے علاؤالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر
نکالدیا۔ ۱۳۰۳ع مین پہر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل قائم رکہنے
کی غرض سے علیحدہ کردیا تہا اپنے سب لڑکون کو ساتہہ لیکر دشمن سے مقابلہ
کیا اور دشمن کی فوج مین بہت کشت وخون کر کے خود مع بیٹون کے مرگیا
فتحمندون نے چیتوڑ کو فتح کیا۔

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی
اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤ الدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو هमीर जालोर
نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد سنہ ۱۳۱۲ء میں مालदेव
رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دار الحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤ الدین کا
وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔
اور جب تک اوس نے اجمیر رنتہمبور ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع अजमेर
مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور ننشو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیش کش نکیا رہا रणथम्भोर नागोर
نکیا۔ सवाई श्योपुर

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہوگئے تہے مگرجے پور مارواڑ بوندی
وگوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کرکے اوسکی شجاعت کو خوب نامور
کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہوگیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے
بیشتر تہا۔

ہمیر کا انتظام بہی بہت نرم اور مہربانہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال
رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجہکر
تعظیم کرتے ہین حاصل کرکے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر
رانا ہمیر نے سنہ ۱۳۶۵ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی نامور ہوا केतसी
اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کرکے اپنے ملک
مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی۔ बकरोल
بدنصیبی سے اوسکے سردارون مین سے رئیس بناودہ نے جسکی دختر سے اوسکی बनावदा

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔
اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۸۳ع مین تخت نشین لाखा
ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین
تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر مظفر و منصور رہا
مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکال لینے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین گया
وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی मोकलजी
چونڈا جو دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا चौंडा
سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کئے
اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی
کنیزک زادہ بہائی نے اسکو مار ڈالا۔
چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف
ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل रणमल
والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتھ کرنے
کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ
راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری
سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور
مو چہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دوگے
ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور راوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا
نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فایق سمجہے جانے پر خفا ہو کر جس چیز کو اوسکے والد نے

ہنسی مین اپنی طرف منسوب کیا تہا لینے سے انکار کیا۔ چونکہ اوسکی واپسی مین
رنمل کا ہتک تہا اسواسطے ضعیف رانا نے اپنے لڑکے کی سینہ زوری سے
تنگ آکر خود لینا قبول کیا مگر اس شرط سے کہ اگر اس شادی سے میرے لڑکا پیدا
ہو تو چونڈا دعوی مسندنشینی سے دست بردار ہوکر اوسکا اول راجپوت یعنی
فرمان بردار سردار رہے چنانچہ چونڈا نے اپنے باپ کی خواہش کے موافق قسم
کہائی اور بڑی وفاداری سے اوسپر عمل کیا مگر اس ترک دعوی سے بڑا شہ پیدا
ہوا بڑی اولاد کے استحقاق مسندنشینی تلف ہونے اور اونکے زبردست
جاگیرداروں مین شمار کیے جانے سے ریاست اسقدر خراب اور تباہ ہوئی
جیسے مغل اور مرہٹون کی فوج کشی سے نہوئی۔
سنہ ۱۴۱۹ع مین موکل جی کی جگہہ کہمبو رانا ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ روی زمین रणमल्ल
کے عقلمند بادشاہون مین سے تہا ہمیر کیسی ہمت اور جوانمردی لاکہا کی سی
ذی ہنری اور قدردانی اور دونون کی ذہانت اوسمین جمع تہی۔ اور دونون
سے زیادہ خوش نصیب تہا۔ الغرض وہ ہند وجنگ آورون مین سب سے فایق
تہا۔ سنہ ۱۴۴۰ع مین اوس نے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون کی متفق فوج
کو شکست دیکر شاہ مالوہ کو قید کر لیا اور نہ فقط عوضانہ لیکر بلکہ عطیات دیکے
آزاد کیا۔ بعدہ اوس نے بادشاہ دہلی کو شکست دی اور اپنے ملک مین بتیس[۳۲]
قلعات تعمیر کرکے گہاٹون کو تعمیرات سے مستحکم کیا اوسکو علم کا شوق تہا اور خود
شاعر تہا اوس نے نہایت حسین رانی سے شادی کی تہی اس سے عیان ہے
کہ وہ عورات کے حسن سے بہی ناواقف نہ تہا۔

کہمبو رانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کرکے ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے
کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی۔
उदा हत्यारा
یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اُدوا اور لقب ہتیارا تہا مسند نشین تو ہوا مگر تہوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا
रायमल
اور ملک کی ہتک کی اوسکے بہائی راے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر و رہو کر وہان
بجلی سے مارا گیا۔
۱۴۷۴ع مین راے مل مسند نشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیرپا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کردیا
کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہو گئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین
بہی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نا اتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہو گیا اون کے معرکون کا حال مفصل ازبس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کرکے ۱۵۰۹ع مین رانا راے مل نے انتقال کیا اور
सांगा
اوسکا بیٹا سانگا رانا مسند نشین ہوا۔
سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلےٰ ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسّی ہزار سوار۔ سات
راجہ اعلےٰ درجہ کے۔ نو راو۔ ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت۔ پانچسو
आमेर
جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے۔ روساء مارواڑ و امیر اوسکے مطیع تہے اور
گوالیار۔ اجمیر۔ سیکری۔ رایسین۔ کالپی۔ چندیری۔ بوندی۔ گاگرون

गागरौन बूंदी चंदेरी कालपी ३७ रायसेन सीकरी अजमेर ग्वालियार

رام پورہ - آبو کے رائو خراج گذار و جاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے - रामपुरा आबू
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع
کیا اور پہر دہلی و مالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹہارہ دیرپا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقامات
بکرول و گہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا - बकरोल घाटोली

مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب شبہہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو
حاصل ہوگی یا بدستور ہنود کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر اور دہلی
و آگرہ پر قبضہ کرکے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱ - فروری ۱۵۲۷ء بمقام
موضع خانوہ علاقہ راج بہرت پور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا دبائے
چلا جاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -

قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گہرا ہوا بیٹہا رہا - گناہون سے توبہ کرکے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی و نقرئی پیالون کو توڑکر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکہا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا اساس تہا اوسی شب کو امیر درباری و سپاہی و لشکری असास

لوگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھ
تھی ہم نے زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تھا اوسکو نمک ملاکر बयादोस्त
سرکہ کردیا۔

ہندو بھی اپنی طرف سے مستعد تھے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۷ء کو انھیں لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر مقام بیانہ سے ہندون پر حملہ کیا کئی گھنٹون تک بڑی
خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہ تھا فوج ہنود کا ہراول سلہدی सलाहदी
رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود راناکو مع عمدہ ترین سردارون रायसेन
کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بھاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تھا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ مین قدم نہ رکھونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بھی آگھیرا مقام بسوہ واقع سرحد वसवा
میواڑ شاید کسی کے زہر کھلانے سے انتقال کیا۔ ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائم مقام بلکہ ہندوستان مین نہایت
مشہور فرمان روا تھا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکھی جاوے تو بیجا
نہین ہے۔ سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تھا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکھین تھین۔ انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تھی۔ ایک آنکھ تو بھائی سے لڑنےمین جاتی رہی تھی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کھو بیٹھا تھا۔ ایک لڑائی مین ٹانگ لوٹ کر
لنگڑا ہوگیا تھا۔ اور تلوار و بھالے سے اوسکے جسم پر اسی زخم تھے دلیرانہ مہم
کرنے مین مشہور تھا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تھا

اور مشہور ناممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اسکی بڑی ناموری ہوئی سجانوہ مین جسکو اوس نے میواڑ کے شمال مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا ہی دوراندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت کرنا غیر ممکن ہوجاتا - अली

سانگا رانا کے بعد سنہ ۱۵۳۰ع مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکہہ سے دیکہکر اطمینان کرلیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم وکاست چہوڑکر بابر بہاگ گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن کو لے گیا تہا مارا گیا - रतना

سنہ ۱۵۳۵ع مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدبرائی غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر شاہ چیتوڑ کو فتح و قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت نے پہر قبضہ کرلیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی - سردارون کے ساتہہ سختی سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے کنیزک زادہ بہائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف बिक्रमाजीत बानवीर

اوسوقت تک تہی جب تک سانگا رانا کا پوتا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا استحقاق حاصل کرنے کے لایق ہوا - اسکا اودے سنگہ نام تہا -

وہ سنہ ۱۵۴۱ء مین سند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا کہ گویا اطاعت کرنیکو واسطے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون کے قابو مین رہتے ہین سنہ ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاصرہ کے بعد اوسکی دارالریاست کو فتح کیا -

اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار مارے گئے نورانیان اور دیگر عورات جلکر مرگئین اسوقت مین عورتون نے بہی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر زنی کی تہی اودے سنگہ گروہ گिरवा
کے کہاٹہ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر राजपीपला
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مرگیا -

اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر परताप
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہوگئے تہے تاہم اوسمین دادا کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور متوسلون مین سے جسقدر بہم پہونچے جمع کرکے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ کرنیکے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل روسا راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر صرف اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بہی عین اوسوقت مین کیا تہا جب اوسکو تو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تہی اور جودہپور کا رئیس صرف رشتہ داری کرنیکے جلدوے مین سولہ لاکہ روپیہ سالانہ

جمع کے چار اضلاع حاصل کر چکا تہا ۔ مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے ۔
اگرچہ ہلدی گہاٹ کے میدان پر سنہ ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلف و وارث نے شکست हलदीघाट
فاش کہا کر اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹہا کر اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندہ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نہ رہی تہی کہ اس جلا وطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لاثانی
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتہہ آیا اوس نے
بدل کر پیچہے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے سنہ ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڈہ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کر کے سنہ ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا ۔
اوسکا بڑا بیٹا امر رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی अमरा
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کئے سنہ ۱۶۰۸ء
مین اوس نے دیوپر فوج شاہی کو شکست دی ۔ جہانگیر نے بطور انتقام امرا देव
کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہین ہوا اسکا सुगरा
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹہہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیہر
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتہہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزا دہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہا منور کے گہاٹہ مین فوج پہنس परवेज
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لیق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس खामनोर
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بیٹونکو جمع کیا مگر کچھہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر اسقدر کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶- تاریخ روز یکشنبہ کو [کسی مہینے سنہ ۱۶۱۴ء کے] رانا نے کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیش کش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑکر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹہا کر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تہا واپس کر دیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امر اسنے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پہر نہ نکلا۔

करी

समरा

سنہ ۱۶۲۱ع مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹھا جب خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تھی احسان کرنا جہانگیر کو بہی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کر کے وہ سنہ ۱۶۲۸ع مین مر گیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسند نشین ہوا یہہ رئیس بعمر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چہبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ع مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تہا اور جس نے اس رانا کے پاس یہہ پیغام بہیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتہہ باندہا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تہی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے سپاہ بہیجی تہی اوسکو قتل کر کے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بہی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۶ع کے قریب اوس پُر شر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھ کر بھیجا کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذو الجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت حضور اعلےٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش اسمین ہے کہ شاہان و امرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی فراغت و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تکمیل و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وجود و امیت مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی سب پر یکسان توجہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔ जगतगुरु

حضرت محمد نور الدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتہ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کر کے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُر خیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت
وشان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور
ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو و مذہبی لوگون سے تعصب کرکے
برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے

ब्रह्मण
सेवरा
जोगी
वैरागी
सन्यासी

اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ و بیکس
خدا پرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچھہ بھی
اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک و مذہبی کہتے ہین تو وے آپکو رہنمائی
کرینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور
مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو
پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور
بت خانون مین بھی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین سطح عبادت وہی ہے
غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے
خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور
ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض
و نکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر
خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران
یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی
نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

که اول رام سنگهه سے جو ہنود مین مقدم سمجها جاتا ہے مطالبه کیا جاوے اور بعد رامسिंह
ازان اس نیچر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکه میرے مقابله مین آپکو کم مشکلات
واقع ہونگی ورنه سور و مگس کو اذیت پہونچانا علوہمتی اور دریادلی سے بعید
ہے تعجب ہے که وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان وعزت کے قواعد کی
ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امراء سلطنت کو طلب کرکے اودے پور پر حمله کیا
مگر راج سنگه بهی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نه تها اول تو ایک مرتبه
فرار کرکے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا که بیدم
ہوگیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بهگا دیا اور ممالک
مقبوضه شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کرلی اور
اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہوگیا که اب ہمارا کچهه نقصان نہین ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ع
مین وفات پائی ـ

جے سنگه اوسکا بیٹا راناہوا اوس نے حسب تذکره بالا اورنگ زیب سے محصول جैसिंह
جزیه نه لگانیکا اقرار کرا کے صلح کرلی تهی ـ ابتدا مین چست وچالاک تها مگر بابعد
عیاش اور آرام طلب ہوگیا اوسکے کل زمانه مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ع
مین وه مرگیا اوسکا بیٹا امراجو اوس سے مخالف تها مسند نشین ہوا ـ अमरा

امراوم نے سوله برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین
شریک ہوا چونکه اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہوگئے تهے
میواڑ مارواڑ وجےپور مین مسلمانون کے مقابله کیواسطے باہم اتفاق ہوا ـ

مگر بخوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی
فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی
باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا فایدہ اوٹھایا اودےپور کا جو نقصان
ہوا خود آشکارا ہوجاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی ۱۷۱۶ء کے
پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور ۱۷۳۴ء تک

संग्रामसिंह

حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تھے
پہر شامل ہوگئے ۔ یہہ رانا مربی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا
مستقل مزاج تہا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تہا اور بہاری داس
پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تہا اسی کے عہد مین ۱۷۱۶ء سے ۱۷۳۴ء تک مغلیہ
سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خودسر ہوئے مرہٹون
کا اقتدار بڑہا ۔

जगतसिंह

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا
امرا کے زمانہ مین ہوا تہا از سر نو سبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان
بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تہی اون سے اودےپور کی رشتہ داری
ترک ہوگئی تہی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تہا اور شاہان دہلی کے خلاف
جب اتفاق وتعہد کرتے اودےپور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اونپر
مشروط ہوا کرتا تہا اور یہہ بہی مشروط ہوتا تہا کہ اودےپور کی لڑکیون سے جو
اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بہی فایق متصور ہوکر مسند نشین
ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی ۔ اور مرہٹون نے اون مین اپنا

مطلب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگہ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی اور اونہون نے ماتحت سمجہکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ ۱۷۳۶ع مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔ बाजेराव
مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا سنگرام سنگہ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران حال براہ منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگہ کی شادی راوت سلومر کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے ۱۷۴۳ع مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگہ مسند نشین ہوا مگر مادہو سنگہ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگہ نے سیندہیہ سے استعانت چاہی ۱۷۴۷ع مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش راوت سلومر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت सलूमर

بیدخلی الیشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکرکو
طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح
مرہٹون کی دست اندازی نے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان
کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی افیون نے رفع نزاع کرکے مادہوسنگہ
کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دلوادیے مگر راجپوتون مین
ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے
ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ
مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۷۵۲ع مین میواڑ سطح شورش
و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے
सेवाजी کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم
जनकूजी جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

रघुनाथराव
राजसिंह ۱۷۵۵ع مین رانا راج سنگہ دوم مسند نشین ہوا اسکے سات برس کے
عہد مین مرہٹون کے حملون اور اداے فوج خرچ کی زیرباری سے ریاست
ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے
واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔
उरसी ۱۷۶۲ع مین راج سنگہ کا چچا رانا ارسی حکمران ہوا یہہ ایسا تند مزاج تہا اور
سردارون کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی
بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین۔ ادہر سردارون نے

रतनसिंह سرکشی کرکے رتن سنگہ خلف راج سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا
رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا - اودہر سیندہیہ و ہلکر اور دہار اسیجہ بیجہ
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہہ کر خوب فائدہ اوٹھایا -

فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا
उज्जैन سخت محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
अमरचंद्दवान نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بہ دہ گو شش
اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑ دی
جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑ ڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر از سرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر
قرار یافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کا
سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹھہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس
जावद जीरन नीमच मोरवन لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود - جیرن - نیمچ -
موروَن - رہن کئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - سنہ ۱۷۷۱ع مین ہلکر
नीमाहेड़ा نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور موروَن بہی اوسی کے ہاتہہ آیا - اور ضلع گوڈوار
गोड़वार کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے
گیا گذرا ہوا -

الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ
اضلاع کہو دئے اور انجام کار تندخوئی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلون کے
ہاتہ سے نہ بچا یعنی ۱۳۰۱ع مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین
قتل کر ڈالا —

हमीर
رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی
کمال کو پہونچی کل سرزمین مطمع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور
و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیر امرچند
کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی
اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند
کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات
اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک
قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چہہ برس گدی پر رہا اوسکی عنقریب کل عہد مین ریاست کا انتظام
बेगू
اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے خراج سے بغاوت کر کے
چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ
پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نکر کے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے
مدد چاہی — سیندہیہ نے مفسد سرداروں سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہ
रतनगढ़
खेड़ा
روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گدہ — کہیڑی — سنگولی —
सिंगोली
پہر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ — جوتہہ — بجور — نندوری — ہلکر کو دیدئے اور تمت بہ

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکھ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکھ روپیہ
سالانہ آمدنی کا ملک لیا تہا۔

۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بہائی بہیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکہے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکہے تہے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ وفساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تہے بیشک اس انقلاب مین کبہی اوسکی تقدیر یاور ہی ہوجاتی تہی مگر بہت کم اور عرصہ بعد جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تہی کہ اودے پور کے حق مین کچہہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندہیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے معرض تاخت وتاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس وبیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تہا تب دفع الوقتی ہوتی تہی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار وجاگیردار طعن وتشنیع کرتے تہے اون مین سے جو زیادہ زبردست تہے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بہیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور تہی راجہ بہیم سنگہ والی جودہپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتہہ اوسکی نسبت بہی ہوگئی مگر ۱۸۰۳ء مین راجہ بہیم سنگہ مرگیا اور بجاے اوس کے مان سنگہ جودہ پور کا راجہ ہوا بشمول ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

भीमसिंह

लार्ड वेलजली

लार्ड कोर्नवालिस

किशनकुंवर

मानसिंह

सवाईसिंह

ازدواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور وجودہ پور کی ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق بازمزاج کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست کی - اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیرخان غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلایا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر اپنی طرف کرلیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیرخان کے مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہوجاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو ماردیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ -

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ماں راجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی عمدہ حسب ونسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ ہوا تہا ان اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز بے محل نہین ہے -

وغاباز و خونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہاں مکار راجیت سنگہ اوسکا شریک ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر مگر اقتدار و حکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے تو بہی حرص و طمع کی انتہائی تدبیرون مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سوائے ہر ایک شے کو قربان کر سکتا تہا مانع نہہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور مان سنگہ کی رانی ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہو گیا کہ اگر بائی کو راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش و عتاب سے ذلت اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت و تاراج کرے گی۔

یہہ ٹھہری کہ کشن کنور مر جاوے۔

مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہو کر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک پڑے ۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت شدید سے آگاہ کر کے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیمچہ لیکر گیا مگر جب وقت پیاری کشن کنور بچگانہ ناز و انداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریائے غیرت نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو بہول گئے نیمچہ گر گیا نادم و ذلیل ہو کر باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کرکے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبہی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تہی کبہی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز والتجا کرتی تہی مگر تقدیر سے چارہ نہ تہا اوسکا مرنا لابدّ ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت وغیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہو چکی تہی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا مشاطہ قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب واستقلال سے تسلیم کرکے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت واقبال کی دعا دی جب ماں نے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کرکے کوسنا شروع کیا تو اوس کی اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

ماجی تم پہر ہی منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجہے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پہر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گزار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجہے زندہ رہنے دیا۔

تاوقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بہی قے کیا اور پہر ڈالدیا۔ اسپر بہی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان ابہی پر منحصر تہا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمت
نے بانی نسل یعنی باپو روال کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی۔
مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور اجیت سنگ کو اوسکے بیحس و حرکت دیکھے بغیر
صبر کہان تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بھی جوش ہوا
افیون کسومہ کی ایک گھونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت
کرکے پی گئی۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل
ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا۔
کمبخت ماںبھی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کھانا پینا چھوڑ
دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔
خود خونخوار خان نے بھی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے
اس طعن کے ساتھ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی
کو بوجھون مرتے تھے۔ مگر ابھی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی
اس سے بھی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت संगरामसिंह सकतावत
کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تھا اس حادثہ سے چار روز بعد دربار ست अजीतसिंह
مین آیا عالی دماغی اور بکمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تھا
اور نہ اپنے آقا رکی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکھا کہ کمینہ مکار
اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے
سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزار ہا سال سے सीसोदिया
بے آلایش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبھی نہ چھل

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
प्रायश्चित्त پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائشچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپوراول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکہلائے ہین - رانا نے دونون ہاتہون
سے اپنا موہنہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو موہنہ
राम निपूत دکہانیکو جگہہ نرکہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام ونشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹہان نے شہر پر حملہ کر دیا تہا یا وہ زنانہ
बापदादा مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہین مر سکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
शाकों سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپوراول کا بیج تو بہگوان بچا لیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹہان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
धोलकर کیا ہوتا کیا وہ تمکو گہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش وحواس کہو دیئے
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر اس کیواسطے فریب و بدکاری سے تمکو پہنچنا
نہ تہا تو بچارے کشن کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

والی ہے۔
جس شخص نے اپنے آقا اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکے واسطے بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے بیاہی گئین مگر آیندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی مہارانا کو ایک دفعہ سوائے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ رہی تہی کیونکہ باوصف جوانی اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگھیلی رانی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو تیسرا امر سنگہ ہوتا۔

اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی श्राप
عورت اور دو لڑکے مرگئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہ پیدا رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس یہی کافی ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے
خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر पिंडारा
تک راناصاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی جب اوس مہم پر انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر بیچراغ پڑے ہین راناصاحب کا اختیار بالکل موقوف ہوگیا ہے افسری و ماتحتی کے کل روابط فسخ ہوگئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبا لیا تہا از سر نو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا رانا صاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہارانا صاحب نے سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا
नीमाहेड़ा اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودے پور
नवाबमीरखां کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب میرخان
शोरसाहब کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شور صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوا دیا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جبسے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین
اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین۔ ان سردارون
مین سے اکثر پہلے راناصاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف
چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلومبر — चोंदा चोंदावत
کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکھتا ہے اور جب ۱۸۱۸ع — सलूमर का रावत
مین فیمابین سرکار انگریزی و راج اودےپور عہدنامہ ہوا تب راوت کے
اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تھی کہ منظور
نہین ہوئی۔ دوسرے درجہ پر سلکتاوت ہین۔ جب سرکار انگریزی سے
تعہد ہوا یہہ سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خوداختیار اور علیحدہ ہورہے
تھے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تھا۔ مہارانا صاحب
اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا۔

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴- مئی ۱۸۱۸ع
کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار
نے دوسرے سے چھین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے۔
رکھواڑہ بھوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی۔ — रखवाड़ा भूम
دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا۔ — दान बिसवा
کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری نہونے دیگا اور نہ باوریہ۔ مکھیا تھوری — बावरया
وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور رسوا سے اونکے — मोघीया थोरी

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر مسکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

वनजारों व्यापारियों

دیشی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پھر اپنے
گھر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دس روز پیشتر سالتمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سواے اون سردارون کی
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گھرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت جب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टों

جاگیردار جو اونھین کے دیئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

جو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور अजीतसिंह
کرینگے جو کوئی شرایط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا ور اوسکو رئیس سزا دے
تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہوگا جو کوئی منحرف ہوا اوسکو اکلنگ جی اور سری एकलिंग
دربار کی دُہائی ہے श्रीदरबार

دستخط مہارانا صاحب   دستخط کرنل لوڈ صاحب   دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سرداروں نے منظور کیا تہا کہ جو زمین بچالیس برس کے
اندر چہین کر یا اور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کردینگے اور اپنی آمدنی
کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سالتمام مین
ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہینگے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر
ملک سنہ ۱۷۶۶ء کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سر نو شامل کیا جاوے
مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سوائے
مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون छटोंद
کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول
کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ
سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے
حیلتاً لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے سنہ ۱۸۲۷ء مین دوسرا
قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور
اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار
روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکار کے

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق
و منظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت نہ دی

कौलनामा قول نامہ

कोपसाहब جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب اور
اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل سنہ ۱۸۲۷ء میں منظوری
کے واسطے بھیجا

भीमसिंह قولنامہ فیمابین مہارانا بھیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ
جو سنہ ۱۸۱۸ء میں قرار پایا تھا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تھا حقوق متعلقہ
اور فریقین کے فرایض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے میں غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے
مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرایط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے
سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہیں

छटांद ۱ خالص پیداوار کے چھٹے حصہ کے بموجب چھٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی
قسطوں سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہینگی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ
اور کچھہ نہ لیا جاوے گا

۲ ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے
اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سال تمام میں تین مہینے تک نوکری بعد
انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہو جاویگی

۳ پردیسی بیوپاریوں کو جو اس ملک میں ہو کر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو
میں ٹھیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکو حفاظت

ہین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت
کے ذمہ ور ہون گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانو سے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی
حفاظت کے ذمہ ور نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار
لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔ कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل بہوم جو سمت ١٢٢٢ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دہونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہری سے جاری نہونگی धौंस रोज़ीना
بلکہ عند الضرورت دیوان کے محکمہ سے جاری ہونگے۔

شرح نا مقدار معینہ پر رہیگا مگر تاتلون کے واسطے ہرگز نہوگا۔

اس پر سنہ ١٨٣٩ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل روبنسن रोबिनसन
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب
کے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد
کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈو صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست
کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ
مین رعایا، ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

سنہ ۱۸۱۹ء مین [illegible] لاکہہ [illegible] تھی سنہ ۱۸۲۱ء مین [illegible] لاکہہ [illegible]
ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکھا کر کرنل ٹوڈ صاحب
نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا
مگر اون سے اچھی طرح کام نہو سکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی
آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر [illegible] لاکہہ [illegible]
چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسیقدر
اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
بہادر کئے بغیر کار براری نہوئی۔
باقیات خراج و خراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کئے گئے اور
مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کر کے جمع و
خرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی
یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی
امور ریاست چودست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور
سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسیقدر
کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا
درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین
ہر طرح غدر ہوگیا۔
سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرکشا پیشہ

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا سبب مغلوب کیا اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکھنا مناسب متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز پسند نہ تھی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تھی اسواسطے بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تھے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کے سواے اور کچھہ مطالبہ نہوا ۱۸۳۳ء مین اس بندوبست کی میعاد ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹھہ برس کیواسطے پھر بخوشی تمام انتظام انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کئے ۱۸۴۳ء مین مہارانا صاحب نے اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تا خوشی سرکار انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۴۷ء مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ کے ذریعہ سے اس علاقہ کو براے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود نیمچ و جیرن وغیرہ کے واپسی کا دعوی کیا اور اون کی حکومت ایسی پوچ و ظالمانہ تھی کہ اونکو اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچھہ طے نہوا اور دیہات

जावद
नीमच
जीरन

[मेवाड़ मेरवाड़ा] میواڑ علاقہ میرواڑہ بخیر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

[भीमसिंह जवानसिंह] ۱۸۲۸ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسندنشین ہوا نخوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غائت کو
[कोर्ट ऑफ डाइरेक्टर्स] پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ء مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مرگئے۔

[बागोर सरदारसिंह] باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو
مہارانا ہوتے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساٹہہ ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تندخو تہے سرداران راج اون
سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور
ہوئی ۱۸۴۲ء مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیر باری رفع ہو

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔
اودے پور سے جنوب وجنوب بمغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت
سرداران بہیل وگراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار برائے نام اودیپور بھیل गिरासिया
کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اونمین مہارانا صاحب کا
کچہہ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال
تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت وامنیت کے
جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے
اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ
کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج
کے رکہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر
کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن وعافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح
سنہ ۱۸۳۸ع مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے
مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی
آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ गिरासियों
سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی
درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے
فوج بہرتی ہوئی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور
کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے
بہیلون کی سرکشی وفساد کا انسداد ہوگیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ اوس भीलों

सुपरिन्टेन्डेन्ट खेरवाड़ा

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین سرداران راج سے سنہ ۱۸۲۷ء مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے عدم تعمیلی مین پڑا رہا راج اودے پور کی ظالمانہ تدبیرون سے سردارون نے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرائط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے اسواسطے سنہ ۱۸۵۴ء مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج بتخطی

میجر رونسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ रोबिंसन

مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۵۴ء

ازانجا کہ بہی بیسا کہہ بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۴ مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۱۸ء کو واسطے فوائد فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرائط پر عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرائط آجاوین اور دیگر شرائط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل کیجاوین مرتب کیا جاوے اور وہ ہر ایک سردار جمع ہوں تب ہر ایک سردار کو بتشریح و تفصیل سنا کر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہون اور شرایط مندرجہ پر لحاظ کامل رکھنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط و گواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تھا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط نہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ و تبادلہ شرایط قولنامہ
مذکور کو منظور و قبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی रोबिन्सन्साहब
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ع سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرایط مندرجہ ذیل کہ
بمفید جانبین ہین زیادہ ہوئین —

اول قولنامہ مین لکھا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی و تشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کئے جاوینگے مگر اونہون विराड़
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
از سر نو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی पट्टा
ہو —

دوم سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہیگا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹھیرایا جاوے گا کیونکہ ٹھیرانے سے اونکو خرچ و تکلیف زیادہ ہوتی ہے
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل انقضا

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین
اگر کم آدمی رکہین گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی ۔
ملک میواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے
حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون
سے کچھہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے
محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے
بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہے
ایام سلف مین ڈاکوؤن کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور डाकुवों
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو
سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین ۔
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ دستک دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچھہ مطالبہ نہو مگر سردارون

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب لکہا یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے सीरव
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹوند زر نقد یعنی فی روپیہ دو آنہ छटोंद
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوای
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج بمقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر छटोंद
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین छटोंद
منہائی کیجاویگی۔

مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نکرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔

چونکہ اکثر سردار ادائے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبوری
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنی

ضرورت نرہیگی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تک چہٹوند ادا نکریگا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے اور پہر واگذاشت نکیجاوینگے داخلا چہٹوند کی قسطین منگسر سدی ۱۵ اور جیٹھہ سدی ۱۵ مقرر کیگئی ہین — دستخط — راوت بخت سنگہ بیدلہ والہ — راوت پدم سنگہ سلومر والہ — راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ — راوت سالم سنگہ — مہاراج ہیر سنگہ — راوت امیر سنگہ — راوت ایشری سنگہ — راوت ڈولہ سنگہ —

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب اونکے حقیقی چہوٹے بہائی کہ متبنی ہوئے تہے مسند نشین ہوئے — راج کی بربادی کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تہین — جون سنہ ۱۸۴۶ع مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو سنہ ۱۸۲۶ع مین بقدر تین لاکہہ روپیہ سکہ اودےپور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سالانہ سکہ انگریزی مقرر ہوا —

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر نزاع و فساد ہوتا رہا سنہ ۱۸۴۲ع مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بہی کچہہ عملدرآمد نہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے ہین اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو قرق ہین اور بےسبب و بےبنیاد حیلون سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

سنہ ۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیما بین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی ۱ سمت ۱۹۰۱ مطابق ۸۔ فروری سنہ ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دس قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوپ صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت و موجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

(۱) قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دس روز پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سنا کر گہر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچھہ عذر نکرے گی۔

اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زر نقد طلب کیا جائیگا -

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چہٹوند بحساب
فی روپیہ دو آنہ ساڑہے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرایط قولنامہ سابق
کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین
چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون
غارتگرون باروٹہیون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ ندین بلکہ جو
वारोटियो
مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کرکے مع مال مسروقہ کے جو اونکے
پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اودے پور وچہپور وجودہ پور جس ریاست
کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین -

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے
نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین
पंचायत
چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر
کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات
وفیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی -

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہیگا
اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہارانا جوان سنگہ صاحب
کے بخوشی و دلجمعی چہٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے -
سرداروں سے غفلت یا شرایط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب
دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار   راوت ناہر سنگہ
महता शेरसिंह

راوت پرتہی سنگہ   مہاراج شیر سنگہ   راوت دولہ سنگہ۔ महाराज
سنہ ۱۸۵۱ء مین مہارانا صاحب نے سکومر اور دیوگڈہ کے راوتون کی پاستون रावत सखूमर
مین سے اجزاء اعظم ضبط کرلیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر देवगढ़
دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کرلیا مہارانا صاحب اور سردارون
نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات
کامل کی گئی آخر کار کرنل سر ہینری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل करनल हेनरी लारन्स साहब
مرتب کرایا۔

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نااتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف بمراد عافیت ملک وخوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہرایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کردئے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا

मेवाड़

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین ۔

یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولناموں پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاوے گا ۔

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہو گی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی ۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاوے گا مگر پہر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا ۔

سلوم کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ اداے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجاے دو سوا

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بہیجتے ہین ایک سوار
اور دو پیادہ نوکری ہین اور بہیجا کرینگے —

اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور
فی پیادہ چہہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری مین نہ پہونچنے پر
سردارون سے بہی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت
کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب
کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعینات کی
تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا
صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے —

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چہٹوند اور نوکری
علیحدہ علیحدہ دینگے —

قلم دوم قید[سلہ] یعنی رسم تلوار بندہن کی بابت سردارون سے اصل
آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار
سے رسم تلوار بندہن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چہٹوند کے مطالبہ سے
بری رہیگا —

آمیٹ — گوگوندا — کانہور — مانیرہ کے سردار اور کل کشناوت اس
رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے
کہ تعداد نذرانہ مہاراصاحب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی
صدی آٹہہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے —

[سلہ] قید داؤ تلوار بندہن یعنی نام ترکی
कैद तलवार बंधन

जमेट
गुगोंदा
कान्हेाड़
किशनावत

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و غارتگری کے کہ جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا کرین سرداروں سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

डकैत चोरी

बावरया मोघिया बागेडियां चोरों

قلم چہارم سرداروں کو لازم ہے کہ سارق - ڈکیت - تہوری - باوریہ - سوگہیہ - اور بارو ٹہیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و مفروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چوروں کو پناہ دیتے ہین مثل چوروں کے مجرم قرار دئے جاوین گے اونکو باتفاق راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و بنجارہ و مسافروں کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سرداروں کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونہوں نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے پر سردار جوابدہ سمجھے جاوینگے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت تصفیہ کرینگے۔

वनजारा

کل مقدمات چوری مین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ سے حتی بہی سعی کرائی جاویگی۔

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے
لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ
اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ
لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی جناب پولیٹکل
ایجنٹ قسطیں مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے
۱۔ مہارانا صاحب کی مسندنشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر
اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک
یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار
سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا۔
۲۔ جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل
پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا
بہیم سنگھ صاحب کے راج مین لیے جاوین گے۔
۳۔ جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار جात्रा
پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں
مین جو کچھہ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ
لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران سلومر و دیوگڈہ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

भोम घर जागीर उदक

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات و قطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد دستاویزات واودک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب با دو چار یا چہہ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیساکہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری وغارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

भोमिया

दान बिसवा लागत घर लासर बेगारी

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاکہ یعنی ہیزم و کاہ شتران ریباری و خانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل
کیے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سے جو
مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازآن لگایا گیا ہے وہ موقوف
ہوگا دان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت लागत
مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور बिराड़
جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

قلم تیرہوین جیلخانہ۔ ڈاکن۔ بھوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بھاٹ डाकन
چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام भोपा डाकनों
بمنظوری مہارانا صاحب جاری کئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ भार चारनों
اطاعت کرین۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے۔ त्याग
ایک آنہ روز سے کم اور آٹھ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو
نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران
راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی پنچکس نیک رویہ و باعلم
مقرر کئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور
ساتون باتفاق رائے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور
طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و
دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

منظور کرینگے۔

قلم پندرہوین مقدمات سنگین وغیرہ جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف وغیرہ مقدمات درمیانی رعایا و ملازمین سرداورن کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔

سردارون کی تجویز کا مرافع دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین۔

[illegible] **قلم سولھوین** سرنا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون وڈکیتی وٹھگی کے جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

[illegible] **قلم سترہوین** بہاجگریا یعنی صاحب مورونی کپتان ٹوڈ صاحب کے وقت مین ناجایز تھا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیرخواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

[illegible] **قلم اٹھارہوین** مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون [illegible] کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور راکھی یعنی دوہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

[illegible] **قلم انیسوین** ڈاکن بہوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہو سکیگا و زہرخورانی و فعل شنیع وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

راج سے دست اندازی نہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور اونمین بہی جرمانہ کرنیکے وجوہات درج ہونے چاہئین اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیاکرین اور اجنسی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہادیاکرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے ۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کردیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی۔

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معزز اور خیر خواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف راے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔

قلم تیئسوین اراضی تابہ دیہات الکلنگ جی و ناتہدوارہ و پنچولی بہاریداس اور چوبے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل مانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوا

दास
दीवान

धर्म शास्त्र
बेवा

इक लिंगजी
नाथद्वारा
पंचोली बि
हारी दास
चौबे

मांग

عدالت جسکا حق ہے اوسکو بلے اور پہٹونڈ کے ساتہہ وصول نکیا جاوے۔ कुदोद

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد ہون اور مرمت وغیرہ سے اچہی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ ضبط نکئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔ पंचोला तालाव

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرین گے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہوگی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچہہ سود نہ لینگے اور ہر چہار مہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کردیا کرین گے اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرین گے۔

قلم چہبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تہی اس پر اب کچہہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچہہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچہہ رنج ہووے ہر گاہ اپنی دادرسی حاصل کرسکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہون گے اونکو سردار اپنا دشمن سمجہین گے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوین گے مگر صرف معزز آدمی مقرر کیے جاوین گے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کی ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہاں اونکی خوشی ہو بے تکلیف رہین اون سے کوئی مزاحمت نکرسکے گا۔

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔

مہتا شیر سنگہ — راو دیوگڈہ — راو بہیسرورگڈہ — راو کانور کے دستخط ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرائط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو فسخ و کالعدم کردیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تہے اونکی حفاظت کی سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا صاحب نے سالہ ۱۸۶۱ع مین ضبط کرلی تہی واپس دلائی گئی۔ महताशेरसिंह राव देवगढ़ राव भेसरोरगढ़ राव कानोर

بتاریخ ۱۷۔ نومبر ۱۸۶۱ع مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے بہتیجے مہارانا شمبہو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجاے اونکے تخت و مسند نشین ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد بیرگشی و بدچلنی ظہور مین آئی کہ ظلم و تشدد بلا بازپرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی مین خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگون نے اوباشی پر آمادہ کیا آخرکار لاچار آیا کہ یا تو ازسرنو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو منتظم کار ریاست کیا جاوے ۔ چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم و نسق ریاست سپرد کیا جاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی پنچایت جسمین ایک سرپنچ اور دو پنچ ہون مقرر کیجاوے جس سردار کو پنچ مقرر کیا گیا اوس نے اختیار مطلق بلا شراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز शंभूसिंह

بہی کارآمد نہوئی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو پچون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کارکیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنیکی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہرطرح ریاست کو فروغ ہوا اور فیج کو بھی کمک تیار ہوئی —

دیوگڈہ کے سردار نے سنہ ۱۸۵۸ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگہ صاحب اپنے دیہات منضبطہ مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کرلیا تہا اور سنہ ۱۸۵۹ء مین وقت انضباط قولنا سے اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور اران نزاع بدستور جاری رہا تاوقتیکہ سنہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹیکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال وجواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۶۲ء

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مسند نشینی پر اہلکاران وٹہاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اور سیپور اور سردار دیوگڈہ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال وجواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ ادائے اخراج نوکری کیا کرون ۴۲ سوار اور ۴۰ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور معاف رہے یہ خراج کو دیئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب ہے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر بہ آیندہ رہ کر ادائے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبھی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہی میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تہا مہاراجا صاحب مرحوم نی دیا بہائی کو دہمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہوا لیا اور ان مین سے پچیس ہزار روپیہ دے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ تاہر سنگ وارث یا استحقاق نہ تہا اسواسطے اور ریاست لینے کیواسطے راج کو ڈیرہ لاکہہ روپیہ دیا تہا سو بہ نظیر کار آیندہ نہین ہو سکتی اس خاندان سے نذرانہ مسند نشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاتا	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسند نشینی سے معاف رہے۔
۳	مہاراجا صاحب مرحوم نے مجھہ سے رام سنگہ زیر خرچ کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹہارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی کل جایداد ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج	
	وصول کیا لیبدازان رام سنگہ کی جایداد ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیا اوس سے وصول نکرسکا ـ	روپیہ واپس ہونا چاہیے ـ		देस
۴	مہارانا صاحب مرحوم نے میر چند و پتہا ضبط کرلیے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر للعہ/ ـ چاہتا ہون ـ	معہ اما ـ خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا ـ	یہہ ضبطی بمنظوری حسب صاحب پولیٹکل ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر جو وصول واپس کیا جاوے ـ	
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد امامہ واپس ہو ـ	چونکہ روپیہ مین راوکرشنہ داس شریک ہین اسواسطے تحقیق صحیح	روپیہ دیا جاوے ـ	[illegible]पुरा राव
۶	موضع تنکہ وکہاکرالہ کا خراج بقدر ساعہ ـ واپس ہو ـ	منظور ہے ـ	روپیہ دیا جاوے ـ	निमका [illegible]माला
۷	اودیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری بہاری کے اونٹ لیگیا تہا معہ بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین ـ	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین	اونٹ معہ بچون کے واپس ہون ـ	चौधरी ऊँट [illegible]

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا ہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہیئے ۔	ساہوکارون کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہین کیا گیا ہے ۔	راو نے خراج بروقت ادا کیا تھا مگر دربار نے سود نہین لیا اسواسطے سود دینا نہین ہے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہون ۔	حساب خراج کا مبلغ ۹۰ ر باقی ہے ۔	روپیہ وصول کر کے رسید اور فارغخطی دی گئی ۔
۱۰	ہر مرتبہ کی مسند نشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے ۔	جہان سے نذرانہ مسند نشینی نہین آتا اونکو گانو نہین دیا جاتا	گانو نہ دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگہ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگہ وزیر راج

العبد
بخت سنگہ بیدلہ وال
बेदला

العبد
لال سنگہ سردار گوگوندہ
गुगोंदा

العبد
ناہر سنگہ سردار بھینسرور گڈھ
भेंसरोर गढ़

العبد
ہمیر سنگہ سردار بھینڈر
भींदर

العبد
مہتا شیر سنگہ
महता शेरसिंह

العبد
شیام سنگہ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ کرنیل ڈیورنڈ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان
صیغہ ممالک غیر بخدمت لفٹننٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴ - اپریل ۱۸۶۲ع

آپ کے مراسلہ ۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڑہ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے - ۱۲ اپریل ۱۸۶۲ع

[illegible] ڈونگرسیو کے سردار ۱۸۳۵ع سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت و تاراج کیا کرتے تہے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان

[illegible] سیندہیہ و ہلکر و مہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوے کچہہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے

अजीतसिंह دو بہائی نکالدئے گئے ۱۸۴۲ع مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر بیجے پور کے کہمان سنگہ کو لیا

तेजसिंह विजयपुर खुमानसिंह اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پر وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا ۱۸۵۹ع مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہمان سنگہ کو نکلوا دیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخرج ہوکر پنچ سرداران راج کے پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور ۱۸۶۲ع مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

سے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا سنہ ۱۸۶۳ء مین پنچ سرداران
کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے سنہ ۱۸۶۴ء مین دربار نے تیج سنگہ
کو مسند نشین کیا مگر بیجاپور کے رئیس کہمان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور खुमानसिंह
نکال دیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باب مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا بجز ایک جواب اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء کے جسمین لکہا ہے کہ
اس مقدمہ مین بصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیے کچہہ تعمیل نہوئی ظاہراً خود
تیج سنگہ بہی مایوس ہوگیا ہے کہ کچہہ کوشش و پیروی نہین کرتا۔

میواڑ کے سردارون مین کوٹیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے فایق ہے کہ نومبر कोटेडा
سنہ ۱۸۶۵ء مین اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیموتہ مین صاحب ایجنٹ گورنر नीमोना
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر یا او گے
تو تمکو قتل کر ڈالونگا اس علت مین اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات مین واگذاشت نہوگا۔

راو کوٹیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر महता शेरसिंह
راج کو کہ چیتوڑگڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے चीतोरगढ़
اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راو کوٹیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ कोड़ी
لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے۔ راو کوٹیڑہ سے بہ ضبطی جایداد وصول کرنے کی
تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار सलूमर
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہین۔ اس سردار نے اجیت سنگہ باروٹھیہ کی پناہ دہی کی علت अजीतसिंह चारोटिया

مین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو عمدہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس
धौंस روپیہ کی دہونس جاری ہے

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ع سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو
نظم و نسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتھہ تیس لاکہہ روپیہ جو
خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل
نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق
महता गोकुलचंद خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند
मांडलगढ़ पंडित लछमन राव تو اپنے علاقہ مانڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچھمن راؤ راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ
बेमली بیملی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے

सलूम्बर ۱۸۶۶ع مین راوت کیسری سنگہ والی سلومر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے
जोध सिंह بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم
دربار و خلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی
राव भदेसर کہ راو بہیدیسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قابض
ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل نے تو فوج
کے حکام کو لکہہ دیا تہا کہ سرکش سردار کی سزا دہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے
واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار
اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور
کو بد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دست اندازی

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھہ کر لکھین کہ سلومر کی مسندنشینی کی
بابت کل سردار متفق الرائے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دو لاکھہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ रावभोपालसिंह
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسندنشینی سمجھا جاوے اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع
مین مہارانا صاحب سلومر جا کر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو اوٹھا دیا تھا اس سے
چونداوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہو گئے تھے اور اونکے عہد مین चोंदावतराजपूत
بڑی خرابی رہی تھی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پھر بھی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچھہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجھکو سلومر ملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاوَنڈیے سے متبنی لیا گیا چावंडिया
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہو سکتا اوسکا राजपूताना धर्मशास्त्र
کچھہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور میواڑ
کے ٹھاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجھتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہو جودہ سنگہ बेवा
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچھا کیا سنہ ۱۸۶۸ع کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ सिपरिन्टेन्डेन्ट
اضلاع کوہی نے وہان چند روز قیام کر کے دیکھا تو جاگیر بہت رونق پر پائی जागीर
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہو گیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچھہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کر کے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامدارون کو مفوض ہے یہان کا کام ہر طرح
اچھا ہے۔

नीम्बहेड़ा राव देवगढ़ — ستمبر ۱۸۶۶ء مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا اوسمین
۱۳- آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور وجہہ متنازعہ فرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بعرصہ ساٹہہ سال
रायलाकलां — راو دیوگڈہ نے موضع رایلہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وہہ
مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین تعین
آٹہہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا
راؤ اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کبہی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودےپور بہی اس
گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین
सोदानलो — گانو بطور استقرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہوسکتا تہا مگر چوندا وتون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پہر ضبط نہوسکے بعرصہ
بعرصہ بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا
लांबया — راجہ کمزور تہا موضع لمبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پہ بند و تالاب بنا لیا تہا اس بند پہ
بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راؤ دیوگڈہ جبراً قابض
ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

نہونے سے محکمہ ایجنسی سے کچھ دست اندازی نکی گئی سنہ ۱۸۶۷ء مین راوت رنجیت سنگھ राव रंजीतसिंह
والی دیوگدھ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری کو ٹہیاری کیسری سنگھ कोठ्यारी केसरीसिंह
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگھ بعمر پچیس سال مسند نشین किशनसिंह
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و اداے نذرانہ धौंस
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم مئی سنہ ۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین دربار نے لکہا کہ مسند نشینی دیوگدھ کیواسطے جو
تجویز بیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسند نشینی کردی گئی ہے —

سنہ ۱۸۵۷ء مین آمیٹ کا سردار پرتہی سنگھ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امر سنگھ अमेट पृथ्वीसिंह अमरसिंह
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین برس कैद तलवारबंदी
بعد چتر سنگھ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل चतुरसिंह
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امر سنگھ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگھ पद्मसिंह
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راوت جی جागीर
کی بیوہ مع امر سنگھ چتربھوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان चतुर्भुजजी के मंदिर में
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امر سنگھ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکہا جہارانا شمبہو سنگھ صاحب نے امر سنگھ کو سردار آمیٹ قبول کرکے دربار مین

مقام معینہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کردی جس سے احتمال ہوا کہ فساد
وقوع مین آوے اور چیتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا جسمین شک
मेड़तनीजी نہین کہ امر سنگہ با استحقاق ہے کیونکہ یہ بہی سنگہ کی بیوہ میٹر تنی جی امر سنگہ اور
اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چیتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکہہ
دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہین کہ اس
ناامیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے اسٹیٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اوس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی - اس مین
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے —

سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا
मीना खेराड़ صاحب نے مینہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۶۰ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے —

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کردیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
लछमनराव جاہلانہ رسم بہی موقوف کردی - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے لچہمن راو
کارکن کو برخاست کرکے کوٹہاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہاری کیسری سنگہ کے
سوائے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور
مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت
گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ نے مہارانا صاحب
کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ
اوسکی بیقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب
اوس سے خوش تہے اوسکے ازسرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے
بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور
دیانتدار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے
ہرطرح لایق تہا احکام دربار کو صدق و صفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ
تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس
ہوتی رہی —

۱۸۶۹ء۔۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور
اونکا پردہان کوٹہاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح و تدبیر
پر بہت کوشش و توجہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف و کشیدگی
و نا اتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر
کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت
سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون
پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہرطرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین
مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

हचनसन् साहब
परधान कोठारी

ہرایک معاملہ مین خواہ کیساہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے
پیودہان ہرروزہ حاضر ہوکر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بہی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل نے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکہا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت ہوستہ — धाडिन विवस्ता
دیا کرتے ہین اس سے بہی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اودیپور
کو متبرک اور شاسترون کا ہمزمانہ اور محافظ سمجہتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے —

اوسی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مشیر باتدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند صاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راو ظالم سنگہ
کہ سرکش و بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو نا واجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے سنہ ۱۸۶۷ع مین فوج پولیس کا
افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بہی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ سرکش نہج

و نصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو لوگون
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملہ اون عجیب
واقعات کے ہے جو بہت زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین مگر ۱۸۶۹ و ۷۰ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکہتا ہے چونکہ یہہ شخص
ہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
کو اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کار نمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی او سمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ و مشروط
ہوگا مگر افسوس ہے کہ اسسال ظالم سنگہ مرگیا —

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گورنمنٹ
سے بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کیئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو اختیار
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے —

کیفیت دربار اودے پور بخدمت لفٹنٹ کرنل سی جے پی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۰ء —

آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور مین عدالت فوجداری کا

بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اور مجموعہ قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا کام منشی ثامن علیخان کو مفوض ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی تجویز درپیش ہے وقت تیاری جاری کئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول ہوتا رہیگا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکھا گیا ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بھی اطلاع دیجاتی ہے

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اسواسطے دار وغہ عدالت دیوانی کو دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنیکی اور سو روپیہ تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تاوقت اجراے اوسکے حسب معمول کام ہوتا رہیگا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بھی اطلاع دیجاتی ہے

ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر بنما ہونا چاہئے مگر سرداران کی یہہ کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہین رئیسون
اور سردارون کے بیشتر اوقات نا اتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سرشتہ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین —
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتھہ مین رکھنا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجھتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکھنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور وارداتین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین اونکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک ہوسکے حسب منشار گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجرا مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے —

یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثنا بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پرنگرانی
رکھنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج متعین رہین تو مناسب ہے —

ذات خاص مہارانا شمبھو سنگھ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام
انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم
توابعین سے دانشمند و عقیل تر ہین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور
اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب
تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش ہین سزا دینا چاہین تو کل
سردار متفق ہوکر حصول منشاء معدلت ہین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ
ہین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون
سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین
کرتے ہین -

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر
عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی ہین ساعی ہین ایام قحط ہین بخوبی
ثابت ہوگیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ ہین
آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے بجان بلب تھے بلکہ اسیوجہ
سے مبتلاء امراض بھی تھے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ
اور خاص اپنی دلسوزی اور رحم دلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین
کہ آفت عظیم کے مقابلہ ہین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی
جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات
پرورش رعایا ذیل ہین لکھی جاتی ہین

قحط سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ ع

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل ہو کر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کر دیا۔

مہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تھی کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کی جاوین اون مین اتفاق کرے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انجام دیا۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین بارش کم ہوئی تھی اس سبب سے جون سنہ ۱۸۶۸ء مین میواڑ کے جھیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پھر بھی بارش کم ہوئی اس سے کچھہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوئن مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے گرد نواح کی زمین سیراب ہو کر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیون کو جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر و چرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کر کے بند ویبر پر لگانیکی فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی بھرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور وेधदेवर

جہاڑی پیدا ہوکر شہر علیحدہ ہو گئے ہین مہارانا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکہہ تیس ہزار آٹہہ روپیہ تیار کرایا تہا
مگر شہر اہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سبب سے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسار سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تہا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے
کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تہا اس سے
بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تہا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تہا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطر داری بیوپاریان اور اونکو خرید
खास غلہ کیواسطے زر پیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کہاس کہولنے کی فراخ تدبیرون سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار
مین غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹہہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ رہا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہو جاوے رعایا سے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے —
कोठयार حسن اتفاق اور عمدہ دور اندیشی سے راج کے کوٹہیار مین غلہ کے کئی کہاس
موجود تہے کہ اسوقت مین کارآمد ہوئے یعنی تا وقت بہرسی دیگر غلہ کے کوٹہیار
کہولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

ہوجاتا۔

ربیع کی زراعت جو نالابوں کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہروں کے پانی پہونچا کر کرائی گئی تھی ایک دفعہ اچھی ہوئی مگر مارچ و فروری سنہ ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے سے پیدا وار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چھہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکھہ بھیجا کہ سرکاری حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکھین جانے ندین چیتوڑ و بھیل واڑہ و کومل گڈہ و جہازپور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدابرت جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کھانا تقسیم کیا گیا۔ चीतोड़ भीलवाड़ा कौमलगढ़ जहाजपुर कैलाशपुर गदलौर सदावर्त

تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان گورنمنٹ مین بھیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم سنبہ مطابق ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری مایہ کا محصول نصف معاف کیا گیا پھر اوسی مہینے کی ۲۳ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر اودے پور مین آیا محصول و مایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ مصیبت مین تخفیف نہوئی ۱۲۔ اکتوبر کو ملک سے سوا غلہ باہر بھیجنے کی قید موقوف रहदारी माया

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۵ء سے اساڑہ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ء
تک درآمد و برآمد و راہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات
کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے
اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی
گئی دربار نے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

ईडर इन्दौर

ایڈر سے	اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ [illegible] ساہوکارون کو	
[illegible]	[illegible]		

خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل [illegible]

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی	ہیراج حکم چند	حمید حبیب اللہ عیسیٰ تاج خان	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین ہندرہ	دہن راج چودہری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عیسیٰ تاج خان
[illegible]

اسکے علاوہ وہ چھاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جز و محصول غلہ کی اسناد براے
دوام عطا ہوئین -

گنگا دہر نند رام	مہونت رام بلدیو	شیوجی رام نراین	گنگارام گنپتی رام		
نصف	چہارم	چہارم	چہارم		

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دسہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تھا بافراط ملنے لگا پھر چارہ

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب بار برداری میسر نہ آوینگے
اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو
۲۶ - اپریل ۱۸۶۹ء تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لئے گئے او
حکام مفصلات کو بہی ایسا ہی بندوبست کرنیکی اجازت ہوئی —
بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک
اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ
نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات
پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین
اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت
افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے
کے بہی اجازت ہوئی شہر وپرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنیکے
واسطے دو لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودے پور خاص	پرگنہ جہازپور	فصیل بہیلواڑہ	ضلع چتوڑ	اکول گڈھ
یک لاکھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

तालाब खेमली تالاب کہیلی	ضلع کہیرواڑہ	नाहर मगरा ناہر مگرہ	سڑک ... و نصیر آباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹھی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان
غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا سوا اسکے سردار
اور جاگیرداروں نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات مقرر کیے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر جسکا بیرت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے

نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۳۰۰۰	[illegible]	۰	۵۰۰	
جہازپور	۲۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	للعہ ۲۰ ثار	۰	[illegible]	
کونل گڈہ	۵۰۰	للعہ	معہ من ۲۰ ثار	۳۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	لعہ	[illegible] ۳۰ ثار	۰	
گدلپور	۴۰۰	معہ من ۳۰ ثار	۰	۰	
بھیلواڑہ	۰	۰	۰	۴۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا ہے گا اوسی سال مین ایہ اور محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکھ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے —

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیچ نصیر آباد کی سڑک پر
ہزار ہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکہہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹہی خیرات اودے پور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیولی کے چندہ مین بہی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئیں اون
مین بصرف ایک لاکہہ معہ للعہ ۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی۔
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسّی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف صہ للعہ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا उबाला भुना
ہوجاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین۔
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکو نمین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہوجانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دو ڈہائی ہزار

آدمی تلف ہوا –

नासूर

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ

कनिंग हैम साहब

۲۱- فروری سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر کینگ ہیم صاحب نے لکھا ہے - کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹- ستمبر سے مبتلا تھے شفا حاصل ہوئی اس سخت و پراذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تھی بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تھی مہارانا صاحب نے جو ہمت و جرأت دکہلائی تعریف کے لایق ہے - بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پہ پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر بہی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے –

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کیئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز

मिस्टर इंगलिस साहब

تجویز در پیش ہے - اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر درکار ہے –

سنہ ۱۸۷۰ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسے

سرداروں نے اس طلبی سے کہ اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت ناراج ہوئے اونہون
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ع مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی | लार्ड वीलियम बेन्टिंक
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا اہتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ ہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
۱۸۳۲ع کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیمابین نواب ویسراے صاحب ہند اور روسا راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونہون نے کسیقدر پس وپیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم وخاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہوگئے خود بہت سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین اس
سے اونہون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز وطریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے از بس محظوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بھیجا گیا تھا اثنا راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرادیجیے بعد ازان

कपतान म्यूर साहब

چند مرتبہ پیغام بھیجا اور کپتان میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی بھی ساعی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پھر پیش ہوا صاحب
پولٹیکل ایجنٹ نے سمجھایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جھالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تھا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجھنے اور گدی
پر برابر بیٹھانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودے پور سے سوا
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا او
نصیر آباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم وتکریم کرکے گدی
پر برابر بٹھایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جھالاواڑ
چاہتے تھے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بھی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریزی افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور دلی ہچی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سرداروں
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جھالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچھہ
پیش نگیا جاگیر باگور کی ضبطی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تھا —

बागोर

سنہ ۱۸۷۵ع مین فیصل ہوا سرتہہ سنگہ نے منظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سے بین سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تھا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

جو بجائے سمرتھ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھ استحقاق نہین رکھتا کیونکہ بحیات مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر و رواج ملک طے ہوگیا تہا اسواسطے سمرتھ سنگہ کا خلف تبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر جو بارہ ہزار روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردیے جاوین یا پانچہزار کے دیہات پہلے سے اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دیے جاوین دوسرے سال مہاراج سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بہیجنی پڑے اوسکو قید کر لائے اور یقین ہوا کہ تا وقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے۔

بتاریخ ۴ - دسمبر ۱۸۶۶ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بڑے تکلف وتجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اون سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت و اعتبار حاصل کیے جاتے ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

مेनो मूरा
भरपुर

भिंडर

घानेराव

बिजोलिया
देवगढ़
बेगूं
दलवाड़ा
आमेट
गोगूंदा
कानोड़

निसबाद(?)
लावा
रूपाहेली

اس سال مین کوٹہیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست وخال افسر شریۃ مال
کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ
لیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا ۔

مینون کا گروہ جو رہ میر پور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا
صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ
ہوئے ۔ فروری سنہ ۱۸۶۲ء مین کسی سے صلاح لیے بغیر خلاف سردار بہنڈور کو
دربار مین سردار گہانے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے
غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹہا تہا ۔ بہنڈور کی اس
ترقی پر بجولیہ ۔ دیوگڈہ ۔ بیگون ۔ دلواڑہ ۔ امیٹ ۔ گوگوندا ۔ کانوڑ ۔
کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین
اور نہ بہنڈور والہ سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والہ سے کہدیا گیا کہ
نہ آوے جب سب حاضر ہوئے ۔

جون سنہ ۱۸۶۳ء مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ سنہ ۱۸۵۶ء سے
زیر تجویز تہا ۔ اور موضع تسواریہ بطور خون بہا ٹہاکر لاسہ کو دیکر فیصلہ مہارانا
سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا ۔ لاسہ اور روپاہیلی کے سردارون
مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والہ نے یکایک حملہ کرکے سردار لاسہ کے بیٹے
اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا
جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسواریہ موضع
واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لاسہ کو دیے جانے کا حکم دیا

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ سنہ ۱۸۶۳ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گرد و پیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت آسींद
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخرکار رد پاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوار یہ خالی کر دیا مگر ٹہاکر لامہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکر سکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے ۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہو جاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس علم سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے ۔
کوٹہاری کیسری سنگہ متوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
لیکن منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتھہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لایق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اودیپور
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتہہ ایسی پر تعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف و لا حاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہہ
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کر سکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص
وخود غرض اہلکارون کی بد دیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے —
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچہا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری و تمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش و آرام مین پرورش پائی اور اودیپور سے باہر کبہی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیر خواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور جسوا اقسام
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچہہ

अवतार

پس و پیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ
ہرج ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء
مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال
کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تھی اونکی رعایا اونکو دل و جان سے چاہتی تھی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تھی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کر لیا تھا اور مدت کے نزاع و فساد رفع کر دئے تھے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کر کے اونکا رفع کرنا شروع کر دیا تھا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم و الم ہوا۔

رسمیات تجہیز و تکفین بہت اچھی طرح ہوئین اور سجن سنگھ خلف مہاراج سکت سنگھ — सजनसिंह
جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول
کیا مسند نشین ہوئے۔

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک و امتحانی موقع پر کمال چستی و — करनल रैट साहब
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار و فساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتھ تلف جان کرنا چاہا تھا مگر کوشش
تمام اونکو باز رکھا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا — सती
کرنل رائٹ صاحب نے لکھا ہے کہ بخت سنگھ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت — राव बेदला
امداد و اعانت کی اور اس نازک و دقیق وقت مین اونکا طریقہ لائق تحسین و

آخرین رہا۔

مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے دنون پیشتر ملزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ صحیح والہ عرف ساہی والہ جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی وخیرخواہ ولیق وزیر تہا اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا ہی چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔

اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند وارجن سنگہ ساہی والہ بامداد چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے براے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۸۳ء مین ارجن سنگہ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا دیا چند روز کو ٹہیاری چہگن لعل افسر رشتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام کیا مگر رشتہ مال کا کام بہی مقدم وضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام کرنا مناسب نہ سمجہا گیا او مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

رکہتا تہا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچہی طرح ہوتا ہے۔

पाँच सरदارون مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیرحاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہوگئی ہے۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور پہر اونکے گہر مین کچہہ حادثہ ہوگیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعدازان پارسول والہ راو معالجہ کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر مقرر ہوئے۔

राव पारसोल

राजदलवाड़ा

فروری ۱۸۵۸ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار و وکیل راج بہرتپور صغیرسن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روزہ چہار گہنٹہ انگریزی و اردو و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کرلیا اور جولائی تک اونکی کل معروفیت تو تعلیم ہی مین رہی مگر بعدازان اونکی شادی قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان کو گئے اس سفر مین میجر گننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ساتہہ گئے تہے

गनिंग साहब

मिस्तरफरामजी भीकाजी

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخوانہ چھوٹ گیا اور پھر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانیکا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بھی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر ۱۸۸۸ء
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور نے بدر پیشی ضرورت شدید دیوان
جانکی بہاری لال صاحب کو طلب کر لیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فراجی بھکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابھی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخوانہ ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بھی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لایق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکھتے ہین۔

موضع تسواریہ منضبطہ سابقہ کی بابت پھر بحث ہوئی ٹھاکر باگھ سنگہ لاسہ والے نے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹھاکر روپاہیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہہ رایے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تھا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہو کر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کر کے خود فیصلہ کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور
رہی ۔

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور
سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی
ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور
چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام
لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا
گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق
سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ
کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسند نشین ہونے
سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا
کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے
مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی
تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ
کر دیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار
۳۴۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۶ - سوار - ۱۰۹ - سرداروں کے اور
۳۰۷ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بتحت حکومت و نگرانی میجر گننگ صاحب
کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیس ایجنٹ و پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات
کوہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت
بارش و طغیانی پانی کے روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام
بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

کرکے بتاریخ ۸ - اکتوبر اودےپور مین سے آئے اون کے کامدار اور دیگر متوسلین جیلخانہ مین بہیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے -

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودےپور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودےپور مین تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہمانداری کرین نواب ویسراے صاحب کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہمانداری اور تواضع کی بہمرسانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کوتاہی نکی اپنالال مہتمم سررشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تہی اوراس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا -

سندرناتہہ دوارہ کے گسائین نے سرداروں کا طریقہ اختیار کرکے دربار سے سرکشی کی سنہ ۱۸۶۸ع مین اوسپر فوج بہیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گسائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گسائین کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس

نرہنے پاوے اس سے امید تہی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم وتعدی
کے طریقہ کو چہوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری وعدم تعمیل کئے جاتا ہے اور
اوسکو دیکہکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت وتمردی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۵۵ء مین تحقیق ہوا کہ جب تک گشائین حال کو بیدخل وخارج کرکے اوسکو
بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۵۵ء مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکہا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہ کر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چہوڑدونگا
دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی مثلین طلب ہونگی سو بہیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردئے اور قیدی
بہی بہت رہا کئے مگر اشلہ مطلوبہ نہین بہیجا اور اختیارات فوجداری ودیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب بتاریخ
۸ مئی ۱۸۶۰ء پنچ سرداران راج ناتہہ دوارہ کو گئے اور گشائین کو گرفتار کرکے
اودے پور کو بہیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا مندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تا وقتیکہ گشائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبہالے کل کام فوجداری ودیوانی ومال متعلقہ مندر کا اہتمام
ایک شخص کو راج سے مقرر کرکے مفوض ہوا گشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کچهہ اعتراض نہو رہا کرے —
راج اودے پور کے سردار سرکشی و خود اختیاری و نا اتفاقی مین مشہور ہین اور اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹہاکر سارقون کو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بحیلہ اوس استحقاق پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ء منظور ہوا ہے —
ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیار تام کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ نے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے وہ منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہیئے اسکے سوای سردارون کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم ادائے قرضہ سے بڑے فتور پیدا ہوتے ہین —
مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا اگر دربہولا خود گورنمنٹ نے قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنرجنرل خود فیصلہ تنازعات کرکے بدنظمی وظلم کا انسداد کیا کرین —
دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو سوا اڑکے زیادہ تر زمین پر قابض ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چھٹوند دیتے

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بھی نہین پڑتا ہے دربار سے
ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا
نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسرمقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج ۱۸۲۲ع
مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تھی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تھا اوس
زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون
کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے
اب چارچند ہوگئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعوی
ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی
و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج
از سرنو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا
سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے
واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر
رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کسیطرح
سرکار کیواسطے پرخطر ہوسکین بلکہ کئی طرح سے ممد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ
پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دار الحکومت
سے برخاست کرادین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ
امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے —

فہرست سرداران درجہ اول راج میواڑ معروف و سولہ امرا

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	عمر سردار	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	بڑی سادڑی	راج کیرت سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	۰	बड़ीसादड़ी कीरतसिंह
۲	بیدلہ	راؤ بخت سنگھ	۵۰	[illegible]	[illegible]	۰	बेदला रावबखत सिंह
۳	کوٹھاریہ	راوت جودھ سنگھ	۵۷	[illegible]	[illegible]	۰	कोठारिया रावतजोध सिंह
۴	سلومبر	راوت جودھ سنگھ	۹۶	[illegible]	۰	بوجہ معافی چھٹوند سالتمام نوکری کرتا ہے	सलूम्बर रावतजोध सिंह
۵	بجولیہ	راؤ سوائی گوبند داس	۷۱	[illegible]	[illegible]	۰	बिजोलिया राव सवाई गोविंद दास
۶	دیوگڑھ	راوت کشن سنگھ	۷۶	[illegible]	[illegible]	۰	देवगढ़ रावतकिशन सिंह
۷	بیگون	راوت سوائی میگھ سنگھ	۱۳۶	[illegible]	[illegible]	۰	बेगूं रावत सवाई मेघसिंह
۸	دلواڑہ	راج فتح سنگھ	۸۰	[illegible]	[illegible]	۰	देलवाड़ा राज फतहसिंह
۹	آمیٹ	راوت شیو ناتھ سنگھ	۳۳	[illegible]	[illegible]	چتر سنگھ کو [illegible] گیا	आमेट रावतश्योनाथ सिंह
۱۰	گوگندہ	راج مان سنگھ	۲۶	[illegible]	[illegible]	۰	गोगूंदा राज मानसिंह
۱۱	کانور	راوت امید سنگھ	۴۱	[illegible]	[illegible]	۰	कानोड़ रावतउमेद सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱۲	بہنیدر	مہاراج ہمیر سنگہ	۶۲	[illegible]	[illegible]	٠	भींदर महाराज हमीरसिंह
۱۳	بدنور	راٹہور پرتاب سنگہ	۶۰	[illegible]	[illegible]	٠	बदनोर राठोड़ प्रतापसिंह
۱۴	بانسی	راوت مان سنگہ	۵۴	[illegible]	[illegible]	٠	बांसी रावत मानसिंह
۱۵	بہینسرورگڈہ	راوت امر سنگہ	۱۱۰	[illegible]	[illegible]	٠	भैंसरूगढ़ रावत अमरसिंह
۱۶	پارسولی	راو لچھمن سنگہ	۳۰	[illegible]	[illegible]	٠	पारसोली रावत लछमनसिंह
۱۷	کورابر	راو رتن سنگہ	۴۶	[illegible]	٠	نوکری سالتمام کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	कोराबर राव रतनसिंह
۱۸	اسیند	راوت ارجن سنگہ	۳۲	[illegible]	[illegible]	کہان سنگہ سمبت ۱۹۳۳ مین [illegible] گیا	आसींद रावत अर्जुनसिंह
۱۹	باگور	مہاراج سوہن سنگہ	۲۸	[illegible]	[illegible]	مہارانا صاحب کو [illegible] مسند مکرر و برابر بیٹھتے ہین	बागोर महाराज सोहनसिंह
۲۰	کرجالی	مہاراج صورت سنگہ	۱۰	[illegible]	[illegible]	ایضاً	करजाली महाराज सूरतसिंह
۲۱	سیورتی	مہاراج گج سنگہ	۲۰	[illegible]	٠	ایضاً	स्योरती महाराज गजसिंह
۲۲	آساہولی	کاکا سوہن سنگہ	۲	[illegible]	٠	ایضاً	आसाहोली काका सोहनसिंह
۲۳	بنیرہ	راج گوبند سنگہ	۶۶	[illegible]	[illegible]	٠	बनेरा राज गोविंदसिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۴	شکورہ	دہیراج لچھمن سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	۰	आकोरा धिराज लक्ष्मण सिंह
میزان	۰	۰	۱۳۱۲	[illegible]	[illegible]	۰	

فہرست سرداران دوم درجہ راج میواڑ مشہور بتیس سردار

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	ہمیر گڈھ	راوت ناہر سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	۰	हमीर गढ़ रावत नाहर सिंह
۲	چاونڈ	راوت سوبھاگ سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	۰	चावंड रावत सोभाग सिंह
۳	بہدیسر	راوت بھوپال سنگھ	۳۹	[illegible]	[illegible]	۰	भदेसर रावत भोपाल सिंह
۴	بوہیرہ	راوت اودے سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	۰	बोहेरा रावत उदय सिंह
۵	بھوناواس	راوت باگھ سنگھ	۰	۰	۰	۰	भूनावास रावत बाघ सिंह
۶	پیپلیہ	راوت کشن سنگھ	۱۶	[illegible]	[illegible]	۰	पीपल्या रावत किशन सिंह
۷	بیمالی	راوت ظالم سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	۰	बेमाली रावत जालिम सिंह
۸	لاوہ	دودیہ منوہر سنگھ	۱۳	[illegible]	[illegible]	۰	लावा दोदिया मनोहर सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۹	رام پورہ	راٹھوڑ سنگرام سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	۰	रामपुरा राठौड़ संग्राम सिंह
۱۰	خیرآباد	مہاراج جودھ سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	۰	खैराबाद महाराज जोध सिंह
۱۱	مہوہ	مہاراج گیان سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	۰	महुवा महाराज ज्ञान सिंह
۱۲	لوندہ	راوت اجیت سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	۰	लूंदा रावत अजीत सिंह
۱۳	تھانہ	راوت گمبھیر سنگھ	۵	[illegible]	۰	سال تمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	थाना रावत गंभीर सिंह
۱۴	کیلوہ	مہاراج جسونت سنگھ	۱	[illegible]	۰	ایضاً	केलवा महाराज जसवंत सिंह
۱۵	تانہ	راج دیوی سنگھ	۱۷	[illegible]	[illegible]	۰	ताना राज देवी सिंह
۱۶	کیلوہ	راٹھوڑ انار سنگھ	۲۲	[illegible]	[illegible]	۰	केलवा राठौड़ अनार सिंह
۱۷	روپاہیلی کلاں	راٹھوڑ بلونت سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	۰	रूपाहेली बड़ी राठौड़ बलवंत सिंह
۱۸	بھگوان پورہ	راوت شیودان سنگھ	۳	[illegible]	۰	سال تمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	भगवानपुरा रावत श्योदान सिंह
۱۹	نتاول	مہاراج سمندر سنگھ	۱	[illegible]	۰	ایضاً	नतावल महाराज समंदर सिंह
۲۰	نیمبہیڑہ	راٹھوڑ دولہ سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	۰	नीम्बहेड़ा राठौड़ दूल्हा सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۱	بمبوری	پوارجے سنگھ	۲	سہ صامہ	سماصہ	۰	बम्बूरी महाराज जयसिंघ
۲۲	سموار	مہاراج لچھمن سنگھ	۴	معہ صامہ	الـــہ	۰	समवार महाराजलछसिंघ
۲۳	کراوہ	راجہ بہادر بھوانی سنگھ	۷	لہ عملہ	الـــہ		कुरावा राजाबहादुरभवानीसिंह
۲۴	امرگڈھ	راوت جوان سنگھ	۳	معہ یاصہ	ماصہ	۰	अमरगढ़ रावतजवानसिंघ
۲۵	لسانی	چونڈاوت جسونت سنگھ	۹	عہ لالہ	الـــہ	۰	लसानी चौंडावतजसवन्तसिंघ
۲۶	اٹھانہ	راوت دولہ سنگھ	۰	۰	۰	ماتحت مہاراجہ سیندری	अठाना रावत दूलह सिंघ
۲۷	سنگرام گڈھ	راوت گلاب سنگھ	۸	معہ	ماصہ	۰	संग्रामगढ़ रावतगुलाबसिंघ
۲۸	دہریاود	راوت کیسری سنگھ	۱۱۹	عہ یاصہ	الـــہ	۰	धरयावद रावतकेसरीसिंह
۲۹	پہولیچہ	چوہان بختاور سنگھ	۴	اللاصہ	ما	۰	फूलीचा चौहानबखतावरसिंह
۳۰	بجے پور	سکتاوت مادہو سنگھ	۷۴	صہ للامعہ	للعہ	۰	विजयपुर सक्तावतमाधोसिंघ
۳۱	بمبورہ	راوت پرتاب سنگھ	۱۴	معہ لا	الـــہ	۰	बम्बूरा रावतप्रतापसिंघ
۳۲	روپ نگر	سولنکی بیری سال	۳	عہ امہ	الـــہ	۰	रूपनगर सोलंकी बेरीसाल

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہٹوند	کیفیت
۳۲۹	چہوٹے جاگیردار		۶۱۵	[illegible] لاکھہ [illegible]	[illegible]	٠
	میزان	٠	۱۲۰۴	[illegible] لاکھہ [illegible]	[illegible]	٠
میزان ہر دو درجہ سرداران			۲۵۱۶	[illegible] لاکھہ [illegible]	یک لاکھہ [illegible]	٠

اضلاع کوہی

میواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ
کہیرواڑہ کو سفوض ہے اودےپور سے جنوب مین سرحد ماہی کانٹہ تک اور माहीकांठा
مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال وجنوب اور ستر میل
مشرق و مغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم
ہے سرداران مذکور مہارانا صاحب اودےپور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی
کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین —

اول فریق مین ۱ سلومبر کا راؤ – ۲ اور گگوندہ کا راج ہین —

دوم فریق مین ۱ کوراور کا راؤ – ۲ جہاڑول کا راج – ۳ چامنڈ کا راؤ – ۴ تہانہ کا ٹہاکر कोराबर कोरोत
۵ جاواس کا راو – ۶ پاڑہ کا ٹہاکر – ۷ چانی کا ٹہاکر – ۸ پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر – ۹ مادری کا راو चामंड मादरा
۱۰ اوگہنہ کا راو – ۱۱ پنروہ کا رانہ – ۱۲ جورہ کا راؤ — जावास पाड
ओघना चानी
سابقاً اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے जूरा पनरवा
عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لئے اور بہیل پہاڑون کے قرب وجوار

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بھیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے - زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہہ سے بھیل لوگ جسقدر نوع دیگر ہوتے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہوگئے ہین موسم بارش مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سواے سن - کوری - تل - اڑد - مال - چاول - اور کہین کہین ہلدی اور ادرک بہی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر حصہ سے بھیل بہی ربیع مین گیہون جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچہی فصل پیدا ہوتی ہے -

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچہہ زراعت نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بہی کبہی زراعت نہین ہوئی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بہرا ہے کہ بسبب ضرورت باشندگان ملک مزروعہ ہوسکتا ہے -

लोहे तांबेका जोरी

ان اضلاع مین چہوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے اور کہین کہین سونا بہی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہہ ہے کہ اوس سے محنت و خرچ

जावर

کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین آباد تہا اب ویران ہے اور اودے پور سے بجانب سڑک کہیرواڑہ پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تہین اور فرمانروایان میواڑکو

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے کارخانے سنہ ۱۸۱۲ و ۱۸۱۳ع کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور چاور بہی اون مین سے ہے —

سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور تحت خاص صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ہقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے —

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمیناً	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت	(margin)
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعـــہ	للعار	۴۰	.	पाड़ा रावत नाहरसिंघ
۲	جاواس	راوت بہیرو سنگہ	۰۳۴	۱۸	۶	ہـــہ	العـــہ	۶۰		जावास रावत भैरवसिंघ
۳	ماوری	راوت رگہناتہ سنگہ	۰۱۲	۰	۰	لعـــہ	صمار	۴۰		मादड़ी रावत रघुनाथसिंघ
۴	چانی	ٹہاکر کہمان سنگہ	۵	۱	۰	الـــہ	صمار	۱۰		चानी ठाकुर खुमान सिंघ
۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	الصمار	ماعـــہ	۱۰		थाना ठाकुर प्रतापसिंघ
۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	الـــہ	مار	۱۰		पाटिया ठाकुर गुलाबसिंघ

خان پور کا ٹہاکر ایک گانوکی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے [खानपुर टंका]
اور کتوہی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے - بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت [कतवी वावलवाड़]
کو چار گانوکی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے - اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے [बेरी]

ایک سو تیس ۱۳۰ روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ ٹہاکر فی روپیہ چہہ آنہ دیتے ہین برہمن فی گہر ڈیڑہ ۱½ روپیہ پٹیل کاشتکار چہارم پیداوار اور سوا دو ۲¼ روپیہ فی قلبہ دیتے ہین بہیل عیر سعینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہومیان کچہہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب ۶ لاکہہ بہیل ہین میواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل۔

نمبر	نام پال	نمبر	نام پال	نمبر	نام پال
۱	ابورہ अभोरा	۲	دہارپوتی धारपोती	۳	دامور दामोर
۴	ماہیرہ माहेरा	۵	نیناموں नैनामू	۶	دوداوت डूडावत
۷	بہناوت बहनावत	۸	اہاری अहारी	۹	کالہاہور कालहाहूर
۱۰	مچار मचार	۱۱	تجور तिजोर	۱۲	گوداداموور गोदादामोर
۱۳	کراری करारी	۱۴	پانگی पारगी	۱۵	دامہ दामा
۱۶	بابریہ बाबरया				

بہیل لوگ قدیم سے بد پیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بیخوف و خطر و کمال بیرحمی سے کرتے تہے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہومیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

غارتگری کو چھوڑ کر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض
سے پیپلیہ اور پرشاد کے درمیان جہاڑی کٹ گئی ہے اور اودےپور و پीपलया परशाद
کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتھدوارہ و رखबदेवजी इकलिङ्गजी
کانکرولی کے جاتریون کی آمد رفت بکثرت جاری ہے۔ नाथद्वारा कांकरौली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگرہ کا حاکم کل مقدمات فوجداری مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی راج سے بہیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو پناہ دیتے ہین۔

بہیلون کی شرارت کی نسبت کرنل میکنزی صاحب نے لکہا ہے کہ نالایق و ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہوتے ہے اونکے ایمان اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہو گئی ہے کہ بہیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہو جاوین اونکے واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔

ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خرج گذاران چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے مگر راج مین صرف ایک لاکہہ ساٹھہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ سوار اور ۴۴۵ پیادون کی جمعیت متعین ہے

کہ بجز چالیس سواروں کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے بہرتی کئے تہے اور صاحب سپرینٹنڈنٹ کہیرواڑہ کے پاس متعین رہ کر کہیرواڑہ اور چہپور کی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ حال اور گہوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندہی اور میواڑ کے مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بداسلحہ ہے —

تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودے پور کی ہے اسمین وے گہوڑہ و ہتیار رکہتے ہین اور اسی مین خور و نوش و پوشش کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودے پوری چہہ روپیہ ماہوار دفع الوقتی کرتے ہین —

فہرست تہانجات و تقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت	
۱	صدر مین حاکم کے پاس	یک	یک	۰	یک	۵۰	۴۰۵		
۲	سرارہ	للعہ	یک	۲	۰	۲۵	۷۵		सिरारा
۳	کہیرواڑہ و ٹیچہ	ے	یک	۰	۰	۲۰	۳۵		खेरवाड़ा वलीचा
۴	کلیان پورہ	یک	یک	۰	۰	۳۵	۳۵		कलियानपुरा
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴		रलोरा

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت	
۶	لسیرہ	یک	٠	٠	٠	۱۵	۵٠		लसेरा
۷	کالی بھنت	٠	یک	٠	٠	٠	۷		कालीभीत
۸	پرسولہ	یک	یک	٠	٠	۵	۱۴		परसोला
۹	سوم سیگری	یک	٠	٠	٠	٠	۷		सूमसीगरा
۱٠	راگھوگڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	۳۹		राघोगढ
۱۱	دئی پور	٠	٠	٠	٠	۵	٠		दईपुर
۱۲	کیوڑہ کانل	یک	٠	٠	٠	٠	٠		केवडेकानल
۱۳	چناوڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	۴		चिनावडा
۱۴	رکھب ناتھ	یک	٠	٠	٠	٠	۷		रखबनाथ
۱۵	جاور	یک	٠	٠	٠	۱٠	۱۴		जावर
۱۶	سیلوری	یک	٠	٠	٠	٠	۱۴		सेलोरी
۱۷	بھنیہ	یک	٠	٠	٠	٠	۱۴		बमनया

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	میران	لعہ	ے	دو	یک	۱۸۰	۶۳۴	

سنہ ۱۸۴۱ء مین بنظر انتظام و شائستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نہ رکھنے کی وجہہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے بہیل و گراسیہ لوگون سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج مین ۶۵۳ مسلح آدمی ہین اور قریب سوالاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہے کہ بہیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے پیشتر از خود آکر ایک ایک برس تک قواعد سیکہتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا - میواڑ کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بہیل و گراسیہ فوج مین بہرتی ہوتا ہے فی الفور اس بدعادت کو چہوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ دیکہے ہین براہ انصاف لکہتے ہین کہ بہیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شائستہ سپاہ کسی ہندوستانی فوجمین نہین دیکہی -

سنہ ۱۸۶۹ء مین برگیڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے ہیواڑ بہیل کور یس کا ملاحظہ کرکے کرنل میکنزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا بہیل کور یس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری راے ہوئی اوس سے مین آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہے کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ بڑا سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈول مین مینے اس سے بہتر چلتی ہوئی کوئی رجمنٹ نہین دیکھی بہیلون کے حرکات مین ایسی چستی و چالاکی ہے کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہیے بعد موجودات کے جو کہیل ہوئے وہ بہی نہایت دلچسپ تھے اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہیل بہت خوشی سے شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے سواے اور بہی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کہیل مین شریک ہون لوگون کو زیادہ انس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کہیلون سے چستی و چالاکی پیدا ہوگی کپتان بیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور حاصل ہونگے اس فوج کے بہرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تہی کہ بہیلون مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکھنے سے یقین ہے کہ امید پوری ہوگی اور بہیلون کو انگریز افسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

ब्रिगाडियर जनरल मंटगमरी मेकंजी

पैरड

कपतान बेटी साहब

डाकर मलन साहब

خواہش پیدا ہوگی۔

लफ्टंटकर्नल हचिन्सनसाहिब व मेजरजनरलरसल साहिब

[illegible] ء مین سیواڑ بہیل کور پلیس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر [illegible] ء مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران ودستہ میواڑ بہیل کور پس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاندماری ندیکہہ سکے سو اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کرلیا۔

मिस्तरल्यालसाहब करनलहर्बर्ट साहब

मेजरजनरलफोर्ब्स साहब

हरसोल

مارچ [illegible] ء مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمنٹ کے ہرسول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلوانے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

چہاونی مین سپاہیون کا چلن وروّیہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور ماہ ستمبر واکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہوگیا ہے کہ وے بلاشکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دو روز تک بہوک کے اور ایک ہفتہ تک گہوری کے متحمل ہوسکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور بخصوص ہندوستانی لوگون کو بہ مضرت ہے - اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کرکے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچہہ نہ چاہا -

سنہ ١٨٦٥ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کرکے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اصرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بحدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین - سیواڑ بہیل کورپس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے -

سنہ ١٨٦٣ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہوکر اکثر انجام مہلک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الراے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفاء کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکٹرکن سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہوکر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین -

بہیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور بذاتہ نیت مین اچھے
सियाना भोपा ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بہوپا کی باتون پر گمراہ ہوکر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
و عورت کے جہگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شرابخواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کرکے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتایج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بہیل کورپس
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تا وقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا۔

اودے پور و کہیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمدرفت و تجارت کی اوس نے قرب و
पदोना جوار کے بہیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سے باز رکہا ہے خالصہ
بہیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین از بس مفسد و سینہ زور ہین وہان بہی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہوجاوے اور بہیل لوگ با ایمان و صلح شعار و محنتی ہوجاوین۔

बोलावा دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت غارتگری سے محفوظ رکہنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ لیا جاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہوکر جاتے ہین محفوظ رہتے ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اُجرت بولاوہ بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران خواہ کم ہو یا زیادہ بھیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے —

سرحد سیواڑ و گجرات پر سُرجو ناجی بھیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کے لوگون کو تلقین کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کھاتے ہین اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کھانا کھانیکا عہد کرتے ہین سُرجے کے پیرو قریب ایک ہزار بھگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے اپنا خلیفہ بناکر تلقین و تادیب کیواسطے بھیج رکھا ہے اوس نے صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بھیل مسلمان و کافر قرار دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کھیرواڑہ اور کوٹڑہ تک پھیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو نے رہنمائی کی ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بھیلون سے بہت بہتر معلوم ہوتے ہین —

ایسے موجبات سے بھیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ کے بھیلون سے ان اضلاع کے بھیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ تر کاشتکاری

सुरजे

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بھی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس مصرف روزمرہ ارزان ہین مگر مہوہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور جاری ہے -

شروع ۱۸۶۵ع مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے دربار کو لکہا کہ تاوقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش پالون کو سزا نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو چند مفسد و سرکش پالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج کمزور ہو گیا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی یہہ سستی اور غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہائی درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس تجویز کے سرغنہ پالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور مال مغروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاوے گی مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تہی اوسپر کچہہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت و لیاقت چاہیئے

راج کی حکومت مین کہان تہی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجہتے ہین کہ بہیلون مین عقل وتمیز ودیگر قوائے انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی کیفیت میواڑ بہیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور بہومیہ جاگیرون مین بہیلون کے اسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہہ سے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور متوجہہ ہوکر شفقت والصاف سے پیش آتے ہین بہیلون نے نہ فقط شرارت وبدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے فرایض کو تحقیق کرکے اطاعت حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طبیعت دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بہیلون کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور بدتدبیری کا نتیجہ ہے —

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تہی امید ہوئی کہ ایک دفعہ سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتہہ زیادہ حلم اور رضا جو تدبیرون سے پیش آوینگے اور چند سال مین اس تدبیر کی خوبی بمقابلہ تشدد کے جنہین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاوے گی —

راج کی رپورٹ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۲ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بہیلون نے

پہاڑ مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل میکنزی صاحب
اونکی تنبیہہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کر کے
ملک مین امن کیا گیا سابقًا ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
مین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا اونمین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرد آوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے۔
مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتہارا۔ سرارہ۔ بہورائی۔
کربر۔ ڈہنک واڑہ۔ بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جہہ سے اوسکا انتظام
و انسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزا دہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بد ترین
پال مثل نتہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا واجب اعمال ہوکر دربار کی سیاست
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہوکر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفورار تکاب جرم سزا ملے گی

निपारा
सिरारा
भोराई
कर बर
धनकवाड़ा

ہمدران حال اونکے دلون مین اپنے مالک کے عدل و انصاف کا بھی یقین پیدا
ہوا اس مراد سے دربار کی فوج اور جاگیرداروں کی جمعیت بہ تعداد دو ہزار
کس اودے پور مین جمع ہوکر ۱۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۹ء کو بسروری ظالم سنگہ پاٹلی والہ بामंली
پہاڑی اضلاع مین آئے اور نتہارا - سرارہ - کریرا اور بہورائی پالون پر
متواتر حملہ آور ہوئے طرفین سے کشت و خون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف
چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بہیلون کیطرف سے ۱۲ مقتول
و ۴۹ مجروح ہوگئے حسب دستور بہیل پہاڑون مین بہاگ گئے مگر قحط و بیماری
کی وجہہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کرلی اسکا نتیجہ بہت اچہا ہوا کیونکہ
سزادہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت
آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے
اپنا کام اچہی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات
قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف
ہوگئے اور جو ضعیف تر تہے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا
کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوگئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان
قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکہتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تہی دربار میواڑ
اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی -

دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے
ہین - مرمت کچہری کہیرواڑہ - جاوداد و اس کا کوٹہیار - تالاب سرارہ - जावरादवांस
مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگونگ - اسکا کل خرچ بہ تعداد बरगोंग

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتھہ قلعہ جیچہ واقع سرحد میواڑ و گجرات کی مرمت ہونی چاہیئے تھی کہ یہہ قلعہ بعرصہ تیس سال تعمیر ہوا تھا اور سرحد کے بندوبست مین بہت کارآمد ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے اگر مرمت نکیجاوے توجلد برباد ہوجاوے گا۔

سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع مین معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ ور کرکے شکل انتظام بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت مین دو نائب مقرر ہون ایک فوجداری کا کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونون کی بابت جوابدہ رہے بہیلون کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور اونہون نے امن وعافیت خلائق مین پہر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری کی کاہلی تھی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تھا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہتے اور جواب نہین آتا اور پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت مین نہ تھا۔

سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع مین اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگرپور کے علاقہ کے دو پال سرکش ہوئین آنند راؤ حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کیخدمت مین پالون کی سزادہی کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور نہین کی اس نظر سے کہ تاوقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد فساد و دفع شر عمل مین آکر ناکامیاب نہون سزا دینا مناسب نہین ہے بلکہ صاحب موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بہیلون کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے کامدارون نے اپنے فائدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چند روزہ حملہ و سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بہیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کو ہی ہین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلیت اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بہیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سزادہی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بہیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزادہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بہیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ یہہ
فساد بہیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

بآسانی دفعیہ ہوسکتا تھا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا یعنی دیول اور देवल
دلانہ کے پالون مین فساد ہوا تھا دیول والون نے دلانہ کا ایک آدمی مار ڈالا दलान
تھا ہمارے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ انندراو حاکم مگرہ کو مدد دین اور خود
بھی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بھیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کاردارون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شرح جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچھ تدبیر کرینگے۔
سنہ ۱۸۷۳ع مین بھیلون نے پھر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
ہوتی ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ وار سمجھے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلامداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجاآوری کرین
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر
اونکو دربار اور بھیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے سیوائے بھیل کور سپاہ کا

اشر ہونے کی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی
تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اونپر اعتبار ہے اون کے
بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین
آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات
کرسکتے ہین اور بہر اِن حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی پہونچا
سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۴۲ و ۴۳ ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا धनकवाड़ा
اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ
کرنے کیواسطے بالکل کار آمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزا دہی مین کہ اونکے پاس
سواے تیر کمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی
کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سڑک اودے پور و کہیر واڑہ نے کہ تحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ
حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے
علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

نگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باشندگان قرب وجوار پر غارتگری و فساد کرنے
سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب بحکم صاحب
سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا नथवाड़ा
منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے
بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین

اور نتہواڑہ میں دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری ہیرا دیو راؤ سلہدار متعین ہوئے کہ
اوس سے اونکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون سے کے سزا پانے سے قرب و جوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بہیلون کی تمردی اور
سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی -

سٹرک اودے پور و کہیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولوہ شریک جرم تہا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا
مقدمہ سنگین تہا کیونکہ با وصف ہونے مقابلہ کے چوری کے ساتہہ تشدد بہی
ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگر پور کے تہے حاکم مگرہ نے والپسی مال یابی
سے زیادہ کچہہ کارروائی نکی آخر الامر مقدمہ پنچ کلار ہیواڑ کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا
متعلق ہو بفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت و لاپروائی ظہور مین آئی کہ بولاوہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچہہ سزا ندی یہہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزا قرار واقعی دیکر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے -

سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ع مین دہنک واڑہ اور نتہواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزا دہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتہہ حلم اور رعایت کیجاوے -

جولائی ۱۸۶۸ع مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے تب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے اور خلعت اور گہوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکہنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ سپاہیون کو نوکر رکہا کرتے تھے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تھے کہ بجائے اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ کرتے تھے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچہے اچہے ہتہیار ہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

۱۸۷۱و۱۸۷۲ع مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہو رہی تہی یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کونسے اضلاع مین ہین ہرطرف کو جنگل و پہاڑ ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو پیر بیر ہے
شکایتین بہت ہوئین مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تہے کا مدار بدل جاہتا تہا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاؤ کا دورہ کیا کرین ۔

مادری بہوپیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیاری سے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے پیشتر ہوا تہا یعنی ۱۸۲۵ و ۱۸۲۶ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تہا اس وجہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۶۸ء مین مقدمات چوری وکشت وخون
डंककोल وغیرہ درمیانی مادری وجاواس پنچایت سے فیصل کئے تہے اور رکا نکون اور
नगावांरा تنگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ ادائے زر بابت معاوضہ تجویز کئے گئے تہے مگر
اوسکے ادا کی صورت نہین ہوئی اس اثنا مین پہر فساد ہوگیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر منازع رہتا ہے
مادری کی ...... سالانہ کی آمدنی ہوگئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے

چانی اس جاگیر کی ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹہاکر گمان سنگہ جاگیر کا کام اچہی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کا قرضہ ہے

زیر بار ہے —

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے
اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹہہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے
اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی —

جیواس جنکو جاواس بہی لکہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی
جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹھارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راو
بہیرون سنگہ سردار سابق کہ ۱۸۶۱ع مین بعمر پچیس سال تہا ازبس متلون
طبع اور بدوضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر
بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار
روپیہ کے مقروض ہوگیا تہا ۱۸۶۲ع مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی
راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا اور اونے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر
ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کردے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی
ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی
اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار
کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمدآباد کے مدرسہ مین بہیجا جاوے
مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نتہی
کہ کوئی جانا قبول کرے —

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ
اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

जलफान
वावलवाड़ा

مادری کے ذکر مین لکھا گیا ان پالون کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین ۔
مقدمہ ڈاکہ کشی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ نے کہ
امر سنگہ رجیمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرا دیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۴۶ء سے بند کر دی گئی چند روز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہو کر پاداش
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے برسر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے ۔
دسمبر ۱۸۴۶ء مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے پیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بد صلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کر لی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر بہمدردان حال کل رعایا جیواس سرداران بہومیہ اور جہنت مندر

رگھوب ناتھہ نے امرسنگہ کو راو قبول کرکے رسمیات مسندنشینی ہجدین آخر کا
دربار نے بھی بتاریخ ۲۹- جنوری ۱۸۶۰ء منظور کیا قبل وفات بھیرون سنگہ
امرسنگہ نے کانکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر بادری کو طرفین سے
سوسو گز چہاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تہا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا
راستہ کے جانیوالے تہے مگر اس عزل ونصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا-
جون ۱۸۶۰ء مین میجر گننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر ۱۴۰۰۰۰ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض مفصلہ
اوبری - ورلہ - ناگپور - بہودر - پادری

पादरी भूदर नागपुर वरला ओबरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کردئے اس انتظام اور امرسنگہ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی
ہوجاوے-
پاڑہ ۱۷- اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگہ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تہا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تہا اوسکے اندہے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تہی اور زیرباری بہت
ہوگئی تہی اوسکا پوتا لچھمن سنگہ بعمر چودہ سال بجانے اوسکے مسندنشین ہوا
حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کا مدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے متعلق کو اسر

کامدار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا — جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تہی دوسرے مین پندرہ ہزار ہوگئی پردیسی ملازم جنکا للعہ سارہیہ چڑہا ہوا تہا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقساط ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع صرف بقدر للعہ سالانہ ہوئی سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس نے جاگیر کا اچہا انتظام کیا اور میواڑ بہیل کورپس کے بگلچی کو اپنا کامدار مقرر کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چہہ سات ہزار روپیہ سالانہ کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیربار نہین ہے اوس نے فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹڑہ

बाघेल
साबरमती

کوٹڑہ بلند زمین پر جہان بگہیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض گہاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چہتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ ہین جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کہیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین واقع ہے — جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گہاٹہ سے ملا ہے —

صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بہیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

اس چہاونی مین میواڑ بہیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثناء چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بہرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے -

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ اوگہنہ پنروہ

पनरवा ओघना जूरा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین -

جورہ	اوگہنہ	پنروہ
۱۵۱	۱۲۵	۱۳۵

ان جاگیرون مین دربار کو کچہہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچہا بندوبست کرتے ہین اونکی بہیل رعایا نے عادات غارتگری کو بالکل چہوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنروہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین کرتے ہین -

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانه	مطالبه راج
پنڑوه	[illegible]	[illegible]
جوره پیرپوره	[illegible]	[illegible]
اوگہنه	[illegible]	[illegible]

که اب اوسکا مطالبه درپیش ہے اہالیان دربار کہتے ہین که ان بہومیہ سردارون کی رعایا علاقہ غیر مین وارداتین کرتے ہین اونکے عوض ہم کہانتک زر معاوضہ دیے جاوینگے اسمین سردارون کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور وے خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا اگر بہومیون سے یہہ زر معاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی بد پیشہ رعایا کو ان حرکات سے باز رکھین بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑھا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قضیہ کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان بہومیون کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکہ اون پر کچھہ اختیار نہین ہے غیر ریاستون کو زر معاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہین اگرچہ دربار کا قرضہ پنڑوه کے ذمہ بہی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جوره کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے اوسے قرضہ کچھہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے اوگہنہ کا قرضہ جورہ اور پنزوہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹرہ کے سردار محصول راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین-

غلہ بار نرگاو	پارچہ نیشکر وہلدی وغیرہ بار نرگاو	شیر افیون فی بار پانچ سیر
۲ر	۴ر	ﺻﮧ

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص -

علاقہ پنزوہ مان پور मानपुर نوگام नोगाम

مالگذاری اوگہنہ اور پنزوہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیہ اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچھی پیداوار ہونے کی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور نوعدیگر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون سے دو روپیہ فی گہر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور بارہ سیر غلہ فی گہر حسب حیثیت دیتے ہین -

کوٹرہ کی جمعیت بہیل کورپس کیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تاوقتیکہ لکہنا پڑہنا نہ سیکھے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیاہے اوسکے مکان کی تعمیر کیواسطے دربار میواڑسے نے دوسو روپیہ نقد دیاہے اور بیس روپیہ ماہوار عملہ کا خرچ منظور کیاہے کل سپاہیون کو دو برس پڑہنا پڑتاہے اس قاعدہ سے نوکری کے پسندیدہ ہونے ہین کچہہ فرق نہین ہواہے امیدوار بکثرت آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونیکی درخواست کرتے ہین –

اوگہنہ اوگہنہ کی جاگیر ہین راوت کیسری سنگہ جاگیردار بہومیہ سردار ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خود حاکم ہے – یہہ جاگیر اودے پور سے قریب ہونےکے سبب سے جورہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی زیادہ محکوم ہے – چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اودے پور سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج ہین رشوت دیکر استحقاق حاصل کیاہے جورہ اور پنروہ کی نسبت اوگہنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا اچہی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ باسانی وصول ہوتاہے تحت ہین کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کاہے سردار جوان اور بہت ہوشیار ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتاہے – اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پہ جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے اوس سے بہی تلواربندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا جو پنروہ کے راؤ نے کیاہے – اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت زیادہ کشادہ و ہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جورہ

سے زیادہ ہے۔

پنزوہ اوگہنہ کے سردار کا بیٹا رانا بھوانی سنگھ جاگیر پنزوہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹھاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ راناکے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	ادیواس	ٹھاکر بدن سنگھ	۱۰	۰	۰	देवास
۲	اورہ	ٹھاکر اجیت سنگھ	۱۱	ماعہ	۰	ओरा
۳	اومریہ	ٹھاکر دولہ سنگھ	۲۳	سا/	۰	उमरया
۴	خالصہ	رانا بھوانی سنگھ	۴۸	[illegible]	۰
میزان	۰	۰	۹۲	[illegible]	

امریہ کے ٹھاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنزوہ کا سردار کرتا ہے۔

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہاندر کرکے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الادا سے آدہا پور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایا خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقایا سے خراج اور چھ ہزار روپیہ نذرانہ भांदर

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تہا رانا اور اوسکے ولیعہد کے درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگہ ٹہاکر اوسے واسطے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت مین اوسکو بیزوہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہئے —

پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال ادا ہوتا ہے مگر رانا کو اداے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے —

سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی —

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت نروبرا او سنگہ وہانکا بہومیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء تک سات ٹہاکران مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے —

تفصیل ٹہاکران

	نمبر	نام دیہہ	نام ٹہاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت
समेड़ा	۱	سمیڑہ	ٹہاکر بہوانی سنگہ	۱۲	ما/ر	
मोमदलाई	۲	موم دلائی	ٹہاکر دولت سنگہ	۲	عہ	
मादरा	۳	مادرہ	ٹہاکر انار سنگہ	۴	للعہ	
नरसिंहपुरा	۴	نرسنگ پورہ	ٹہاکر بہارتہ سنگہ	۱	صعہ	
बास	۵	باس	ٹہاکر بہیروں سنگہ	۱	صعہ	
पारोलीबड़ी	۶	پارولی کلان	ٹہاکر دولہ سنگہ	۴	لعہ	
पारोलीछोटी	۷	پارولی خورد	ٹہاکر چندن سنگہ	۲	عہ	

سنہ ۱۸۷۰-۶۹ء مین جورہ کے سردار نے اپنے بہائی بہتیجون کو جایداد تقسیم کی
راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال اوسکے
چہوٹے حقیقی بہائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بہائی رتن سنگہ اور سौतेलेभाई
دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

بختاور سنگھ و مان سنگھ و کیسری سنگھ پسران جودہ سنگھ کی پرورش بہی اوسی کے ذمہ عاید ہوئی صغیر سنی مین یہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار ہو گئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کر دیجاوین چنانچہ کپتان ہٹی صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

तिलोई
पावटी

اول ٹہاکر بہیم سنگھ برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دو گانو دے اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بہائی کے ذمہ بعض مصارف رہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کر سکے۔

सुवाव
अजनी
बीकानिया

دوم ٹہاکر دیوی سنگھ برادر سیوم سردار کو سوباو - اجنی اور بیکانیہ ملے اور اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

चौहान कासरा
कोदरमल
गोरया

سیوم رتن سنگھ و دولت سنگھ سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیرہ - کودرمل اور گوریہ تین گانو ملے اور اونکے ذمہ ۵ روپیہ خراج قرار پایا ہے۔ یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جودہ سے اونکو کچہہ مدد نہ ملے گی سابقاً رتن سنگھ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دو سو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے شاید وہ بہیم سنگھ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگھ سے زیادہ معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسند نشینی ہوگا۔

खाम
गारो
फ़रोद

چہارم ٹہاکران بختاور سنگھ و مان سنگھ و کیسری سنگھ پسران جوان سنگھ کو کہام گارو - فرود تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹھہ روپیہ ہے یہہ معاش اگرچہ سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست
تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا
ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات
تہے سنہ ۱۸۶۹ع مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے
کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۷ع مین نقشہ ذیل درج ہوا —

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد وہتا	تعداد خراج	کیفیت	
۱	سمیچہ	بہوانی سنگہ	۱۱	مالعہ		समखेड़ा
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ		मादरा
۳	نرسنگپورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	صعہ		नरसिंहपुरा
۴	باسس	بہیرون سنگہ	۱	صعہ		बास
۵	سوم دلائی یا سوراولی	دولت سنگہ	۲	معہ		मोमदलाई या मोरावली
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	معہ		पारोली छोटी
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ		पारोली बड़ी
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	عہ		ओखलाटा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	مادری	دہول سنگہ	۱	للعـــہ		माद्री
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	عـــہ		थसया
۱۱	ملانٹہ کا باس	چیندان سنگہ	۲	عـــہ		मुलांटेका-बास
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	لہعـــہ		मान्नावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	عـــہ		तिलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	ـــہ		खाम
۱۵	چوہان کا سیرہ	رتن سنگہ	۴	ـــہ		चौहानकासेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	عـــہ		सुलाम
۱۷	سوہولہ	خوشحال سنگہ	۱	لہعـــہ		सोहूला
۱۸	خالصہ	•	۶۶	سمـــ		
میزان	•	•	۱۱۹	سلا لعـــہ		

ستمبر سنہ ۱۸۷۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایا سے
علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی
کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین
اودے پور سے راج کی فوج اور راو جورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤ کے
بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جائے پناہ مین جاکر لڑائی مین
اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیجلا کو مارڈالا اور دیگر چارون کو सीमला
زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتا نہوا۔
اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے
مینہ اور بہیلون نے فی الفور سیواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری و فروری
سنہ ۱۸۷۲ء مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی
کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع
کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴۔ مارچ کو وکیل سیواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ
مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن
ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش
مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ
اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین
بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجود
ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا
راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بھیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے
اور کچھہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی
گانو نہین ہے —

سرحد متنازعہ ماہی کانٹہ کا بمرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی
نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی
मेजर लिजट साहब صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لیجٹ صاحب نے اوسکی بینارہ
بندی کرادی —

۱۸۴۳ع مین راؤ چند مہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا
جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم
ہوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے
کرنی چاہیے — ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو ۱۸۳۸ع کی مصیبت یاد رکھنی
چاہیے کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو
مار کر اوٹھا دیا —

कोनोली साहब मंडवा बरेवल جولائی ۱۸۵۷ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولٹیکل
ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بہیل مین ڈاکہ کشی کے دو
مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت
بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل
غدر ہو رہا ہے اور راؤ جورہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے
اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی نے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست مدد دہی کی اور
خود بہی بہت کوشش سے مدد دی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اطلاع پاکر فوج
بہیجنے کی تیاری کی اگر یہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے
پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق
سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا جب
وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث
ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار سیواڑ بہیل کور پس اور راج کی متفق فوج بتحت
میجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان
تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقاً کوہی اضلاع مین راج تہانجات کی ایسی ذلت
ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے
تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن
کے پاس بہیجدیے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج
کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار
ہوئے صدہا مویشی اور غلہ ناتیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت
ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر و کمان سے ہر طرح بہتر
ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونیکی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزا یابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرین گے جورہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہو کر انتظام اوسکو مفوض ہوا اور اوسنے بہی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بند و بست خاطر خواہ ہو کر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہو جاوے گا۔

شرح مال

شرح مال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکہتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہر سال پٹہ جات دیے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہ محصول حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

افیون ؏ سے ؏ تک - نیشکر ؏ سے ؏ تک - تمباکو للعہ سے ؏ تک - میوہ جات ؏ سے ؏ تک - غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کئی نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین - دوسرے جب پیداوار اچہا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے اور جب کم ہو جاتا ہے بقدر کمی معافی ہو جاتی ہے - تیسرے باشندگان دیہات خفیف معاملات مین خود اپنا انتظام کرلیتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہات معاملات

ہین با اختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ ور ہین اور جو مقدمات رسم ورواج ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز یاراے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہ سے سیواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سرشتہ مروجہ اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سرشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکھہ اس تفصیل سے سمجہی جاتی ہے ۔

میزان	پن ارتہد	جاگیرداران	خالصہ
[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ

اور آمدنی کے مدات مال ۔ سایر ۔ متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سرشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی تھی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران راج کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکھہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پٹے جات منسوخ ہوئے اور بندوبست از سرنو خام ہوا ۔

پہر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے [illegible] بندوبست کیا گیا اس تجویز سے اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے بعد پہر نکما گیا ۔

با اختیار ہونے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ ہوکر بنظر رفع ابتری شرح مال وتعین حد مالگذاری زمینداران وانسداد وتغلب وزیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کیئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکارون کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تہا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے رعایا مہاراجہ سیندھیا اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تہا کہ اہلکاران راج جو قدیم شرح کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تہی کہ تشخیص جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق وتجربہ کار اہلکار کمیاب تہے چنانچہ مہارانا صاحب وکرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تہین واقعی ظہور مین آئین اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع بدر بہ تقرر نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دیئے گئے مگر آخر کار شرح مجریہ ناکار گر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۶۵ء مین کثرت بارش سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین سنہائی کرنی پڑی اور

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔
جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین سے ۲ ماشہ اردی تولہ چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۷۴ء مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

जावर
प्रोफेसर ब्रुशल साहब

جمع وخرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۶۶-۱۸۶۵ء	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء	[illegible] ۶ ر ۱ پائی	[illegible] ۱ ر ۹ پائی	[illegible] ۴ ر ۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء	[illegible] ۳ پائی	[illegible] ۳ ر ۷ پائی	۰	[illegible] ۷ ر

سمت ہندی	انگریزی سنہ	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۷	سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۴ر۹ پائی	•	[illegible] ۸ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۸	سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۵ر۴ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	یک لکھہ [illegible] ۷ر۴ پائی	•
سمت ۱۹۲۹	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible]	•

اس جمع وخرچ کی تفصیل اگرچہ ہرایک سال کی معلوم نہین مگر سمت ۱۹۲۶ کی لکھی جاتی ہے کہ دیگر برسون مین بھی قریب قریب اسیقدر ہوتی ہے —

جمع

[illegible] لکھہ [illegible] ۳ پائی

مال — [illegible] لکھہ [illegible] ۱۳ر۶ پائی

سایر — [illegible] لکھہ [illegible] ۷ر۳ پائی

چھٹوند — یک لکھہ [illegible] ۱۵ر۶ پائی

نذرانہ مسندنشینی — [illegible] ۹ر

عدالت دیوانی وفوجداری — [illegible] ۱۴ر

نذرانہ — [illegible] ۵ر۹ پائی

پٹہ فوطہ داری — [illegible] ۴ر۳ پائی

جرمانہ — [illegible] ۹ر۳ پائی

منافع دوکاکین راج — [illegible]

سوائی پرگنات سہ — [illegible]

آمدنی شہر — [illegible] ۱۰ر۹ پائی

متفرقات — [illegible] ۸ر۶ پائی

خرچ — لکھہ ۳/۷ پائی

کچہریات	عملہ دیوانی وفوجداری ۱۱/۳ پائی	تحصیلات لکھہ ۱۰/۶ پائی	کوٹھیار غلہ لکھہ ۱۴/۹ پائی
کارخانہ ۸/۹ پائی	پارچہ خرچ ۵/۶ پائی	جواہرات ۱/۶ پائی	فیلخانہ وطویلہ ۷/
شترخانہ وگاوخانہ ۱۴/۶ پائی	تعمیرات مفید عام یک لکھہ ۱۲/۳ پائی	تہوار خرچ ۶/۹ پائی	موجبات ۱۵/۳ پائی
فوج بے لکھہ ۶/	اصراف زنانہ یک لکھہ ۳/۹ پائی	خیرات مذہبی لکھہ ۱۴/	خراج سرکار انگریزی لکھہ
معاوضہ مقدرات فوجداری ۵/۹ پائی	تنخواہ بعوض زمین ۳/۹ پائی	بخشش یک لکھہ	خرچ مسافران ومہمانان

مصارف تعیناتی بلا ازمایا پرگنات	ایجنسی افیون	متفرقات	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ا ر	۹ ر	۵ ر ۶ پائی	

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۷۰و۶۹ع مین اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سوارون کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تھی اور محض ناکارہ تھی موقوف ہوئی اور باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہو گئی اور پیادون کی پلٹون کو قواعد وردی اور ہتھیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے سوار پیادہ اور ے لکھہ [illegible] سال کا خرچ ہے

۱۱۵۲ ۳۶۹۴

افیون

میواڑ اور اوسکے گردنواح کے علاقجات مین افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے سابقًا یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور واوجین مین جا کر وزن ہونے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تھی اسمین تاجرون کو دو طرح کا نقصان تہا اول مقام پیدایش سے اوجین یا اندورا ور وہان سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تہا دوسرے وسط ہند کی چھوٹی چھوٹی ریاستون مین علیحدہ محصول دینے کی زیرباری زیادہ ہوتی تھی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام اودے پور وزن اور ایصال محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور ایڈر کی دو ریاستین آتی ہین اس سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ بیہ فی صندوق بتیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہوکر کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور و اوجین و اودے پور یعنی کسی کارخانہ مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر تاجران کو روپیہ دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی افیون مین خلل انداز ہوئی۔

کسیقدر افیون مارواڑ و کاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول داخل

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھہ سو روپیہ
محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ
سے گجرات مین جاتی تھی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے
صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے
کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین —

جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی
و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی
ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور
راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین —

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کیٹنگ صاحب نے اپنے
مراسلہ ۱۳ - اپریل سنہ ۱۸۶۷ع مین لکھا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب
کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی
کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ
کے ولیہی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبھی محصول نہین
لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پھر بھی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین
ہوکر بہت افیون بلا اداے محصول سندہ تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے
مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا اداے محصول افیون کے میواڑ سے
باہر نہ جانیکا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا
مگر شرقی و شمالی حد پر نیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور
نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور
مغرب کی حد پر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادائے محصول لیجانا محال ہے
اسلیے لکھا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاوے گا -

کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکھا کہ میواڑ
کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقًا
پہلن پور ہوکر جاتی تہی اب احمد آباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی
سے بلا محصول نکلجاتی ہے - مسٹرس نوتن و کمپنی سوداگران کراچی لیجانا چاہا مिसर्स नोतन
تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹکٹ
جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نوتن و کمپنی کی امید برآری اور پالی کی ٹکٹ کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے -

وزن افیون کا سررشتہ حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے
کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اونمین لپٹی ہوتی ہے -

اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

رونہ جات نلیجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بہی چاہتے ہین کہ محصول بہی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہوکر بلٹک بمبئی مین بہیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس تکلیف کی اونکو شکایت ہی رفع ہوجاوے گی۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے اپنے علاقہ کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کرکے جبرًا اوجین کی تک پہونچائی اگر ایسا نہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی اور جاود وتیمچ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول کی کفایت سے محروم نرہتے۔

اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑ اور ڈونگر پور کے بہیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پر خطر سمجہا گیا ہے مگر جب سے افیون کی بہرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بہیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون کا انسداد اور مال کے صحیح وسالم پہونچنے کی کفالت ہوگئی ہے وے کل مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین سنہ ۱۸۶۹ء مین یہہ سڑک جاری ہوئی تہی اوسوقت سے ابتک ایک بہی غارتگری نہونے سے انتظام راج اودے پور اور وحشی بہیلون کی خوش عہدی لایق تحسین وآفرین

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد و رفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹہاکر بہی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جہالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بندوبست بہی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آوے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھہ سختی کرنی لازم آوے گی۔

سنہ ۲۲ و ۱۸۲۳ع مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلا صفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

سنہ ۲۶ و ۱۸۲۷ع مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور والیان دربار نے بہی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکہا کہ بہل پہوڑیہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوسمین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔ भलफोड़या

سنہ ۲۴ و ۱۸۲۵ع مین بمبی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بہرتی کم ہوئی مگر سنہ ۲۵ و ۱۸۲۶ع مین پہر بکثرت گئی اور اگر بمبی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودے پور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بہی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکھ چار ہزار آٹھ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودے پور۔

۳۹۰۰۸ — [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع	۴۴۴	[illegible] لاکھ [illegible]	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	۵۴۶۰	[illegible] لاکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع	۴۴۸۸	[illegible] لاکھ [illegible]	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	۸۰۶۸	[illegible] لاکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع	۴۸۸۱	[illegible] لاکھ [illegible]	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	۵۷۹۴	[illegible] لاکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع	۹۸۷۳	[illegible] لاکھ [illegible]			

سڑک

میواڑ مین سڑکین مفصلہ ذیل ہین ۔
سڑک اودےپور وکھیرواڑہ ۔
سڑک نیمچ ونصیرآباد ۔
سڑک اودےپور ونیمچ کہ سڑک نیمچ ونصیرآباد مین شامل ہوئی ہے ۔
سڑک اودےپور ودیسوری براستہ راج نگر ۔

سڑک اودےپور وکھیرواڑہ ۔ میواڑ کے علاقہ کی روئی وافیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمدآباد وبمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمدآباد کیطرف اودےپور وکھیرواڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمدآباد اودےپور سے صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ واندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت پھیر پڑتا تہا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر آٹہہ میل تیار ہوئی پہلا راستہ چوبیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرتا تہا یہہ سڑک ہموار وکشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین کسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بہی کام سستی سے ہوا ۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
پرساد و بارہ پال پر ڈانک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین اودے پور
परसाद बारहपाल وکھیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تہے مگر ایک مندر کا
تاریخ سعینہ پہ تیار ہونا ضرور تہا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیر آباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکمی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے۔ سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچہہ
सोमनदी تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کئے گئے سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تہی کہ یہہ پل بہی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمدرفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہی اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
विलियम مسٹر ولیم صاحب کو تہا انہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کر لیا بہیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تہے
اور شل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوئے تہے سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

گئے سہتے بماہ مارچ ۱۸۶۶ء گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول ग्लासगो
انجنیری حاصل کر کے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چارسو روپیہ اپنے सिवलइञ्जिनयरी
کام پر مقرر ہوئے -

سڑک نیمچ و نصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیر گڈہ و بہیلواڑہ وغیرہ वगैरे
ہو کر گذرتی ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا
ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکہہ
تیس ہزار ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء تک اور باقیماندہ پچاس ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین وصول
ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک صرف
دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت
کو کچہہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور
اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے
زیادہ تر جاگیرداروں کے علاقہ مین ہے وے برائے نام خراج دیتے
ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا
صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچہہ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اثنار راستہ
او سپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمدرفت
کم ہے ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہو کر جاری ہوئی
اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی -

سڑک اودے پور و نیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و
نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودے پور

کیونکہ اُسکے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی ونیماڑہ کی کل افیون اودے پور مین
اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام وکمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً
بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے ۔
سڑک اودے پور ودلیسوری براستہ راج نگر ۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ
تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ اراولی کے درمیان کوئی گاڑی کا راستہ
نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدرفت مسافرون
کی بہی بہت ہے ۔ سنہ ۱۸۶۰ع مین اودے پور سے راج نگر ہوکر دیسوری
کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست نہونے سے صرف خام تیار
ہوئی سنہ ۱۸۷۶ع مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط
گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا ۔
ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودے پور و
सामेरा کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے
हरसोल सेव ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے سیو کو سڑک تیار ہے اوسکے
شامل ہوجانے پر گجرات وراجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاویگا
کا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے پہر ۱۴ میل
नेचीवाड़ा نیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجراے حکم عام

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال بیشتر درج ہوچکا ہے -

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے اول سردارون کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زر رسوم کا لیا جانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ء مین بجائے نقد رسوم لینے کے کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعاعلیہ سے لیا جاتا تہا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ سٹامپ لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی خوب کام ہونے لگا -

سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین اس سررشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ - تعداد مقدمات	قرضہ - تعداد زر دعوی	شادی	حقیت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء	۲۱۹	۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء	۱۲۳۳	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نام سال	مقدمہ: تعداد مقدمات	مقدمہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	۸۵۶	یک لکھہ بارہ ہزار [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۲	۰	۱۴۵۵	۰
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	۳۵۰	یک لکھہ آٹھ ہزار [illegible] ۳۰	۱۱	۰	۷	۱۰	۰	۲۰۲	۵۸۰
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	۲۵۱	یک لکھہ [illegible] ۱۰	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۳۵۰	۰
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳	۶	۲۲۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۷۱ع مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی ناصر علیخان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جریانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی بوقت تقرر عدالت کونہیاری کیسری سنگہ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکہا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

تبدل مین خفیہ وعلانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔

تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہوکر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہو جاتے تھے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہونچین گے۔

اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران و حاضرین دربار اونمین مداخلت کرتے تھے اسواسطے منشار عدالت و قانون سقط ہوتا جاتا تھا تقرر عدالت سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہوگی تقرر عدالت کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بھی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تھی بلکہ جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔

سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین منشی ثاسن علیخان کے بیمار ہو جانے سے کام مین ابتری واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی - مگر دوسرے سال ڈکیتی و غارتگری و خودکشی بذریعہ تغیر قیدگی و افیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثاسن علی خان کو از سر نو نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی جہازپور اور راضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہہ سے کہ جہازپور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی کا بندوبست صاحب سپرنٹنڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔

منشی تامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہہ سے ایجنسی کا آدمی سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سببسے ہرج واقع ہوتا تہا۔

سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو واردا

ہوئین اون مین سے سنگین جرموں کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشوں نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تہا۔

بتاریخ ۱۲- مئی سنہ ۷۶ء منشی ناسخ الزمان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ سل بیمار تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
	ڈکیتی		رہزنی		چوری									
سنہ	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	بنگاہ پردازی	ڈاکن کشی
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع	۸۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۴۴۳	[illegible]	۴۰	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع	۵۱	[illegible]	۷۶	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۳	۸
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ع	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۲	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۳
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ع	۲۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۷	[illegible]	۳۲	۷	۷	۲	۵	۱۳	۱۱	۵

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذہبی	مفروری قیدیان	اقدام ستی	سختی	جعل	جرائم خفیفہ	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۶	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۶
۰	۳	۱۰۸	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۷	۰	۲	۰	۰	۰	۵۷	۷۰۱
۰	۰	۹۰۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۶	۱۱۰۰

اودے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صفائی رہتا ہے قیدیون کے خورد و نوش کی خبر گیری اچھی ہوتی ہے اور بیمار ون کا معالجہ ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل چال رہتے تھے تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا تھا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو انہون نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین بنائے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان کافی نہین ہے سالہائے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل

مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کے انتقال سے پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا ہے۔

نیماہیڑہ و جاوود و نیمچ و اقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جبتک مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نابالغ تھے

سرقت پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور چاو د و نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دئے گئے ہین ڈکیتی متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے عین وسط مین ۱۸۶۰ع سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہوئے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہوسکتا تہا دونون علاقجات دار الریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر رہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار مین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودے پور کے علاقہ مین واردات مین
کرکے ادا کرتے ہین —
۱۸۵۷ع مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیر خواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودے پور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودے پور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہے رانا صاحب
دل و جان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیر خواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی —
بظہور ان صورتون کے نیماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے قرق ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ع مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نیماہیڑہ

ٹونک کو واپس کردیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑہے پانچ لاکھہ روپیہ راج اودے پور سے ٹونک کے نوابصاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اوس نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح ومشورہ کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندہیہ کو دینا لارڈ کننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تین ریاستون کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہوگئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی سوگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہ معاش رکہتے ہین اونکی بسر اوقات چوری وغارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ واپریل ومئی مین جب افیون کی فصل تیار کرکے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتے ہین بوقت شب خفیہ جمع ہوکر یکایک اس چستی وچالاکی سے واردات کرتے ہین کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش ہوتی ہے دربار میواڑ نے سوگہیہ ونیز نایک وباوریہ وغیرہ جملہ اقوام سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ وجاورد ونیمچ وعلاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین ہوکر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر چور رہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفعہ اون سے ہتھیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر پوری کوشش نہین ہوتی ہے —

سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب تمام بیڑہ علاقہ ٹونک اور جاوود و نیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱ - فروری سنہ ۱۸۶۷ء حال مفصل لکہا تہا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لایق تحسین وآفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لیئق مشیر نہین ہے —

میواڑ و گوالیار و ٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین باوریہ و موگہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتہیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی وغارتگری مین نام

ہوگیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑا ور ٹونک نے منظور کر لیئے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے۔ ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۴۰۰ متعلق ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین ۔
سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء مین میواڑا ور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جاود و
ونیمچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا رمیواڑ کو گرفتار کر کے سزا دیتے ہین عہدنامہ کے بموجب حکم
پنچوکلا ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے ۔
موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
مानपा कानौर بہانپہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہاے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلادیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین چوبیس گہر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس نواح کے مینے صلح ورزراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات

نہین کرتے ہین حکام نیماہیڑہ نے جو چار مینون کو با ختیار خود مارڈالا
ازبس قابل باز پرس ہین —
پرگنہ نیماہیڑہ کہ سوگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری
اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان
میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کو چٹہی لکہی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ
جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۰ء

آپکی چٹہی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۷۰ء اسکے کہ سوگہیہ ڈاکؤن کی
غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا
انسداد نہین کرسکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو
اور سوگہیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکہتا ہون کہ سوگہیون
کی غارتگری کا مجہکو بہی مدت سے تردد ہے اور سالگذشتہ مین مین نے
کچہہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کئے تہے اور تینون دربار
یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلئے مگر اونپر عمل نہوا سوگہیہ قوم
کے آدمی آپ کے پاس بہیجونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم
ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلا شناخت نکلجاتے ہین اور اونکا
جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے —
دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی سوگہیہ کی

نشانہ ہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگہیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے کہ موگہیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکہتے ہین تاہم ایجنسی کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچھہ مناسب ہو اوسکے کرنے کو دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین پہرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیماہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکہے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگہیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکہتے اور اچہی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگہیہ لاکہہ لاکہہ روپیہ رکہتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل پٹھان مدت سے نیماہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے۔

سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء مین علاقہ چاود و فتیح مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیند ہیہ صاحب نے پربہو دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور پتا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ بجنبی میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔ बज्जैन पन्ना

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیماہیڑہ سے بیخ و بنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکئون سے اوسیطرح پیش آنا چاہیئے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر یاد یانت و پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی مدنی سے اونکی اور اونکے عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر دوسرے کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

کو سفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

ماہانہ

خودگرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ماہانہ	ماصہ		۲۵۵	
سما	اساعہ	ساصہ	اماہہ	للعہ

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نیچ نصیرآباد آودے پور نیمچ -
۴۵ ۹۳

کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ سما للعہ فی میل خرچ ہوتا ہے -
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوانسگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدرآباد کی معرفت ہوئی - دوم - جمعدار نبی بخش دیوانسگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس
کی قید ہوئی -
اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اونہین کے پہرہ وا
وچوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اہالیان

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوسکا
زر چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرن
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی ولاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین —

جہاز پور

راج اودے پور کا پرگنہ جہاز پور مینہ کہیڑا رمین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تھی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر کنٹنجنٹ
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک سالہ
سکھ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمنٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے —

شعبۂ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول سنہ ۱۸۶۷ع مین پادری روبسن صاحب مشن روبسن مشن
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تھا اور بہت تعریف لکہی
تہی —

इंगालिस سنہ ۱۸۵۹و۶۰ء مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سالہا
हाई स्कूल सीहोर سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض
ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس
نہونے کے سبب سے طالب علم کم ہوگئے ۔

سنہ ۱۸۶۱و۶۲ء مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی سکے
बर्ड साहब خود بہی شایق تہے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ
भीलवाड़ा चीतोड़ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بہیلواڑہ و چیتوڑ مین بہی بصرف چہہ سو اسّی
روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل سرشتہ تعلیم
کے افسر رہے ۔ اسی سال مین مہارانا صاحب نے منو کالج مین طلبا کالج
बोर्डिंग हौस کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ
دیا سنہ ۱۸۶۳و۶۴ء مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس
روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور اوسنے جماعتون کو پڑہانے
کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف
لکہی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی
زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت
ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجہتے ہین ہندی مین چہہ جماعتین اور چہہ
اوستاد ہین ۔ پنڈت کہیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ
विनायक शास्त्री کا بہت نقصان ہوا بجاے اوسکے ونایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر
مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سواے اور بہی لیاقت

رکہتا ہے اسلیئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد ہوئی ہے سپرنٹنڈنٹ کی راے مین بوجہہ افزونی طلباء سنسکرت ایک
مددگار پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمن
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین
بہیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب
نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل سررشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین مبلغ ... ۱۱۹۶ پائی
ہوا اور سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین ... اودےپور کے مدرسہ مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلباء اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء	سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء
۵۱۳	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۷	۳۰۹

فارسی ہندی انگریزی
۳۰ ۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء
۳۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

فارسی ہندی انگریزی فارسی ہندی انگریزی
۸۵ ۲۴۶ ۹۴ ۶۵ ۳۶۲ ۱۱۱

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین — مدرسہ بہیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالب علم تھے
۱۹۷ ۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودےپور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

मिस्तसी सोनेबर

سابق مین ڈو کم استعداد معلمہ تھین ۱۸۷۵ء مین مسٹرس لونورکن صاحبہ
معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشت و خواند اور سوئی کا کام سکھاتی ہین

شعبۂ حفظان صحت

गेलोरी साहब

۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین ڈاکٹر ملن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنی خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت کوشش و محنت سے انجام دیا ۱۸۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہو سکا۔

برہمن جتی اور مسلمان ویکسینیٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہو جاتے ہین اور دیگر اقوام بھی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چھوڑ دیا گیا صرف شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے ٹیکے لگا دئے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نہ کی بڑا بازار گونہ صاف ہے مگر کوچون مین صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔

۱۸۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطر خواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بھی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پڑا نے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چھتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پھرتے ہوئے مویشی آٹھ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جابے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ ور رہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹنڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بھینسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گھرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پھینکا جاوے۔

۱۸ جابے ضرور رات کے وقت صاف کئے جاوین اور بازار علی الصباح

صاف ہو جایا کرین —

۱۹ کوئی شخص جو بے محل رفع حاجت کرے یا تو عد بگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے —

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ ور رہو —

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے —

بعد اجراے ان قواعد کے بہی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے ہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنہون نے سنہ ۱۸۸۱ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تہی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کرکے ہڑتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو رتلام و جاورہ کو بہیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکہکر ویسی ہی یہان بہی جاری کرے —

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۱۳۳۲ — آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء مین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اوسکو برخاست کیا گیا -
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف سنہ کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل ٹیکہ	تعداد و مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ ع	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ ر ۴ پائی	
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع	۴۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ ع	۴۸۹۳	۰	[illegible] ۴ ر ۷ پائی	
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ ع	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۳ ر ۸ پائی	
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ ع	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ ر ۴ پائی	
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ ع	۵۲۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ ر ۴ پائی	

شہر اودے پور کی غربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۷۴ء مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

ہوگئی سنہ ۱۸۶۸ع مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہوگئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بڑی سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ بड़ी
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ مصمم کیا
کہ کچھ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکہکر قرب و جوار کے پہاڑون کی
پیمایش کراکے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پہر اسپر کچھ
عمل نہوا سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچھولہ تالاب مین पिछोला
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہوکر نیچے کا گدلا اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع کی برسات مین ۳۲
انچ پانی برسا پچھولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہوکر نکل گیا اور گہاٹے اودےپور کے کل تالاب اور کنوئے
سیراب ہوگئے پہر سنہ ۱۸۷۵ع کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرقی سے خراب ہوگئی اور تالاب اودےپور کے اوس حصہ
پر سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہوگیا اور خوف ہوا کہ اگر اس सरूपसागर
تالاب کا پشتہ شکست ہوگا تو شہر اودےپور کا جزو اعظم اور کل پست زمین
غرق آب ہوکر جان و مال کا بہت نقصان ہوگا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یان کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین بارش بند ہوگئی اور مصیبت رفع ہوئی —

نیمچ واودے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین محرابون کا شکست ہوگیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو بڑی تکلیف رہی —

ढेबर जेसमंदर

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید ڈھیبر کا تالاب جسے جے سمندر کہتے ہین شکست ہوجاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا درجہ کی طغیانی دیکھکر یہہ بھی خیال کیا تہا کہ تالاب ڈھیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہوکر جنوری سنہ ۱۸۷۸ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود جاکر کار تعمیر شروع کردیا کیونکہ سنہ ۱۸۶۹ء کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۴۴ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کے واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہئے —

नुकसान

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکھ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوس پر نرم محصول لگاکر یہہ روپیہ وصول کیا جاوے —

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ مین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہین۔

اودے پور۔ کہیرواڑہ۔ کوٹڑہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہ پورہ۔

ان مین سے اول تین پوسٹ ماسٹر جنرل بمبی کے تحت مین ہین اور باقیماندہ

ممالک مغربی و شمالی مین ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین ایک ڈاک خانہ بمقام سگوارہ

اور مقرر ہوا ہے

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ مین مسافرون کے آرام و آسایش کے واسطے مقامات مفصلہ

ذیل پر ڈاک بنگلے ہین۔

چیتوڑ۔ ہمیرگڈہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کہیرواڑہ

मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج میواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹھ ہین۔

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۲۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین۔

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چھاونی کھیرواڑہ سے ۱۴ میل جنوب مشرق مین اثناے راستہ نیمچ و ڈیسہ نیمچ سے ۱۳۶ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے۔
چاسٹ - ترپود - کٹارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین۔
ومبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پردلہ - سابلہ - آنتری - ڈاول -

चा..
निरपोद
कटारा
चौरासी
बारा
बारेल

डावल आन्तरा साबला परदला आसपुर सगवाड़ा दम्बोरा

کنبہ - ڈامری - رئیس ڈونگرپور جس کا لقب راول ہے رئیس اودیپور | कुनवा डामरी
کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبر شاہ کے وقت سے اوسکے
بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تھے جب اورنگ زیب
کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی
مغلوب ہوئی کہ اونہون نے رئیس کا ناک مین دم کر دیا اور مبلغ پینتیس۳۵
ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندہیہ و ہلکر اور دہار مین
باہم تقسیم ہونا ٹھیرا تھا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت | धार
غیرے رہا -

سنہ ۱۸۱۸ء مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ
دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ء سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور
مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی کل ریاست بہ
بابت خراج سالانہ دینا قبول کر کے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی -
ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا
اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل پینتیس۳۵ روپیہ ادا ہونا قرار
پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہو کر آیندہ کیواسطے معہ بیاسیہ
روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج
سالانہ مقرر ہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب

راول ڈونگرپور — ازانجاکہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگہن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ
عالمشاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے —

[illegible]

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء — بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق
[illegible] [illegible]

۱۵ اپریل ۱۸۲۰ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۲۱ء
[illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۲۱ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۲ء
[illegible] [illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل ۱۸۲۲ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری ۱۸۲۳ء
[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۳ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۴ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۴ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۵ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۵ء

[illegible]

ازآنجاکہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہاراول صاحب منظور کرتے ہیں کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے -

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

सोमवाड़ा मेकडोनल्ड साहब सरजानमालकम साहब

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کی فوائد کی رُو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام سوموارہ کپتان اے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور تکہتہ گاموا ے وزیر ڈونگرپور منجانب مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء مطابق ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

دستخط میکڈونلڈ صاحب اول اسسٹنٹ — دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب — راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی بہت کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید نا حاصل نہوئی۔

۱۸۲۴ء مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج کے مبلغ آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پہ کبہی عمل نہوا کہ آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہاراول جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور۔ کپتان الکزنڈر میکڈونلڈ صاحب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو روپیہ ماہوار یعنی آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ

جو میرے پاس مقیم رہین گے کہ یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت
معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا رہونگا اس سے ہرگز انحراف
نہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکہتا ہون —
تاریخ ۱۳ - جنوری ۱۸۲۴ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰ -

۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بہیلون نے فساد کیا
اور مہاراول صاحب سے بر سر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد
لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بہیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین
پہونچی ٹہاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بہیلون کو مغلوب کرکے اون
سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکہائے گئے اور فوج چہاونی کو
واپس گئی -

اقرار نامہ بہیلان - لیمبارواڑہ بخدمت سرکار اونرایبل کمپنی معرفت کپتان लेम्बारवाड़ा
میکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲ - مئی ۱۸۲۵ء - मेजर हेमल्टन साहब

۱ - ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے -
۲ - مفسدہ گذشتہ مین جو کچہ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے -
۳ - آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے -
۴ - کسی سارق و غارتگر اسپہ یا ٹہاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی
کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانوین پناہ نہین دینگے -
۵ - سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عند الضرورت حاضر
ہون گے -

۶ - علاوہ اپنے جایز اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب او ٹہاکرون کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -

۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبھی انکار نکرینگے

۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی بہادر کا نوین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -

۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

دستخط باتہم صورت - اسی مضمون کے اقرارنامجات

आमिसूरत

امرجی	امرناتہا	سلادامیر	منا	کورجی
अमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मन्ना	कोरजी
سادجی	مینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
सादजी	मेना	नाथू	कोटेर	लालू
راجیا	لکہیا	لالجی	بجنیا	منیا
राजया	लखया	लालजी	बजनया	मनया
بہنادامر	لالو	جیتو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लाल	जीतू	भींदू	ताजू
تہانو کوٹیڑ				
भानू कोटेड				

اور ایسے ہی اقرارنامجات پر -

سرواڑہ . دیول اور ناندو کی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

पर्वतीला देवल नांदोकी

تہاجا کانجی گڈرا سالجی دھرما منگا سرنگا
सरंगा मंगा धरमा सालजी गडरा काजी थाजा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بد اطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور پر مضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بد انتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرارنامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرارنامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بجناب نواب ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء بمقام نیمچ

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرون گا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرون گا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرون گا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے مین منظور کرون گا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہون گا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکہدیتا ہون کہ مین کیسکی صلاح پر توجہہ نکرونگا اور نہ کچہہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچہہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرونگا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹہاکرون کو قابو مین نہ لاسکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ع مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹہاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکہنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکہنے کا ذمہ ور سمجہتی ہے تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنیمین افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۴۴ع مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گدہ کے دلیپ سنگہ اوس ریاست کا وارث ہوا اور بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگرپور مین متبنیٰ و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گدہ زایل ہوا تہا۔ مگر ڈونگرپور کے ٹہاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگہ متبنیٰ بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گدہ کی مسند پر رہے اوس نے ٹہاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹہایا مگر وہ صغیر سن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہو کر کاروبار
ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے ۔

یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی
کہ از سر نو حکمران ہو کہ ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر سنگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر संगला
کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین
رہنے کیواسطے بہیجا گیا ۔

ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین
خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا نہتا
اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی ۔

آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام
نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل
کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہارا
اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہو گئے اور اپنا کام خود کرنے
لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیش ضرورت صاحب موصوف
سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام
ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی ۔

۱۸۶۶ و ۱۸۶۵ء کی رپوٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ
باشندگان ملک گرد نواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

سربارٹلفریر صاحب

مین رہتے ہین عرصہ چودہ برس مین جسکے بعد مین نے اس ملک کو پہر دیکہا ہی
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پر پہلا تہا جنگل و جہاڑی کے سوائے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہوگئی ہے مہاراول
اودے سنگہ صاحب کہ عمر ۱۳ سال اور از بس لئیق و ہوشیار ہین بڑے
ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ع
کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر و تواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی و توجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت و خوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون
رہی —

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ و میواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کردیا اونظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدواے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی چاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکرسکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ و کہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس
کے عرصہ مین —

تالاب باولی و چاہ مین محل و فصیل و دروازہ ہا شہر بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان مارواڑ

طلعہ ؁   صعہ ؁   عہ ؁

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی - مہاراول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بحز کرنل ہیکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ و پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول اودنگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم و نسق امور ریاست اور رونق و بہبودی وغیرہ کی تعریف لکہتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ و تجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تہا مدت دراز سے انصرام کار ریاست کرتا تہا بماہ فروری سنہ ۱۸۷۴ء مرگیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تہا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تہا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا بعد انتقال نہال چند مدت تک مہاراول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت چستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انصرام کار کیوقت روبرو بٹہاکر اوس سے کام کراتے تہے اور مثل اپنے ہوشیار و مستعد کیا چاہتے تہے امید تہی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین اونہون نے گندی شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت و کارگذاری کا حال ابہی کچہہ تحقیق نہین ہوا ہے -

سنہ ۱۸۷۵ء مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیونکی بہت بحث تہی اول دختر کی شادی راج جودہپور کے ولیعہد سے بہ تقرر لاکہہ روپیہ

جہیز قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخرکار مہارادل صاحب جیسلمیر کے ساتہہ
ٹہیری کہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا تہا سنہ ۱۸۷۳ء مین اس شادی کی ضرورت
سے سامان کثیر بصرف مبلغ پینتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
سنہ ۱۸۷۳ء مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور باحسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بہودہ کے
جو ملازمان اور رعایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو
رئیس جیسلمیر کو دیا آمدنی بہی ہوئی کنور کہمان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری سنہ ۱۸۷۵ء
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچہہ نہین لیا گیا۔

سنوات گذشتہ مین ریاست ڈونگرپور کا جمع وخرچ اس تفصیل سے رہا ہے —

کیفیت	فاضل	باقی	تعداد خرچ	تعداد جمع	نام سال
	[illegible]	۰	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	سمت ۱۹۲۳
	[illegible] ۲ر۸ پائی	۰	یک لکھ [illegible] ۱ر۸ پائی	یک لکھ [illegible]	سمت ۱۹۲۴
	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	۰	[illegible] لکھ [illegible] ۱۵ر۹ پائی	یک لکھ [illegible]	سمت ۱۹۲۵
	[illegible] ۱۳ر	۰	یک لکھ [illegible] ۶ر۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۹ر۳ پائی	سمت ۱۹۲۶
	[illegible] ۲ر۵ پائی	۰	یک لکھ [illegible] ۳ر۸ پائی	یک لکھ [illegible] ۱ر۳ پائی	سمت ۱۹۲۷
	[illegible]	۰	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	سمت ۱۹۲۸
	[illegible] ۴ پائی	۰	یک لکھ [illegible] ۴ر۷ پائی	یک لکھ [illegible] ۴ر۳ پائی	سمت ۱۹۲۹
	[illegible] ۵ر۱ پائی	۰	للعہ لکھ [illegible] ۸ر۴ پائی	للعہ لکھ [illegible] ۳ر۳ پائی	سمت ۱۹۳۰
	[illegible] ۴ر۱۰ پائی	۰	یک لکھ [illegible] ۲ر۱ پائی	یک لکھ [illegible] ۱۳ر۳ پائی	سمت ۱۹۳۱

اس جمع وخرچ کی تفصیل جن سمتون کی دریافت ہوئی ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے —

تفصیل جمع

نام سال	مال	جمع دیہات مقبوضہ ملازمان	قیمت اجناس نیلامی	آبکاری	متفرقات	سایر	[illegible]	[illegible]	دوکانات	نیلام جنگل	میزان	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	

تفصیل خرچ

نام سال	کوٹھیار خرچ	مصارف [illegible]	متفرقات	مصارف انتظام	خرچ [illegible]	پٹہ خراج	تنخواہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ و زیرباری
نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جرمانہ و محصول
بیع مکانات و اراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب مین ہوجاتا ہے
قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین کرنیل نکسن صاحب
نے لکھا تھا کہ مہاراول صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر
پچیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی
ریاست کو دیکھتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین ایک لاکھ [illegible] ہوئی
تھی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکھنے کیواسطے
نہایت ضروری اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلاتامل
اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ
یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے
آپکی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریزی افسر کے بخصوصیت
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین
ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک
مین ہوکر نیچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد
بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون
مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون
کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی
تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

ہوگا پرتاب گڈھ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس مین سے اگر پچیس فیصدی روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ء کے سرکار انگریزی کا ہے — मंदसोर
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈھ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنٹی
وسط ہند کے ہین -

۱- صاحب پولیٹکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲- رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی - रतलाम
۳- بھوپاور کے صاحب ایجنٹ بھیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے — भोपावर
صاحب ایجنٹ گورنمنٹ پنچ محال - صاحب پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹھ - صاحب — पंचमहाल
پولیٹکل ایجنٹ ماہی کانٹھ اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹھ اور ماہی کانٹھ کی تحت میں
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -

پیچ سیکس صاحب قایممقام کمانڈنٹ میواڑ بھیل کور رزیڈنسی میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین جھکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

مین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگاکر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس سلسلہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اور
فوج کے دوم کمانڈنٹ ہیرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوترہ کہیرواڑہ سے ۱۰ میل شرق
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جا سکتے اس
صورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین واگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء
کے بعد کئی دفع اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سنہ ۱۹۲۳ء
آمدنی مالگذاری ایک لاکہہ معہ [illegible] تہی اور لاگی کو توالی ڈونگرپور

तलाता गल्लयाकोर

اور تلاتہ گلیاکوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریباریان یعنی راہداری بقدر
چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تہی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف
ایک لاکہہ آٹہہ سو بیالیس روپیہ کا تہا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ
ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین بیشی اضافہ
ہوا ہو کیونکر ہو سکتی ہے —

۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع مین مہارا ول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی
شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بہی ریاست مین کچہہ قرضہ یا
زیرباری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکہہ سولہ ہزار
تین سو چالیس روپیہ ملازمان و رعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار
آٹہہ سو تریسٹہہ روپیہ بارہ آنہ زر تیاگ سے جو مہارا ول صاحب جیسلمیر
سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکہہ دس ہزار اٹہتیس سو
چالیس روپیہ مہارا ول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور
وسگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی —
بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹہیکہ کے ہے سابقاً بتعداد
اٹہائیس ہزار روپیہ سالانہ تہا بعد ازان چند سال اڑتیس ہزار پانچ سو
پر ہوا اور آخر مین بتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول راہداری
اجناس پر بحساب بار شترگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے —

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
عہ ۹ر	عـــہ ۸ر	ہے ۴ر	۲ر

سنہ ۶۶-۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تھی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے ۔

سابق مین سرکار انگریزی نے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بھیلون کی وارداتون کا انسداد کرا دیا تھا وہ موقوف ہوگیا اور بھیل از سر نو
سرکش و بد اطوار ہوگئے تاجدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بھیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
مدوپال
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تھے ۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین مدوپال نے باغی ہو کر کھیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کرتا وقتیکہ فوج میواڑ بھیل کور پس آ پہونچیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بھیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین ۔
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
وامنیت خلایق مین ساعی تھے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
واردات مین ٹھاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تھی کہ ٹھاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سی
गेमजीवाले
حکومت کرتے تھے خصوص ٹھاکران ابھی سنگھ و رگھناتھ گینجی والہ کہ سابقاً
کامدار تھے رئیس کی ریاست کیواسطے انتظام ریاست مین ہر طرح مانع
ہوتے تھے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چہوٹے چہوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہارا ول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ ور
و جوابدہ سمجہے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے با اختیار خود جو چاہتے تہے کرتے تہے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تہے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا مشکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۸۵ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے بگرہ علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہارا ول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکہی ہے مگر کرنل سیکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کوہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہون نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین ایسا لکہا ہے -

عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی مگر بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدارونکی سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک دیوان نہال چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشتخواند مین کچہہ استعداد نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کا مدارون کے اختیار مین ہین انصاف کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بیدلرزان ہین صنا[?] پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے -

سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہوکر اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا[?] بیدہ ہوا - زر جرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جای شکایت نہوتی ۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹھاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کیے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہکر جاگیردارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید بامشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹھاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند و سہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹھاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زرجرمانہ ذمگی رعایا ٹھاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ ازبس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹھاکرون سے ہو ۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹھاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تھی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر جمیع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

ہین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرین گے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین جب تک یہہ سررشتہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارادل صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض حقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جیسکی تہا جتیز
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارادل صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکسن صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار و عقیل ہین اگر ایسے ہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکسن صاحب کو ہے غلط ہے —

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے —

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بھی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج مین سے کم کیے جاوین چنانچہ دونگرپور سے ۱۸۶۹ و ۷۰ ع مین ۱۵۳ اور ۱۸۷۰ و ۷۱ ع مین ۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بھی یہہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچھہ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہاراول صاحب کے قدیمی ملازم ہین۔

ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی کوئی صورت نہین ہے مگر گرد و پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین ہیضہ اور گجراتی روگ سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء مین صرف گجراتی روگ سے پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین بخار کے مریضون کو مہاراول صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء مین بارش کی طغیانی سے سب تالاب بہرگئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہوگئے۔

कोनेन

اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین ساٹھہ طالب علم تھے۔

سوم اور مہی ندیان

जहान سوم اور مہی ندیان ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہوگیا تھا تاہم بنیشر مہادیو اور موجی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ مین جاتری بکثرت آتے تھے سنہ ۱۸۶۴ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بجوزلی

सोम
भेही
वेनेश्वर

भोजीभगत

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپورکو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار ڈونگرپور
نے بھی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہاراول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہاراول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور بنظر انسداد فساد فوج بھی لیگئی مگر کچھہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہاراول صاحب بندوبست
اچھا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچھا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تھی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بھیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہاراول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ
بھی جاتے ہین مگر چند سال بعد بیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا
سنہ ۱۸۷۶ء کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر فی روپیہ فی نرگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آئندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

سالہاے گذشتہ بین میلہ کی تجارت بموجب نقشہ ہوئی ہے۔

نام سمت	پارچہ ہاے ہر قسم	دیگر اجناس	میزان کل	فروخت	باقی
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	دو لکھہ [illegible]	[illegible]	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible]

تفصیل اجناس قسم پارچہ

نام سمت	بمبئی و گجرات	پالی و رتلام	ڈونگرپور	جاورہ جیپور	پرتاب گڈھ	برہان پور	پوٹاکھیڑی	میزان
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	یک لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	یک لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	•	یک لکھ [illegible]	•	•	[illegible] لکھ [illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	یک لکھ [illegible]
سمت ۱۹۳۲	یک لکھ [illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]

تفصیل دیگر اجناس

نام سمت	[illegible]	[illegible]	عطر	افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	٠	٠	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	٠	٠	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور

درجہ اول تعظیمی

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
बनकोरा चौहान	۱	بنکورہ	چوہان کیسری سنگھ	سما وعصا	خراج سابق صمـــــہ ,,
बेचवाड़	۲	بیچواڑہ	چوہان بخت سنگھ	ابا صبے	.
पीठ	۳	پیٹھ	چوہان دیپ سنگھ	الصا معـــــہ	خراج سابق الا عہ ,,
कुवा मेड़ता	۴	کووہ	میڑتہ فتح سنگھ	بما ۔ ۲ ر	.
मोदावह	۵	مودووہ	چوہان ڈونگر سنگھ	الالصا صہ	.
चीतड़ी	۶	چیتڑی	چوہان رتن سنگھ	سما عہ ر	یہہ ٹہاکر علاقہ بانسواڑہ مین بہی گیتڑی کا جاگیردار ہے
ठाकुरदा	۷	ٹہاکردہ	چوہان گمبہیر سنگھ	الا ما ســـــے	علاقہ بانسواڑہ مین جاگیردار ہے خراج سابق الا عہ ,,
वमसा	۸	وسسہ	چوہان بہوانی سنگھ	ما لصہ ۲ ر	.
सोलीज चौदावत	۹	سولیج	چونداوت محبت سنگھ	عـــــاہ	.

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱۰	مادہ	سولنکی خوشحال سنگہ	صما لعہ	٭	मादा सोलंकी
۱۱	سابلی	ادہ ابھی سنگہ	٭	برادر مہارادل صاحب خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	साबली घध
۱۲	نا ندلی	ادہ امید سنگہ	٭	بشرح ایضاً	नांदली
۱۳	رام گڈہ	چونداوت پرتاب [illegible]	٭	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	रामगढ़
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگہ	٭	بشرح ایضاً	लोदावल

درجہ دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۵	دگاری	چوہان ہنونت سنگہ	[illegible] / ۱۲	٭	बगारी
۱۶	بڑی پادری	چوہان سورج مل	[illegible] / ۱۲	٭	बड़ीपादरी
۱۷	سمرواڑہ	چوہان بہار تہ سنگہ	[illegible]	٭	[illegible]मरवाड़ा
۱۸	سووگڈہ	سکتاوت چتر سنگہ	۱۱عـہ		सोवगढ़

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
बोर भोमिया	۱۹	بور	بہومیہ وہمیر سنگہ	ماوعہ/	•
[illegible]वाड़ा	۲۰	چوندواڑہ	بہومیہ دولت سنگہ	ماعہ ۴ہ/	•
सीसोद [illegible]	۲۱	سیسود	ادہ درجن سنگہ	للوسہ ۱۰/	•
गामरी	۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگہ	ماعہ ۴/	•
गरमाला	۲۳	گرمالہ	چوہان اودے سنگہ	صہ	•
[illegible]दोर	۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگہ	لاعہ ما	•
पाडातुवरका	۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگہ	معہ ما ۱۰/	•
पादरी कोटी	۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگہ	لہ سہ ۶/	•
[illegible] राजावत	۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگہ	للعہ ما ۴/	•
रामा	۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگہ	لہ لعہ ۱۲/	•
[illegible]रवानी	۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگہ	صلہ ما ۴/	•

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۰	گڑہ	چونداوت کیسری سنگہ	للعہ ۱۲/	•	गढा
۳۱	کہیڑہ	کچہواہہ دولت سنگہ	۱۱للعہ ۴/	•	खेडा कछवाया
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگہ	ماللعہ ۱۲/	•	गोदापला
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگہ	لعہ ۱۲/	•	पारधा बाजनया
۳۴	پہاوتہ	اوداوت ارجن سنگہ	سعہ ۲/	•	फावता

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگہ	ساعہ ۲/	•	वेदसा चौहानकनकसिंह
۳۶	ننتوودہ	راناوت پرتاب سنگہ	۱۱ماللعہ	•	ननोवा
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	ما عہ ۴/	•	बनवासा
۳۸	ریچہ	چوہان ہندو سنگہ	ما/	•	रीचा हिन्दूसिंह

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
कन्नोरया	۳۹	کنوریہ	چوہان جیت سنگھ	مار عصے ۱۲/	۰
गामरी गंभीरसिंह	۴۰	گامری	چوہان گمبھیر سنگھ	سامہ للعہ ۱۸/	۰
तमबोरया चौहानजी	۴۱	تمبوریہ	چوہان جینجی	مامہ للعہ	۰
चिकली	۴۲	چکلی	چوہان رگھوداس	اکا عہ	۰
कसावा धीरजी	۴۳	جھوسادہ	چوہان دہیرجی	ما سعہ ۶/	۰
सकोदरा	۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگھ	ماللعہ ۱۲/	۰
खमानपुर वाजनया	۴۵	کہان پور	واجنیہ گلاب جی	ما للعہ ۹/	۰
गुढा	۴۶	گڈھ	واجنیہ نول سنگھ	معہ ۱۲/	۰
गामरा निर्भयसिंह	۴۷	گامرہ	چوہان نربھی سنگھ	للعہ	۰
वालाई	۴۸	دالائی	چوہان بھوان سنگھ	۰	کچھ خراج نہیں دیتا ہے
नूरीबाड़ा	۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگھ	معہ ۱۲/	۰

درجہ سیوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیر دار	مقدار خرچ	کیفیت	
٥٠	وابجروہ	چوہان پہادجی	عہ ۸ر	•	वाजरदा चौहानफाद जी
٥١	باگدری	بیالہ ناہر سنگہ	عہ ۴ر	•	वांगदरी नाहरसिंह
٥٢	پیپلودہ	چوہان پرتھی سنگہ	عہ ۱۲ر	•	पीपलोदा
٥٣	پادری	اوہ ناہر سنگہ	للعہ ۴ر	•	पादरी
٥٤	پنہ پور	چماریہ روپ سنگہ	معہ ۹ر	•	पनापुर चमारया
٥٥	جھنجوہ	بھوسیہ جالوجی	لعہ ۷ر	•	झिंजुवा जालोजी
٥٦	چالہ	چوہان پرتاب سنگہ	لعہ ۱۳ر	•	चाला
٥٧	دہامودہ	بھوسیہ کبیر سنگہ	٥	•	धामोद
٥٨	رینپور	بیولہ گلابجی	عہ	•	रेनपुर वेवलागुला वजी
٥٩	رین واڑہ	چوہان سوہن جی	عہ ۴ر	•	रेनवाडा
٦٠	سینجیہ	چوہان ہمیر سنگہ	للعہ ۲ر	•	संझिया
٦١	چیتورہ	اوہ جوان سنگہ	عہ	•	चेतोरा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۶۲	سندرپور	چمپارہ گلاب سنگہ	معہ ۸ر	۰	सुंदरपुर चम्पारा
۶۳	کہیرواڑہ	چوہان گلاب جی	للعہ ۱ر	۰	केरवाड़ा
۶۴	کہیرڈونگرہ	چوہان سرتہ سنگہ	صہ	۰	केरडूंगरा
۶۵	گڑہ	چوہان زورآور سنگہ	للعہ ۴ر	۰	गुढा
۶۶	لمان پورہ	سندون بہوانی سنگہ	لعہ	۰	[illegible]पुर संदोल
۶۷	ماتوگرہ	اودہ کلن سنگہ	عہ ۳ر	۰	भालूगगरा [illegible]मकनसिंह
۶۸	مینالی	چوہان خوشحال سنگہ	لعہ ۴ر	۰	मेनाली
۶۹	سودوہ	[illegible] جی	صعہ ۵ر	۰	[illegible] देवला
۷۰	دامری	چارن دولت سنگہ	للعہ ۸ر	۰	डामरी चमारदा
۷۱	دیوریہ	چوہان شیو سنگہ	عہ ۲ر	۰	देवरया
۷۲	کراریہ	چونڈاوت گلاب جی	عہ ۶ر	۰	करारया
۷۳	گہاسواڑہ	سکتاوت دولت سنگہ	عہ	۰	घासवाड़ा
۷۴	وسوندر	رنداوت [illegible] جی	اعہ ۱۲ر	۰	बसुंदर रणावत [illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کیسر سنگھ	[illegible] ۲	۰	टूंकवासा
۷۶	ھکرہ انبہ	چونداوت کور سنگھ	[illegible] ۱۴	۰	ककराना [illegible] कुंवरसिंह
۷۷	کہوڑردہ	چوہان دولی سنگھ	[illegible] ۱۲	۰	खोखरदा दुलीसिंह
۷۸	کہروریہ	چوہان کانہہ سنگھ	[illegible] ۴	۰	खरेरवा
۷۹	گڈہ	چونداوت پرتاب سنگھ	[illegible] ۱۲	۰	गुड़ा
۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	۰	
۸۱	ایضاً	چوہان دلیل سنگھ	[illegible] ۱۲	۰	
۸۲	ایضاً	چوہان کورجی	[illegible] ۴	۰	सोनजी
۸۳	ایضاً	چوہان ورجاجی	[illegible]	۰	[illegible]
۸۴	سوود پور	چونداوت بھوان سنگھ	[illegible] ۱۲	۰	मोदपुर
۸۵	جس پور	چوہان سانل جی	[illegible]	۰	जसपुर मानजी
۸۶	بہواڑہ	چوہان بہوت سنگھ	[illegible]	۰	भवाड़ा मथुरसिंह
۸۷	ادیلی	[illegible] سنگھ	[illegible]	۰	[illegible]

کیفیت	تعداد خرچ	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر	
	[illegible]	واجنیہ جوان سنگہ	بار	۸۸	बार बाजनिया
	[illegible]	وسودہی لچھمن سنگہ	پرتلی	۸۹	पारतली दसोधी
	[illegible]	چوہان دہیرجی	پردلہ	۹۰	परदला धीरजी
	[illegible]	واجنیہ رتن سنگہ	جہورہ	۹۱	झूरा
	[illegible]	ہیرتہ سردار سنگہ	رام سور	۹۲	रामसोर
	[illegible]	ہیرتہ محکم سنگہ	راتریہ	۹۳	रात्रिया
	[illegible]	چوندراوت بہوان سنگہ	نینس ولڑہ	۹۴	नैसवाड़ा
	[illegible]	چوہان رتن سنگہ	بارالی	۹۵	बारामली
	[illegible]	سولنکی نول سنگہ	بہیڑہ	۹۶	भैंड़ा सोलंकी
	[illegible]	چوہان کودر سنگہ	دہول درہ	۹۷	धोलदरा कुदरसिंह
	[illegible]	چوہان لالجی	کہوادہ	۹۸	घुवाड़ा
	[illegible]	دامور واگہہ	لیکہی	۹۹	लखी दामोरवाघ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible] ۲/	۰	बिनोरया अजीतसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	[illegible] ۱۲/	۰	टेवला
۱۰۲	کہادن	چوہان بہارجی	[illegible]	۰	खादन
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	[illegible] ۸/	۰	लम्बाठा
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	[illegible]	۰	मेवासा
۱۰۵	استوواتی	ادہ آود سنگہ	[illegible]	۰	मउबाती
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگہ	[illegible] ۴/	۰	ढूंडावाड़ा
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	[illegible]	۰	गुढा साधजी
۱۰۸	پانتری	چونداوت دولت سنگہ	[illegible]	۰	पान्तरी
۱۰۹	انتر سمہ	چہپارہ ارجن سنگہ	[illegible]	۰	अंतरसभा चमारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور و سگواڑہ ہوکر جاتی ہے اگرچہ ابہی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجکہ

اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہو جاویگی بھیلون کو ہر کار دن مین نوکر رکھا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین پیشتر اجرت بولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراج صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی حفاظت اپنے ذمہ کر لی ہے بोलावा

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگر پور اور اودے پور شمال شرق اور مشرق مین پرتاب گڈہ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین ریوا کانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف ۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے ۔

شہر بانسواڑہ مئو و ڈلیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھہ میل مغرب مین واقع ہے اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطے کے اندر زیادہ تر قبہ پرباغات

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے ۔
مہارا ول صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سرو رختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر ہین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگمل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دار الریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین ۱۸۶۸ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے ۔

डूंगर

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵
قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے ۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڑہ و کلنجرہ و سگواڑہ بڑے قصبات ہین ۔

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
١	خوشحال گڑہ	٢٣	١٠	٧٤	٢٧	بانسواڑہ سے ٢٢ میل جنوب مین	खुशालगढ़
٣	کلنجرہ	٢٣	٢٤	٧٤	٣٨	نیمچ وبڑودہ کے راستہ پر نیمچ سے ٩٩ میل جنوب و مغرب مین	कालिन्जरा
٣	سنگواڑہ	٢٣	٣٧	٧٤	٤١	مئو و ڈیسہ کے راستہ مین مئو سے ٢١٣ میل شمال و مغرب مین	संगवाड़ा

कन्जरा ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک
قدیم عمدہ مندر ہے کہ وہ بلا متروک پڑا ہے بشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے
کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے او سمین گنبد و مینارین بہت
ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چہتین سنگین ہین اور کل در و دیوار
जैनी باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند
اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے
مہارادل صاحب والی بانسواڑہ او دے پور کے مہارانا صاحب کے
خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور
مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگرپور کے چہوٹے بہائی
کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم
سے ہین - مثل ڈونگرپور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

٭

مرہٹون کی ظلم وتعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان
کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ وتباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح
ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے
نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ
ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے
فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے سنہ ۱۸۱۲ع مین اپنے
وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا
صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست
کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر
پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کا مذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط
پر بتاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ع عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے
جسکا نام مہارا اول امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذرگیا
یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت
سخت اور خلاف مطلب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر
عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو
واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکھنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام
مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج
کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی
مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۹ع

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ ہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر سینتیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ؎ روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول

سری بھوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

از انجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲ - ماگہ سمبت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضاے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہارا ول صاحب بجاے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیا جاتا تھا لینا منظور کیا ہے ۔

مہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے ۔

صما ؎

پھاگن سمت ۱۸۷۶ فروری سنہ ۱۸۲۰ء ال صما ؎	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء ال صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء ال صما ؎	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء ال صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء سم صما ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء سم صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری سنہ ۱۸۲۳ء سم صما ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل سنہ ۱۸۲۳ء سم صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری سنہ ۱۸۲۴ء سم صما ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل سنہ ۱۸۲۴ء سم صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ جنوری سنہ ۱۸۲۵ء سم صما ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۳ اپریل سنہ ۱۸۲۵ء سم صما ؎

ازانجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہارا ول صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست کے فی روپیہ

چہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ جہارا ول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور جہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے بموجب ادا کرینگے —

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]	
پھاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸
فروری سنہ ۱۸۲۰ء	اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	اپریل سنہ ۱۸۲۱ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹
جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور جہارا ول صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کے فوائد کی رو سے واجبی مناسب متصور ہوگا —

اس عہدنامہ کو کپتان آئی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سر جان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہارادل سری بہوانی سنگہ صاحب نے منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۲۰ع مطابق بہاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۶ و ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا —

۱۸۲۴ع مین ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف فوج جیساڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۲۴ع تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارت گرون کی شرارت سے بہت فساد رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت و کوشش عمل مین آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن و امان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ کہ اگر مہارادل صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور کاروبار ریاست سے غافل نہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج مین دیا جاتا مہارادل بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہارادل صاحب نے بمشکل تمام دیوان کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زر خراج واجب الطلب مین سے بہی ادا کیا اور غارتگری کی وارداتین بکثرت ہونے لگین اون کے

انسداد کار یاست پرتاپ گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۲۹ء میں کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح وانتظام सप्यर्स साहब
کیواسطے گئے تھے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے
چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب
نے منظور کرنا مناسب نہ سمجھا جب اوسکو تحقیق ہو گیا کہ صاحب مقرر نکرینگے
تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کر کے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل
اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع میں آوے راز فاش ہو گیا تحقیقات سے
ثبوت جرم میں کچھ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی
شہادت تھی مجرموں کو جلا وطنی بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی
اس نرم سزا پر بھی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہو گیا۔
دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بھوانی سنگھ صرف تھوڑے عرصہ
تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے سرداروں نے باتفاق
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر سنگھ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق
تھا متبنی و مسند نشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگھ کا انتقال ہوا مہاراول
لچھمن سنگھ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگھ کھنڈو
کے ٹھاکر نے اون کی مسند نشینی میں رخنہ انداز ہو کر دعوی کیا کہ
میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہئے مگر جب اوس کے خراج
واجب الادا سے ریاست میں سے تیرہ سو روپیہ سالانہ معاف کر دیا
تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہو گیا۔

اوسوقت سے مہاراول لچھمن سنگھ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد اور محنتی لکھا ہے مگر بد انتظامی ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست پر متوجہ و دل نہاد نہین ہوئے ہین تا ہم بیکہ حکام انگریزی نے بہی اونکو نصیحت کی تو کچہہ کارگر ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ع کی رپورٹ مین لکہا گیا ہے کہ مہاراول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے ہین مگر اوسکو یاد نہین رکہتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے ایجنٹ کی مدد سے کرائی گئی ہے مہاراول صاحب کو تعلیم دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو زیبا ہے —

مہاراول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی

रायवेरीजी चोरेदा راٹھوڑ جی سے جو ریدہ مین جاکر سنہ ۱۸۸۱ع مین شادی کی تہی اور دوسرے سال اوسی رانی کی بہتیجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل سنہ ۱۸۹۰ع مین

मोरागांव موڑا گانو کے ٹہاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے آخر سنہ ۱۸۹۰ع تک مہاراول صاحب کے چہہ پسر اور ایک دختر ہوئی تہی منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوئے اور دو کنیزکون سے لڑکون مین سے کنور جی سنگہ کا کہ سب سے بڑا تہا نومبر سنہ ۱۸۶۹ع مین اور دوسرے کنور ساوول سنگ کنیز کزاد کا یکم جون سنہ ۱۸۹۰ع کو انتقال ہوگیا باقی چار کنور حسب تفصیل ہین

اگر سنگہ بعمر ۲۳ سال — سنگرام سنگہ بعمر ۱۵ سال — سندر سنگہ بعمر نو سال

جو ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۵۵ء کو پیدا ہوا تہا -
مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے سنہ ۱۸۶۸ء مین اگر سنگ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کرلی ہوگی ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء مین رانی چہوٹی رالیوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست سنہ ۱۸۷۴ء مین مرگئی -

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دار الحکومت تک سیراب اور آبادان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت کثیر و بدپیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے از بس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اداے زر چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور سنہ ۱۸۵۷ء مین بانسواڑہ کے بہیلون نے بافسری گنگا راول - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی جیجا راول مارا گیا اس سے خون کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہہ سے کہ مہاراجگان ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

माहीनदी

गंगा रावल
मोखेरी
जीजा रावल

عملہ پولیس بہت غیر مکتفی رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار
सूनथ رہتے ہین اونہین ایام مین ریاست سونتھہ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بھیلون
पोसेना سے لڑائی ہو رہی تھی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ
भाखरभील مین فساد تھا اور علاقہ سروہی کے بھاکر بھیل باغی ہو رہے تھے اسلئے
بنظر انسداد فساد بھیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور بھدران حال کوٹھاری
کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ سے کہ قوم سے بقال اور نہایت لایق
وہوشیار اور بہادر شخص ہے بھیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکھا
مگر یہہ بندوبست بطور عارضی کارآمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے
کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی —

بانسواڑہ کے بھیل ہندو ہین مسلمانون کا کھانا کھانے سے پرہیز کرتے
ہین برہمنون کو بزرگ سمجھتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو مارتے ہین
کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون
کی شادی وغمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین
مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین
हवर्ड साहब سنہ ۱۸۶۸ء مین کرنل میکسن صاحب و میجر ہوارڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب
کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی وابتری کی مفصل کیفیت
معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون
سے بدتر ہے راوکوشل گدہ اور اس ریاست کے درمیان نزاع ہے

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنی لازم آوے اور ان نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی
کہ عبد الطلب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاف جواب دیا کہ میری ریاست
بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی
ہرگز جواب ندونگا ہر چند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ
سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثر پذیر
نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۶۵ گانو ہین
اور راجہ رتلام کا ہمقدم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے
دعوی ہمسری کی یہانتک جرات ہوئی کہ عبد الطلب صاحب پولیٹکل
ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہارا ول صاحب سے ملاقات کرنیکے
واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت
ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ۱۸۵۵ء مین راو کوشل گڈہ اور راجہ
رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کوشل گڈہ
ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکھتا مگر مشکل یہہ
نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلاامداد سرکار انگریزی اپنے
ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ سواخذ
دگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مدخلہ بانسواڑہ مصنوعی ثابت
ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی ناواجب اور خلاف
مصلحت معلوم ہوا۔

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی
پہر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر ریاست فانہ باذل کیا
تہا اور گورنمنٹ سے دہوکہ کہا کہ چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر مسٹر راجی
بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بانسوالہ مین مقرر ہوئے اور
اونہون نے بتاریخ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا
ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سرداران مین منقسم
ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور
نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت
سے راج کی نوکری کرے بلکہ یہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین
رکہنی چاہیئے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین
چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہان
تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تہے اونکو رئیس نے
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہوجاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کوٹہاری
چمن جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا اول صاحب کہ ہوشیار ہین خود
کرتے ہین

कालंगड। ۱۸۷ کالنگاوں کے مقدمہ مین رکہا او تہا اسمین بہت ہو رہے ہین اور

بعض خودغرض اہلکارون کے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجھکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹھیاری کیسری سنگ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بے قصور سمجھا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ و نخیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونیکی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹھایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹھیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہاراول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹھیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی سنہ ۱۸۷۳ع مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنیکی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس و پیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جبریانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے۔ اسکے سوا

اونکو یہہ بھی شکایت تھی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اونکی جاگیرون سے
فی روپیہ دو آنہ و چار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق
تعظیم و تکریم نہین ہوتی ہے۔
مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب
سردارون کی حسب رتبہ تعظیم و تکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین
اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن
نہین ہے مگر جب زیر باری رفع ہوگئی تو اوسمین بھی تخفیف کردی کہ
اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڈہ وگڈہی وغیرہ کے کل سردارون
کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور
محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔
کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹھیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح
شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے
رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت
مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال وسی انجہب لال کا بہائی
ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا
تہا دستور قدیم سے انحراف کرتے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو
کوٹھیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ
سے ہر ایک امر مخفی رکھتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اونسے
نہین ملتا ہے۔

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء موضع پوری پچھری میں پرتاپ گڈھ اور بانسواڑہ کی چوریچیری
ریاستوں میں باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ
ہوا اور سہیں پرتاپ گڈھ کے ۲۹ آدمی مقتول اور ۴۲ مجروح ہوئے اور
بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاپ گڈھ
کا [illegible] کا مال و اسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر
کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ پہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند
دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ
جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور میں شریک تھے
پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور دیسے پور کے جیلخانوں
میں بھیجے گئے - اور میجر کننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بھیل کورپس نے
مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد تنازعہ کے مینارہ ہای
سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈھ کے راو نے جب اوس پر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۷۶ء
کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی میں متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور
ریاست سے سرکشی و عدول حکمی مدت تک نہ چھوڑی بلکہ جب سے کانگڈہ
کے مقدمہ میں حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ
لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سیٹن کار صاحب سیلواڑہ
سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۹ء اوسکو بتواتر ہدایت و تاکید ہوئی
کہ ریاست بانسواڑہ میں خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری سنہ ۱۸۳۰ء مین خراج داخل کیا مگر غرور وخود سری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق عمل نہوا اور راوسکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴.۴ تہان گلو پارچہ کے بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کار وبار قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے ظلم سے رعایا نالان تہی سنہ ۱۸۵۵ء مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راو کو اوسکے ادا کرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ معاف ہوگیا۔

مئی سنہ ۱۸۵۸ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی نسبت بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار کوشل گڈہ اور وستہ بہو یا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر مجلس اجمیر مین بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوسکے ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکنا، بانسواڑہ وکوشل گڈہ کا ڈاکن پہ

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی۔

کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آباد ان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الا روپیہ کی سرائے
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی فگی راو سے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے۔

ستمبر ۱۸۷۵ء مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سال تمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے۔

موضع چپٹا تہلہ و مینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع چटाथला मेंढी खेड़ा चिलकारी
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کردیا۔

۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہارانا
صاحب نے اوسکو راؤ کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا متبنی لیا تیسری
عند الطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہارا ول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرا اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
وزبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راؤ کوشل گڈہ کے کہ
وہ مغرور و نامعقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرا دی کہ مہارا ول صاحب نے خطاب
راؤ وعطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کرلیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بھی مناسب تجویز کردی اور
جب کو مہیاری چمن لال بوہری پیچیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا راؤ رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ ۱۸۷۰ع مین ہمت سنگہ نامی ٹھاکر گڈہ کا جاگیردار باغی ہوگیا اور حدود
بانسواڑہ مین انواع فساد کئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکر سکی

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو
پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ
ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

ٹہاکر اونکار سنگہ اوریواڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا — ओरेवाड़ा
نومبر سنہ ۱۸۸۱ء مین مرگیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا
اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کرلیا تہا مگر اس وجہہ سے
کہ اونکار سنگہ کی مسندنشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور بہ نسبت
ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار
نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلا کر قید کردیا اور خلاف
مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اوریواڑہ کی جاگیر پر مقرر
کردیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کرکے غیرمستحق
شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس برادرانہ
اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی — कवानया
اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہارادل صاحب کو ناگوار ہوا
اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کردیا اس سے کل ٹہاکر ناراض
ہوگئے راو رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت
کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ
سے کہ معاملات برادری مین مہارادل صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار
نہین ہے —

سنہ ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ء مین ٹھاکران امجہ و گلکیہ کا انتقال ہوا دونون کے بھتیجے جانشین ہوئے ہین۔

اس ریاست مین چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہین۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹاگانو	چوہان سرداسنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	اول درجہ تعظیمی	[illegible]
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگھ	۲۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً	अरथूना
۴	گڈھی	چوہان رتن سنگھ	۱۵۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गढी
۵	سورپور	بہائی مادہو سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کہادو	بہائی فتح سنگھ	۴۰	[illegible]	[illegible]	رشتہ دار ایضاً	खाद्
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गनोरा
۸	کوشل گڈہ	راٹھور زوراور سنگھ	۱۶۹	[illegible]	[illegible]	ایضاً	कुशलगढ
۹	تلواڑہ	سیسودیہ بختاور سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	तलवाडा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱۰	اوریواڑہ	سید تیمیدو دیسنگ جانشین فی کار سنگ	۱	الـــ ۃ	ماعــہ ۶	ایضاً	ओरेवाड़ा
۱۱	خوشحال گڑہ	سکتاوت بلونت سنگہ	۱۶	للعـــ ۃ	۰	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	खुशालगढ़
۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگہ	۱	الـــ ۃ	الماسے ۲	ایضاً	नवागांव
۱۳	سور	چوہان کیسری سنگہ	۵	اعـــ ۃ	لماللعہ	ایضاً	मोर
۱۴	کہیڑہ روہیلہ	چوہان گمبھیر سنگہ	۲	الـــ ۃ	معــہ	ایضاً	खेड़ारोहेला
۱۵	امجہ	بہائی لچھمن سنگہ	۵	سمـــ ۃ	لاعــہ	دوم درجہ	अमजा
۱۶	بسئی	چوہان زورآور سنگہ	۳	سمـــ ۃ	صماسے ۴	ایضاً	बसई
۱۷	چہاج	چوہان نول سنگہ	۸	سمـــ ۃ	سماللعہ ۶	ایضاً	छाज
۱۸	بہوکہیہ	چوہان گمان سنگہ	۱۹	للعـــ ۃ	لماللعــہ	ایضاً	भोरवा
۱۹	بہیم سور	اُدہ ہندو سنگہ	۵	سمصاـــ ۃ	ماعــہ ۹	ایضاً	भीमसोर
۲۰	گلکیہ	چونداوت دولہ سنگہ	۴	سمصاـــ ۃ	مالسہ ۱۲	ایضاً	गलकिया

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت	
۲۱	اومارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	उमारा
۲۲	بیچواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً	बेचवाड़ा
۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	भवासा
۲۴	موتی واسہ	چوہان نرمل	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	मोड़्वासा
۲۵	کمانیہ	اودہ دیپ سنگھ	۳	[illegible]	[illegible]	ایضاً	कुमानया
۲۶	دیودہ	اودہ بخت سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	देवदा
۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	ایضاً	देलवाड़ा
۲۸	نرمالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	नरमाला
۲۹	کوندلہ	کوٹھہا سوراد سنگھ	۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً	कोंदला
۳۰	سملیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	[illegible]	.	صرف نذرانہ سنینی و دستار نشینی	समलया
۳۱	تولیہ بیل	راٹھوڑ لوہت سنگھ	۱	صمار	ماصہ	ایضاً	तोलयावेल

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	میر ید بخت سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	راو کوشل گڈہ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

नयेसरा

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ ہاے آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین ۔

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بھن اراتھہ		چارنون کو نوکری		متصدیان	
۴۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بھیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑھی		۰	
۴۴	[illegible]	۴۰	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل مین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑھی کی جمع باوجودیکہ راج مین خرچ ہوتی ہے جمع و خرچ ریاست مین نہین لکھی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹھیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹھیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تھے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو انکی خبر گیری اور فریاد رسی کا

موقع نہین مل سکتا تہا چنانچہ یہہ دستور توموقوف ہوگیا اور ابکا جمع وصول کیئے ہین مگر زمیندارون سے بندوبست نہین ہوا ہے مہاراول صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کراکے بندوبست پختہ کرادین -

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بہی بہت مشہور ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہہ زیرباری بالعالم مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیرباری رفع ہوسکنے پر یہہ بہی موقوف ہوجاوے گا -

تحویلات ۶۹ و ۱۸۷۰ع مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بہرتی غلہ کی ہدایت ہوئی تہی چنانچہ ممانعت بہرتی توموقوف کردی مگر محصول غلہ بہت پس وپیش سے معاف کیا عرصہ تک ۲ سیر اور دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو غریب لوگون کی پرورش ہوتی ہے -

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کالنگڑہ کی ہوا ہے - مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ اسسٹنٹی تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ مین خرچ ہوا کرے کامدارون نے ہر چند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے - مہاراول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۱۸۷۱ء مین للعہ ۱۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کامداروں کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے ۔ مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب پوربندر واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین عہ ۲/۴/۲ پائے زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے ۔

جمع

سمت	مالگذاری	اخراج جاگیرداران	محصول ستام	آبکاری	نذرانه	جرمانه	رسوم عدالت دیوانی	جرمانه عدالت فوجداری	متفرقات	بقایا سال گذشته	قرضه ساہوکاران	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]

خرچ

سمت	خزانہ سرکار انگریزی	بٹہ خراج	خیرات	تنخواہ فوج	کوٹھیا خرچ	متفرقات	تعمیرات	معافی ...	معاوضہ ...	ادائے قرضہ	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/	[illegible] ۶/۳ پائی	[illegible] ۱۲/۹ پائی	[illegible] ۴/۹ پائی	[illegible] ۴/	[illegible] ۹/	۰	۰	[illegible] ۷/۳ پائی	[illegible] ۴/۳ پائی
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۲/۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۰/۶ پائی	[illegible] ۲/۳ پائی	[illegible] ۵/	[illegible] ۶/۸ پائی	۰	۰	[illegible]	[illegible] ۱۱/۶ پائی
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶/	[illegible] ۶/۹ پائی	[illegible] ۶/۹ پائی	[illegible] ۶ پائی	[illegible] ۱۰/۶ پائی	[illegible] ۴/	۰	[illegible] ۲/۷ پائی	۰	[illegible] ۱۰/
سمت ۱۹ ۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۵/	[illegible] ۹/	[illegible] ۲/۵ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی	[illegible]	[illegible] ۶/۳ پائی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible] ۹/

بنظر توضیح حال درآمد و برآمد مال تجارت راج بانسواڑہ حساب محاصل سایر
و راہداری سمت ۱۹۲۵ کا لکھا جاتا ہے -

حساب محصول اموال تجارت راج بانسواڑہ بابت سمت ۱۹۲۵
۸/۱۰۲۱۴۸ عرابہ فی عرابہ تین سن انگریزی [illegible]

غلہ [illegible]

روغن زرد [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے گجرات کو [illegible]

ڈونگرپور سے مالوہ کو [illegible]

کریانہ یعنی کرانہ مصالحہ و میوہ جات خشک وغیرہ [illegible]

مہوہ عرق [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

گجرات سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے گجرات [illegible]

نمک گجرات سے مالوہ کو	پارچہ
[illegible]	[illegible]
	مالوہ سے گجرات · گجرات سے باگر
	[illegible]
ظروف مسی و برنجی	محلوج مالوہ سے گجرات کو
[illegible]	[illegible]
شکر مالوہ سے گجرات کو	افیون مالوہ و پٹنا و بگدہ سے گجرات کو
[illegible]	[illegible]
آل مالوہ سے گجرات کو	نیل گجرات سے مالوہ کو
[illegible]	[illegible]

چوب عماراتی باگر سے مالوہ کو

[illegible]

اور اسی سال میں کل ملک میں چودہ لاکھ دس ہزار من غلہ حسب تفصیل پیدا ہوا تھا۔

مکہ	زودیرہ	گندم	چاول	نخود	اور اُردمونگ وغیرہ
۲ لاکھ من	۳ لاکھ من	یک لکھ [illegible] من	یک لکھ [illegible] من	[illegible] من	یک لکھ [illegible] من

پوسینا

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب بہتیرے سکے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہرجگہہ جاکر فساد مین شریک ہو جاتے ہین اکثر ٹہاکر ولایتیون کے مقروض ہو جاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کر سکتے۔

سنہ ۷۶و۱۸۷۵ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی۔

میزان کل	دیسی	ولایتی	مکرانہ	سوار
۴۸۰	۲۷۷	۱۳۲	۳۱	۴۰

بہت تاکید ہوئی تو مہاراول صاحب نے سنہ ۷۱و۱۸۷۰ء مین ۳۴ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال پچیس ۲۵ پہر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تہے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لئیق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۷۶و۱۸۷۵ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سکنا بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچھی نہین ہے سٹر قراچی جنانے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب
نے ایک مستعد و ہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تہا اوسنے
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام
کریں یہہ امر ٹہاکرون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجہ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری و خرابی جو سابق مین
تہی ہوگئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتین
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرورت
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیرگڈہ علاقہ تلواڑا
جاگیر وارگڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرائم
کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور چند سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرتے ہین مین دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ
فہمایش ہوئی ہے ـ

سنہ ۴۳-۱۸۴۲ع مین سعادت خان نامی زیڈنسی اندور کے باغیون
کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ
کرنل ہچنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور
جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکھہ چہوڑا
تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب
کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تہا
जानपुरा
जानपालया
اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مارڈالا امیر خان
نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات
کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے
بضمانت رہا ہوگیا ـ

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب
لوگ، علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے
ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کرسکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت
ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہوجاتے ہین اور ساگری کہلاتے
सागरी
ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے
تو اوسکی جورو بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کبھی پشتون تک یہی سلسلہ
جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہوجاوے تو

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہو جاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کا مدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہو گیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کر کے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی
بھیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ و غارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہو سکتے ہین۔ فروری ۱۸۶۸ء مین چندور کے بھیلون نے کہ بانسلوڑہ چندور
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بھیجکر بھیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا۔ لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جھولانے سے سحر رفع ہو جاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکھا گیا طفل
کو آرام ہو گیا۔ اور بھدیا وغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تھی سزایاب ہوئے۔

چلکاری واقع شیرگڈہ کے بھیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور چिलकारी शेरगढ़ दाहोद सोन्थ
سونتھہ واقع پانچ محال اور ریوا کانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈہی کار اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہو سکتی ہے۔

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین سوہل پور کا ڈلا راوت کہ بھیلون کا زبردست सोहलपुर दंगा
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نا اتفاقی ہو گئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تھا اور ڈلا کہتا تھا کہ اصلی خراج نو سو

سے راج نے وقتاً فوقتاً بٹا کر دو ہزار کر لیا ہے - پیشتر بہیل غارتگری
کرتے تھے اوسمین سے دیا جاتا تہا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش
نہین ہے کہ امن وامان کا زمانہ ہے اور بہیلون نے غارتگری چھوڑ
دی ہے اوس راج سے دہولس جاری ہوئی اور وہ گانو چھوڑ کر
علاقہ پرتاب گڈہ کو بہاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات
آٹھہ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اِس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے
اور راج کو فہمایش کی گئی کہ ڈاکو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ
بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈہ
کے علاقہ مین وارداتین کین -

सिलाना سنہ ۱۸۶۸ع مین بانسواڑہ و کوشل گڈہ کے بہیلون نے سرکشی کر کے سلانہ
झाबवा भोपावर واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بہوپاور مین چند وارداتین
کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بہیل کورپس کی
جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈہ کو بہی بہیلون کے انتظام
मेजरकनकेड साहब کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب
की اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین
ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر
بورسے ترچیری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بہیلون کا حوصلہ بڑہ
گیا تہا مگر اس تدبیر سے بہی انسداد فساد نہوا تب فروری سنہ ۱۸۶۹ع

صاحب ایجنٹ بہیلان کوشل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کرکے
بند و بست کرایا۔
سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلحجو رہو گئے بہویار
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ مोरी खेड़ा पीपल खूंट
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی पीपल खूंट
ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر واردات
ہوتی رہین۔ جون ۱۸۸۰ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا
راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکرسکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہون کو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد ادائے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا
اور پتہر دفن کیا رفع شر کر دیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے
ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ مفرور ہوگئے

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بھیل حوالدار مسمی والہ سے
فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار مسمیان دیوجی واونکاریہ راوت
مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر آئے اونکاریہ راوت
شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین
چلے جاتے تھے اور ہمیشہ خایف رہتے تھے کہ شاید صاحب فوج منگا کر
اون پر حملہ نکرین —
صاحب نے سوڈل پور کے ڈلا راوت سے بھی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے
علاقہ مین وہ سب سے بڑا بھیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بھی ہے صاحب
سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول
سرجان مالکم صاحب آئے تھے اور دوسرے آپ آئے ہین — سنا ہے
کہ ڈلا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تھا اوس سے دریافت
کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تھا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ
دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹھاکر جو غالباً ٹھارنگری
مین اوسکا شریک تھا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹھاکر اور
اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم
صاحب کے پاس جا کر از خود گرفتار و قید ہو گیا —

بماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء موضع چیتا تھلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات
کی دعوت تھی اوسمین بھیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بھیل چیتا تھلہ کا
اور ایک جھالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے —
فालोद

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کئے۔ اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چھیان مقبوضہ لांबी सहर कुयान
سروان علاقہ رتلام مدعاعلیہ۔ دوم موضع بیردہ علاقہ رتلام و فیقر علاقہ बेरदा फ़ेकरा
بانسواڑہ۔ سیوم گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کھیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر गलबेली पुनया खेड़ी
تحفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
تفصیل مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۲۰ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع ۹ رمئی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کی ساتھ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہو گئے۔ ایک سنگین مقدمہ جانپالیہ जानपालया
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروان علاقہ رتلام کے اس जानपुरा सरवन
سال مین غیر منفصل رہ گیا تھا کہ سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
و سلانہ کا طے ہوئے۔
موضع اجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین ریاست بانسواڑہ अजन्दा
نے بہ زبردستی چھین لیا تھا سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈہ مین شامل
ہونے کے بعد مضبوط منارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرا دیئے گئے۔

مسٹر فراجی بھیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے
بعہدہ اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے
येट اتالیق مقرر ہوکر اودیپور کو گئے اور لفٹننٹ چارلس ہیٹ صاحب انکی
بجائے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی ۱۸۶۵ع سے کام شروع کیا لفٹننٹ
ہیٹ صاحب نے پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا
कान्हगढ़ فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹہاکر کانہہ گڈہ علاقہ پرتاب گڈہ کو
कैरवानया मकनपुर موضع کیروانیہ و مکن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بسبب
عدم موجودگی ٹہاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے
باقی رہ گیا۔

दांनयार ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتابگڈہ
सोबयाना نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوبیانہ علاقہ بانسواڑہ
कोमारी اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحد ہے
سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع مین مہاراول صاحب نے ایک حکیم نوکر رکہکر دار الشفا
مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست
سنہ ۱۸۷۰ع مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے
مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر بہر رئیس
و ملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف
ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی سنہ ۱۸۸۰ع مین وہ حسب درخواست
خود بیکانیر کو تبدیل ہو گیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلا وین۔
باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون سکے کہ ہر ایک جدید امر
کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح
عمل ہوتا ہے۔
سررشتہ تعلیم کا کچہہ بندوبست نہین ہے مہاراول صاحب کو مطلق توجہ نہین
ہے صرف ایک برہمن پوستے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا
سنہ ۱۸۷۶/۷۷ع مین ننو لڑکے پڑہتے تہے۔
دسمبر سنہ ۱۸۷۹ع مین مہاراول صاحب نے دار الضرب جاری کرنا چاہا تہا اور
بطور نمونہ کچہہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان
محکومہ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ع کو کوئی رئیس جدید دار الضرب جاری نکر سکے
ممانعت ہوگئی
مالوہ و گجرات کی تجارت کیواسطے مہاراول صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک
بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی
ہے - کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری
ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پر گاڑیان اچہی طرح
چل سکتی ہین۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تہا مگر آمدنی کم ہونے کے
سبب سے مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین برخاست ہوگیا پہر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۴ - دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ ازسرنو
مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کہیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کونشل باغ
کے درمیان جہان مہارادل صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر
रामेश्वर महादेव مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہورہا ہے اس سے جاورہ
رتلام ومندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور मंदसोर जावरा
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے ۔ اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے ۔

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس बागर काटल
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے ۔

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۸ فیٹ بلند ہے اتنا راستہ نیمچ و بردوہ نیمچ سے ۲۳ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۱۴۵۰۰۰ باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہی مگر اسی ملک مین سے قریب دولاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے - پرتاب گڑھ کے رئیس کہ مہارا وت لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے تھے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دارالضرب مین سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض نے دارالضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہہ کرنی پڑی -

سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت ساونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے سنہ ۱۸۰۴ء مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج ہلکر کو دیتا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تجویز سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا -

سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور
کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگدہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر
سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے
عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تھا آمدنی خراج جو بقدر
ایک لاکھ بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تھی - سال بسال خزانہ
سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول
راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈہ بھی بذریعہ عہدنامہ
مورخہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی
مین لی گئی اور مبلغ لاصہ ۱۲ سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر
کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ
کی چوتھی قلم مین رئیس پرتاب گڈہ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون
کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکھنے کا اقرار کیا تھا جب اوسکا
ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ
سنہ ۱۸۲۶ء تک اور بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر
اسپر کبھی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم
مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجھی گئی -

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ بخدمت کپتان
اے میکڈونلڈ صاحب منجانب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی

عہدنامہ مین دو سو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کے
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین ادا کرتا رہونگا اور ۱۸۱۱ سمت سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین ادا کرونگا اس سے بھی انحراف نہو گا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا - متی اگہن سدی ۷ سمت ۱۹۰۰ مطابق
۹ - دسمبر ۱۸۴۳ع سے ۱۸۶۲ع تک راجہ سانونت سنگہ صاحب اور اونکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نا اتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کر دیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کر ڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے ڈیولیہ مین رہنے کا حکم دیا -
کنور دیپ سنگہ ڈیولیہ کو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان
کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دار الحکومت کو واپس آگئے وہان
چرखारी اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ کرنورہ
مین بہیجنا لازم آیا - ۲۱ - مئی ۱۸۶۲ع قلعہ کرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ سانونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کر دیا تہا از سر نو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کر دیا اور سرکار انگریزی کی خدمت

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تاوقتیکہ
حکم منظوری صادر ہوا اونکی عمر نے وفا نکی —

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہیے
توجہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام
غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر
سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا

راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی سنہ ۱۸۲۵ع مین ڈونگرپور
مین متبنی ہوچکا تہا پس ۱۸۴۴ع مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر
کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیسا کہ ڈونگرپور کے
تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین
اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنی لیکر اوسکو ڈونگرپور
مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام
انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت سنگہ
کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا —

سنہ ۱۸۶۴ع مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے
صاحبزادہ ریاست اودےپور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس
زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی
لیاقت و تیزفہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار
ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تھا جہارادت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیرخواہ و ثناخوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرائے
و گورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۱۸۶۸ و ۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہوگئی ہے اور اونھون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈہ بہیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے جہارادت صاحب نے پھر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکار بیاس
اہلکار رتلام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجائے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اونھون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کرسکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور کہتے تھے کہ مواخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت رئیس کے

کچھ چارہ نہین ہے او نکار بیا س اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر رتلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم و نسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
رتلام نے نیک چلنی کی تعریف لکھی ہے۔

سنہ ۶۹ء کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ و خبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا۔

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور
گھاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو رتن کال یعنی غلہ و چارہ و پانیکا
قحط لکھتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہیگا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار و متصدی و پٹیل و پٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے۔

اول - ساتون سدی ۱۵ تک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف
کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کرسکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کھدوائے
چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کرسکین

سیوم - پرتاب گڈھ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے
دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی
و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطرخواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بھر
آٹے سے کم نہ ملے -

چہارم - بھرتی برآمد غلہ کی اب بھی کچھہ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار
دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھہ قید نہوگی اس ملک کے کل
سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی
اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈھ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت
کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کردے پہرہ
ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین
احتیاط و خبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر
دروشدہ گھاس کے بیہڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی
کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد
تحقیقات سزا دیجاوے گی -

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہی کہ اس باب مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا ہے اوس پر لحاظ کامل رکہین—

ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار بیاس نے تحصیلداران وتہانہ داران کو موقوف کردیا اور ریاست زیر بار قرضہ ہوگئی اور اوس سے بندوبست ریاست نہو سکا سوا اسکی کچہہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت ہے کہ اونکار بیاس نے بندوبست اچہا کیا البتہ بسبب ضروریات ریاست اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارادت صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کردیا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارادت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارادت صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے اور محکمہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور بر سر موقع پہونچکر تحقیقات و عدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گدہ کا انتظام فوجداری ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا نہین ہے

سیواڑ و نیناہیڑہ کے مخرج ہو گیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا
چاہا تہا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تہے مگر مہارا وت
صاحب کو اطلاع ہوئی تو ادنہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا ۔ مہاراوت
صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیا ہے اور قواعد سکہاتے ہین
گرد نواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے
کل عرض وطول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی پڑی
نہین رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون
کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ٦٦ دیہات کی آمدنی کا حال
نقشہ جمع خرچ ریاست سے واضح ہوگا مگر چہتر ٹہاکرو جاگیرداران و
سندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل سیواڑ
کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل
کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضرباشی پر
پہلوتہی کرکے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین
اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت
جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے
جون ۱۸۶۸ع مین اونکا ریاس کا مدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح
شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مر گیا قاتل بہی بر سر موقع قتل
کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہو کر مختلف میعادون کیواسطے
قید ہوئے مہاراوت صاحب نے بجاے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برائے نام

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام کرنیکے واسطے معمولی وقت مقرر کر رکھا ہے۔

بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ پرتاب گڈہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے سال گذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود (गांगिया / दरयावद) کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر (चारल्सस्ट्राहन) اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت (मिस्टरबोल्टसाहब) مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ مع کپتان سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سروے پر چند سال سے اس علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔

اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے

نومبر ۱۸۶۵ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

دسمبر ۱۸۷۵ء مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سیلانہ کی دختر سے شادی کی -

مातुगीपाठक چند سال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے ناتوگی پاٹھک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین - تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا -

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچھ نہین سکہایا جاتا ہے -

جمع وخرچ ریاست پرتابگڈھ دیولیہ

جمع

نام سررشتہ	مالگذاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آبکاری	[illegible]	[illegible]	اتفاقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۸۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سمت	خراج	[illegible]	[illegible]	تعمیرات	شفاخانہ جات	تعلیمات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible] ۹ ر	[illegible]	[illegible] ۴ ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ ر	[illegible] ۶ ر	•	•	•	•	•	[illegible] ۱۱ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۸	•	•	•	[illegible] ۱۳ر۹ پائی	•	•	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۳ر۴ پائی	[illegible]	[illegible] ۸ ر	•	•	•	[illegible] ۹ر۶ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۴ ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۳ر۶ پائی	[illegible] ۶ ر	[illegible] ۶ر۷ پائی	[illegible] ۱۲ ر	[illegible] ۲ ر	[illegible] ۳ر۸ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۵ ر

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈھ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بہی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام مین ہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے۔

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل برڈک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکہی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب و فہمید مین آسانی ہو جاوے۔

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقہ و

نقشهٔ ریاستهای متعلقهٔ ایجنسی جیپور باب چهارم وقایع راجپوتانه



۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۰ دقیقہ و ۷۷ درجہ
۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے - اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع
हसारफ़ीरोज़ा
पटयाला
नारनोल
कानोड
انگریزی حصار فیروزہ و گورگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول
و کانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بھرت پور ہین جنوب مین قرولی
گوالیار بوندی ٹونک میواڑ و اجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈھ اجمیر مارواڑ
و بیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل
ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے -

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع
سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین
کا اعلےٰ ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جہیل سانبہر
खेतड़ी
तोरावाटी
टोंक
سے جہان کوہ اراولی سلسل ہوا ہے کہیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان
تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دوہزار
فیٹ بلند اور کہڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دیار ملک
शेखावाटी
बीकानेर
کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی و بیکانیر وغیرہ کے
ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے
درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون
مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دیار سے
جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا
اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

نشیب کی ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑھتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گہاٹے ہین
وہین موسم گرما کی تند ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین —
شہر جیپور کے قریب بہی بالو ریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اور ہے پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریت جمع ہوگیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر بعضے باہر نہین جاسکتے ہین —
سرحد راج الور سے بیت پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اوسکے انتہا پر شہر جیپور واقع ہے یہی پہاڑ کہیتڑی کے قریب چند
متقاطع سلسلے سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے ارا بلی کے سنگ خارا اور ڈودہی کی دہارین
دیگر پہاڑون کی بہربہٹ اور سلیٹ مین ہوکر نکلی ہین اور پہنگڑی تانبے
کی دہات اور سیسہ بافراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کہیتڑی کا بلند پہاڑ نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتہرون کا ہے اور اوپر سے بہربہٹ کا اوپر
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لایق پانی کافی ہے بہربہٹ کی تہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اور
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کہڑا ہے صرف چند مقامات پر

پھیلا ہوا ہے —
زمین کا مثلث نما قطعہ جسکو اضلاع سلسلہ جات متقاطع اور سلسلہ چھچھ بین
اور اوسکا قاعدہ جیچ پور سے مغرب کو گیا ہے ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ فیٹ
تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب بمشرق کی زمین واقع
اور بیاس ندیون کیطرف ڈھالوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے
یہہ زمین بجز شمال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی
کا ہے اوسمین افیون و نیشکر وغیرہ اعلیٰ اجناس پیدا ہوتی ہین او
دیہات بہت آباد ہین اونمین سے بیشتر کہنگا روت راجپوتون
کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ کچھواہون کی بارہ کوٹہری مین سے ہین
پہاڑیون کا سلسلہ واقع شمال و جنوب کہ جیچ پور پر ختم ہوا ہے اور یہ پہا
ڑ رودار پتہر ریت کا ہے جیچ پور سے چالیس میل تو دہ کے قریب پہر
نمودار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریا ے بناس تک چلا گیا
ہے راج محل بہت سے فضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بناس ندی
کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار کے جو اگرچہ
عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل سفید
درخشان پتہر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار ہے گلابی رودار
پتہر ریت کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ندی
جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے ہوتی ہوئی تنگ
گہاٹ مین ہوکر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دہار اور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی
خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس
ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اونکی
راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ با وصف
انقضاء مدت مدید اتبک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریا ے
دامن کوہ پر واقع ہے کہ یا لاتفاق ان سب کی کیفیت لایق دید ہے ۔
راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۵۱۲ | राममहल
فیٹ کی بلندی پر ہے ۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط
سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے
اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس
ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے
پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے
جنوب مغربی سرحد کے قریب چھیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر چھیل کے
قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سر درخت زمین آتی
گئی ہے اس نواح مین ۔ رنتھمبور و کہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار | रणथम्भोर खंडार
گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کر کے بن رکہا گیا ہے اور ان
دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجہتے ہین وہان پہاڑون پر
چبوترہ نما ہموار زمین ہے ۔
جیپور کے مشرقی حصہ مین چہوٹے چہوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ اور کے سلسلہ کی شاخین ہین
اور سب او نہین کی طرح شمال اور جنوب مین واقع ہین مٹی زرد اور
چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی
مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے
हिन्डोन حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتا کا ہے مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین
روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق
कोल्हू ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولھو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون
سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک
خوشحال تھے۔

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے
نکلتے ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے
اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا
ندی کے برابر چلکر بھرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف
سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتا بہت
کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے ریتا اور بلندی کے سبب سے
ایسی مقامات کم ہین جہان پانی ٹھیرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین
ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی
ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے وہ پہر تک رہتا ہے

شمال مین لو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسس
سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز
شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور و شیخاواٹی
کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہی
زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آورکے
کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے
اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا
ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲ - انچ سے ۲۸ -
انچ تک ہے -

زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب
مشرقی حصہ مین تماکو افیون ونیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر -
گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مثانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین
ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ وغیر مزروعہ
رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش
مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا
ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ
اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈھال شمال مغرب کی
طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا
ہے یہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

काटली

علی العموم ایک دو میل ہے اوسکے بہنے کی دہارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہسے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کر جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین سانکہو کے قریب خاک سांगरू
مین جذب ہوجاتی ہے —

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سالتمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبھی کبھی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین
صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا फाक फोक
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارا फलों कू
ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلا کر کوئلے
بناتے ہین کہ چلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ —
مونگ — اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین दुर्ब गोरखरु
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیزرو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے —

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت کچھ بچتا

مگر ابھی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑنے سے باز رکھنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبالیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزہ
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانوں کے قریب ایک دو کنوون پر جو و
گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹہاکرون کے گہوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہو سکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کا بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹہیان بشکل ہنا ہوجود
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہو جاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے
گرد وپیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اور نیز محصول
لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکھے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین -

جہان سوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے
دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

گانو آباد ہوجاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے کلسر ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لیئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کھینچے جاتے ہین وہ بھی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —

ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکھنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنھون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
جا بستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جھونپڑیان نظر آتی ہین —

شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

نول گڈہ	منڈاوہ	بسائو	فتح پور	سیکر
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	۵۰۰۰۰	۱۵۰۰۰

جہونجہنون ہین کہ شیخاواٹی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دار الحکومت
ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی
ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہیے
کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان
مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا گہلا یا
ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین —

جنگلون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر
گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خار دار باڑ لگی ہوئی
ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بنائے ہین کسیقدر
پرانی باڑ اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو
نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے —

راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند
قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونہین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا کہ
جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو — البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ
ہے کہ کل ممالک مغربی و شمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے —

سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم
مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب
ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد
ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے۔
یہہ جھیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت
تہا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جھیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کر دیئے مگر غالباً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جھیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر پانی سانبہر کیطرف جانے سے باز رکہنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اسکے
اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہو کر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض پہاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ
جمنے مین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف روہ دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پہر جھیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پھر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبھر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بھی جو زمین پر جم جاتا ہے فراہم کرلیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبھر مین قریب نو لاکھ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جھیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبھر پر
کنوؤن مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جھیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبھی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جھیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بھرتے ہین اسطرح
سالتمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹھہ لاکھ اٹھاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹھہ آنہ بورہ
سے بھی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکھ روپیہ سالکی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈھ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوا سے جے پور کے علاقہ مین کھیتڑی کیطرف تانبہ پھٹکڑی
آہن اور سیسہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہا کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑکے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمدرفت جہان سے اچھی دہات
نکلی ہے بنائی ہین چونکہ عمدہ دہا پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالتے
ہین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان ہین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب
ہین ہے ستر آدمی صرف اسی کام ہین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ اکثر بہترین کانین چہوڑدی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر سے رہگیا ہے وہین کہودلے ہین بہترین دہا
ہین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ ہین
اسقدر دہا ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے —

کارخانہ ہین دہا اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پہر گول بہٹون ہین گلائی جاتی ہے یہہ بہٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دہونکنی چلتی
ہین اور بارہ گہنٹہ ہین گلجاتی ہے اور کل دہا بہٹی کی تہ ہین جمجاتی ہے
اوسکو ہزور کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال ہین
ٹکے کاٹ لیتے ہین —
اکثر کانون ہین نیلہ تہوتہا اور پہٹکڑی کا پانی کہ پہاڑ کی تہ ہین بکثرت ہین

मूस धोंकनी

टकसाल

टके

नीलाथोथा फिटकड़ी

بہار رہتا ہے پانی جوش دینے سے نیلا تہوتہا علیحدہ ہوکر زرد دار
ڈلے بندہ جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل
صاف ہوجاتا ہے اور پانی مین پہٹکڑی رہجاتی ہے اوسکو شورۂ اہنر
تجی سے جالیتے ہین —
باگور کے پہاڑ ہین کہ کہیتڑی کے قریب اور قلعہ کہیتڑی سے بلندی پر (बागोर)
واقع ہے تانبہ کی دہاین سیتہ نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت (सेना)
خرچ ہے کہ دہلی و جےپور و حیدرآباد کو بکثرت بہیجا جاتا ہے۔ قصبہ (मीनाकारी)
سنگھانہ کے پہاڑون مین بہی کہ اونکا سلسلہ کہیتڑی سے ملا ہوا ہے (सिंघाना)
تانبہ بہت نکلتا ہے۔
سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتہر نکلتا ہے اور
خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ
تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا
ہے کہ سانبہر کی جہیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جےپور مین
آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتہر پر
سرد و گرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جےپور کے سفید پتہر سے جو کسیقدر
مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہو جاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک
ہوتی ہین سیاہ پتہر کی ایک کان اب موضع بہسلانہ پرگنہ کوٹپوتلی (भैंसलाना कोटपूतली)
علاقہ کہیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین۔ (खेतड़ी)
قرب و جوار راج محل مین لالڑی بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ (राजमहल लालड़ी)

اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر ٹوڈہ کے پاس تانبہ کی کان بتلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین مین ملتی تہی اب اوسکا کچہہ پتہ و نشان نہین ہے —

راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے ٹوڈ صاحب نے شیخاواٹی مین فی مربع میل اسی باشندہ لکہے ہین اور قصبون کی آبادی دیکہتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے - اگر ہر قصبہ مین بیس میل کے فاصلہ پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے حساب سے دو لاکہہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۵۰ اکس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال کرین تو پندرہ لاکہہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑہے سترہ لاکہہ آدمیون کی ہوتی ہے —

جیپور کے آبادان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکہنے کے لایق ہے یہہ کل ملک شیخاوت راجپوت ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلےٰ جیپور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تہا سابق مین شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین قابض تہے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو فتح کیا مگر اونکی بود و باش ملک مین رہی آئی آخر کار شیخاوت بہی او

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار کین کہ مثل ہندو دیوتون
کے مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہلا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ و بمبئی و کنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سالار
جنگ صاحب وزیر حیدرآباد کے پاس نوکر ہین جس گانومین قایم خانی
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کے ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹھاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہے
ہین سیکر مین جس چھوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسکو مار ڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیاسر و کہیالی و ٹانئیلن وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلےٰ گردہر سنگہ کے نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تا بحدیکہ جو افلاس وکم استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

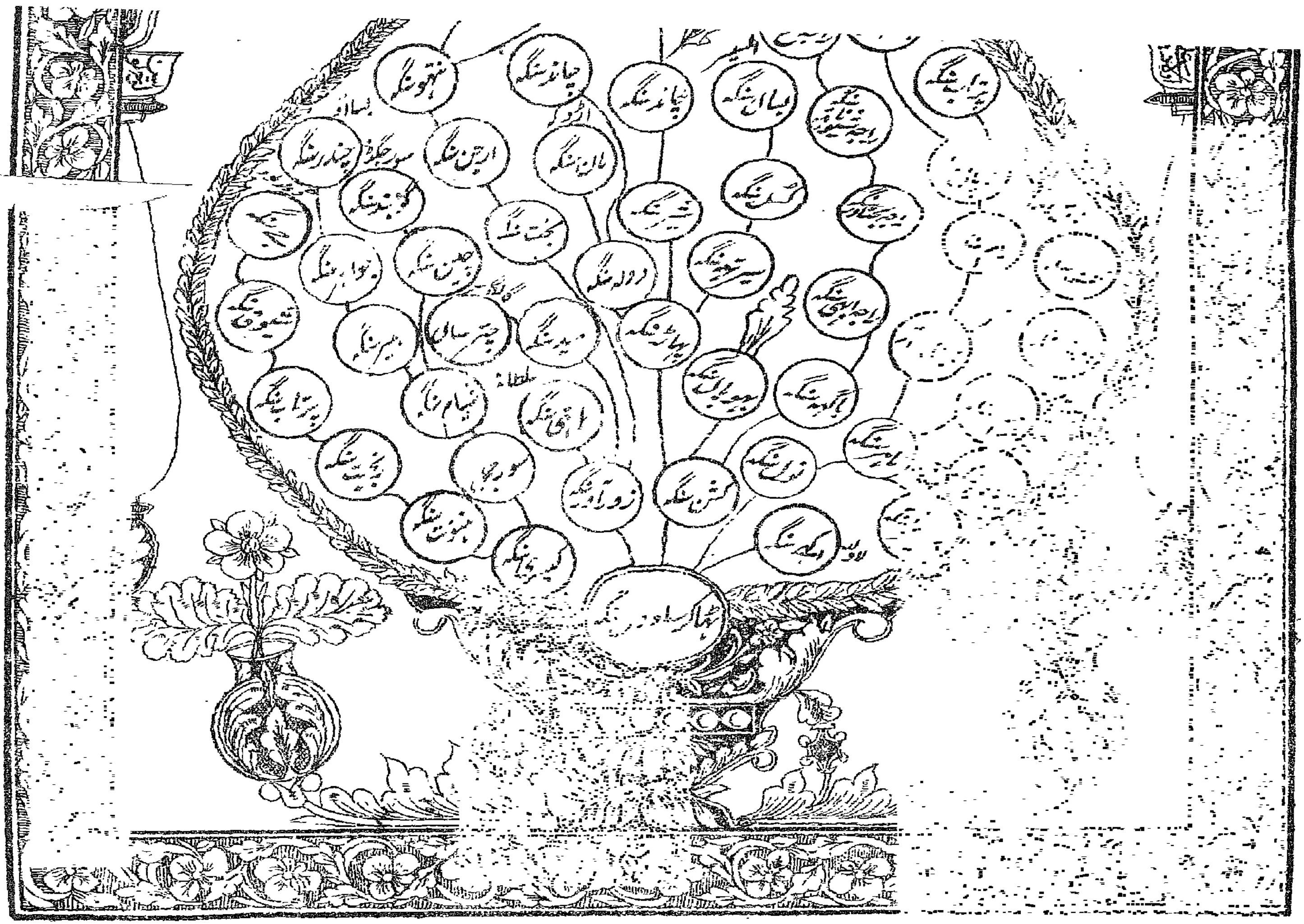
منوہرپور کے راؤ صاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے سواے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤ راجہ ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور اونکے بہائی بندون مین سے چند ٹہاکر بہٹوٹہہ و پاٹودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست و سرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگ جی جس نے باروٹیہ یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر محبس آگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑکر اوسے فرار کرلایا موضع بہٹوٹہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

सीकर
रामगढ़
लछमनगढ़
फतहपुर
बिठोद
पाटोदा
श्यामगढ़
बारोठिया

बिठोद

مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جزو اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے سادول سنگجی والون کا ہے اونکا نکاس قصبہ اودیپور
سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جھنجھنون
پر قبضہ کیا تھا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹھاکرون کا مورث اعلے
سادول سنگہ تھا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگہ - نول سنگہ - زوراور سنگہ
کیسری سنگہ - اکھے سنگہ - انمین سے اکھے سنگہ لاولد رہا باقی چارون نے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نولگڈہ - منڈاوہ
ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جکھوڑہ - پرسرامپورہ
دیوراواس - چندانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - ٹائین
سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے بھی اکثر مین چار
اور بعض مین بیس تیس حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے -
ڈونڈلود و سورج گڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس بیس تیس تیس ہزار
اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس تقسیم
اور ٹھاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جھونجھنون سب کا
مشترک دار الریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگہ کے زیادہ اولاد نہوئی
اور بجز حق وارثان ٹھاکرسنگہ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
نے اپنی ہمت ولیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین

सादूलसिंह
बिसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
अलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
ईसमाईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
देवरावास
चंदाना
हीरवा
वदनगढ
डूमरा
गांग्यासर
टांई
सुलताना



فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیں پیچہے لکہا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
ساودل سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکہا جاتا ہے۔ علاوہ صاحب جایداد شیخاوتون
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات ہین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ
سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر ساودل سنگہ सलहदी सिंह
کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تند مزاجی سے شریک جایداد نہوسکا اوسکی
اولاد کہیروڑ - جاکہل - نگلی - موہن واڑی - کہڑب - دیوتہ - چہارودہ खीरोड़ कायथल नगली मोहनवाड़ी खड़ब देवला कारहड़ा
وغیرہ چہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران ساودل سنگہ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -
راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و
غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار
نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے ہین ساہوکار بہی بینہ مجزون کو نوکر رکہتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ ہوکر ارسال مال ہین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اجرت ملتی ہے مگر چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت مین کفایت رہتی ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔

علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر واردات کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون پر ہوتی ہین۔

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجہی جاتی ہے مگر خالصہ مین صرف پینتیس یا اڑتیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سرداروں کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر بصیغہ حق ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہین

اسمین داخل ہین۔

دوم رؤساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے باستحقاق قبضہ قدیم مہاراج صاحب کی فتح سے پیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضہ راج سے نہین ملے ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت داخل ہین۔ ان مین سیکر بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ اونیارہ ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین۔

ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیسا کہ نقشہ آمدنی سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین۔

سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹہائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین زیادہ بتلاتے ہین۔

چہارم انعام وپن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے ونیز ملکی وجنگی خدمتون کے معاوضہ اور خادمان وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اورون کی نسبت یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے ۔۔۔۔ ۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار واطاعت گزین	جاگیردار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰

بہت تفصیل کرڑو روپے سے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث مستردہ سارقان و
جرمانہ و نذرانہ مسندنشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی سے علاوہ ہین
جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان
ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب
عیش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم
ہے کیونکہ موجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار
ہمت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیار عمل کرنیکی کسیکو
خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل
کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمند
ہے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فائق ہے
اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے -

کل قصبات و دیہات راج [illegible]
خالصہ کے [illegible] ٹھاکران و معاملت گذاران [illegible] انعام
و بخشش و خیرات [illegible] ہین -

جے پور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے
محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ
کی بلندی کا پہاڑ اور اوسپر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ
کی چڑہائی بہت کہڑی اور ناقابل گذار ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج
آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جے پور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال و جنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہرطرف پختہ شہرپناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہرپناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقامات
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہوگیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہرپناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے دمدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کیئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے
صدر بازار جو شرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال و جنوب مین اوس
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہو رہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا ہے

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول مین
نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے
بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند
برجین اور اون پر چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے
چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند مورچہ دار
فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر
فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے
بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع
نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے ۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا
ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے
کو تال یا باغ مین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان
خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات مین
بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون مین بھی مکانات اسی پتھر کے
بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد
مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے ۔
توپخانہ مین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر دریونلا وہان
کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین
ہین کہ اون مین کمائے ہوئے لوہے کی سلاخین اوپر سے مرکب دہات کا
غلاف لگا کر جمائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین ۔

مہاراجہ جے سنگہ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح و سالم و درست ہے مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کرسکتا ہے علاوہ بڑی بڑے دوایر درجہ نما و ارتفاع منحرف و سمت الراس و ستون وغیرہ کے کہ پختہ مصالحہ سے تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کارآمد ہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی آمیر ڈہونڈار نے اٹھارہوین صدی سنہ عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا تہا اور اپنی بود و باش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تہا کہ جب سے روز بروز کم ہو کر اب آمیر ویران ہو گیا ہے سنہ ۱۸۵۸ع و سنہ ۱۸۶۸ع مین جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تہی اوسمین ہر ایک گہر کے مالک کا نام و پیشہ و تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد عورت و ملازمان وغیرہ مفصل لکہے گئے ہین فصیل شہر کے اندر چالیس ہزار گہر شمار مین آئے مگر اون مین سے ہزار گہر ٹہاکران و برہمنان کی تفصیل نہین لکہی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل نہ تہے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گہر ہوتے ہین اور شہر کے اندر و باہر کل آبادی قریب دو لاکہہ آدمیون کی ہے مگر جولائی سنہ ۱۸۸۱ع مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گہر ۱۰۲۷۶۸۶ اور ۱۳۷۸۹۷ آدمی درج ہوئے تہے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے ۔

اندرون شہر ۲۲۳۵۶ گہر		۱۱۶۵۶۴ کس		بیرون فصیل شہر ۵۳۳۰ گہر		۲۱۳۲۴ کس	
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۸۵۳۱۶	۸۸۰۳۱	۱۶۳۹۶	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۴۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کو کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون مین سے اکثر مین توپین اور سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے ۔ جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے ۔

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹادہاری بیراگیون کے کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا ہے تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور سلادیوی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور بعض آثارون کی اور کاشمیر کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جیکومنٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون نے لکہا ہے کہ ہم نے ایسا عجیب خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکہا ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین [illegible] आमेर

सलादेवी

जैकोमंद हीबर

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر جگہ بذریعہ برجون اور دروازون کے
محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہرطرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین
اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما بنا ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ
مستعمل ہونے کے سواے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ اندراج کے کار آمد ہے
کہتے ہین کہ سلا دیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین
ہر روز آدمی مارا جاتا تہا اب بجاے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے جیپور کے آباد
ہونے سے پیشتر آمیر دار الریاست تہا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ
۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے ـ

रणथम्भौर **رنتھمبور** راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی
۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے
کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہرطرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ
سے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہرطرف سے بلند کہڑے ہوئے پہاڑون
سے محروس ہے واقع ہے ـ

اوپر جاکر پہاڑ کی بلندی ایسی سیدہی ہوگئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر
چڑہتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی
پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین
فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی وپستی کے موافق بلند وپست ہوگئی ہے اور
بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعدار
کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سپاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعۂ تنگ وسنگین زینہ کے ملاہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیساکہ توپون کے ایجاد سے پیشتر ناممکن التسخیر سمجھاجاتا تہا
ویساہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہرطرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچھہ کارآمد نہین ہوسکتا ٹفنتھلر صاحب نے لکہا ہے کہ देफिन्थलर
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تہا سنہ ۱۲۹۱ع مین دہلی کے
جلال الدین پٹھان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا - اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر بہیم دیو راجہ قابض تہا کہ اوس نے भीमदेव
سنہ ۱۲۹۷ع مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تہا
اس قلعہ مین پناہ دی تہی سنہ ۱۲۹۹ع مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتہر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکر پٹہانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتہہ شکست دی - تہوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پہر شروع کی اور گرد نواح کے ایک بلند مقام سے گل اندازی کرکے فصیل کے
اوپر تک پشتہ بنالیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچھہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تمور لنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بہی پٹہانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکہا ہے کہ سنہ ۱۵۱۶ع مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تہا سنہ ۱۵۲۶ع
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا ۱۵۳۳ء مین ہمایون نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ سور عدلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کردیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً سنہ ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ درانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کسیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵۲ میل جنوب مین ہے —

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیر آباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے	बामनवास
۲	بگرو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۷۴ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے	बगरू
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۶	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہر پناہ ہے	बसवा
۴	بیراٹھ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ ہے جے پور سے ۴۱ میل شمال مشرق مین ہے	बैराठ

نمبر	نام قصبہ وشہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۵	چاکسو چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بہی قدیم قصبہ راستہ آگرہ ونصیرآباد پہ ۱۲۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے ؀	चाकसू चाटसू
۶	چومون	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہرپناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات وسردرختی کی بہت رونق ہے ناتہاوت ٹہاکرون کی یہان بود وباش ہے ٹہاکر کی آمدنی بکلاکہہ ہزار سالانہ ہے ؀	चोमूं नागरवत
۷	ٹوگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیرآباد وگوالیار پر نصیرآباد سے ۴۸ میل مشرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹہاکر کہنگاروت راجپوتون مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیانجی ٹہاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین ؀	ढिग्गी कलियानजी
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۶	۷۶	۱۸	جیپور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے	मलारनाडूंगर
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آباد ان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہرپناہ ہے اگرچہ اوسپر توپین نہین	टूनी

نمبر	نام قصبہ ودیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						ہین مگر سنہ ۱۸۰۹ع مین دولت راؤ سیندھیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ؛
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دوکانین ہین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ؛
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۷۶	۲۹	یہہ وسیع اور آبادان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پر واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا گہیرا ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہر طرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برجین ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور محبس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

डूडू

दौसा

	نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
							عمدہ مندر اور چند چھوٹے مندر اور ایک مسجد ہین انکے سواے اور بھی اچھی اچھی عمارتین ہین ؛
गुढा	۱۲	گوڈہ	۲۷	۴۰	۷۶	۳۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق ہین بلند کھڑے ہوے پہاڑ کے نیچے واقع ہی
हिन्डोन	۱۳	ہنڈون	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ آگرہ و متوبہ آگرہ سے ۷۱ میل جنوب مغرب ہین ہے سابق ہین یہہ بڑا قصبہ تھا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بھی بہت آبادی ہے ؛
जीलो	۱۴	جیلو	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توراواٹی ہین بڑا قصبہ ہے جیپور سے ۶۳ میل شمال ہین ؛
झिलाय	۱۵	جھلاے	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۸۲ میل مشرق ہین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جے پور کے خاندان ہین قریب ترین ہین
लालसोट	۱۶	لال سوٹ	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق ہین
माधोराजपुरा	۱۷	مادہوراجپورہ	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و متوبہ پر ۱۹ میل جنوب مغرب

نمبر	نام قصبه و دیهه	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
						دہلی سے ؛	
۱۸	مالپورہ	۲۶	۱۷	۷۵	۲۵	راستہ دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے	मालपुरा
۱۹	منوہرپور	۲۷	۱۹	۷۶	۱	راستہ دہلی و منوہرپور دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین ؛	मनोहरपुर
۲۰	مادہوپورہ عرف نیا شہر	۲۵	۵۵	۷۶	۳۳	۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے برونس صاحب لکہتے ہین کہ اس نواح مین اس سے بڑا شہر جے پور کے سوا اور کوئی نہین ہے ؛	माधोपुरा नयाशहर
۲۱	اونیارہ	۲۵	۵۵	۷۶	۱۰	یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اور یہین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ؛	उनयारा
۲۲	پاٹن	۲۷	۴۷	۷۶	۹	یہہ مقام تورا واٹی کی بستیوں کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تہے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راو لچھمن سنگہ تہا اس نے اپنے باپ کو قتل کرکے سند حاصل کی تہی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین	पाटन बायलौसाहब

نمبر	نام قصبہ دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تہا وہان کی بود و باش چہوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تہا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تہا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گاہ وغیرہ اشیاء مہیا رکہتے تہے ۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راج جیپور کا خراج گزار ہے مینون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہوکر دور تک واردات کرتے ہین اور پہر بعید ازنہ گذر سکنون مین آکر مال مغرورہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اون کو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے یہہ پیشہ چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پالڑہ

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض البلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						پہاڑ کے قالب مین دامن کوہ پر آباد ہی اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے	
٢٣	رامگڈہ دانتہ	٢٧	١٥	٧٥	٢١	١٧١ میل شمال مغرب جے پور سے ہے	रामगढ़ दान्ता
٢٤	ساموت	٢٧	١٣	٧٥	٥٤	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ١٤٣ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہی پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹہاکر ناتہاوت اور بلقب راو ملقب ہین	सामोत
٢٥	سانگانیر	٢٦	٤٩	٧٥	٥٣	جے پور سے ٩ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور رنگترہ پشمینہ اور رومال رنگے جاتے ہین	सांगानेर
٢٦	سینتہل گڈہ	٢٧	٥	٧٦	٢٣	راستہ دہلی جیپور پر جے پور سے ٢٦ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے	सैन्थलगढ़
٢٧	شاہ پورہ	٢٧	٢٥	٧٦	١٢	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ١٢٥ میل جنوب مغرب	शाहपुरा

	نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
							مین واقع ہے ؛
टोडा	۲۸	ٹوڑہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۶۳ میل جنوب مغرب مین ہے ؛
वजरो	۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے ؛
लासा	۳۰	لاسہ کلان	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۲۹ میل مشرق مین شہر پناہ خام ہے ؛
चौथका बरवाड़ा	۳۱	چوتھ کا برواڑا	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین ؛
डांगर थल	۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب مین ٹونک سے ۱۵ میل شمال مین ؛
दरीबा	۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال مین ؛
ईसरोदा ब्रोटन	۳۴	ایشرودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب مین بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہین کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے ؛
घाटा	۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۴ میل جنوب مشرق مین
जोवनेर	۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۶۶ میل شمال مشرق مین ؛

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۳۷	کہیلہ	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۸۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	खेमला
۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ؛	खिरनी
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ۱۰۹ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ؛	खुशालगढ़
۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ؛	ककोड़ा
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ؛	कानोता
۴۲	کنواڑہ	۲۵	۴۶	۷۵	۵۰	۱۸ میل جنوب مین جے پور سے ؛	कनवाड़ा
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۳	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ؛	लम्बया
۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	लवायन

	نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
माधोपुरा	۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی و نصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ؁
माधोपुरा	۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؁
माधोपुर	۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جےپور سے ؁
मानपुर	۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر و آگرہ پر آگرہ سے ۷۸ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گھر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؁
मेनापाड़ा	۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ و مئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بہن ندی پر واقع ہے
मोहनपुरा	۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؁
मौजमाबाद	۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ و اجمیر پر اجمیر سے ۸۴ میل مشرق مین ؁
नीवन्दू	۵۲	پنچیھ	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۱۰۷ میل شمال مشرق مین ؁
नसीरदा	۵۳	نصیرودہ	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۱۷ میل جنوب مغرب جےپور سے ؁
निवाई	۵۴	لوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جےپور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						یہاں سنہ ۱۸۰۴ع مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تھا کہ اوسمین سے کرنل ڈن صاحب کے دستہ نے رام پورہ پر حملہ کیا تھا	
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۴	۳۷	جھیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین	पाली
۵۶	پھاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین	फागी
۵۷	پلوڈہ	۲۶	۳۷	۷۶	۵۳	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین واسن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے	[…]मोदा
۵۸	پیپلاسے	۲۶	۳۱	۷۶	۳۵	جیپور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے	पिपलाय
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۴۰ میل شمال مشرق مین	[…]चेवर
۶۰	پنواڑہ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۸۱ میل جنوب مغرب جیپور سے	[…]जवाड
۶۱	رحیم گڑھ	۲۶	۳	۷۶	۵۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ۱۲ میل	रहीमगढ़

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
						مغرب مین اس گانوین دو ہرہ سور چون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛	
۶۲	رینوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛	रेनवाल
۶۳	روپ گڈہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	جے پور سے ۵۴ میل شمال و مغرب مین	रूपगढ़
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جے پور سے ۹۴ میل جنوب مغرب مین	सकोन
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛	सरसाप
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آباد ان گانوا اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے	सावर
۶۷	شیرگڈہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	جے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین	शेरगढ़
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	جے پور سے ۴۲ میل جنوب مین ؛	थली
						شیخاواٹی	
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۷۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ کی لکھی ہے	सीकर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تہا
۷۰	رامگڑہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	रामगढ़ مغربی سرحد شیخاوالی ملحق بیکانیر پر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ؛
۷۱	فتح پور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	फतहपुर اس قصبہ کے گرد پست اور نا مضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور رونق پر تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے ؛

	نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
लछमनगढ़	۷۲	لچھمن گڑہ	۲۷	۴۸	۷۵	۱۱	خوبصورت قصبہ شہر جےپور کی وضع پر باقاعدہ آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعہ ہے سنہ ۱۸۰۶ع مین راو لچھمن سنگہ نے اس قصبہ کو آباد کیا تہا ۔
झुंझुनू	۷۳	جہونجہنون	۲۸	۵	۷۵	۳۲	خوشنما قصبہ ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوص اسوجہ سے کہ گرد نواح کا ملک خشک و بےبرگ جنگل ہے یہہ قصبہ شیخاوت ٹھاکران اولاد ٹھاکر ساڈول سنگہ کا مشترک دار الحکومت ہے ہر ایک ٹھاکر کا علیحدہ مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے
खेतड़ी	۷۴	کہیتڑی	۲۸	۰	۷۵	۵۳	ایک ریاست کا صدر ہے کہ وہان کے راجہ کے علاقہ کہیتڑی اور پرگنہ کوٹپوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ۔
सिंघाना	۷۵	سنگہانہ	۲۸	۶	۷۵	۵۷	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ خوشنما

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۶۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب مغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ وقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے خنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوتے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹھ فیٹ

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		عرض بلد شرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
							تک بن گیا ہی علیحدہ پہاڑیون پر چار برجین بنے ہوئے ہین ۔
कोटपूतली	۷۶	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۴	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ یعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اوسپر مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ۔
बसाऊ	۷۷	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین
सूरजगढ़	۷۸	سورجگڈہ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جے پور سے ۹۵ میل شمال مین ۔
नवलगढ़	۷۹	نول گڈہ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۶	آبادان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ۔
मंडावा	۸۰	منڈاوہ	۱۸	۱	۷۵	۱۸	جے پور سے ۷۸ میل شمال مغرب مین ۔
खंडेला	۸۱	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین [illegible] روپیہ خراج دیتے ہین ۔

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ؛	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جہوجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق مین	बगड
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تہا چہہ گز بلند پختہ فصیلوں اور پختہ گہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونیکے سبب ۱۸۳۵ء مین مسمار کیا گیا	बलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہوجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	बराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۲۶	۱	جہوجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	बसई
۸۷	گوہالہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب مین ؛	गुहाला
۸۸	گڈہہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جےپور سے ۶۶ میل شمال ومغرب مین ؛	गुढा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۷ میل شمال مشرق مین ؛	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین ؛	मंडाई
۹۱	مندریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہوجہنون سے ۱۳ میل شمال مین ؛	मंडरेला

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے یا پوتون مین سے کسی نے اپنی کुश
موروثی دار الریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر روہتاس सोन रोहतास
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے سنہ ۲۹۵ع नल
مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت नरवर निषिध
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر लाहर
واقع کچھواہا گار اور گوالیار بہی آباد کیے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین कछवाहागार
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پال
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سورا سنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولا راے نے موروثی सवरासिंघ ढोलाराय
ریاست سے مخرج ہوکر سنہ ۹۶۷ع مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔ ढूंढार

کہتے ہین کہ جب سورا سنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج پہنکر صغر سن
ڈہولا راے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس ढोलाराय
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور اوسمین مینون खोगंग
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہین
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ ٹوکرہ اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنے کی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیز و نہین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
रालनसी کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولا رائے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جبسر
تالاب مین مینے نہاتے تہے اوسبکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہ

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہوگنگ پر قبضہ کرکے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل دوسا बडगूजर
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا सूरजबंशी
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی
کر دی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیروہ قوم کے مینون کو جنکا سرآ सेरवा
رآو نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید रावनथु
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجہکر وہان دار الحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔ माच रामगढ़

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جمواے मारुनि जमवाय
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثنا راستہ مینون نے
بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مارکر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کنکل پیدا ہوا اس نے कनकुल
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راو نے سوساوت مینون سے मेदलराव सूसावन
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راو کا دار الریاست تہا فتح کیا اسکا بمعنی جگماتا मालराव
کے نام سے آمیر نام ہوا ہے اور ناندلہ مینون کو مغلوب کرکے گتور گہٹی کا जमवामाता नादला
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راو کے بعد गतुरघटी

हूनदेव ہون دیو راجہ ہوا اور مثل اپنے متقدمون کے میئون سے لڑتا رہا اوسکے
कोन्तल بعد کونتل مسند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قومون
भटवार پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا میئون نے پہلی خونریزیون کو یاد کرکے اور ہرطرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑ جا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی میئون نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی -
पचून کونتل کے بعد پجون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
चंद पृथीराजरासा پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پجون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹھ راجگان
کو طلب کیا تہا اون مین پجون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پجون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درخیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
महावा چندیلہ راجپوتون سے مہاپہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا جو لسٹہہ رکسوکن
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوٹہا لیجانے مین مدد دی اونمین
پجون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا -
मालेसी پجون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
?नाही بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین رودتراہی کی فتح تہی کہ ہندوسکے رئیس پر

حاصل کی تہی ۔

مالیسی کے بعد بجل ۔ راج دیو ۔ کیتن ۔ کونتل ۔ جونسی ۔ پانچ راجہ ہوئے اونکے विजल राजदेव
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا ۔ جونسی کے بعد اودے کرن ہوا कीतुन कान्हल
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی जुन्सी बालोजी
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکرو کہیتڑی ولبا او अमृतसर शेखजी
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوا اور راو نیارہ کے نروکہ بہی اوسی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین ۔

درمیان مین نرسنگ ۔ بن بیر ۔ اودہارن ۔ کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے नृसिंह बनवीर
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا ۔ सोधारण खंडसेन

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہر ایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہوایون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود देवल
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والد کشی کا خوب بدلا भीम
ہوا ۔ آشکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور تپسیا आशकरण
تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نرورمین متبنیٰ ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارمل भारमल
راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
एलफिंसटन اور راجہ امیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان
کی ۴۳۹ صفحہ مین لکھا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تھا مگر ٹوڈ
भगवानदास صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بھگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تھا۔

मानसिंह مان سنگہ کہ بھگوانداس کا بھتیجا اور جانشین تھا اکبر کے دربار اور ہندوستان
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکھکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تھا یہ امر خالی از شر و خطر نہ تھا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کار و بار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تھا کہ اکثر بادشاہ
کے منشاء سے خلاف ورزی کرتے تھے بخصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تہی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشائی یعنی زہرخورانی کے اور کچھہ نہ سوجھا اور
معجون تیار کرائی اوسمین سے کیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

ہمراہ ورپیش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہاکر
مرگیا۔ جس خوف سے نے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کر دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت
نہین سمجہتا تہا بتعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
وہ دو برس بعد خلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین مानसिंह
ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے جہو جہار سنگہ کو جہلاے الیسر وہ وغیرہ دیگر जगतसिंह महासिंह कुमारसिंह
مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار
جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران मिरजाराजा जैसिंघ
ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ जोधबाई
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین रायसिंह
بادشاہ کو سلام کرنیکواسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹہوڑ کچہواہون کے جواب دیا کہ حضور
کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین
کرسکتا۔ اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچہ مضایقہ نہین مین نے تمام
آمیر کا راج دیدیا۔

جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیرخواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری
منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا سेवाजी
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی
مددگار ہوا۔

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی داراشکوہ کے ساتہ دغا کرنیمین
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا۔
جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہوگئی تہی
کہ اپنے سردارون کو جمع کرکے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا استارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہنکر سितारा
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانون بہی پہونچی اوس نے
اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار कीरतसिंह
کرکے کہ بجاے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسند نشین کیا جاویگا انہون रामसिंह

مین زہر دیکر مروا ڈالا مگر ایسے نامعقول بدرکش سے خلق اللہ کا رضامند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود و
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداشن مین اوسکی اولاد ہمیشہ دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہو گئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا بعطائے منصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری विशनसिंह
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ١٦٩٩ء مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے जैसिंघ
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہو گیا تہا رفیق و خیر خواہ رہا
اونکے ساتہہ ہو کر جون ١٧٠٧ء مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین धोलपुर
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہو کر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالا اجیت سنگہ अजीतसिंह
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا۔

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے۔

कल्पद्रुम
जैसिंघनवगुरा
کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی روسا ہمزمانہ
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم زمانہ تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہو کر ریاست کا دار الحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچہ راستہ اور
विद्याधर
باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر باتدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظرگاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
उलगबेग
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ سمرقندی کے
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
पुर्तगाल
मनुवल
اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری منیوول صاحب سے وہان
इमैन्युवल
کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتھ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ
ज़ेवियर डिसील्वा
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویر ڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

ڈیلا ہائرصاحب کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چوتہائی گہڑی پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس و اصول مثلث سطحی وکرئی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارتھم ترجمہ کرایا تہا اور باینہمہ وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔ डिलाहायर नेपियर

علاوہ تعمیر مکانات وتیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سراے تیار کرائی ہے۔ جب خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع ومناقشہ دربار ہی مین جسنگہ نے اپنے پسندیدہ شغل کو نچہوڑا اور اون کے بداخلاق ترغیب وتحریک سے گمراہ نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روزبروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم ومستحکم رہا بلکہ اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر وبہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو کمال دانائی اور بیدارمغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزار باقیماندہ سے اپنی ریاست

फ़र्रुख़सियर

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتہہ بیوفا ہوا اور
جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین
وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ
بہی نسل تیموریہ کی ہمت وجوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتہہ دیتے۔

جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور
اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلا ضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب بادشاہ
کو اوسکی تقدیر پہ چہوڑکر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعۂ تاریخ
و نجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن و امان سے
اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین ۱۷۲۱ع مین محمد شاہ نے اپنے رقیبونکو
شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر ۱۷۲۱ع
مین طلب ہوکر ممالک آگرہ و مالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور
اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف
کیے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل و تاریکی کے عہد مین رونق و فروغ
کے باعث ہین ہمدردان حال وہ اپنے قوم کے فواید اور آمیر کی عزت کے حفظ
و ترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول
جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روز افزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے
حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب ۱۷۳۲ع مین پہر مالوہ کا حاکم ہوگیا اوس نے دیکہا
کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث و
لاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ و ترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

وواجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد وپیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش وکوشش سے وہ
سنہ ۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سوائے کچہہ اور بہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کردی مگر مرہٹون کے ساتہہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم وتعدی سے جو اخیر مین دار السلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد سنہ ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملے سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم وتکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے غیر اور بے تعلق کردیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو نو گنون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندان کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے —
اول جے سنگہ - دوم بجے سنگہ کی مان نے جان کا خطرہ سمجہکر بجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ پीहर खीचीवाड़ा
تحفہ تحایف خصوص زیور وجواہرات کے جو اوسکی مان نے دئے تہے اوس نے
قمر الدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ बसवा

x

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب یہہ اوسکے بہائی
د آقا رجے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور
بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور
پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن
ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ
خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل
جے پور حاضر باش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع
کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی
صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو
حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری
غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے
ہی ہوسکتا ہے۔

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون
کہ راج کے موروثی سپہ سالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی
بانس کہوہ زور آور سنگہ شیو برن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلاروالہ
بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون
سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو لسوہ لینے پر
رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا
آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو لسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह नाथावत चौमू पटेल
दीपसिंघ खुम्बानी वासखोह
जोरावरसिंह श्योबरणपोता
हिम्मतसिंह नरूका
कुशालसिंह झिलाय
भोजराज मोजाबाद
फतहसिंह मावली

کردینگے راجہ نے اوسیوقت بسوہ کا پٹہ لکھوا کر اور سب طرح مرتب کرنے کے سرداروں
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا - آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجھکو بہائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچھوایون کی بارہ کوٹہری کے سیتارامی | सीतारामी
یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر بجے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم رہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہونگے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے -
اوس نے اونکی ثالثی اور بسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمرالدین سے یہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخرالامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو تعین
کیا کہ اوسکو بسوہ پر قابض کرا دین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بہائیون مین سلوک ہوجاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے جو مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چہہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا | सांगानेर
بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنے کیواسطے
چلنے لگا تا ناظر ماجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچہا
اونہون نے کہا کچہہ ہرج نہین ہے -
ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے بہاڈول اور تین سو رتہہ تیار کئے مگر بجاے
ماجی کے سواری کے بہاڈول مین اوگرسین بہاٹی بیٹہا اور ایک ایک رتہہ | उग्रसेन भाटी
مین دو دو مسلح پوش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سواے

کوئی آگاہ نتھا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو اس رفع نزاع کی خوشی مین فرضی راجی کیہمراہی زر کثیر بخشتے چلے گئے ۔

سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوئے جے سنگہ نے بسوہ کا پٹہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو آمیر لینی ہو تو مین اوسکو چہوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کرونگا بجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر راجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچہا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر راجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتہہ مین ہاتہہ ڈال کر محل کے اندر گئے ۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کردی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے بجے سنگہ نے بہی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکہتے ہی بجے سنگہ بجاے راجی کے پر محبت آغوش کے بہاہٹی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس نے فورًا ہاتہہ پانو باندہکر اور ڈہولی مین رکہکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گہنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کردیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچہا بجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اوسکو نکال لو مین سنے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوے تہے باہر کہڑے تہے اونہون نے پوچہا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچہہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گہوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچہہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس گُن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تہا اہل اخلاق خواہ کچہہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تہا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تہا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تہا مثل دار الریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تہی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تہی ریاست کو کچہہ عظمت
وقوت حاصل نہ تہی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگ زیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا چونکہ بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تہا اوسکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تہا اور جب تک انتقال اورنگ زیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس
انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین
اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے
اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی دیوتی [देवनी]
اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون [राजोर]
اور خصوص جے سنگ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

راجہ جے سنگ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات
آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین
داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مربی راج سے قوی تر اور خودسر
ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر [चाटसू]
کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے [हस्ताना]
بارہ کوٹہری بند جاگیرون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے
زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا سلومر کے سردار
کو رئیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے
حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ مثل کچہواہون کے رام چندر کے دوسرے
پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی خودداری [लव]
سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور
جس حالت مین کچہواہون نے بہ ذلت نظیر پیدا کرکے ترقی واقتدار حاصل

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر پایئسی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپشہر अनूपशहर
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز شور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ ندورسے آنیکے بعد پہوایون نے اول بڈگوجرون سے دیوہ
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکرجی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
ماردونگا جب اکر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاونگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجورسے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا۔ ढूलकोट
مدت گذرگیی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالے کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ सुखासन
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب اوس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی —

تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڈگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا سے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوئی ہری بندو شمن سے
लालबीरपोना کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخرکار فتح سنگہ نبیرہ لونہ
نے کہ جو بیڑہ سوہ کا ہو وہ نکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڈگوجر گنگو سنانی کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
نبیرہ لونہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڈگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بےخبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

اور فوج کے پہونچتے ہی مر مار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
پہوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اور نہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگ
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی بہائی مجہکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شے میری کोख
رحم مین ہے اوسکو بخش —

ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پر شر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے
بائی نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اوراپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر
مر گئی فتح سند لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومال مین ننکا بہندسے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک مہینے موقوف
رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیونت ضبط کیا اور
اوسکو ڈہونڈہار سے نکالدیا اوس نے رانا اودےپور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جو اب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دارالحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور پرتہی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے —

جے سنگہ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور ریجنت سنگہ راجہ ناگور کی تحریک سے ابھی سنگہ والی مارواڑ سے نااتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کھائی —

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگہ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری سے یاد رہیگا —

جے سنگہ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگہ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تھا — مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تھا مگر وہ بہت خفیف تھا سوا جے سنگہ نے بود و باش کچھواہون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی اور اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہوگئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جیپور کی آبادی شروع کی تھی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی بدہ سنگہ کہومیانی وکیل آرو یعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار تھے - انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جو منظر انسداد جرایم دختر کشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگہ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تھے برآمد ہوکر از سر نو جاری کئے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین و امتناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجاے صرف حکم سرکار کے

بوجہہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام وتیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جی سنگہ کو کچہہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن ومسلمان وجینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور
اونکی تاریخ وعقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحقیقات نجوم
مین اوسکا بڑا مشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیما چاریہ نہر والہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور
گورو کے چیلون مین سے تہا ۔ हेमाचार्य सिद्धराज

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ
جنمیجے پانڈو کے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ जन्मेजय
کیا وہی مرگیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا अश्वमेध यज्ञ
دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہوڑون کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر جیا گاہ لب دریاے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گدی
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ وعیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے اونکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچہہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتوں مین سے ہے ۔

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان مین ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے۔

چوالیس برس حکومت کرکے ١٧٤٣ء مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکے ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا۔

اس زمانہ مین اودے پور و جے پور و جودہ پور کی تینون ریاستون کے درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین اوہیرن نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا پہواون نے گردنواح کے ملک کو آمیر کے راج مین شامل کیا اور شیخاوائی کے خود سر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق و ترقی دی ‌جب ایشری سنگہ مسندنشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار و ملازمین بہت زیرک و سنجیدہ و دانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی مگر فتنہ و فساد کی بنا رجو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قائم ہوچکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے عہدنامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے روساء جے پور و جودہ پور کے خاندان کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہوگئی تہی از سر نو جاری ہو جانب روساء جے پور و جودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی سے کے راج کا
وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام و عمل درآمد
کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ
اس شادی سے پہلے جوان ہوگیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودے پور
والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف
و مصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہوکر اوسکے نتایج بد کے
انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے
ساتہہ کردی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی
فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور بہر حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک टोंक
و رامپورہ و پہاگی و مالپورہ دیکر علیحدہ جائداد مقرر کردی بلکہ بالعوض پرگنات रामपुरा फागी
رام پورہ و بہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے جمعیت ایکہزار मालपुरा भानपुरा
سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی
اجازت دی تہی —

غرض ایشری سنگہ کے مسندنشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار
راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور
اپنے نواسہ کا مددگار ہوکر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام
پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی
اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ
تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

مغرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی آپاجی مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہو سنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جے پور پر تعین کی ایشری سنگہ کہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آئندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہو سنگہ کو جے پور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارون مخلوق خدا کی جانین بچادین ۔

مادہو سنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری ولیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تعہدات زر نقد و ممالک سے منحرف ہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا کہ اس راج مین آئندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست مہاراجہ سے نا اتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل وضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کرلیتا ۔

بہرت پور مین مادہو سنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جے پور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگہ سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑسے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق واتحاد مستحکم کیا یہہ امر باشتعال ہر سہاے وگور سہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوس نے
ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور بہدران حال شرار
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگہ نے والی جے پور کی اس
تحریر پر کہ بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکر کے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثناء راہ جے پور کی فوج سدراہ ہوئی اور بمقام ماتوڑہ دونون افواج میں मावड़ा
سخت مجادلہ وخونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگہ باوصف نقصان
کثیر ملازمان وفادار کی صحت وسلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جے پور
یہان عنقریب کل نامی سرداروں کے مارے جانے سے تباہ وبرباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی الور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگہ माचहड़ी अलवर
نروکہ واسطے ماچہڑی کو مادہو سنگہ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوس نے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگہ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگہ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر وے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگہ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگہ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے یا تو بغرض حصول رضامندی

اپنے آقا رکے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور چہوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچہوایون کے بہرتپور والون سے برسر مقابلہ ہوا اس خیر خواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا اور راجہڑی کی جاگیر بدستور دیکر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ سہال انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسندنشینی اور بہرتپور کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطر خواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پرتہیر کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچہوایون کی طاقت اور جےپور کی رونق وبہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط مقام پر قلعہ رنتہمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر جےپور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے چہوٹے بہائی پرتاپ سنگہ کی والدہ منتظم ومحافظ ہوئی یہہ چونڈاوتنی رانی بہت اولی العزم اور بلندہمت تہی مگر اوسکی فروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراے کار ریاست کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکہکر اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آڑہت رام دیوان اور خوشحال رام

चूंडावतनी

अम्बाजी

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان بیرانی صاحبہ کے مزاج پر ایسا حاوی تہاکہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پیرتہی سنگہ گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی سلنے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پیرتہی سنگہ کی وفات مین اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف ومصلحت کے خلاف تہا پیرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہاکرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت امن کی نظر نہ آئی توگوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب رزیڈنٹ گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ سنہ ۱۸۱۲ع گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری دفعہ جب سنہ ۱۸۱۶ع مین سرداران جے پور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے اور تیسری دفعہ سنہ ۱۸۱۸ع مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی تہی مگر اوسکا حال یا توکسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پیرتہی سنگہ کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقاء سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتاپ سنگہ
کی سند نشینی پر وہ سجے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمینداروں کو اداے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر ہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنیکیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلاتعارف سجے پور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راؤ راجہ باچہڑی سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس نے دلین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کار و بار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنا مین باجی کا بہی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کرسکتا اوٗ
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جنکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی چال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین توںگا کی فتح حاصل तूंगा
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹے پس پا کئے
گئے ۱۷۸۷ء مین اوس نے مہاراجہ بیجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا سعین کی اور پرتاب سنگہ रियाह्
خود اپنی قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہور و کچہواہون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعددان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کرسکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہورون نے دہا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست

रल कोमटी
ायनी

سے بڑی غیرت آئی اوس نے باماد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعددان
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہواہون کے شامل

पाटन

ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا لونگہ کی لڑائی
مین رہاتہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ اجمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہواہون کو رنج ہوا اونہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبوراً میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

گہوڑا جوڑا پگڑی موچہین اور تلوار چہوڑکر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہورون نے
مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون मेड़ता
نے چودہ پورے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نآیا اوسکے عوض مین
مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے ۔

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہدمین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ
بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون
کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی
کے علیحدہ ہوجانے سے جے پور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگر دنکو متواتر روپیہ
دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہوگیا مگر جے پور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ
تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اوس
ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے سنہ ۱۷۸۹ء
مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔
سنہ ۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہورون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر तुकाजी हुलकर
نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعدازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی
کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی سنہ ۱۸۰۳ء سے سندہیہ کی فوجین
بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو पेरन
متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے
رہے سمت ۱۸۶۰ مین جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی
قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
रसकपूर تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک ادنی
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جودہی وچتیسی و راٹہوری
و بہٹیانی رانیان گرد ہوگئین اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کردی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
कालीखोह کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ
کے سینے دل و جان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
रोड़ाराम تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت جلد موقوف ہوگئی کسی وزیر روڑارام خیاط مختار ہوا دوسرے روز
کوئی اقبال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگڈہ کے جیلخانہ
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیونراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
दूनी دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دولاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز نाहरगढ़
پر ضرور عمل کر لیتے آخر کار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کیسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
با لاتفاق کہا کہ آج بیکنٹھ کا دروازہ کہلا راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے बैकुंठ
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہو سکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخزوج رئیس نرور کو کہ سندہیہ नरवर
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو खंगारोत डिग्गी
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجلہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسند نشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس جہلا، اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہو کر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نزور والہ مفقود الخبر ہو گیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کیسیکو متبنی لیا ہے —
راج جے پور کی مسند نشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتھی راج کے خلف کلان کی اولاد کو مخصوص ہے اور چھوٹے بیٹون کی اولاد کوٹھڑی دار ہے مگر بعض اوقات بہہ سبب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چھوٹا لڑکا ایکدفعہ بجائے بڑے کے قابض ریاست ہوجاوے تو گو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمداً بڑے کی اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہوجاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمداً چھوٹا متبنی نہین لے سکتا ہے بہگوانداس نے جو پرتھی راج سے تیسری پشت مین تھا اپنی حیات مین سب سے چھوٹے بھائی جگت سنگہ کے بیٹے کو گود لیا تھا اور جگت سنگہ سے بڑے بھائی سورسنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور تھوا اس سبب سے سورسنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد راجہ مانسنگہ کی اولاد سے مختلف خاندان سمجھی جاتی ہے اور مان سنگہ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو
मानसिंगोत اور بھی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے ہین مسند جے پور پر اورون سے زیادہ استحقاق رکھتے ہین اور کوئی دیگر ہمزمانہ شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے۔

راجہ مانسنگہ سے مہاراجہ رام سنگہ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری ہین اور راجہ مان سنگہ یا اون کے بیٹے جگت سنگہ کے بعد بجز کیرت سنگہ کامہ والہ کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تھا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث ہے کوئی ہمدرجہ شاخ نہین ہے۔

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جےپور کی سندنشینی کیواسطے متبنٰی ہونیکا حق اول جھلاء والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنہین چندلاے و ہمت سنگوت و ڈہولیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ و مادہوسنگہ کی اولاد بڑی کی اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران پرتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور سمجہی جاتی ہے

झिलाय
चंद्लाय
हेम्पतसिंगोत
ढोलया
भारमल

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	۱	ڈہولاراے	
कनकुल	۲	کنکل	
हनूजी	۳	ہنوجی	
जानरदेव	۴	جانڑدیو	
पचून	۵	پجون	
मालेसी	۶	مالیسی	
विजल	۷	بجل	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
राजदेव	۸	راج دیو		
कोलन	۹	کولن		
कुन्तल	۱۰	کُونتل		
जोनसी	۱۱	جونسی	हमीरजी ہمیرجی جسکی اولاد دُودُنی کے گوگاوت ہین लखोजी لکھوجی کی اولاد بانسری مین ہے ؛	दूनी मूगावत
उदयकरण	۱۲	اودے کرن	खम्भानी کھومبانی بانس کھوہ مین	बांसखोह
नरसिंघ	۱۳	نرسنگھ	वीतलपोता بیتل پوتہ पातिलपोता پتل پوتہ प्रयोवरणपोता شیوبرن پوتہ بھیندر مین ہین शेखावत شیخاوت नरूका نروکہ	भीदर
वनवीर	۱۴	بنبیر		
उदयकरन	۱۵	اودے کرن	वरनजी برن جی जरोजी جروجی मलक ملک वेत بیت वरोजी بٹروجی ان سب کی اولاد بنبیر پوتہ کہلاتی ہے	वनवीरपोता

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
चंद्रसेन	١٦	چندرسین	•	
पृथीराज	١٧	پرتھی راج	खुम्भावत کہومباوت مہار کی	महार
बहारमल	١٨	بہارمل	पूरणमल پورنمل نیمڑی भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرور مین بیٹہی ابلو पचानोत پچانوت सरथानोत سرتہانوت سوروٹہہ مین खंगारोत کہنگاروت ڈگی مین नाथावत ناتہاوت چوموں وساموده रूपसिंगोत روپسنگوت راجاوت बलभद्रोत بلبہدروت परताप जी پرتاب جی [illegible] कल्यानोत کلیانوت चतर्भुजोत چترہبوجوت	नीमड़ी नरवर सूरोठ डिग्गी
भगवानदास	١٩	بہگوانداس	माधोसिंह مادہوسنگہ सूरसिंघ سورسنگہ जगतसिंह جگت سنگہ	
मानसिंह	٢٠	مان سنگہ خلف جگت سنگہ	अभयराज ابہی راج	
जगतसिंह	٢١	جگت سنگہ	भीमसिंह بہیم سنگہ अर्जुनसिंह ارجن سنگہ [illegible] भानसिंह سکت سنگہ بہارلی कल्यानसिंह	धूलेश्र फारली

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
			کلیان سنگھ چاندلا हिम्मतसिंह ہمت سنگھ راجاوت	
महांसिंह	۲۲	مہا سنگھ	जुझारसिंह جھوجھار سنگھ بہلاء	भिलाय
जयसिंघ	۲۳	جے سنگھ اول ملقب مرزا راجہ	•	
रामसिंह	۲۴	رام سنگھ	कीरतसिंह کیرت سنگھ کامہ والہ	
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگھ	•	
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگھ	•	
जयसिंह	۲۷	جے سنگھ دوم ملقب سوائی	•	
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگھ خلف جے سنگھ	•	
माधोसिंह	۲۹	مادھو سنگھ خلف دوم جے سنگھ	•	
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتھی سنگھ خلف مادھو سنگھ	•	
परतापसिंह	۳۱	پرتاپ سنگھ خلف دوم مادھو سنگھ	•	
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگھ دوم	•	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
जयसिंह	٣٣	جے سنگ سوم	۰
महाराजसवाई रामसिंहसाहब	٣٤	مہاراجہ سوائی رام سنگ صاحب بہادر	۰

فہرست جاگیرداران راج جےپور

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب پکہہ	تعداد اسامیان بموجب ریکہہ	معافی	باقی نوکری والے
नाथावत	١	ناتہاوت	للعہ لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राजावत	٢	راجاوت	[illegible] لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खुम्बानी	٣	کہوبانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्हावत	٤	کوہہارت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कछवाहा	٥	کچھواہہ	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
कल्यानोत	٦	کلیانوت	یک لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] و یک
खंगारोत	٧	کہنگاروت	[illegible] لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राठोड़	٨	راٹہوڑ	دو کہاہ [illegible]	[illegible]	—	[illegible]

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھ	تعداد اسامیان بموجب ریکھ	معافی	باقی نوکری والے
सुलतानोत	۹	سلطانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
शेखावत	۱۰	شیخاوت	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
श्योब्रह्मपोता	۱۱	شیو برہم پوتہ	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
सोभासरपोता	۱۲	سوباسر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
बड़गूजर	۱۳	بڈگوجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
बलभद्रोत	۱۴	بلبھدروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
गोड़	۱۵	گوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
चतुर्भुजोत	۱۶	چتربھوجوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
चंद्रावत	۱۷	چندراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
जादों	۱۸	جادون	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
पूरणमलोत	۱۹	پورنملوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
धीरावत	۲۰	دہیراوت	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]

	نمبر	نام قسیم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب یکھہ	تعداد سپاہ بموجب یکھہ	معافی	باقی نوکری واسطے
बांकावत	۲۱	بانکاوت	صللعہ	ص	للعہ	لہ
गुगावत	۲۲	گوگاوت	لہعہ مالہ	مالہ	للع	لہ
पवार	۲۳	پنوار	لہہ	ہ	ہ	ہ
रानावत	۲۴	راناوت	لعہ ما	معہ	معہ	٠
नरूका	۲۵	نروکہ	یک لکھہ للعہ مالہ	مال	[illegible]	مال
पिचानोत	۲۶	پچانوت	للعہ مالعہ	[illegible]	[illegible]	للعہ
बनवीरपोता	۲۷	بنبیرپوتہ	للعہ مالعہ	عہ	[illegible]	للالعہ
चौहान	۲۸	چوہان	لہعہ سالعہ	معہ	[illegible]	للعہ
बालापोता	۲۹	بالاپوتہ	للعہ ما	معہ	معہ	لہ
सीकरवाल	۳۰	سیکروال	للعہ ماصہ	لعہ	یک	[illegible]
राजगढ़का	۳۱	راجگڑہ کا	لالہ للعہ	یک	یک	٠
हमीरदेका	۳۲	ہمیردیکا	صہ صامہ	مالہ	صہ	ماللعہ

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسپان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے	
۳۳	ہاڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	हाड़ा
۳۴	اوگراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	उग्रावत
	میزان	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مہاراجہ صاحب جےپور کے بکجہی سرداروں کی کوٹھریوں کے دو نقشجات ایک کرنل ٹوڈ صاحب کا اور دوسرا مسٹر اچنیسن صاحب کا باب دوم میں لکھے گئے ہیں اب تیسرا نقشہ مرتبہ کرنل بروک صاحب کہ اون نقشوں کی نسبت زیادہ معتبر ہے لکھا جاتا ہے -

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	ادا سرداروں کی صد الا نہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
۱	پورنملوت	نیمڑہی	[illegible]	یک	[illegible]	पूरणमलोत नीमहेड़ी
۲	بہیم پوتہ	معدوم	•	•	•	भीमपोता
۳	ناتہاوت	چوموں	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	नाथावत चौमू
۴	بچاپاوت	لانبہرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचानोत सांवरा

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
۵	سلطانوت	سورت	[illegible]	۰	[illegible]	सुलतानोत सूरत
۶	کھنگاروت	ڈگی	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ	खंगारोत डिग्गी
۷	راجاوت	چندلائے	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	राजावत चंदलाय
۸	پرتاپجی	معدوم	۰	۰	۰	परतापजी
۹	بلبھدروت	اچرول	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	बलभद्रोत अचरोल
۱۰	شیوداسجی	معدوم	۰	۰	۰	श्योदासजी
۱۱	کلیانوت	رتوار	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	कल्याणोत रतवार
۱۲	چتربھجوت	بگرو	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ	चतुर्भुजोत बगरू
۱۳	گوگاوت	دونی	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	गोगावत दूनी
۱۴	کھمبانی	بانسکھو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	खुम्बानी बांसखोह
۱۵	کھمباوت	مہار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	कुम्भावत महार
۱۶	شیوبرنپوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	श्योबरणपोता नींदर

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
١٧	بنبیروتہ	پاٹکوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बनबीरपोता पाटकोह
١٨	نروکہ	اونیارہ	۵ لکھہ	سے	سے لکھہ	नरूका उनयारा
١٩	بانکاوتہ	لووان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बांकावत लोवान

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکہا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر بتقضاء مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العوام ہے مگر صرف بسبب شراکت فواید اور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہو سکتا کہ اس مجمع مین صلاح وتدبیرات کا کوئی سلسلہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اودیپور مین جمع ہوتے ہین ۔

बालोजी

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ع مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سوم بالوجی کی اولاد شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لابد آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی ۔

अमरसर

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین ۔ शेखजी

بالوجی کے تین بیٹے تہے ۔

شو کلجی ۱ کہیمراج ۲ کہارد ۳

मोकलजी

खारद खेमराज

انہین سے اول اپنے باپ کی جاگیر امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالاپوتو वालापोता
مشہور ہوئی کہ اونہین سے ایک کچھواہون کی بارہ کوٹہری مین داخل ہے تیسرے
کا بیٹا کومن تہا اوسکی اولاد کومہاوت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے ۔ कुमन
ہوکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعا نے اس
لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جز واعظم پر قابض ہے مورث اعلی
بنایا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکہا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان शेखबुरहान
تہا اور وہ اچرول سے چہہ میل اور ہوکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر अचरोल
ایک مقام پر رہتا تہا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا
تہا غالبًا یہہ شخص مُلانہ تہا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے
کیواسطے یہان ٹہیر گیا تہا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بہی
خاطر داری ومہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین
بہی پہونچا اور ہوکل جی سے سوال کیا کہ کچھہ ہمارے واسطے بہی ہے اوس نے
جوابدیا باباجی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا
ہوکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی
بہینس کے تہنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا ہوکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور
بہی معجزہ کر سکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد نرہون
تہوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام
رکہا گیا اوس نے یہہ بہی نصیحت کی تہی کہ لڑکے کو بدہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے
جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کورتہ لونگی

پہنا نہ بے سؤر کا گوشت نکہاوے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے
یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکریکا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب
اگرچہ چار سو برس گذر گئے ہین مگر جو امور ہوکل جی نے قبول کئے تہے شیخاوتون
مین بار سو ترجاری ہین جنگلی سؤر کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا
ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین
کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لٹکانا چہوٹ گیا ہے مگر اون کے بچے پرہیان اور
نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا
ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت
یا بدمعاشی یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی
ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی
اور بیکرانی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امر تسریع دیہات متعلقہ آمیر مین
تسہیل ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ اینک سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران بہی
جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سوا پیلون کے جو قصبہ ٹالہ مین رہتے ہین معافی ताला
مل رہی ہے ۔

شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو سانٹھ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا اس
سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس
نے پچیس پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا पछे

آقا سمجھتے تھے اور ریاست مین جو جھگڑے پیدا ہوتے تھے بطور خراج دیتے
تھے اسپر نزاع پیدا ہوئی اور شیخاوائی آمیر کے راج سے علیحدہ ہو گئی اور جبتک
راجہ سوائی جے سنگہ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گذار
रायमल सूजा کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رآئے مل اور رائے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا
लूणकरण रायसल गोपाल لांबी کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رآیسل گوپال لون کرن موروثی ریاست امسر
اور اوسکے تین سو ساٹھہ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹے بہائیون کو لانبی اور
माडरी جہاڑلی جاگیر مین ملے رایسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور
و بہادر و صاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیئے —
لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور زکی ہوتی ہے
کا مدار تہا اتفاقاً ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہو گئی
देवीदास دیبی داس کہتا تہا کہ خدا تعالے کی مقدم نعمتین ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور
صرف وراثت سے ہزار درجہ فایق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تہا یہانتک
طول کہینچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی جا کر رایسل کے پاس جا کر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح چلتا موقوف
ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فوراً لانبی کو چلا گیا وہان رایسل
نے بڑی مہمانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تہی اور
نہ وہان ممکن تہا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچاوے اوسلئے دار السلطنت
کے جانیکا ارادہ کیا اور رایسل کو بہی اپنے ساتہہ چلنے اور طالع آزمائی کرنے
کی صلاح دی رایسل بہی بہادر اور بلند ہمت تہا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹہان حملہ آور ہوا تہا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہو رہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس چہپے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہسالار کے روبرو ہو کر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کاسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے رेवासा कासली
ممتاز کیا اوسکے بہائی لون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت चंदेला
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جاسکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہوئے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے भटनेर
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان खंडेला
راجپوتون کے قبضہ مین تہے اوسکے اوس نے نربانون کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ उदयपुर
کر لیا۔ सिरवाल

اسوقت سے کہنڈیلہ شخاوتی کا ... ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے रायसलोत
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان تہے اور شہر کا نام کسونبی تہا رانا कसूंबी
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ ہو کر گیا تب اوسکے

ساتہہ رایمل بہی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی تحقیق ہوتی ہے —

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالامال ریاست تہی اوس نے اپنے سات بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور ہے حسب تفصیل تقسیم کردی تہی —

۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جبکی کہلاتی ہے		کہنڈیلہ اور ریواسہ	गिरधर
۲	لاڈخان	ایضاً	لاڈخانی ایضاً	کہاچریاداس	लाडखां खाचरयावास
۳	بہوجراج	"	بہوجانی "	اودےپور	भोजराज
۴	ترمل راؤ	"	"	کاسلی	तिरमलराव
۵	پرسرام	"	پرسرام پوتہ	بائی	परसराम बाई
۶	ہررام	"	ہررام پوتہ	ہوندری	हरराम मुंदरी
۷	تاج خان	"	تاج خانی	—	ताजखां

گردہر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اُس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرّار فوج سے اونکو شکست و پیکسپت کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا —

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پر تلوار صیقل کرانے گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بحدیکہ پگڑی
سر پر جلگئی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سرتن سے علیحدہ
کردیا وہ امراء سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ
کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا
تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی
اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد द्वारिकादास
رئیس منوہرپور بے اولاد رنمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش मनोहरपुर
کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہرپور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگجی کا नृसिंह
آشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑ سکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہ گیا हुइ
مگر بخوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ
شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگاکر اور مالا پہناکر حسب قاعدہ پرستش
اوسکو ڈنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو
چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ
اوس نے عرض کی مین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے
کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان
لودہی کے ہاتہ سے مارا گیا تہا اور شنیدا وتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے
ہاتہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے
دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر لودہی بہاگنے
والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک
دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین — वीरसिंह देव
مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے پرناله کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس — परनाला
کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خودمختاری سے بادشاہ کی
نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل
راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے
تحت مین تہا۔

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین
رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ موکری سنگہ۔ اور پیم سنگہ — अमरसिंह श्यामसिंह जगदेव भोपालसिंह मोकरीसिंह पेमसिंह
کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی
کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی
چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے
گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت
کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ
حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چورا لیجاوے تو چاہے شاہراہ مین سونا رکہکر سوجا
کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی ادائے فرائض حکمرانی
کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانینت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

اور وہان ہی مرگیا ۔

بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج
لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ
نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑ کر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام
کٹ گیا ۔ اوسی زمانہ مین ظالم نے ہندوپر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے
مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے
اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے
نام کو بٹہ لگا کر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور تیرک
مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ یہہ جراج خلف سुजानसिंह चापोली
دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے
مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے
وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے
فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل
نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر
کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے
اسطرح وہ ساٹہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے
شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم
مقابلہ کی خبر پاکر باوجود بہادری راجپوتون کے پاس قلیل جمعیت کی ہمت مقابلہ
فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر پتا
کر لو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑ لینے پر قناعت کیا ہے اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی جب وہ نمانا تو ایک نے ہٹی کے
ڈلے اوٹھا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈھلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تہی صرف اثنا راستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گرد دو تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجان سنگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمۂ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کر ڈالا اور بجاے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری و ہمت سے مرمارکہ نیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران
ملکی و مالی کو بدستور بحال رکہا —
بہادر سنگہ اوسی قرب و جوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ واگذاشت ہوئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پھر ملک پر قابض ہو گیا مگر بادشاہی
فوج کو رکھہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ केसरीसिंह फतहसिंह
اور اودے سنگہ ہوئے उदयसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے केसरीसिंह
کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چھوٹے بھائی فتح سنگہ کو ساتھہ لیکر फतहसिंह
لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی
لشکر مین موجود تھا اور کھنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہو گیا تھا کیسری سنگہ
کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گھر مین نزاع
کرا دیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان
نے جب دیکھا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑ جاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت गौड़जी
تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ
حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسر سنگہ کے
پاس رہے قصبہ بھی اسطرح منقسم ہو گیا دونون بھائیون مین آمد رفت و گفت و
شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود باش اختیار کی اور جب وہ کھنڈیلہ مین कावटा
آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ
فتح سنگہ کو مارکر جس تعہد سے تنخواہون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہو گیا ہے
اوسکو فتح کرنا چاہیے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا
اور مروا ڈالا مگر مفسد دیوان کو بھی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ
تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہو کر مر گیا۔

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک وہان از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسہ کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
मारनोल بابت نارنول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کر دیا جاوے سید عبداللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رایسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے چترک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج بسرورئ ونا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
देवली بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سرنو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہو کر بہاگ گئے ہمدران حال کانسلی کا رئیس مارا
दान्ता گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دانتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت نا امیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
نچہوڑتا مگر پہر بہی رایسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہو کر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کرکے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات نہ دینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخر کار اوسکے
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

محکم سنگہ کا گوشت ونہون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچہہ کارآمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سردارون نے کہنڈیلہ کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین بعض
بڑی قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ
देवनाथ اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پہ حملہ کیا اور دیوناتہہ اور تین سو
چترکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو آول مین چہوڑ کر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلا اوسکو دیدیا۔

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے
منوہرپور والکو سزا دینا چاہا دہا بہائی جو مشیر افسر فوج ہوکر آیا تہا پہر ستعین ہوا
مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہرپور کا محاصرہ ہوگیا
खेजड़ोली اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیجڑولی کے
دوٹہاکر این اولاد نوکرن کو جنکی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہرپور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہرپور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہرپور
کی قابیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور مخوظ رہ کر کانسلی معرض زوال مین آئی
آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت
خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے
اقرار ادا سے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کر کے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔
اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاواتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع
ہوئی اتفاقاً اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پروہتون کو طلب کر کے
کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہو کر پوچہا تہا کر کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۱۱۱ھ مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بہ تحت
کरौली
भदावर
श्योपुर
पून
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہداور۔ شیوپور وغیرہ
کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت
غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور عین اوسوقت مین
चूरामन
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چورامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور چہورامن کو شکست
نہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازیدخان کو لیجاکر
اودے سنگہ کے قلعہ اودسے گڈہ کو گہیر لیا اودسے سنگہ نے ایک مہینے
مقابلہ کیا مگر آخرکار ترو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ नर
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گذاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سرداروں کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرارنامہ لکھدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد بغیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار رنگیلا
یادکرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے پیشتر ہوئی تہی بہر بحال کردی یعنی تین
حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصے دہیر سنگہ خلف सवाई सिंह
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بہ امداد
باغی لاڈہنانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جےپور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہر نرو کو چلاگیا اور
تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک نہ زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ बिंद्रावन शम्भूसिंह

पिपरोली پیرولی مین رہا منسد نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی
ایسی خیرخواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہوسنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
इंद्रसिंह منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور اندرسنگہ نبیرہ
देवसिंह دیوسنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چند مہینے
परसोली تک اندرسنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر بخیر منترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلا وطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ و ملعون
ब्रह्महत्या کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوستون اور
نے بہی اوسکو خارج از برادری کر دیا مادہوسنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کر لی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندرسنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جے پور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر جاتی تہی

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار
روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جے پور حاصل کیا مگر دونون سردارن
مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی

بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری
کرتا تہا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن
اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے کोचरी
اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا
کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع
اپنے بہتیجے بیرتہی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڈہ کا محاصرہ रानोली
چہوڑکر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر
کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثناء راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی
شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمد رفت
موقوف ہوئی بہرحال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر
سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور ناہر سنگہ چیرانہ والہ کہ चिराना
قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا
کہ باپ بیٹے چچا بہتیجے بہائی ایک دوسری کی خونریزی کرتا رہا آخرکار سپاہی دونون
تنگ ولاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔

اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی
شیخاواٹی مین آکر سرداروں سے مطالبۂ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڈہ नवलगढ़

खेनड़ी
बराऊ
साधानी

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سور جمل ٹہاکر بباؤ وغیرہ سرداران سادہاقی
کو جو روپیہ نذر سے سکے گرفتار کرکے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ
لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکاروں سے
وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران و عزیزان
کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ
نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو
اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکے
بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ
زیادہ عرصہ تک حکمران نہ رہا جس سال مین مسند نشین ہوا اوسی مین قلت
پیدا کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع
زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثنا راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیچر ولی کا راجپوت
تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہوگئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کرکے زجر
و توبیخ کی ہر چند اوس نے اپنی بیقصوری کا اظہار کیا مگر یقین پیدا نہوا
مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزا سے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو
قتل کر ڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سور جمل ٹہاکر دودیہ

सेवढ़ा

باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف
نا اتفاقی باہمی و تاکید و تنبیہہ و مطالبۂ زر افواج شاہی و راج آمیر کے مجمع
شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

مغلیہ صرف براے نام رہگئی تہی اور راج جے پور سواے اداے خراج و
اطاعت کے اون کی خود اختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہندو ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میٹرتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور بمراد حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب و روز کے کوچ و مقام مین اونکو
ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تہے —
جنگ میٹرتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بائی پر حملہ کیا باشندگان بाई
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بہاگ گئی
انہی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو
روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہووے گنگ پر ٹہر گئے اور ایک लोहेगांग
پنڈت کو راو اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر وہ جنہون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اونمین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکرسکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا دلیل سنگہ
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بھی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تہے اندر سنگہ بھی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جاکر ذلت اوٹھاؤن اور اپنے گہوڑون
کو چہوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آئے صرف دلیل سنگہ
چند زخم کہا کر جانبر ہوا —

پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتھہ بمقام
सिकराय سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پہ تہا ٹھہرا اور صغیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے ساوہانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کرکے ادیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے جہونجہنون سنگہانہ اور کہیتڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نرسنگہ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر وکہیون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دیکر صلح کرلی مگر نرسنگہ داس نے
सीकर اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ سیکر والے
[illegible] लोहागीर کہ راو ترمل کا نسلی والدکی اولاد مین تہا کہود و لوہاگر وغیرہ پچیس محالات کو چہین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے اہر

रेवासा موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تھا مگر اوسکے انتقال سے
शाहपुरा ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تھی اسواسطے لچھمن سنگھ خلف ٹھاکر شاہپورہ
کو متبنی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے
हलदिया ضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تھی اوسیطرح نندرام ہلدیہ برادر
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بارو چھیدہ لوگ اپنی
اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تھین راج کی
बिलारा فوج مین شامل ہوئے علاوہ خود رئیس کھنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بلارہ
तिसमल و دیگر سرداران خاندان تسرمل ہی شریک ہوئے بلکہ سادہانی بھی جنہون نے
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تھی روز افزون ریاست
سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگھ
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تھا اوسکے نتایج سے غافل تھا اور جو ملک حاصل
کیا تھا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
चूंडावत تھی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تھی کہ اب کارآمد ہوئی ایک چونڈاوت
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابھائی ملکر ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتھ سے خراب نہ کرائیے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجھکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہو جاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کرلو تاکہ میری نسبت گمان سازش

ہوئی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے مالا مال تہا
بلدیہ کی صلاح پر بہ آسانی عمل ہوگیا اوسکے پہونچنے سے پیشتر سیکرمین دس ہزار
آدمی موجود ہوگئے براے تمام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر بارود و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر دربار کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کرلیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دولاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کرلی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلہ سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجہکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ بلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندر سنگہ والی سامود
سردار نامدار تہا و تان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی بانہہ
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے نام
پٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کراسکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخرکار راول نے اوسکو امن سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

इन्द्रसिंह
सामोद
बांह

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی آفت لاتا اسواسطے ساٹھہ آدمی ساتھہ دیکر اوسکو سر شام نول گڈہ پہونچا دیا اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے سرداران چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھہ لونگا۔

چوہون اور سامود ناتہا دونون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر ناتہاوتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہجد بیٹے پر اندرسنگہ پر عتاب ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی کی نظر سے اندرسنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتھہ نوکری پر تہا حکمنامہ ضبطی سامود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ کو سر پر رکھا اور سامود جاکر مع اپنے قبایل اور مال واسباب کے مارواڑ کو چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندرسنگہ نے جب دیکہا پीپلया کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھوا ہون کی زمین مین مرے وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس لئے اپنے سوآم دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے स्वाम धर्म ناواجب حکم کی تعمیل نکرسکے بہ سر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔

اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

युद्ध सनोली

ودخل کرکے ریواسہ پرچڑہا اوسکو فتح کرکے باامداد ہلدیہ گوبندگڈہ کا محاصرہ کیا وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فروکش تہا کہ رانولی کے سرآ نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پر تہا اپنے کامدار کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ڈگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔

وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعیت رکہکر اشارہ کردیا کہ گوبندگڈہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سوجل و باگہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے اور ہلدیہ کی فوج سے براے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض و متصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب و کنوؤن کا بندوبست کرکے اونکا پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارے گئے جب دغاباز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈالکر لڑائی ہوقوف کرائی اسی اثناء مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔

رایسلوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جے پور کی مداخلت زیادہ ہوتی گئی اور سادہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجہہ رکہا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچہہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی و نو اگدہ اون سے چہین گئے اور پرتاب سنگہ کے تابعین کیواسطے رانولی थोई
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نااتفاقی کو
رفع کرکے اودسے پورہ مین پنچایت کی اوسمین اکثر رایسلوت بہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف و خلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اتبک नोनडाब
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودسے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت و خون ہوچکا تہا شریک نہوے۔

چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑا رام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ بالدیو کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قید
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑا رام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تھی اس موقع پہ اونہون نے بہت مفید شرطین منظور کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔

थोई गुहाला شرط اول یہہ تھی کہ قصبات تہوئی وگوہالہ وغیرہ جو ہلدیہ سے ضبط کیئے تھے فوراً واگذاشت کردیئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تھا اور دارالحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بہیجی جاوے گی۔

چوتھے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجاے اوسکے روڑا رام متعین ہوا اور کچھہ نتیجہ نہ نکلا مجبور اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تھی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کرلیا۔
اسی اثنار مین نرسنگ داس سے بقایا زر خراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً جیپور
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا اور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڑہ مین بیٹہکر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر ناواجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج بحکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار سنوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب اداے خراج کا اقرار کر دیا اور
وقت اداے مقررہ کے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عندالطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہورہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہا رہے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کرکے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چہوٹے سردار باقرار اداے خراج و عدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض رہے

دیناराम یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۸ء کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر تہا بفور استماع خبر فتح آسارام کے وہ بہی اوسطرف روانہ ہوا اور راو دہپور مین اوسکے شامل ہوکر دونون ساہانیون نے خراج وصول کرنیکی غرض سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس جاری کی ساہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زرخراج کہ دس ہزار روپیہ سردست ہوجود ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکریگا تو بہتر ہوگا یہہ امر سب نے منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیرخواہی راج کے بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور سلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو آدمی کہیڑی کے اوسکے شامل ہوگئے اونہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے پیدل

जार्ज टामस جمع کرکے جارج ٹامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے ٹامس صاحب اور اونکی قواعد دان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لا سکی جسنے تو پہیر کر

بہاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی کرنیکیواسطے سردار چومون نے غول بنایا اور راو سے لیکر خود تاسن صاحب کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چومون جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگار وت مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے کر تاسن صاحب اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجھکر اونکو اس باب مین لکہا اور مہاراو راجہ رام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رایسلوتون کی جمعیت کیثر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینیکا اقرار کیا سپہ سالار باگہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معتبر سمجھتے تھے منتظم کہنڈیلہ سابق بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور سمجھکر جمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت سپہ سالار راج افسر فوج شیخاوالی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا۔

جس وقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلہدی وال خلاف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہ فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہ سنگہ نے हनवंतसिंह सलहदीवाल

بمقام رانولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہو رہے تہے اوسکے شامل ہوئے گرمی شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی ہمتن لڑائی مین مصروف تہے حملہ آورون کو سامان رسد خاطرخواہ پہونچتا تہا اور کسیکو کچہہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس بخطر جاتی تہین اور جسوقت کہ زینہ لگایا گیا سبار کباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سبے چادر پہری اور دروازہ کہلا مگر قاتل گرفتار نہوسکا مفرور ہو گیا ۔

मानजीदास جے پور مین دینارام کی جا پر مانجی داس مصاحب ہوا اور دردڑا رام باوصف شکست اور ذلت کے شیخاوائی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک اور شخص کے جے پور کے ماپہ و راہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکون سے بہت

मापा राहदारी فایدہ اوٹہا کر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی منضبطہ کا ٹہیکہ لیا اول سال مین منافع ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمعیت تہی اوس کی مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کردیا اور جس نے عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بحدیکہ بعض سردارون کے قلعات مین دخل کر لیا اس تشدد و زیادتی سے راپسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی اثنا مین محبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہونیکا پیغام آیا کہ اسپر وسے علانیہ باغی ہو گئے اور یکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کر کے باوجود مقابلہ سات ہزار داؤد پنتہیون کے بہرو ہت کو نکال دیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد از ان

علاقہ جے پور مین جاکر تاخت وتاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رانولی وغیرہ کے چند سردارون نے صلح
کرلی مگر چہوٹے سردارون نے یہان سے مفرور ہوکر ملک مارواڑ وبیکانیر مین
پناہ لی سنگرام سنگہ سنوجاوت کا کہ پرتاب سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ وسورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
ودستگیری راج کے بسراوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جے پور کے دروازہ تک شورش وفساد برپا کیا ـ
سنگرام سنگہ نے سرگروہ بارہ دہیہ یعنی باغیان ہوکر ڈہونڈار کو تباہ وویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ ملا قتل کرڈالا جے پور
سے چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جے پور کی فصیلون کے
نیچے سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سو سوار
ہوگئے اور کل رعایا اونکی ظلم وتعدی سے نالان ودادخواہ ہوئی اسپر راج نے شیام سنگہ
ساد ہانی سردار لباؤ کی معرفت بچن دیکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جے پور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سب نے
اپنے گہوڑے اونٹ وہتیار وغیرہ مال مفروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کرلینا چاہئے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہوکر اوسکو بہی مطلع کردیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ توراوالی مین پہونچ گیا اور تورا ورلاؤ سنہانیون مین سے اوس نے

ہزار آدمی جمع کر لیے ہین اوسنے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کر کے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوسنے
محاصرہ کیا تہا کہ عند المقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی ہین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا झुंझार
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخرکار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوا س
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی —

شیخاواٹی ہین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا رہین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا یعنی ہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور دختر راجستان
دختر رئیس اودے پور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص سادہانی سرداروںکی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کر کے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا جاوے اوس زمانہ ہین
جے پور کا مصاحب راے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔

وزیر مذکور نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودے پور کے گہاٹہ ہین کہیتڑ جمع खेड़
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تاوقتیکہ خراج معینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
ہین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہو کر اپنے مالک کے

ساتھ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک بیٹیہ یعنی خوراک (पेदास)
روزمرہ جبتک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرارداد کے بعد شیام سنگھ چانپاوت چांपावत
سردار پوہکرن کا بھتیجا اور کرپا رام ملک کھیتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگھ کو पोह्मकरन
لشکر مین لائے اثنا راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگھ مرحوم و आनन्दीकँवर
بیوہ راجہ بھیم سنگھ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگھ کو ملی اوس نے دہونکل سنگھ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تھی پہونچے۔

فوج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کھنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر खाटू
و دیگر مددگارون کا انتظار تھا کہ شیخاوتون نے راجگان کھنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تھا چندروز مین دونو
سردار بعزت و تکریم سے اونکے سپرد کئے گئے کہ اونھون نے شیخاوتون کی درمیان
کہ رایسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ بار و ٹھیہ بھی زرد جھنڈہ रायसलोत
کے گرد سب جمع تھے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ साधानी भोजानी
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکھے جاوینگے یہان اسیقدر लाडखानी
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راؤ نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہونٹہ
آبھی سنگھ خلف نرسنگداس اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کھنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہ نہین چاہتا تھا کہ کھنڈیلہ

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاورسنگہ والی الور کے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ बापूसेंधया
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور سوہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے बोरसा
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کرڈالا قلعہ پر قبضہ کرلیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا ایسلوتون کا نقارہ سنکے
ہی لاڈخانی اور مینہ اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہوگئے اور چند ہفتوں مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہوگئے کہنڈیلہ
اور گرد نواح کے قصبے خالی ہوگئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہو کر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کرلیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اوس
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو سفر در کردیا اور اگر اوسوقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ رہجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیس ۳۰
سلح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی سکے ازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ٹانکہ کا हांका

پانی خرچ کیواسطے تہا اور اسوجہ سے وہ قلعہ خالی کرنیوالا تہا کہ اس اثنا مین بلاج سلنہ اوسکو پانچ قصبات دینے کا اقرار کیا اوس نے منظور کرلیا اور لڑائی ختم ہوئی۔

جےپور کی وزارت مین اور انقلاب پیدا ہوا خوشحالی رام بعمر چوراسی سال جیلخانہ سے رہا ہوا اور پہر بھی ایک دفعہ عہدہ انتظام ریاست پر مقرر ہوا وہ راجہ پرتاپ سنگہ کے عہد مین قید ہوا تہا اور وقت انتقال راجہ نے دو وصیتین کی تہین اول یہہ کہ اول تو بوہرہ کو رہا نہ کیا جاوے اور خدانخواستہ کوئی آیندہ کا راجہ اوسکو رہا کرے تو لازم ہے کہ با اختیار مطلق منتظم ریاست مقرر کیا جاوے دوسرے یہہ کہ فوجداری کا عہدہ بہوسنگہ گوگاوت کے خاندان مین رہے کہ مثل مارواڑ کے بیٹہتون کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہے۔

اوسکے مقرر ہونے کے ہی سرداران شیخاوالی کے وکیل اوسکے پاس آئے اور درخواست کی کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی موروثی زمین پر قابض ہوجاوین بمقتضاء طبیعت و مصلحت وقت بوہرہ ٹہاکرون سے ہمیشہ راہ و رسم رکہتا تہا اوس نے اون کے حق مین اپنے آقا سے سفارش کی کہ بہائی بیٹون کی خیرخواہی سے راج کی مضبوطی ہے باوصف سرکش و عدول حکم ہونے کے بہی وہی جب ریاست پر آفت آتی ہے امداد کرتے ہین مثلاً جب مارواڑ پر فوجکشی کی ضرورت ہوئی تو دس ہزار شیخاوت شریک حال ہوئے تہے اور سیٹہون کی مداخلت صرف جب ہوئی ہے کہ ان لوگون مین باہم اتفاق پیدا ہوا ہے غرض اس سفارش پر بوہرہ کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجہے کرے اوس نے کل رایسلوتون کے ذمہ بہہ ہزار

روپیہ سالانہ خراج مقرر کرکے اور چالیس ہزار روپیہ نذرانہ لیکر راجگان کہنڈیلا
اور ماتحت سرداروں کو پٹہ جات کر دئیے مگر ریاستون مین اتنے لوگ با اختیار
ہوتے ہین کہ یہہ ضرور نہین ہے کہ حکم ہوتے ہی خواہ مخواہ اوسکی تعمیل ہو باوجودیکہ
رئیس اور مصاحب دونون کا حکم ہو گیا تہا ناگون نے جو قلعہ کہنڈیلہ مین متعین تہے
کچہہ تعمیل نکی ہنونت سنگ نے لوہرہ کیطرف سے اشتباہ بدعہدی کرکے راجگان کہنڈیلہ
کو بزور اسلاح لینے کی صلاح دی اور خود اوسکا مہتمم ہوا اون کے پاس پانچسو
آدمی تہے اونمین سے ہنونت سنگ نے بیس آدمی منتخب کئے اور اونکو لیکر بہ
تبدیل لباس اوس گڑہ مین چلا گیا اوسکے پیچہے سے بیس آدمی اور داخل
ہو گئے اور باقیماندہ قلعہ سے باہر لگے رہے بہہ سب بندوبست ہو گیا تب ہنونت سنگ
نے اپنا اظہار کیا اور کہنڈیلہ کا پٹہ جدید دکہلایا ناگون نے اوسکی تعمیل مین پیش قدمی
کیا تو وہ شمشیر برہنہ کرکے لڑائی پر مستعد ہوا تب مجبور ناگون نے قلعہ خالی کر دیا
اور ابھی سنگ و پرتاب سنگ اپنے ویران مکانات مین مسکن گزین ہوئے بسبب
وناتجربہ کاری کے سبب سے اونہون نے اپنے رشتہ دار کی نصیحت قبول کی
اور اوسکی مہربانی سے ملک موروثی پر قائم ہوئے اور قدیم نزاع جو اونکے
محل بہر بہر پر لکہی ہوئی تہی ظاہرا رفع ہو گئی -
اون کی دخل یابی سے تہوڑے دنون بعد شیخاوتون کی فوج میر خان غارتگر کے
मोमाराम مقابلہ کیواسطے طلب ہوئی اوسکے سپہ سالار محمد شاہ خان بہر قلعہ بہوم گڑہ قریب
ٹونک مین جے پور کی کل فوج نے بہ تحت راو چاند سنگہ دونی والہ کے حملہ کیا تہا
فتح ہونے والی تہی کہ اسی اثنا مین ایک واردات ہو گئی کہ اگرچہ اصل مین خفیف

تھی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس بیڈھنگی فوج مین سے کہ تحت امیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تھی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوکاوت راجپوت رہتا تھا اوسکا بھی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاند سنگہ کے پاس گیا اوسکا ہمقوم تھا مستغیث ہوا چاند سنگہ نے
اوسکے ساتھ سلیح پوش کر دئے کہ اوسکا مال واپس کرا دین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاند سنگہ نے بھی اور آدمی بھیجے راجگان
کھنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راو راجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاند سنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوکاوتون کے بلکہ بحیثیت سپہ سالاری جے پور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بھیجا یا اسطرح اسباب کی چند گھڑیون مین جے پور
کی کل فوج جمع ہوکر آپس مین خونریزی پہ مستعد ہو گئی تلوارین میان سے باہر
ہو گئی تھین کہ ایک کھنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کردی کہ اول
گاڑیان سرداران کھنڈیلہ کے ڈیرہ پہ جا دین اور وے اونکو اپنی خوشی سے
سپہ سالار فوج کے پاس بھیجدین شیخاوتون نے منظور کر لیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاند سنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپہ سالار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوکاوتون
کی سرداری کیوجہ سے ہتک ہو گئی —

لچھمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہ غرض تھی کہ اگر یہہ
لوگ مارے جاوین تو مجھکو حاکم کھنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بھوم گڈہ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جے پور کے راستے سے پھیر کر جاتے تھے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

اور وہان سب تکلیف تہ کرکے سیسوہ پر حملہ آور ہوا اور ٹہہانون کو جنسے ابہی सीसोद
لڑرہا تہا بعد صلح ومصالحت دو لاکہہ روپیہ دینا کرکے اون سے وہ دستہ
فوج بہ تحت منو و مہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چند روز پیشتر ہی
ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت وحفاظت جاگیر
مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بہی بے ایمان ہوگیا۔

بہادر ہنونت سنگہ جس نے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ
ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے
خرچ کرنا شروع کیا اور ریواسہ وغیرہ کے چند سردار اوسکی طرف ہوگئے تین ہفتہ
تک عنقریب بمسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہوکر باہر نکل آیا
اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا
اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے
صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال وصرف بطمع زیادتی کرنے کو بہت برا سمجہا
اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب
حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے
خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے
شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تہے کہ رشوت لینے پر رضامند ہوئے
اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میر خان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہوگئے
دربار نے بسبب فنا و ہجوم گڑہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت
سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وسے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی نہایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچہے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کرو یا مر جاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لیئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہوگئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اونکے ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتھ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گھر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسا او کی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہوگیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو بیئے لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہوکر اونہون نے قلعہ خالی کردیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسین رائیسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و ماتحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاپ سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۱۴ع مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاپ سنگہ
جہونجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک سادہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی سنہ ۱۸۱۷ع مین
مسٹر شیوناراین مصاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میر خان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور سادہانیون
سے وصول کرکے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میر خان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا۔
بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوا پیشگی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسندنشینی
حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور سادہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رائیسل کا حق موروثی تلف ہوگیا۔
لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگہ کا بہت نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایکبار برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹہیکہ لیا تہا اور بسبب تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیو نراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بہی مایوس کر دیا اور فریب و دغا بازی سے خود امیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگہ زبردست آدمی تہا اوس سے ہر موقع پر صلاح لیجاتی تہی اوسکو یہہ امر ناگوار تہا اسواسطے اسکے بہی پست کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہو جاوے اس غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساد ہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہو گئے کہنڈیلہ کا محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگہ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان جیپور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن بہیجدی پروہت پرچہ نویس تہا اسطرح لچھمن سنگہ کی حسن تدبیری سے لاچار ہو کر برہمن نے محاصرہ چہوڑ دیا اور جیپور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹہا کر اوسکو قید کرنے کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار ساموود کی جایداد ضبط ہوئی ساد ہانیون نے باغی سرداران کہیٹری و بساؤ پروہت کے چلے جانے پر بہی حملہ کیا اور ابہی سنگہ نے جسکو ایک دفعہ پہر بہی اوسکے زاد بوم دکہلانے کیواسطے

لیگئے تہے پہر شکست کہائی۔

اب لچھمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے اول رائیسل کے سات بیٹے تہے اونمین سے چہوتہا ترمل جنکو راو کا خطاب ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرینگہ

बिसारा

نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانوہین فتح کیا اور بعد ازان پچپس گانو ریواسہ کے حاصل کیئے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دار الریاست بنایا اوسکے بیٹے چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے بلکہ دی ٹہاکر شاہپورہ سے لچھمن سنگہ کو بیتی لیا لچھمن سنگہ مسند نشین ہوا تب ہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تا بجیکہ

बिलारा
बिनोठ
कांसली

شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ وبہوٹہ وکانسلی کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہوکر اپنے اصلی خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت مین رہنا گوارا نکرکے جے پور کو چلا گیا لچھمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آباد ان دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی غرض سے اوس نے لچھمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام نہاد علی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین توپخانہ تہا اور ہزار سے زیادہ سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

کے ذریعہ سے اور باتفاق راج جے پور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جے پور کے درمیان عہدنامہ ہو کر جنگ وجدل و ملک گیری کا انسداد نہو جاتا تو
لچھمن سنگہ کل شیخاواٹی کا مالک ہو جاتا —

بعد اختتام حالات کہنڈیلہ کے شیخاوتون کے دوسکر فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رایسل کے خلف سوم بہوجراج کی اولاد مین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا اودے پور اوسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسو جہہ سے اونکا دارالحکومت
اودے پور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہو گیا -

بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودے پور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے جगराम
تہے اونمین سے بڑا ساد ہو دسہرہ پہر اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اس زمانہ साधू
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور یا تحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہو گیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتیں
ہین شاید دونون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جسمین چوراسی
گانو ہین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پر بخوبی متسلط ہو گیا اوس نے نواب کو بود و باش کیواسطے علیحدہ گانو بتلا دیا
اور اوسکی پنشن مقرر کر دی اور قایم خانیون کو بیشتر سے ایسا برباد کر دیا تہا

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہونجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری साधू
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانہ بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جہونجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہونجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دئے
اور حسب شرایط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور لاولد
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چہبیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ सिंघाना
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور تور راجپوتون سے کہیتڑی सुलताना खेतड़ी
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا ملک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کر دیا - زور آور سنگہ - کشن سنگہ - نول سنگہ -
کیسری سنگہ - پہاڑ سنگہ - علاوہ معمولی حصہ کے زور آور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتہی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری
بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم
یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری آوراٹ پہیر پر ہمیشہ
فایق سمجھا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ
گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجھا
جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے ۔
ابہی سنگہ والی کہیتڑی ۔ شیام سنگہ بساو ۔ گیان سنگہ نولگڑہ ۔ شیر سنگہ سلطانہ ۔
علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ و جہونجہنون و سورج گڑہ सूरजगढ़
معروف اوربجہ چہوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو मोरीचा
پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور اور
دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ
نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکروالہ نے
کہنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث
کردیا تہا مگر کہیتڑی والہ نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت
نکی بلکہ پانچومین سے چہوٹی شاخ کو بہی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ
کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پر تشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین
حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم و بے ایمانی کرسکتے ہین اوسکا لکہنا
ضرور ہے ۔
پہاڑ سنگہ کے صرف ایک لڑکا بہوپال سنگہ تہا کہ بمقام لوہارو ایک لڑائی مین مارا گیا पहाडसिंह

लुहारू भूपालसिंह

वाघसिंह اوس نے اپنے بہتیجے باگہہ سنگہ والی کہیتڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا پہاڑ سنگہ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیئے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیتڑی مین شامل کیا مگر بہادر سکو
हत्यारा ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم و ہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیتڑی سے باہر نہ نکلا۔
علاوہ رائیسلوت و ساد ہانیون کے شیخاوتون مین لاڈ خانی اور تاج خانی و شاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈ خان نے اپنی
[illegible]रामगढ़ جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد بار و اڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگرچہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
लोहसल سوائے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ
وبیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
पिंडारा دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ و قزاقون کے اونکے
نام سے خلایق ترسان و لرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہید ستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

راج جے پور سنے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاواٹی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی اور امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہو جانے پر زیادہ ہو گی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

۱ لچہمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ — [illegible] لکہہ	۲ ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک — [illegible] لکہہ
۳ شیام سنگہ بساؤ والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا — [illegible]	۴ گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڑہ (मंडावा नवलगढ़) — [illegible]
۵ لچہمن سنگہ ہنٹسر والہ یکہری نول سنگہ — [illegible]	۶ تاپین و دیہات مقبوضہ ۲۷ نمبر ہ بانڈور آور سنگہ (ताई) — [illegible] لکہہ
۷ اودے پور والی — [illegible] لکہہ	۸ سنو ہر پور — [illegible]
۹ لاڈ خانی — [illegible] لکہہ	۱۰ ہر رام جس کی — [illegible]

۱۲	۱۱
جاگیرات خفیفہ ۵ر لکھہ	گردہر پوٹہ للعہ ۳

خراج مقررہ راج جیپور
ے لکھہ صہ ۳

کانسلی	ادوے پور وہاٹی	فتح پور	کہنڈیلہ	سادانی
للعہ ۳	ے ۳	للعہ ۳	۔ ۳	۵ر لکھہ

बबाई

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جے پور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستون
کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضہ سرکار
انگریزی اس راج سے بہت قریب ہین اور ہر ایک کو جے پور کی کثرت فوج کا مبالغہ
سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہان کے فرمانروا
نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہین ان متفق موجبات سے
سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی مین زیادہ
کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام
مین جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کے مقتضا
مصلحت نہ تھی سبب اسکا یہی تھا کہ اوس ابتدائی زمانہ مین اونکو راجپوتون کی ریاست
کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تھا روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی
برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تھے یا
پہونچنے والے تھے ان ابتدائی تجربون مین سرکار انگریزی اور راج جے پور
کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سر ڈیوڈ آکٹرلونی سर डेविड अक्टर लोनी
صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سرجان لو صاحب و سر جارج کلارک صاحب کی लार्ड मेटकाफ
اختیار مین رہا ہے کہ اونکی پچھلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لائق ہے انہین सर जान लो सर जार्ज क्लार्क
لوگون کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیرونکا ناکامیاب ہونا زیادہ صراحت
و رسوائی سے ظہور مین نہ آسکا نتایج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہون نے

اپنی ذو فنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو نوعدیگر پر روئے کار
آتین ظہور پذیر ہونے سے باز رکہا۔

लार्डलेक راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک
صاحب نے عہدنامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور
نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل و خونریزی
शरणा کرکے جے پور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرا دیا از انجا کہ استحقاق سزا یعنی مظلوم
و مجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متروک
سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جے پور کی بہت بدنامی ہوئی
सरजानमालकम تا بحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جے پور و بوندی کے سرجان
مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی
کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے
خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس
پناہ لی تہی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام
پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل
کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کر دیا ہے یہ بیہودہ بکنا نہ چاہیئے
اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل
ہے کہ ریاست جے پور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے
سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اور
زمانہ کے مدبرون نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ع مین
بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا — लार्डकोर्न
قرین مصلحت معلوم ہوا عہدنامہ فسخ ہوکر جے پور کو بے مدد چھوڑ اگیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب بلکر سے بدل و جان
مقابلہ کرکے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنے — सरजार्जबारलो
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکھا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ع مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال — नेपाल
پنڈارون کے پیش نظر ہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔

اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ع مین مارکویس آف ہسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ — मारक्वेसआफ हास्टिंगस
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتہہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

کچھ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہوئے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیرخان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین شریک
نہو اوس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جے پور کے
تحت کی چھوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کا اس سے راج جے پور
بہت نقصان پہنچانا شروع ہوا ان متفرق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲ - اپریل ۱۸۱۸ء کو درمیان سرچارلس مٹکاف صاحب اور ٹہاکر
راول بیری سال کے جو بیچ ملون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا -
اس عہدنامہ کی شرایط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجھے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چھٹے برس مین بہ تدریج آٹھ لاکھ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکھ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چھٹا حصہ علاوہ آٹھ لاکھ کے بطور داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واتحاد اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جے پور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا -
وقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسواسطے
بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۴۳ع اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان
نے کہ لئیق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا
کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ مخروج
نرورکو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے برور آٹھہ سو برس
مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر
کے با اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران
راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثنا ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ ہنگام قحط
راجپوتون مین اول تو ہنین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین
شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب
بہیجے اور ٹہاکر جہلا کے جو بجز کامہ کے مخروج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب
ترین وارث تہا شامل ہوگئے۔
مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے نگرانی
واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو باسانی
ملا لیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ
مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ نے مبارکبادی
کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسند نشین ہوا۔
مگر حسب خواہش ایک ناظر کے بہ جبر یہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص
راٹہور جی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

भटयानी

آیندہ ازحد ناراض ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور متوسلان ناظر کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر باشندگان شہر نے بھی سرکشی اختیار کی۔ اسوقت مین رانیون مین سے مہاراجہ جگت سنگہ مرحوم کی رانی بہٹیانی جی نے ظاہر کیا کہ مجھکو آٹھہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیرین فسخ ہوگیین اور باہمی نزاع و فساد رفع ہوگیا اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندگان جے پور کو جو خوف تہا کہ رفع فساد کے حیلہ سے سرکار انگریزی مداخلت کرکے ملک ضبط کریگی وہ بھی جاتا رہا مگر اکثر لوگ اب بھی ناظر کے شریک رہے اور اکثر نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک اعلان نہوا تہا رانی بہٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بہ سرورئ راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل مین جمع ہوئے اور یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیان اور ٹہکرانیان حاملہ رانی کو دیکھکر حمل کی تصدیق کرین اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ کل عورتون نے دیکہہ کر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے اقرارنامہ پر دستخط کیئے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجھین گے۔ ۲۵ اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب منتظر تہے جنم لیا اور موہن سنگہ باوصف سازش و فریب ناظر متروک ہوکر تہوڑے دنون بعد مرگیا راول نے بااتفاق ٹہاکر بہادر سنگہ والی جہلار و کشن سنگہ والی چومون صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکہا کہ بہٹیانی جی کے لڑکے کو بطور وارث تخت کہہوایہ اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگہ صاحب کے سرکار

انگریزی سے منظور کیا جاوے سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور
کیا اور بڑے سرداروں اور رانیوں کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوئی
ہے کل ملک میں امن ہوگیا —

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرا ریاست
سے چھین لیئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا
قدیم سے ہے اوسپر قایم کیئے جاوین چنانچہ بوساطت سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب
ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکہی گئین اونکے
ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار
کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے —

عرضی

بخط ہندی و دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بہ خدمت بائی بٹیانی جی صاحبہ مورخہ
۱۲ - مئی سنہ ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس راے جو الانا تہہ اور
دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے نامہ جات
کو واضح ہو کہ جیتک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین
ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی
نوکری راج مین کرتے رہین گے —

دستخط

راول بیری سال - باگہ سنگہ چتر بہوج ٹہاکر کشن سنگہ - بہادر سنگہ راجاوت

قایم سنگہ پلہد روت ۔ لچھمن سنگہ جہو نجہنون والہ ۔ اودے سنگہ کہنگاروت ۔
راجا بہی سنگہ کہیڑی والہ ۔ راو چتر بہوج ۔ مان سنگہ کہنگاروت ۔ سرو سنگہ بنیرہ
بخشی سری نارائن ۔ بہارتہ سنگہ چانپاوت ۔ امان سنگہ چپاوت ۔ سلہ سنگہ
چپاوت ۔ سار دول سنگہ نروکہ ۔ کرپا رام وقایع نویس لچھمن سنگہ ۔ کرپا رام
جیت رام ساہ ۔ منگل سنگہ کہو سیانی بانس کہوہ ۔ سوائی سنگہ کاپاوت ۔
رائے جوالا ناتہہ ۔ دیوان امر چند ۔ رائے امر چند پلی وال ۔ منشی منا لال ۔
بالم سنگہ راناوت ۔ رام لال دہا بہائی ۔ آڑہت رام مدکی ۔ راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بجدمت بائی بہیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ ۔ مئی ۱۸۱۹ء سب متصدیان کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جبتک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین لینگے فصل بفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ و علانیہ نزاع نکرین گے ۔

دستخط

رائے جوالا ناتہہ ۔ منشی دیا چند ۔ دیوان امر چند ۔ شیو جی لال ۔ کہپا رام ۔

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارائن - راے امرت رام -
روپ چند داروغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چتربہوج -
دیوان نوندہ رام - سنگی منالال - گہاسی رام - اڑہیت رام - بخشی سری نارائن
سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیو رام داروغہ
منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جیپور
کا اہتمام سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک
جے پور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے
جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے پیشتر رانی راٹہورجی | राठोड़जी
پٹرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے تو حسب رواج | पटरानी
ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض
ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ نا تہا وت کوٹہری کا
دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی ہوردوئی | पटेल
منشیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور
دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب
مقرر کیا براے نام وزیراعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچہہ نہ تہا اور اپنے
عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی مزاحمت
کرتا تہا آخر ۱۸۲۰ء مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا
فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش
و ابتری ہوگئی -

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہرچند ہمکو خواہش مداخلت معاملات
راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن و عافیت رکھنے اور خطرہ عظیم کا انسداد
کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکھنے اور حالات واقعی
کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے
چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر
جے پور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکھنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص سुपुर्दे
کے پُرمضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخرکار ریاست
کو تباہ کر دیا اوسکا بھی کچھہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہا رام تہا کہ
گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ
آدمی تہا اور سابقًا فوجی رام متوفی کا نایب تہا اوسکے اور گناہون مین سے
ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا راجی صاحبہ
بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور اون پر
کمال مہربانی تہی جہوتہا رام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی
سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور
کمینگی مین پس و پیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے
روپا بدّارن خصوصًا نہایت شریر تہی — रूपावहारन
کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ راجی صاحبہ اونکی تقرر سے ازحد راضی
ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہی شہر مین صاحب کے دروازہ
پر پہرہ مقرر کر دیا تا کہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

اون کی تدبیرون مین سد راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان
جو تہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تہی تحقیق نہ تہا کہ ایک
کا صحیح منشا دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم
نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اونکو راجی بہٹیانی جی
صاحبہ کر سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام
حضر جو تہارام پر رکہا تہا راول کو جو بڑے نام صاحب راج تہا بد نظمی کی
شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی
دونون فریق یکسان بد دیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر اون
کو ملی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب
الور و ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور رہوہن لال
ناظر کے تحت انتظام مین جو تینتیس ۳۳ لاکہہ روپیہ پیدا ہوتے تہے مگر راول کے انتظام
مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون
کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیا تہے اور دیگر
پرگنات کے پٹون مین بلاوجہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کبہی بندوبست
کے استقلال پر اعتبار نرہا۔
بدنصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ
پر چہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین
صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سالہ

بندوبست کرین اور شرائط مندرجہ چٹھیجات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہوجاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بہی قابلیت نہین رکہتا اور حسب
شرائط مندرجہ عہدنامہ ہفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہوسکتے ہین کہ اس مدت سے جو فوائد اونکو حاصل ہون اونکا بہی طرح
استعمال کیا جاوے —

اوسی مراسلہ مین اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۴ - جون ۱۸۱۸ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکہا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر بتواتر
بہت توجہہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ نے اور کپتان سٹورٹ
صاحب نے مراسلون مین بہت لیاقت سے مشرح لکہا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے ۔

الغرض بالکلیہ کمر بیچ اور مداخلت کے بہتر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر رفتہ رفتہ ظاہر ہوگئے ہین اوسوقت وہ حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تہا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تہی یہہ
خیال کرتے تہے کہ اول سال مین چالیس لاکہہ دوم مین پچاس لاکہہ اور سوم

مین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تھا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تھی —

کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تھا کہ جب تک جے پور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور راجی صاحبہ محافظ
ومنتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاوقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت واحکام جناب پولیٹکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیا
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے راجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم ونسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کارو
بار مین اصلاح کرین راجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتھہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح وصفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ع کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی ولیاقت و دیانتداری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب وکتاب وکاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دیئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہوتہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سر رشتہ مال کا افسر تہا اسمین بہت
اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی۔

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہوتہارام راول کا ماتحت ہوگیا
مگر راجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہوتہارام حاوی تہا اب بہی شک
رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر راجی صاحبہ مخالفانہ تدبیرات سرکار انگریزی کے
کہنے پر عمل کرین توجسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی راجی کو کیا تہا اوسیطرح
ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے۔ مگر
راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور
ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف
راجی صاحبہ کے بداصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی
ہوگا۔

بعدازان حال صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی
تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲ ستمبر ۱۸۲۱ء پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور
انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی
معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج
ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے راجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور
راول کے ساتہہ جہوتہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ راجی صاحبہ کے معتمد مشیرون یعنی
श्रीजी महंत جہوتہارام و ہر دو کنیزکان اور اونکے گرد سری جی مہنت اور چند دیگر

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جہو تہارام کے
ساتھہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۳۲ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کر کے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کر دیا اور بیگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تہا صلاح کارون مین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت و بکفالت
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جہو تہارام اور بیگہہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جہو تہارام سے
بلا اجازت ونکا استعفا لیا اور بیگہہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجہکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دب کر جہو تہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمد و رفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح و مشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو جاوے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کرنل لو صاحب کی خدمت مین ٹہاکر بیگہہ سنگہ کے قلعہ

लांबा وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی ۔

لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات خالصہ کہ اونہوں نے مرہٹوں کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لیئے تہے سترو کردیئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت سیگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت ہوئی تہی مگر اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ سیگہہ سنگہ راجی صاحبہ کے مزاج پر بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس سختی وتشدد کے عوض میں اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام
इगिद تعجب نہیں ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیر آباد سے انگریزی فوج کا برگڈ حملہ آور ہوا قلعہ والوں نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج میں سے بہت آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا ۔

بدوران حال راجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کاروں نے راول کی حویلی واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جس کسیکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی وہی وہاں جمع ہوتا گیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکروں کے دستخط سے راول کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحبہ کے فریق کی نسبت وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم مرقومہ ۱۰۔ مارچ ۱۸۲۳ء سے صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہوگئے ۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلا مداخلت
راجی صاحبہ اور صرف بہ تحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیر سن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور راجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم ونسق راج کا
مختار مطلق اور جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے راجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین —

مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجہکر راجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیگہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہوتہارام جاترا کو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہوگئے راجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطاے خلعت ممتاز کیا —

۲۳- اپریل ۱۸۳۴ع کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ریپیر رेपर
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے راجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنیکیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۳۴ع
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

ٹھاکر کشن سنگھ چوسون والا سرگروہ ناٹھا وتان ہین طلب کیا اور سری جی مہنت
کو بھی بلاکر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع چھبیس توپون کے سانگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ربیر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا برگیڈیر صاحب نصیرآباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب باجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بھیجا تھا کچھہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہوگئے شہر کی دوکانین بند ہوگئین اور تجارت موقوف ہوگئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آگیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹھاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔
یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تھے
کچھہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکھہ چکے تھے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے باجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ باجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتھہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تھا مگر اسکی
بھی کوئی وجہہ نہ تھی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہوکر ذلت
اوٹھاوے اب باجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا اوسمین بالکل

جہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے سیگہہ سنگہ ڈگی والہ سرپنج ہوا حکم چند
برادر جہوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رامچند کو اہتمام سرشتہ مال مفوض ہوا
لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سواے کسیطرح
فائدہ کی صورت نہین ہے —

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور
نہ اپنی رائے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے
بعد ملاحظہ کیفیت حال جےپور بذریعہ مراسلہ ۱۰- اپریل ۱۸۳۵ء حکم دیا کہ راول
کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا
وکیل صاحب پولٹکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو
اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی کچھ
ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولٹیکل
ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہوتہارام کی نسبت ماجی صاحب
کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین
جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہوسکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول منسوخ صاحب رزیڈنٹ
و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادۂ حکم
امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے
عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو
اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
و بد بر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہوگیا۔

ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف و خطر ہوکر اپنے حریص اور بد شر
राजवडास خواہشون کو جولانی دی اور اونکی باندی روپا کو راج پدارن کا خطاب
اور خلعت ملا گویا وہی نظم و نسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو بہت ہی محل کا کچھ ادب و لحاظ نکیا کمال فضول خرچی
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجرا کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھ لاکھ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تھا اور بعد ادا سے مصارف اوس نے
لاکھ روپیہ داخل خزانہ کیا تھا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
و غل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل بیت توپین لگا دین
ماجی صاحبہ کو جہوتہا رام کے بلانے کا کمال شوق تھا بلکہ ایک دفعہ طلب
کرلیا تھا اسپر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی رپورٹ مین
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہا رام
کے نہ آنے کی قید برخاست ہوجاوے تو مناسب ہے کیونکہ [illegible]

تواب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہوگا تو کسیقدر جوابدہ
توسمجہا جائیگا۔

کپتان لو صاحب نے جواب بجاے لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب بتاریخ ۱۲۔
نومبر ۱۸۲۵ء پولٹیکل ایجنٹ ہوئے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے
باہر آوین کرنل لو صاحب اور لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب دونون کو یہی خیال
گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آتے ہی بندوبست
راج ماجی صاحبہ کے ہاتہہ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان
لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ
مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت
کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل وارہ بدل چاہتے تہے
کہ خواہ کچہہ ہوجاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہیئے اسواسطے اونہون
نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست
کرانی چاہیئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بجز بجا آوری اور کچہہ نکرسکین گی مہاراجہ
پرتاب سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بے دخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ
کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے
اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام اور
کثرت راے ظاہر کرنیکے واسطے عمدہ و مستحسن طریقہ ہے اور اسی خیال سے
لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو نظایر مندرجہ
صدر مین کل فریقون کی راے بالاتفاق تہی اور سرداروں نے صرف عوام الناس

کے منشار کا اظہار کر دیا تہا وہ عمل مستثنی تہا اور جو کامیابی ہوئی واجبی تہی مگر
اس نزاع مین وہ صورت نہ تہی اکثر زبردست سردار خصوص شیخاواٹی کے ماجی
صاحبہ کیطرف تہے اور باوصف فضول خرچی وابتری کار وعدم اداے خراج
سرکار انگریزی ماجیصاحبہ کو براہ واجب مختار جائز سمجہتے تہے کپتان لوصاحب
نے اسوجہہ سے کہ کل صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نہ فقط اوسکے زبردست اور
سرگروہ فریق اعظم ہونے سے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت اور خوش چلنی سے قدر
کرتے تہے بہ اول کی صلاح پر عمل کیا ماجی صاحبہ کسی نہ کسی حیلہ سے سرداروں
کے اجتماع اور مہاراجہ صاحب کے باہر نکلنے مین التوا کرتی تہین حسب تحریر
سر چارلس مٹکاف صاحب کہ اکرٹ لونی صاحب کے بعد رزیڈنٹ ہوئے تہے -
سرداران راج دو فریق اندرونی اور بیرونی مین منقسم ہو رہے تہے بیرونی
سردار کوٹہی ایجنسی پر مقیم تہے اور اندرونی یعنی ماجی صاحبہ کے طرفدار شہر
مین رہتے تہے جے پور مین پہر صاحب ایجنٹ کی بہت ہنسی ہوئی اگرچہ بہت
تجربہ کار افسر تہے مگر مخالفان حکام جائز کے شامل ہونے سے مایل بجانب داری
سمجہے جاتے تہے کیونکہ سرداروں کو انتظام راج کرنیکا استحقاق کبہی حسب قاعدہ
حاصل نہوا تہا -

۱۲-۱۳- اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ء کو ہر دو فریق کوٹہی ایجنسی مین متفق ہوئے بلکہ اول تو نہ
تو فساد کی نوبت پہونچ گئی تہی یہہ تماشا واقع مین قابل دید تہا کہ طرفین کی پانچ
چہہ ہزار آدمی فراہم ہو گئے تہے اول تو یہہ بحث ہوئی کہ سرداروں کو جمع
ہوکر کار و بار راج کی نسبت صلاح کرنیکا منصب ہے یا نہین کپتان لوصاحب کو

جلد ثابت ہوا کہ راجپوت سرداروں میں بوجہہ باہمی حسد و تعصب و طمع فوائد
خاص دیانت و خیر خواہی وطن نہیں ہے اور اس سبب سے اونمیں باہم اتفاق
ہونا غیر ممکن ہے بلکہ اپنے صحیح منشا کو ظاہر کرنے کی بہی ہمت اور خود اختیاری
نہیں رکہتے ہیں خود غرضی اور آرام طلبی کے سبب سے سرداران راجپوتانہ
تاوقتیکہ اونکی معاش و جاگیداد میں خلل واقع نہو اپنے آقا سے ہر طرح کی
ذلت اوٹہانے کیواسطے موجود ہیں اور معاش میں خلل آنیکا چنداں خوف نہ تہا
کیونکہ راج کو اوسکی طمع نہ تہی ماجی صاحبہ کے انتظام میں رعایا پر کسی طرح کا
جبر نہوا اور بمقابلہ سرداران جودہپور جیپور کے سرداروںکو دیکہنے سے اون پر
کچہہ تشدد یا زیادہ ستانی ہوتا پایا نہیں جاتا ہے پس سرداروں کو ماجی صاحبہ
سے ناراض ہونے اور اونکی بے اختیاری چاہنے کی کوئی وجہہ نہ تہی علاوہ
اسکے بجائے اپنے ہم قوم خصوص نا تہاوت کے جو دیگر راجپوتوں سے لئیق و
وہوشیار تر ہونیکے سبب سے ہمیشہ مطمع حسد و تعصب رہے ہیں متصدی
اہل قلم کے منتظم کاروبار راج ہونے کو بہتر سمجہتے ہیں۔

اس جلسہ میں تین سوال پیش ہوئے اول مہاراجہ صاحب کا باہر آنا دوم ماجی
صاحبہ کا استحقاق بابت اختیار نظم و نسق امور راج سوم تقرر مختار منتظم کار راج
مگر بیشتر سرداروں میں سے جو اوسوقت جمع تہے کسی نے کچہہ جواب ندیا آخرکار
کپتان لو صاحب ہر ایک کو علیحدہ کمرہ میں لے گئے اور ہر ایک کا علیحدہ جواب
لکہا اونمیں سے زیادہ تر تعداد ومیں ماجی صاحبہ کے مخالف معلوم ہوئے مگر
یہہ سب کم درجہ تہے اعلےٰ درجہ کے سرداروں کے رسوخ و اقتدار پر لحاظ

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور خصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریزی کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سرچارلس ہٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تہے یقین ہوا کہ ٹہاکرون
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو یہ اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج موید نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ از حد
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کی اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے ہی
غلط ہوگیا ہے ہٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور راجی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹھائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف راے دی تہی اونکو تکلیف و
نقصان نہ پہونچنے کی سرکار انگریزی سے کفالت دیجاوے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشددہی
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور ادا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتداء سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے نवान
اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی گہاس سے بہرکر
سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلا رکے
ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی
زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب
کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف
ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی
کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہونے اور کپتان لو صاحب کے
داخل جےپور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جےپور مین آگیا مگر اوس نے
اوسوقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام
کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتہہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر
نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگا دین
جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی
پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی
اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب
کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے
سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔ सरजार्ज क्लार्क

جہوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر وراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۵ء مین کولبروک صاحب कोलब्रुक
کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کرکے ہوا ہی
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی وقت
ہوتی ہے جہوتہارام کے لایق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام راجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ
کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ واری ہوتی
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین लार्ड विलियम वेन्टिंक्स
ہوچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلا لحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا —
گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلون
کے باب مین تاکید وتنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہوگئی اور مخالفت تدبیرات

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال وقایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر سبکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بداخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک تو صحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو تہارام رضاجوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے بمختقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوموں کا متبنیٰ ہوا پگڑی بہیجی گئی جو تہارام نے سرکار انگریزی
کا خراج اداکرنے مین بہی توقف نہ کیا ۲ ہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
اداکردیا اور خراج آیندہ اداکرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ اداکردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد و زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا جی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑ نے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پور نے اوسکے انسداد کی کچہہ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکہا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا —
بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ء کپتان لو صاحب نے پہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
(…रे विल कोवेंडिश) جے پور کا کام اونرایبل کونڈش صاحب سپرنٹنڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند
(लोकट) مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ء مین جب لارڈ
ولیم ہنٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۸ء
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین —
بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیرآباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کرکے ملک مین امن کردیا جب بصلاح
(…जर फोसतर) میجر فوسٹر صاحب کی شکل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور
توروائی مین کہ وہ بہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے بہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب سے
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زر دیگی

جے پور چودہ لاکھہ روپیہ ہوا اور اوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین
تہی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔

کہ سرکار انگریزی کچہہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب
سانبہر مملوکہ جے پور بپرتا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیا گیا اس سبب جیپور
مین اور بہی زیر باری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ تر شتبہ ہوا تالاب
سانبہر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد ادا سے مصارف قریب ڈیڑہ لاکھہ روپیہ
سالانہ کے تہی مارواڑ کا حصہ تالاب مذکور بہی اوسی ضرورت سے قرق ہوکر
کپتان مارسین صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔ मारिसन

ستمبر سنہ ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکھہ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و
خرابی ہوگئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سواے بربادی ملک کے اور کچہہ انجام
نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جہوتہا رام کو قتل کرنے کی تجویز کی چنانچہ
ایک سازش بہ تحت بیجے سنگہ بہاہٹی و وکیل کہیڑی و چہہ کس دیگر ثابت ہوکر اونکو विजयसिंहभाटी
سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جو اب جوان ہوگئے تہے اور اکثر باہر آیا
کرتے تہے ذی شعور و خوش مزاج تہے اونکی شادی بہی ہوگئی تہی رانی
چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمان رواے चंद्रावत
حال اگست یا ستمبر سنہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بہٹیانی
جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔

مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش
جہوتہا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مراد سے

کہ راج مین پہر بہی صغیر سن رئیس ہوا اور ہیری حکومت بدستور جاری رہے اپنی جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز و تکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہی
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا —
एलीस بفور استماع اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تہے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے
واپسی جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی —
جہوتہارام - ہردو کینز کین - دیوان امرچند - بخشی منالال - سری جی ہنت
تیکہہ سنگہ ڈگی والہ - چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بسا ؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہر پور
सायवाड اور جیت سنگہ ٹہاکر سایواڑ رفقاء جہوتہارام جو اشخاص سابق مین بااختیار
تہے وہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جہوتہارام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپا بڈارن

اور اوسکے متوسلون کو خارج کیا اور راول کو مختار مطلق کیا ملک کے انتظام
آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین ۔

سرکار انگریزی کے متزلزل اور متحمل تدبیر کے نتایج بد جسقدر پہلے مخالفون کی
سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتھہ بشکل ہلاکت مسٹر
بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مجروحی خود صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر
فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ
تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق
زنانہ ڈیوڑہی نے براہ حماقت و شرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور
یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقًا بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا راول کی موقوفی
پر ماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال
کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز
بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا
کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہوگا کہ عوام الناس اوسکو اچہا
نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ
بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر
نہین کرتی تہی اور سبب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس
شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو بصراحت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پر عمل کیا
گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر مطلع
فساد ظاہر نہین ہوا تہا اور نہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرسکتے عوام کا دل
فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک
نتایج کے ساتہہ برپا ہوا —

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی
سباقی جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش
لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کرکے آغاز فساد کرے جب
شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر سایواڑ کہ راول شیو
پور کا رشتہ دار ہے راول مذکور کی حویلی واقع جے پور سے مسلح جمعیت لیکر مدد کو
مین آجاوے اور صبح کے وقت ماجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو
مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے
صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴ - جون ۱۸۳۵ع
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر
صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص
نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر حربہ کیا اور تین ضرب مار کر مجروح شدید
کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کرلیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ
کر چارپائی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا —

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو بسواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گھوڑون
پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تھے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتھی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پھیل گیا ماجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہوکر فساد معلوم کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لیے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچھہ
کسی کے ہاتھہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتھی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تھا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوکے ہاتھی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑھ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لیے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تھا اونہون نے گو سبب فساد
کچھہ معلوم نہ تھا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہوکے مندر مین جاکر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بھی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چھتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تھا جواہر سنگہ راؤ منوہرپور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تھے اونہون نے دروازے بند کر کے منوہرپور
والون سے کھولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچھی طرح مشہور ہوا تھا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ فساد کی تجویز جہوتہارام اور اوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور
چند متوسلان خاص کے سواے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی -
اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب
کی نعش پہونچ گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی
ہو رہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والے مینہ جی
اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شرکاے
مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی -
سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزادہی کیواسطے
کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی
نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ
اور فتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام و حکم چند
کہ قلعہ دیوسہ مین قید تہے جے پور مین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان
کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز
فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے
راجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا -
कमिशन کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام - حکم چند جو قبل صدور حکم
مرگیا - امرچند - ہدایت اللہ - ساہ شیولال - مانک چند بہوسہ کیواسطے
سزاے پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز
کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

ہوئی اور جہوتہارام وحکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر चनार
مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین –

سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود
گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ میں
بلا اشتعال اور کسی وجہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا مانجی صاحب اور
راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے
قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج
یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ
کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے –

چہتیس لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی
ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے
ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگیڈ شیخاواٹی کا خرچ لیاجاتا تہا اور جہوتہارام ब्रिगेड
کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیر بار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل
نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے
جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا مگر چونکہ
سابقاً ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ
کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول
کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے
کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بار دیگر

مراسلہ ۱۷ - فروری ۱۸۳۸ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث

औनरेबिल कोर्ट आफ डेरेक्टर्स آمدنی راج سے بھی زیادہ ہے تو حسب منشا حکم اونرایبل کورٹ آف ڈائرکٹرز
جب بالکلیہ ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف
کر دیا جاوے -

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت
کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب
کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے
मिस्तर रौस ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ
۱۶ - اکتوبر ۱۸۳۸ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکھا کہ ہمکو آپکی
دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج میں دست اندازی کرنے
سے کہ سابقًا بالکل بے فائدہ بلکہ پر ضرر ہوئی تھی پرہیز کرینگے اور یقین ہے
کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب العوام ہوگا بتاریخ
۲۹ - ستمبر ۱۸۳۸ء میجر روس صاحب جے پور میں داخل ہوئے اور دیکھا
کہ راج جے پور جسطرح سابق میں کئی فریقوں میں منقسم ہو رہا تھا اوسیطرح
اب بھی منقسم ہے ماجی صاحب نوراول کے با اختیار ہونے سے از حد ناراض
تھیں اور اوسکو بیدخل کرنے میں وہی تدبیرات کر رہی تھیں جو اوسکے
باپ کی بیدخلی میں کارگر ہوئیں اور ان تدبیروں کے شروع میں نتیجہ
کی بغاوت ہوئی تھی چنانچہ اب بھی وہی ہوا راگڈہ میں دو پلٹنوں نے فساد
کیا اور وہاں ہی دو ہزار ناگے اون کے شامل ہو گئے اور اطاعت

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیرآباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے
اطاعت اختیار کی ماجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور
دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ
سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر
بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری
ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا —

درباب خراج و پیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب
نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین
لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے بس راج کی آمدنی سے
صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا
قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ
سالانہ بتیس لاکہہ سالگذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی
اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی
ہو کر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی
ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد
ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیرباری سے بچانے کیواسطے صرف
یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے
مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئے بغیر نہوسکے گا —

اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجائے جزوی اور متامل نگرانی کے جو ابتک ہوئی تہی قوی تر مداخلت
लेफ्टिनेन्ट करनल सदरलैन्ड کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ء گورنمنٹ نے لکہا کہ مستورات خواستگار استحقاق مداخلت کاروبار
راج جے پور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم ونسق راج مین چند سال تک
زنانہ اختیار کا مستعمل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جے پور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جے پور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد و اعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچہہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہو جاوے جب مثل سابق ابتری وخرابی انتہائی درجہ
नागपुर کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسرنو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بہی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
कच्छ पोटिंजर یا جسطرح ریاست کچہہ مین بہ تحت کرنل پوٹینجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجہکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بہی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ راجی صاحبہ کو بہی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تہا آگاہ کیا جاوے بلا موجودگی

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی ماجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب نہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر وہ ازحد
ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتھ ختم ہوئی
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ اور ٹہاکر جہلا رکہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلے درجہ کے سردار تہے
تجویز کیئے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہوجاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے سرپہ ہوگی لازم ہے کہ شرکا
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشا ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت تجویز قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے
با اختیار مطلق ہونا چاہیئے ایسی تجویز کار آمد نہین ہے —
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ یہ اختیار خود کام کرین
مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہوگئے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی

نگرانی نہونے سے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح واجازت کے بغیر کام کرینگے اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرو اور تدبیرات مفید ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجہو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی ۔

یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحبہ جو بوجہہ والدہ فرمان رواے آیندہ ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد وجہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم تعمیل پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بہیلا لانے خریطہ اسمی میجر روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحبہ کی حمایت سے تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین ۔

زبردست فوج مثل برگیڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنچ سرداران رکہنا ضرور ہوا ٹہاکر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈوڈو کو چلا گیا وہان برگیڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس مجمع کو منتشر کردیا میجر روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب نے مقرر ہوکر ۱۴- اگست ۱۸۳۹ء کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھہ رہے تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم ونسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجھہ سی وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہرطرح لایق تھے۔

میجر تھوربی صاحب نے اول ہی کل سررشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراء کار ممکن ہو مصارف کم کرین نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گئین اور ہر ایک پلٹن مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۱۹۵ ۴ سلح پوش تنخواہ دار دو لاکھ کیا ستّے ہزار سالانہ کی بہی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان و افواج متعینہ قلعات جنکی معاش مین زمین تھی سب بدستور بحال رہین کمی ہوئی مگر علاوہ برگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام و بہ اسلوبی تمام کام انجام دیکے بہت فائدہ پہونچاتے ہین محاصل ساپر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیار کا خرچ جو راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تھوربی صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر ۱۸۳۹ع مین ختم ہوا املاک کی آمدنی

بقدر [illegible] لکھہ [illegible] ہوئی اور مصارف [illegible] لکھہ [illegible] ہوئے سال
آیندہ کے برآورد مین آمدنی بقدر [illegible] لکھہ [illegible] اور خرچ بقدر [illegible] لکھہ
[illegible] درج ہوا اسمین سے سانبہر کے نمک کی آمدنی سنہا ہوئی اور مصارف
برگیڈ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۴۲ء تک بقایاے خراج بقدر
[illegible] لکھہ [illegible] تہا میجر تہورسبی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹہائیس لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکہہ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورت مین خراج سالانہ بقدر
آٹہہ لاکہہ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تہے بہت گران مقرر ہوا ہی حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکہہ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تہے اور وہ بہی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تہا اسواسطے اونہون نے
درخواست کی کہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۳ء سے کل اونتالیس لاکہہ روپیہ معاف ہوکر
خراج آیندہ بتخفیف چار لاکہہ صرف چار لاکہہ مقرر کیا جاوے اور برگیڈ
شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکہہ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو سبکدوشی ہوگی -

فروری سنہ ۱۸۴۴ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جے پور کا دورہ کیا تو دیکہا
کہ ہر فرقہ رعایا اور منتظمان راج کے فریقون مین بہت تبدل پیدا ہوگیا ہے
سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتایج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تہا کہ خرچ اب بہی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہو لیکن سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —

خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ء کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکھا کہ جے پور کی زیر باری صرف اسیوجہہ سے ہوئی ہے کہ ایفاء تعہد مین کوشش کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب سے بچنے کیواسطے خراج بروقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتھہ سے دوسرے کے ہاتھہ مین آیا اس سے آٹھہ لاکھہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سرچارلس مٹکاف صاحب سے عہدنامہ کرتا تہا صرف چار لاکھہ روپیہ مطالبہ واجب ذمگی جیپور سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب سے بیان کیا کہ آمدنی ریاست ساٹھہ ستر لاکھہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین پہونچنے پر آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکھہ سے اضافہ خراج بقدر متناسب مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد معاودت جے پور کہ بنظر حفظ منصب وعہدہ اوسکو وہان جانیکی بہت ضرورت تہی اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲- فروری ۱۸۴۱ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکھا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو عبث ہے کہ جے پور نے ایک کرور چوّن لاکھہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجاویگی کہ جب مین بنیت پنچایت سرداران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا راجی صاحب نے کہا کہ اگر زمانہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا خراج یکمشت ادا کردونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ مع تین لاکہہ روپیہ مصارف برگڈ شیخاواٹی اور ترقی پیداوار سانبھر تیرہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیر باری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہوربی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- مارچ ۱۸۴۱ع ضرور سمجہا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹہانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکہی جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بہی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہئے اور ہمکو یہہ بہی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگڈ شیخاواٹی کے برقرار رکہنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور کرینگے ـ

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جیپور کی نسبت وہی فراخدلی مدنظر ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا خراج ذمگی ریاست معاف کیاجاوے ـ

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۸- جولائی ۱۸۴۲ع معافی بقایا خراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہوربی صاحب کی درخواست مین جاے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر ۱۸۳۰ع سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ران حال سابنہر راج کو سپرد کر دیا اور
بہرگڈ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج
مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بہی کرا نہ
ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہوگیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ
یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانیکے
واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادا اسا ہوکاران
یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچہہ نقصان
نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جے پور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکرگذار
ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہوگیا
بقایا خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریا دلی سے معاف کیا
گیا بہ تعداد للعہ لکہہ ۴۶ کالعدم تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول
کی پیچ کشی اور اپنے با اختیار ہونیکی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے
مجبرون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے
واسطے فی الفور جے پور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال
راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل
رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے
اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

कालक

قلعہ کالک پیر کہ جے پور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا مالک اور سانبہر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کر لیا وہان کا قلعہ دار ناتہا وت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگار وون کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کر دیا جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جے پور کے کہنگار وون سے قریب رشتہ داری تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جے پور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً معلوم ہو جاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے لوگ فراہم ہوئے ۱۵- نومبر سنہ ۱۸۴۲ع کو قلعہ پیر کا یک قبضہ کر لیا اور جمعیت قلعہ کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ اور کالک کے درمیان جمع ہوا-

تہر تہورسبی صاحب نے بفور استماع خبر مع کل فوج جے پور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اس قلعہ کا موقع ازبس عجیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جو نصیرآباد سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے حملہ کر کے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پس پا ہوا خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیرہ

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جےپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی بدکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آور ونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کالک جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیرآباد سے قلعہ شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی اونپر قابض رہین مگر نصیرآباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ نے بلاشرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے ہتوا جو درپردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے مایوس ہوکر آئندہ کو کچہہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اوربرپا ہوا اور ہرایک کا مقصد راول کی بے اختیاری تہا جولائی سنہ ۱۸۸۲ء مین بحالت عدم موجودگی میجر تہوربی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سوکس سے زیادہ پردیسی افغانون نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کرکے بلاامتیاز کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کرکے حکومت مین انقلاب پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچہمن سنگہ فی الفور موقع پر پہونچا اور مفسدون پر حملہ کرکے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا دوسر غنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جس نے اونکو نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی بدتدبیری کی ایک نظیر ہے ۔

سنہ ۱۸۴۱ء مین میجر تہوربی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست و معتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کے قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جنمین دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے گروہ جنمین صرف ایک فصل ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات شرطیہ ہوئے —

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی پرگنون مین ٹھیکہ داران نے چند سال کا ٹھیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر تہوربی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکہ جات مقرر کیئے کہ پیداوار کم ہو تو ٹھیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ ٹھیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آیندہ کی آمدنی کا تکملہ علاوہ آمدنی نمک سانبہر کے کہ پچاس ہزار تہی اس تفصیل سے ہوا —

اول صیغہ لکھہ [illegible]

دوم صیغہ لکھہ [illegible]

سوم صیغہ لکھہ [illegible]

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تخمینہ سے کم ہوئی۔

بوجہہ بیماری کرنل سدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تھورسبی केपआफगुडहोप
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ लडलो
جے پور کو تبدیل ہو کر ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے۔

میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی ایسی رسمیات و طریقے جو اگرچہ انگریزون کی
نظر مین ازبس بیرحم و ناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین
داخل ہو گئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہہ اتفاق باہمی اون کو ترک نہین کر سکتے
تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بھاٹ چارنون
کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دختر کشی نے त्याग
رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنج سرداران جیپور
سے ستی کے باب مین راے لی راجاوت بھوپت سنگھ ٹھاکر جھلاے نے کہ مسند
راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا
اور چند دیگر ٹھاکرون کی بھی یہی راے تھی میجر تھورسبی صاحب نے سوچا تھا
کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے
اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدنامجات کے خلاف عمل
کر کے مرافعہ کی گنجایش پیدا نکیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون کا
بوجہہ مکفول کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری
کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج برے
ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہتے ہین اونمین

اضافہ ہوگا مگر اگست ۱۸۴۴ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہ امر احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر مسلمون مین بیاہی جاوینگی ستی نہون گی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی کل متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکنائے علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین جے پور سے واقف نہ تہے سزاے سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی —

بردہ فروشی و تجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے تہے البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی سے کرتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی اور انسان کو مثل حیوانات خرید و فروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند تہا اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور ملک

مین نام کو بہی غلام نرہے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹہاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم وتکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعًا و کرہًا طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الرا سے ہوئے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشا
پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے ۔
مہاراجہ صاحب نے تریپتی کچھوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلا ریاست
غیر اور پنڈتون کو جمع کر کے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلا ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کرا دین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کچھوایہ محتاج ہو اور دائجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو سायजा
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا ۔

جے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بہاٹ یا چارن کچھہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کرکے فسخ کر دیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سرسبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہر ان حال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بہاٹ وچارنون کی آمدرفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی پہر ۱۸۴۴ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ وچارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند ہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مر گیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ
نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کر دیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچھہ پیش نجاتی تھی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے
واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہو گیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کرسکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی رائے مین پنچایت کا ازسرنو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے
اوسکے اور ٹہاکر جھجیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراء کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ٹہاکر
بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی [illegible] روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین [illegible] کے
جمعی دیہات ناواجب دے ہوئے ثابت ہوئے اور سے لکہہ [illegible] کا تغلب

برآمد ہوا کہ ۱۰ لکھ مین سے یک لکھ روپیہ واپس کردیا گیا مگر تعداد زر تغلب مستردہ
وجمع دیہات مستردہ غلط معلوم ہوتے ہین۔

عرصہ تک جیپور کے ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر سنہ ۱۸۴۴ء مین ردیا بڈارن نے
اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جہوتھارام کا رکہا ہوا زر امانت جو کسان
متعلق زنانہ ڈیوڑھی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اور ساہوکارون کو
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بتعداد لکھ روپیہ تہا سے لکھ روپیہ
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سکبدوشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحب نے پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع کے دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے
دینے قبول کئے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
اور قرضہ ادا نہو سکا۔

میجر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ ہورٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے
مگر قبل تیاری اوسکے سنہ ۱۸۴۹ء مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تہا۔

نہین ہوا تہا اوسطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ء مین دروازہ
شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس
کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگایا گیا تہا
اس سبب سے فن انجنیری صاحبان انگریز کا اعتبار جاتا رہا۔
میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی
کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر
نہوئی ۱۸۵۴ء مین پنڈت شیودین طالب علم آگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ
تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے راجہ صاحب کو ثابت ہو گیا کہ صاحبان
انگریز کو فائدہ راج کے سواے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج
مین بالکل دست اندازی نکی اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور
ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہو گیا تہا۔ रीवां
کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا تہا کہ
لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہالا
کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم سیکہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی
کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے
باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ عرف
ڈونگ جی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم
حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ء مین میجر لڈلو صاحب بہی چلے گئے
گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین۔

रिकाईस

اونکی جگہ کپتان رکار ڈس صاحب مقرر ہوئے اور اوسی زمانہ مین بجاے کرنل سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولٹیکل ایجنٹ جدید کے تقرر پر راول جی پورے مین پھر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے کہا کہ اگرچہ سابق مین ناتہا وتون کے غلبہ سے خرابی ہوئی تھی مگر اب اون کے ہونے کے سبب سے اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور واقع مین یہہ حال تہا کہ پنچایت کی کارروائی سے خود مہاراجہ صاحب بہی شاکی تھے اور ہر شخص کو شکایت تہی اور سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تہے اور جب تک اون کے ساتھہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہوجاتا کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کو رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دئے گئے اور وہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ متصور ہوا اس تبدل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور کار روزمرہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا مگر بجاے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و پنچ سرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و راول رہے —

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹہائیس لاکہہ سے تیس[30] لاکہہ تک ہوئی اور خرچ پچیس[25] چہبیس لاکہہ رہا سنہ ۱۸۴۷ع مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہوگیا ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑہے تین لاکہہ اور دیگر قرضہ تعمیرات مفید عام یاد نرہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چہہ لاکہہ روپیہ

خرچ ہوگیا تھا ـ

دوسرے سال مین بھی زیادہ تر سنہ ۱۸۶۸ء کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس
گران ہوگیا تھا خزانہ مین ۵ لاکھہ [illegible] کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ
پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تھا اب حسب استرضا سے ساڑھے نو روپیہ
فیصدی مقرر ہوا تعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن قرق ہوئین اور
خرچ کی تخفیف کی گئی ـ

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین [illegible] لاکھہ [illegible] کی آمدنی ہوئی اور [illegible] لاکھہ [illegible] کا
خراج ہوا اور زر مدفع کمی کیواسطے [illegible] لاکھہ [illegible] قرض لینا پڑا اخیر رپورٹ مین
کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تھا مگر اونکی
عمر پندرہ سال کی تھی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تھے علاوہ بران کرنل
لو صاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست
اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر
روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بھی معلوم تھا ستمبر سنہ [illegible]ء مین ختم
ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بتعداد [illegible] لاکھہ [illegible] یعنی خرچ
سے نو لاکھہ روپیہ سوا سے دکھلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب
کے حصول اختیارات مین خلل واقع ہونیکی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تھا ریاست
کی اس فارغ البالی کو دیکھکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچھہ شبہہ ہوا
اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہوجاویگا تو بعد ادا ے قرضہ کے بھی ڈہائی لاکھہ
روپیہ بچ رہیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ [illegible] سال مین حسن کارگذاری

سے دو لاکہہ ستر ہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات و تقاوی زمینداران
وصول کیا گیا ہے خرچ صرف [illegible] لکہہ [illegible] کا بتلاتے ہین سے لکہہ [illegible]
ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکہہ روپیہ پیس انداز ہوا یکم جون تک
کی تنخواہ کل ملازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولٹیکل
ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کر سکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکہہ روپیہ
کا قرضہ تہا اور بجاے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکہہ روپیہ جمع
مین زیادہ ہو گیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے —
انجام یہہ ہوا کہ کرنل لد صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کر کے
بلا تامل لکہدیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہو کر پنچایت سے نگرانی
اوٹہالیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے
منظور ہو چکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران
کا حال جسکی نسبت مختلف راے ہین تحریر کیا جاوے —
سنہ ۱۸۳۱ع مین میجر تہوربی صاحب نے ناکارگز ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی
تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولٹیکل
ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا
کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے
کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا لابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران
کی صلاح صرف صلح و جنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت
نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وسے سب لوگ حکومت کے لایق نہین ہین اور نہ ایسا [illegible]

اور کام کرنے کے عادی ہین ٹہاکران جےپور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام ہی
کے لایق نہین ہین خودسر ہین اور اپنے ہمسرون کی راے کو نہین مانتے ہین۔
بخلاف اسکے کرنل صدر لینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تہا کہ ہر فریق
کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ ادنے درجہ کے لوگ بہی کام سیکہہ
جاسکتے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی شرکا رجلسہ
مین سے بہوبت سنگہ حقدار مسند نشینی بہی تہا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تہا نا تہا اونکا
اختیار کم کرنے کیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو نابوا
مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رکہے گئے تہے
وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جےپور مین ابتک جاری
رہے سردارون کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع
قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل صدر لینڈ صاحب
نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے
انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا
سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار
تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان وفائدہ کو اپنا نقصان
وفائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہہ والتفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے
کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر ملتفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وے
بدرجہ غایت تنگ چشم اور خود غرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد
ونفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف نا تربیت یافتگی اونمین

تجربہ کار لوگ بہی ہین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ نہ بطور کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ ہندوستان کی بہی راے کرنیل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ اگر پنچایت مین بعض سردار ناکردہ کار ہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر بیشتر ہو چکا ہے ناتہا وتون سے جو رنج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جلیو مین بجنسہٖ مشہور رہے کہ جسطرح جودہ پور سے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہا و تون کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بہی ناتہہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح سے نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہو گیا اور پنچایت مین خالی جگہہ دن پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب پنچایت مین نا اتفاقی ہو گئی اور کچہہ عرصہ بعد اونہین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام رہگئی —

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ اونہین دنون کی دستین تہے حسب الارشاد کرنیل لو صاحب پنچایت کی نسبت اپنی راے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپ کی پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ صاحب کی ریاست اور رعایا و ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی نسبت مین اپنی راے دیانتگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچسردار اور صاحب

پولیٹیکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوتے ہین اصل مین کرنل لینڈر
صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہ صاحب ایک مقام پر جمع ہوکر معاملات راج کی
نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جا سکتے تھے اور نہ پانچون
سردار کوٹھی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چھوڑ سکتے تھے اگر
ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوئے پھر
صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری
مین زمین و آسمان کا فرق تھا اونکو عادت تھی کہ اورون کے اتفاق سے کام
کرین اور سردار طریقۂ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تھے صاحب اپنی
راے علانیہ ظاہر کرتے تھے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو
کسی راے پر قایم نہین ہو سکتے تھے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین پس و
پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان
سب جمع تھے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ حاکم مطلق ہوگئے نہ راے دیتے تھے اور نہ بحث و صلاح
مین شریک ہوتے تھے صرف سردار اونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکھکر منظور یا نامنظور کردیتے
تھے پس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہوگیا و جسکو
نامنظور کیا وہ منسوخ ہوگیا —
کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر
آیا کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی صاحب کے ساتھ ہم جلسہ

ہون کہ اونہون سے انتظام جے پور کا اسیطرح کیا اونہون سے قبول کیا کہ اصل
مین اختیار عملی ہندوستانی صاحب یعنی راون کو حاصل ہے اور مجھکو اوسپر
نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بہی تجویز ویسی
ہی ناکار آمد تہی جیسی وہ جسکو اونہون سے ناپسند کیا تہا کرنل لوصاحب کی راے
بہی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بہی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکار آمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت وتندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیاں
ہے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سرداروں سے صلاح نہین لیتے تہے سردارون
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تہے اور بجاے مشیروں کا اونکو عامل راج
سمجہتے تہے کہ وے اوسی کے لایق تہے اوس زمانہ مین سڑک نہ تہی ریتہ کے سبب
شہر مین پہونچنا محال تہا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح
کرنے کیواسطے جمع ہو سکتے تہے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چہوڑ سکتے تہے اس صورت مین کل کام بہ جلسہ مشترک
سرداران وصاحب ایجنٹ ہو سکتا تہا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنے کی فرصت ملتی سررشتہ جات مال
وخزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا
اور اصل مین منتظم راج ہوجاتے —

اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام نہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکہا ہے اوس مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت بدنظمی پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیے مخالف فریقون کی نزاع اور راجیصاحب کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل لحاظ ہین معرفت راول کے بامداد صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہوچکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر مخالف رہتے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی طرف ہوگئے -

یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ باتفاق ایک ہندوستانی مصاحب کے کام کرتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران وبخصوصیت ٹہاکر بہوپت سنگہ جہلاد والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

ہم جنسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت وتوقیر ہوتی ہے جس افسر
نے نبے رحم اعتقاد کو بیخ وبن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جسکو
بطور عادل ومستعد حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ ہلا اجر وقدردانی
انگلستان مین پڑا ہے —

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری
نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی وبردہ فروشی ومطالبہ شدید بہاٹ وچارنون کے
امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین —

مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد بہی راول عہدۂ وزارت پر رہا
آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست
خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے مضافات
کے نام پر قناعت کر لی تہی محنت وذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جسنے
چاہا لے لی افواج وسررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گیی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگزاشت ہوگئین
علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون
کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دئے تہے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا
۱۸۵۴ء مین مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکہہ
روپیہ کا قرض ہوگیا —

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور
گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

اونہون نے کرنل سرہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لو صاحب ایجنٹ گورنر سرہینریلارंस
جنرل مقرر ہوئے تھے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت وصفائی سے صلاح
دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلا فروگذاشت عمل کیا راول عہدہ سے موقوف
ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ کہ زیادہ لیق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیودین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس
صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بندوبست سے
ٹہاکر لچہمن سنگہ کی لیاقت وستعدی باستور انتظام راج مین مشتعل رہی اور
ناتہا وتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی -
جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی
توجہہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور
پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف
سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر چہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کے ساتہہ بہیجے کہ ریواڑی وگوڑگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان رिवाड़ी गुड़गावा पलवल
مجمع کثیر صاحبان انگریز لوکہ غدر کی آفتون سے متفرق ومنتشر ہو رہے تہے بحفاظت
تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور سبواقی نمک حرامون کے چند دیہات کو سزا دی
آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر
سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب
سمجہا میجر ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈیس صاحب ۱۸۵۴ء مین مقرر ہوئے ईडिन

تھی افسرونکی راے کو منظور کیا اور جلیپو کو واپس آئے جے پور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین
اونکو دیکھتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیر اندیشی
ثابت ہے اسمین شبہہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین
تھے اور موجبات بغاوت جو وہان تھے یہان بھی موجود تھے احتمال قوی تھا کہ
فساد ہوجاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری او منتظمان
راج خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہر طرح خیریت رہی کسیطرح
کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے
محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چھاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی
سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات
نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بظہور ان
वायसराय خیرخواہیون کے نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب
कोटकासम کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخرج دہلی سے ضبط ہوا
تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۴ء مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجاکر دو
ब्रुक شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولیٹکل ایجنٹ بکمال
ईडन رخصت ولایت کو گئے اور میجر ایڈن صاحب نے ۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۴ء کو بجای
اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے
تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمانروائے انگلستان سے تمغا و خطاب ستارہ ہند
درجہ اول حاصل ہوا۔

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹھاکر لچھمن سنگہ ناتہاوت چومون والہ
کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و
مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والہ برہمن
تہا اوس نے گورنمنٹ کالج آگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل
کی تہی سنہ ۱۸۳۵ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد
مقرر کیا تہا۔

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت و محنت و لیاقت و نیز فریب و چالاکی سے
اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی سنہ ۱۸۶۲ء مین ٹھاکر
لچھمن سنگہ کے انتقال پیراج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا
کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی
سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات
اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگذاری
نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی
کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار سلطنت
ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوگئی ـ

میجر بیٹن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ
بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہوگیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۳
جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیودین اگرچہ

سے اعلےٰ ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا پس عجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً ٹہاٹہاکر جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتینی و موروثی عہدہ سے بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہو گئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ طامع اور کینہ ور ہے اور رکہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست و رشتہ دارون کو مقرر کر دیا تہا کار سرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش رکہتا تہا اسمین شاید کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیو دین عیب سے خالی نہ تہا مگر یہہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج ثبوت نہین ہے —

اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی اور مخالف سردارون مین ہمہ گر اتفاق کرانے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام تدبیر مین دل و جان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکو باعث سے ہے۔

شیو دین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوص اسوجہ سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتدا مین مہاراجہ صاحب نے چاہا تہا کہ بنظر قدامت و حسن خدمت پنڈت شیو دین کے خلف لشمبہر دین کو بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بست سالہ طفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کر کے کل انتظام

کو دو حصوں مین منقسم کیا اول مصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سپہسالار اور پنڈت
بشمبھر دین خلف شیو دین تہے دویم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ
اور پنڈت بہوانی پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ
کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان
ہوشیاری ولیاقت و مستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تہا اوس نے
کار مفوضہ کو بکوشش و تندہی انجام دیا بشمبھر دین و کشن سروپ کام نکر سکے
اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پر وہت رام پرشاد محض ناخواندہ
ہے کہ دستخط بہی نہین کر سکتا مگر دیانتدار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ
کو بجز خفیف مقدمات کے کچہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے
عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے
تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجراے کار نہوسکا
تو نومبر سنہ ۱۸۸۸ع مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر
کرکے اوسکا نام رائل کونسل رکہا اور تبدیل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے रॉयेल कौंसिल
اس محکمہ کو رسمیات شوکت و تجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بہ دیانت
و معدلت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ प्रेज़िडेंट
ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ سکत्तरी
سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست و عموماً رعایا کو تقرر کونسل ناپسند
ہوا سبب یہ اوسکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور ناپایدار ظاہر کیا اس اصلاح
کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران و موروثی سرداران کو

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے
مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لایق ہین۔

سابقاً بحیات پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ
تہے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص
نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چہوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو
کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ
جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا
تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی
دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہواوسے
تقرر وائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سرشتہ جسمین راج
کے سرداروں اور ٹہاکرون کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک
کیا جاوے جاری ہوا اور بہہ ران حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو
اختیار مطلق نہ دو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری
نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پر ضرر تہا۔

چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے تو بہی تن تنہا
اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مددملتی ہے
کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات
کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہوکر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین
پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقتاً آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی
ہے اور اون عاقلانہ و نیز سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی
مین مدت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹہاکران و اہلکاران
قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون سے امید
تہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ
صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچہی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل
کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس
سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بہی اونکی کارروائی کچہہ
کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی
اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع
جیسا مفید ہونا چاہیئے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر ومین لیق و
کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاوین
اور اسلوبی امور و آراستگی کارستہ راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وہ
خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے
لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ
و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب
اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین
اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین
ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بہی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑے معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تاوقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو ابتدا مین تجویز ہوئے تھے ندئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل سے خاطرخواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۷۱ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے اختیار تہی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہے جاتے تہے وہ یا تو خود طے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے لاحظہ کیواسطے رکہدیتا تہا اور جب اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تہے۔

مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان کی ترقی روزافزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتوے سے ہندوستانی ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری ہین وہی ریاستون مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ یہہ سب صحیح ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجہتے ہین کہ کوئی خلل اندازی نہوسکے۔

مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم و لیئق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے
متواتر رپورٹون مین جو لکھا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مہاراجہ
صاحب آٹھ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت
معتمد ولیئق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو
راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے —

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر
دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا
ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل
کرکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلےٰ درجہ کا ہونا چاہیئے اور مین بہت خوشی
سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن
و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور
پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فائدہ پہونچا ہے
اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجراء و بجاآوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال
لکھا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد
و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ
ولیئق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے —

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب
ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو افتخار و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم
عطا ہوا ہے اونکی نسبت سالگذشتہ مین جو کچھ میجر بیلن صاحب نے لکھا ہوا اوسکو

ग्रेडफोर्ड میری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے —

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لایق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیر خواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچیدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطاء تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ग्रेंड कमांडर
ہونے کی وجہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امراء ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر پیدا ہوتی —

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء وزیر اعظم راج جے پور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لایق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور ہم ران حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا مددو معاون و خیر خواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے —

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا
انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیرین
کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و
آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھہ ابتک ہوا ہے انقضاء مدت اور مہاراجہ
صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم و رواج
اور رخنا بیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہہ چاہیئے وہ
ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا
مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی
دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوشحال ہے اور ہندوستانی
ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح
لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود
کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران
راج بلکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف
و سنگین معاملہ مین رائے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی رائے مین مناسب
ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ
کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔

طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت با مروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و
صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیئے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تھے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تھے اب صاحب ایجنٹ کی
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقًا کہانا ختم ہو جانے کے بعد ملتے تھے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین -
سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بشنوی وैपनवी
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی راے اس سے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرودن کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کئے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چندرمان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سر بازار गोकुलचंद्र
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھہ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر प्रतिमा
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جےپور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر वैष्णव
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے یہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چہپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متہرا کے پنڈتون نے بھی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھہ بہت سختی و تشدد سے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ वैष्णव
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو پہر لوگ کئے گئے تہے مگر اونہون نے مندرون प्रयाग

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے
گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد ومواخذہ
نہین ہے —

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الورنے اختیار ریاست حاصل کیا اوسوقت
سے ٹہاکر لکھدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت
سے ناراض ہوکر جے پور مین سکن گزین ہو گیا تہا حکام انگریزی نے اون کو
باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سود مند نہوئی عندالفہمایش حکام کے
مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو
ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملہ آوری
لکھدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد
کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگہ کا پرستش گاہ
واقع شیخاواٹی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ — लालपुरा
کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ
مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور
سے لکھدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر
ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور
دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت
کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے
بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت وتاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر — नारायनपुर बांदरोल

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام اسکی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو امتناع
شراکت لکہدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی تصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکہدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور شیخاوالی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بار وٹہیہ بغرض غارتگری و طمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے बारोठ्या
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکہدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکہدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکہدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور و جے پور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر रोबर्ट
جنرل نے تحقیقات کی الور سے لکہہ ۱۵،۶ روپیہ ۲ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہہ روپیہ ۲ پائی کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے نوہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین پیچ و نزاع

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندہ گئی تہی زیادہ ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہوسکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹکل ایجنٹ کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الورکا تصفیہ ہوکر کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیہہ پا مخصہ سے محفوظ رہنے کے اپنے دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہ سے و نیز دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکہدہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے دربار الور کو بعاوضہ بملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۹ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی —
تازہ نزاع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہی اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع مین آئی اسواسطے محکمہ پنچ وکلا راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح کا نزاع و تکرار پیدا نہونے دین اور رابطہ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا —

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ نہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستون مین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ پانی
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۱۲ - ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کر کے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر ریاستون
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیر آباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جے پور ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی سنہ جے پور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹہہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لایق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

شہرکے دولتمندون نے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی
تدبیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدردانی کرکے اونکی سلامی
سترہ توپ سے باضافہ دو سکے اونیس توپون کی کردی اسباب مین میجر بینن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء کو کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ
گورنرجنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —

कीटिंग

رپورٹ سابقاً مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش درباب
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون —

اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور اون کے راج کا اولوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور وشور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جےپور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہیئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حادثہ موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی
کوشش وجانفشانی کرنیکو ہردم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر ونیکنامی ہوئی ہے لحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہہ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و مشہور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین
پائے ہین آپکو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات
ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی
استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلیٰ کی
بجاآوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی یا وصف انقطاع اپنے فوائد
کی نظیرین بکثرت موجود ہین —
مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکھتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پہ
فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل
راہداری اور رواج کی لاگ آمد و رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف
کرکے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف
ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہوکر رسد پہونچنے
کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے
اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بھی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ
رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی
خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ
کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابھی ظہور پذیر ہوئی ہے
مدت سے بلحوظ خاطر دربار تھی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس
باب مین مجھہ سے مشورہ کیا تھا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سررشتہ
مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تھی اور مجھکو ہرطرح

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آیندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شایستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدردانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے —

اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکھا ہے اسواسطے
متصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتھہ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو —

قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تھا مگر جے پور اور علی الخصوص شیخاوائی مین بہت سختی سے
تھا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ کے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ (जेकव)
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و نالاہون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطر خواہ

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکریٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۲۱ -
جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا
۱۳۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے
اونکو زادراہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہوگیا قحط زدون مین سب سے
زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر تہا گی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور فागी मालपुरा
ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور चाटसू सवाई माधोपुर
چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہردو فصلون मलारना
کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیم و ن و गंगापुर टोडाभैरव
ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق - हिन्डोन
لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ و خاص جے پور مین پیداوار چہارم سے लालसोट बसवा
بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ बैराठ दौसा
بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایا तौरावाटी
جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی
موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین -

मरम्मत: مرمت قلعہ رنتہنبور रणथम्भोर	مرمت قلعہ مہوہ महवा	مرمت قلعہ باوڑی बावडी	مرمت قلعہ مادہوراجپورہ माधोराजपुरा
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مرمت قلعہ نصیردہ नसीरदा		مرمت قلعجات شاہ گڈہ و سودرشن گڈہ و انباگڈہ و گنیش گڈہ शाहगढ	
[illegible]		[illegible]	

[illegible], अम्बागढ, सुदरशनगढ

وقلعہ و محل آمیر

فہرست مفروری رعایا بوجہ قحط

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	
مادھوپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپورہ	۱۰۰	۴۰	۶۰	माधोपुरा वजीरपुरा
بھگونت گڈھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰	भगवंतगढ़ मालपुरा
کہنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگھ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰	खंडार टोडारायसिंह
ملارنہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मलारनाडूंगर जम्बा
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پنوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰	बोली पनवा
ملارنہ چہار	۱۰۰	۰	۱۰۰	پھوگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵	मलारनचौड़ फागी
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ موزہ آباد	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	मंडावरी मौजमाबाद
تعلقہ کہرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائنہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵	खिरनी नरायना
ضلع گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	गंगापुर चाटसू
تعلقہ ماندولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मांदोली निवाई
ضلع ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادھوراج پورہ	۴۲۵	۳۵۰	۰۷۵	हिन्डौन माधोराजपुरा

مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سोशियल साइंस
سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ कॉंग्रेस
ایجنسی مین لکھی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے ۔ सोसैटी

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ
ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ
اونکی علو حوصلگی وخواہش ترقی وبہبودی رعایا و ملک کی قوی دلیل ہے ۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ ۔ مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی ودستگیر
ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بھی مہاراجہ صاحب کے मेडिकल हॉल
مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تھا اوسمین
مہاراجہ صاحب مع امراء وسرداران واہلکاران راج وکرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل ومیجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ واکثر صاحبان انگریز ومعزز
باشندگان شہر جمع ہوئے ۔

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ وتجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ डाक्टर वैलंटैन
مجلس بھی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائس پریزیڈنٹ ہین वैस प्रेज़िडेंट
حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کھڑے
ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے ۔

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون
کہ آپ نے اس تجویز پر توجہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

ہین با وصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وند کریم اس
ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے
آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری
کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کاروائی صرف اوسی
تجویز پر مبنی ہوگی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور
زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی
سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے
وقتاً فوقتاً بر روے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول جے پور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ
ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہے اور
مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ
کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے
اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکھا ہے اور
اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے
ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عند الضرورت
ملیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے
یہہ تجویز کی تھی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع
مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات رفاہ
خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا سڑک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہر ایک کام مین رعایا راج سے
امیدوار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروا کے ریاست امداد و اعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نمبر
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

پھر ایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور
خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیر خواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا و زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکسیب فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک مین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔ लेकचर

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ پورٹون
کے فائدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔

اجراے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ومطالب
مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وایس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس
پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور اونریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔

पेटरन
वैसपेटरन
प्रेज़िडंट
वैसप्रेज़िडंट
ओनरेरी
मिम्बर

ہرایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین
مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور
ممبر رہیگا۔

کرنل کیٹنگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلٹین صاحب اور کل حاضرین
جلسہ کا مربی وسرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیل اس
مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا
مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہرطرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق
کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی
علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز رازو حقایق اور اونکی
کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے
اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہرایک شخص پر جو کچہہ لیاقت
رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہرطرح اعانت کرین
یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو
مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب بہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی —

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنیکی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت وعلوحوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری وخیرسگالی وحسن نیتی لایق تحسین ہے

رامی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجہکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجاآوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح وآراستگی کے متوقع ہوسکتے ہین —

کہ اتبک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فواید سے محروم رہ کر سرداران وٹہاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچہہ نہین کیا ہے —

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے —

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور ہمین متر صد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلنٹین
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان بیش بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے —
تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سرداروں کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیبو
ہین آنکی ترغیب دین —
اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہو اونکو تنخواہ و انعام ملا کرین طالبعلمان
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و بोरडिंग हौस
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تاکہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلے رتبہ کی
لایق ہون۔

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثنار راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے وگورنر लार्ड मेयो
جنرل ہندوستان جےپور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہرطرح اپنی خیرخواہی ونیکو سگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانروائے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی شیخاواٹی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسرائے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا۔

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

گذرے سب نے مبارکبادی دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین
خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت وتجمل کرنے کیواسطے ہرایک
تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب
اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر
کو ہرطرح کی حسن ولطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم
دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی
محنت وتندہی تحسین وآفرین کے لایق ہے ـ

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات سفید خلایق کو بہت
خوشی سے دیکھا اور ہرایک کی ترقی ورونق کی خواہش ظاہر کی اس سے
مہاراجہ صاحب کو مہمات خیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر
سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال
لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام وفائدہ
ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان فرنرستہ
سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی ہتھوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی
بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتھہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقع تاریخی
ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا ـ

दूसरे سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل
ہوئے یہہ خبر سن صاحب کو نہایت غم والم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم
حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہنچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقی ہوے

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکھون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یاری نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کار و بار ریاست کل بند رہا لیڈی میوصاحبہ لेडी
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنیکی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپٹ क्रेप
یعنی پارچہ سیاہ کر علامت ماتمی ہے لگایا۔
مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسرائے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میوصاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم و الم ہوا بلکہ روسا شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میوصاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میوصاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔
اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کار و بار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور اون کے ملازمین اور کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست
مین جالہ کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف
سے براہ واجب خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانیکے ارادہ سے اطبار
होमोपैथिक ہوموپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچھہ فائدہ ہوا اگست مین
کو شملہ کو گئے وہان ضعف ونقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
मैकनामारा ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج وچہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جےپور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما سنہ ۱۸۶۱ع مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج وتکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین ورعایاء ریاست بلکہ ہر ایک شخص

کو جو مہاراجہ صاحب نے شناسائی رکہتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہسے
کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف
تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی
کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۷۰ع مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام
نہاد کمیٹی مقرر کیئے اونکی کارروائی اگر بہ دیانت وہوشیاری کیجاوے تو نہایت
مفید ہوگی ایک کمیٹی مجوز مین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر
سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب
کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتائج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔
دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد وہدایت
کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود شرح کے بغیر
اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا
جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری
اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون
مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بےسررشتگی
ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بےخطر تہے نقشہ جات
آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سنہ ۱۸۶۹ع مین ایک لاکہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۲۶ مین تیئیس ۲۳ ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تھی یکایک اسقدر رکمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تھا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بھی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲ - مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی وحال واستقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی وبیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ وپرتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو امور ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری واستقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن وقبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی وخرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت وبحث کیا کرے ممبران
کمیٹی۔ پنڈت روپ نراین۔ منشی دہنالال۔ سیٹھ نتہمل۔ لالہ چہترمل۔
سیٹھ راؤ تیج مل۔ نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح ومعتبر نقشہ جات
کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیر مکمل و
ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ و پڑتال
مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا
غیر ممکن رہا ہے اور اس شعبہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روزبروز
زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتہہ آیا ہے کمیٹی
اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لایق
اشخاص تجویز کیئے گئے ہین اور اگرچہ اونہون نے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین
کیئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے
ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ
ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین۔
نومبر ۱۸۷۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی۔ ایس۔ آئی نے بحصول رخصت
مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۷۳ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون
بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیرخواہی اور وفاداری سے
کام دیا تہا استعفاء دیا اوسکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے
لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اوسکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اونے

पंडित रूपनराय
पन्नालाल
सेठ नथमल
छीतरमल
तेजमल

باستصواب مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۹۲ء سے اوس عہدہ
کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوسپر ٹہاکر فتح سنگہ
مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب
کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش
کامل کی مگر باوجودیکہ کونسل راج مین آٹہہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب
صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔
کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض
اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی
بلکہ کل انتظام ریاست کے سررشتہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت
مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بسہولیت ہونے
کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین
اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔

रामकुमार راوت رام کمار ساکن چوموں کہ ابتدا مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی
کرنل بروک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک
اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی
اور حسب اطمینان صاحبان پولٹیکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان بڑٹ
فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت
مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ ۱۸۷۳ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دہنا لال کہ وہ
بھی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس
آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور प्रिंसआफ वेल्स
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

مہاراجہ صاحب بہادر جےپور ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان
کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پہ
ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ وشملہ انصرام کار کرتے رہے ہین ۱۸۷۵ء
مین جب ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہر خورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا मल्हारराव
اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان وصاحبان انگریز गायकवाड बड़ोदा
مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بھی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تھے اور بڑودہ جاکر
تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

دسمبر ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری नोर्थब्रुक
۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جےپور ہوئے دونون
مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی
کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی کی
اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے فیع الشان
مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان
مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی
اخلاق وعادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور ۱۸۷۵ء مین

لارڈ میئو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کہ کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے
اون کے ثبوت کامل ہین —

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس
جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمدران
حال رئیسون اور سردارون کے دلون پہ اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت
وطریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تہے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی
سے منقوش ہوئے انکے سواے سقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے
روابط وتعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت
کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور
کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی
اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت وبختیاری جےپور کے جسکی اس ملک کی تاریخ
مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے —

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد وپایان ہوئی ہے پیشتر سے ہی امید تہی
کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت وعنایات کا ممنون وشکرگذار
ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت وتعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ
وجہد کامل کریگا اور جو خیر خواہی ووفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر
ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجہ غایت ثابت کریگا —

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دار الحکومت مین
ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت ورفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

अलबर्ट हाल

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتایج و برکات کا جو سلطنت کے
وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب
نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتھر قایم کیا۔
راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹھری ہاے علاقہ ہاڑوتی کا خراج
بقدر ۱۲ لاکھ سالانہ جمع ہوتا ہے ان سرداروں کے عدم ادائے خراج کی راج
جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے
کہ سنہ ۱۸۶۲ع مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس
سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول
کرنے کی تجویز عمل مین آئی۔

شمال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا
اہتمام پنڈت شیودین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی
اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکاروں کی
اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ
صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا
بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین
شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بندوبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ
اجارہ کے خالصہ کا بندوبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ
یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین
یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے
افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب
نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون
کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار
ومتوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے
مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی
ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ
سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی
ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج
زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرایط خراج سے یہہ شرط ضمنا
رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تاوقتیکہ دفعہ
مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو—
سنہ ۱۸۵۱ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک
ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کامل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ ور ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور وے ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نہ رکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تہین —

اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار و لیئق آدمی مقرر ہوئے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۶۹-۱۸۶۸ع سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دیئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع تہتر ہزار روپیہ فागी
تہی ستره ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا —

پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے صرف

بہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین۔

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۶۶-۱۸۶۵ع سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک کے پیمایش سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع تک ہوچکی تہی اوسوقت بند و بست سہ سالہ کرنے کے ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقاً علاقہ انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات بنگاکر اون سے

टोपो ग्राफी

کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا سنہ ۱۸۷۶ع مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم و نظر ثانی کیواسطے علیحدہ عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی لیکن تا تکمیل پیمایش و بند و بست حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نہ سمجہا گیا اگرچہ حسب رائے کرنل بنن صاحب اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بند و بست مالگذاری کہ رواج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچے

جاوے ۔
جب سے علاقہ جے پور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ
آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ
واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف
ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا و اضافہ تجارت و
پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ سنہ ۷۴ و ۷۵ء کے حساب سے
ہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی
کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے ۔
حال مین شرح محاصل و مقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر
مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا
تھا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر
رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان
چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے
راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج
کے محصول مین غبن و تغلب ہوتا تھا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ
فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل امین ہوجاتے
ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک
کے گرد ہرطرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کر سکتے۔

راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچہہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ
वद्दा
مین کرنل بینن صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے
पोस्टमास्टर
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اوسکے تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف کچہہ مداخلت نہین کر سکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ مین جاری کرنے کا اختیار ہے۔

تجارت جیپور

سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء مین جے پور مین بیس لاکہہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا وسکے آیا جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہو گئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹہیان بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویون کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹہیون مین ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چہہ کرور کا لین دین ہے اور لاکہہ سے کم سرمایہ کے سیٹہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک کرور کے قریب ہے سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکہہ روپیہ کا سونا آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کر دیا تہا اوسکے بعد دو سال تین پچیس

لاکھ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہہ سے اکثر نے دفینہ نکالا دفن کرنے اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی ۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولتمند مارواڑی سکنار علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین ۔

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی ۔

تیسرے ممکن ہی کہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہوا اور جواہرات وغیرہ بیش قیمتی اجناس اخفاء طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہوا اور اونکا حساب نہ لکہا گیا ہو ۔

چوتہے ساہوکاران جےپور کی کوٹہیان بمبئی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین بمقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ دیجاتی ہین خرید اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین ۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین درآمد مال للعہ لکہہ صہ ہزار روپیہ اور برآمد صرف صہ لکہ صہ ہزار کی ہوئین کہ سال گذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے سے غلہ کم آتا ہے ۔

موجبات مارج تجارت یہہ ہین ۔

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتایج مین ویسی ہی
پر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلالحاظ
لیاقت ذمہ وری وستمدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل
دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو ـ
اگرچہ جے پور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے
ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال — मोमया
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے ـ
دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتایج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار وقدیمی حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر اقتضا مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ وہ عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوسکے بغیر تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	۰
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	۰
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیودین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر
بہی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ مفت خور وسفارشا نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے
ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجاے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور
خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا
اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت
ہوئی قرضہ سابق ونیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نولاکہ
روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکہ
روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات
مین خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے
گوبند دیوجی چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند
دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان
اکولہ واقع اکولہ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

جمع وخرچ راج جیپور بابت سنوات گذشتہ

سنہ	جمع	خرچ
۴۹ و ۱۸۵۰	للاسے لکھہ لعہ سے ۃ لالا للعہ	ہمعہ لکھہ للالعہ ۃ مالعہ
۵۰ و ۱۸۵۱	لاسے لکھہ للعہ ۃ سامعہ	سے لکھہ الف ۃ لمالعہ
۵۱ و ۱۸۵۲	ہمعہ لکھہ ہمعہ ۃ لولعہ	لعہ سے لکھہ ہمعہ ۃ مالولعہ
۵۲ و ۱۸۵۳	لعہ سے لکھہ ہمعہ ۃ لالاعہ	سے لکھہ ہمعہ ۃ سامعہ
۵۳ و ۱۸۵۴	عہ سے لکھہ لعہ ۃ لماعہ	لعہ سے لکھہ للعہ ۃ صمالعہ
۵۴ و ۱۸۵۵	عہ سے لکھہ لعہ ۃ لالماعہ	لعہ سے لکھہ ہمعہ ۃ -
۵۵ و ۱۸۵۶	لعہ سے لکھہ ۃ مالاصر	ہمعہ لکھہ للالعہ صمالولعہ
۵۶ و ۱۸۵۷	عہ سے لکھہ الف ۃ صمالمعہ	سے لکھہ للالعہ ۃ سامعہ
۵۷ و ۱۸۵۸	عہ سے لکھہ الف ۃ مالوعہ	سے لکھہ لعہ ۃ سالالعہ
۵۸ و ۱۸۵۹	للاسے لکھہ للعہ ۃ لالاعہ	سے لکھہ ۃ مالالعہ

سنہ	جمع	خرچ
۱۸۶۰و۵۹	صــــ لکھہ صــــ ۃ لالعـــہ	صــــ لکھہ صــــ ۃ صالعـــہ
۱۸۶۱و۶۰	صــــ لکھہ صــــ ۃ عصہ د	معــــ لکھہ معــــ ۃ ماعـــہ
۱۸۶۸و۶۷	لعـــــ لکھہ لعــــ ۃ صاعـــہ	معــــ لکھہ لعــــ ۃ لالـــہ
۱۸۶۹و۶۸	لعـــــ لکھہ لعــــ ۃ صاعـــہ	معــــ لکھہ معــــ ۃ ماعـــہ
۱۸۷۰و۶۹	عـــــ لکھہ ـــــ ۃ ماعـــہ	معــــ لکھہ لما مـــہ
۱۸۷۲و۷۱	للعـــ لکھہ لعــــ ۃ سماعـــہ	للعـــ لکھہ معــــ ۃ صمالعـــہ
۱۸۷۳و۷۲	للعـــ لکھہ لعــــ ۃ ساعـــہ	للعـــ لکھہ معــــ ۃ لالعـــہ
۱۸۷۴و۷۳	للعـــ لکھہ صــــ ۃ لالعـــہ	للعـــ لکھہ معــــ ۃ مالعـــہ
۱۸۷۵و۷۴	للعـــ لکھہ صــــ ۃ سالعـــہ	للعـــ لکھہ معــــ ۃ مالالعـــہ
۱۸۷۶و۷۵	للعـــ لکھہ صــــ ۃ سامعـــہ	للعـــ لکھہ ـــــ ۃ ساعـــہ

تفصیل آمدنی چهہ سال

مد آمدنی	سنہ ۵۵و۱۸۵۶ء	سنہ ۵۶و۱۸۵۷ء	سنہ ۵۷و۵۸ء	سنہ ۵۸و۱۸۵۹ء	سنہ ۵۹و۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰و۶۱ء
مالگذاری کشت و نہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر و راہداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رسوم عدالت دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمہ جات مختلفہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذرانہ سند نشینی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

पुण्यखर्च

تفصیل مصارف چهه سال

مد خرچ	سنه ۱۸۵۵و۱۸۵۶ع	سنه ۱۸۵۶و۱۸۵۷ع	سنه ۱۸۵۷و۱۸۵۸ع	سنه ۱۸۵۸و۱۸۵۹ع	سنه ۱۸۵۹و۱۸۶۰ع	سنه ۱۸۶۰و۱۸۶۱ع
پن ارتهه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه	[illegible] لکهه
کوٹهیار خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرشته تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود قرضه	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرشته تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ادا امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مد خرچ	سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء	سنہ ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ء	سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ء	سنہ ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ء	سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء
عہدہ داران پرگنات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطۂ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شایستہ ہے اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزاء خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزا خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر ہوتے ہین —

सम्पाद

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی و ستی و سمادہ وغیرہ کی وارداتین بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرایم کے جرم بہگالیجانے لڑکیونکا بغرض حرامکاری کرانیکے اگرچہ اب بہی علاقہ جیپور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہہ تو تحقیق نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بہی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین کہ اوسکا انسداد کلی ہو جاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہو جاویگا —

اگرچہ جرم دختر کشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

شادیان کا نتیجہ ہے علاقہ جیپور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجب قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تاوقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین عملدرامد اونکا اس راج مین بہی خاطر خواہ نہو سکیگا —

۱۸۸۲-۸۳ع مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتان کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات پر قادر ہون گے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی نکرینگے —

شروع فروری ۱۸۸۳ع مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے — बावड़ी खेड़ा

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچھا ہے مدت سے کوئی

واردات غارتگری ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجراء آمد رفت ریل سے آگرہ واجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ وسترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران وپیادگان گشت وگرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکھین اور وقوع واردات پیر فوراً پہونچکر تعاقب وگرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایت زیادہ تھی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اہالیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات مینہ لوگون کے کہ پیشہ در سارق وغارتگر ہین وہی تدبیرات جو ہاڑوتی مین کیگئی تھین یہان بھی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ دری سے کل مینون کی خانہ شماری ومردم شماری لکھی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن وفعل ضامن اونکی حاضری ونیک چلنی کا ذمہ ور کیا گیا ہر روزہ ہوشیا

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گانوسے غیر حاضر نہونے پاتے اور جبر | सार्टीफिकट
لبنا نہ ہین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس جنہ
نے قواعد سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحقیقات
ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام ہین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جولوگ واسطے تعمیل
احکام کے متعین ہین بجاے تاکید وتنبیہہ بینہ ہاے وانسداد واردات کے اون
کے شریک ومعاون ہوکر مال مسروقہ ومفروقہ ہین حصہ لیتے ہین چنانچہ فروری
سنہ ۱۸۶۶ع ہین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہواکہ اوسکی سارق ونارگرون
سے سازش تہی اور اوس نے اونکو مدد وپناہ دیکر وارداتین کرائین اور
اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور اوسکی سزایابی سے اورونکو
بہی عبرت ہوئی بعد ازان اس سرشتہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی چہاونی | पोलट
سجان گڑہ ہین متعین ہونے سے ہوا اور اونکو راج سے بہت مدد ملی کہ | सुजानगढ़
اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان ہین لکھا جاویگا۔

جیلخانہ

جے پور ہین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع ومضبوط بنا ہواہے سنہ ۱۸۶۸ع ہین ڈاکٹر
ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور
معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ع
مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق ہین محبس آگرہ ہین اورسیر تہے اس جیلخانہ ہین | विलयम्स
کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اور نہونے قیدیون نے | ओवरसियर

کئی پیشون کے کام لینے شروع کیے اور تہوڑے عرصہ مین قالین وپارچہ بافی وآہنگری ونجاری وسبوچہ سازی وکفش دوزی ودوخت پارچہ وساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہوگئی کہ اچہی چیزین تیار ہونے لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکہنا پڑہنا بہی سکہایا ڈاکٹر ولینٹین صاحب نے مثل انگریزی جیلخانون کے قواعد بود وباش وحفظان صحت بہی جاری کیے اور خورش وپوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تہی زیادہ کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تہی کہ اپنی خوراک کا آٹہ فروخت کرکے افیون خرید لیتے تہے ان لوگون کی افیون چہوڑانے مین ضرر جسمانی کا خطرہ تہا مگر کچہہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ نہایت عادی تہے وہ بہی اس بد عادت سے چہوٹ گئے اور عقل وحواس درست ہوکر صالح ہوگئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے آئے تہے اس جیلخانہ کو دیکہکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچہی ہے اور انتظام وقواعد بود وباش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے ایسے جلیل القدر ومستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون کی نیکنامی کی باعث ہے —

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بہی ڈاکٹر ولینٹین صاحب کو مفوض ہوگیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام مفروری کیا تہا کہ فوراً گرفتار ہوگئے ڈاکٹر ولینٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی کا کام بہی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہوگیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خور و نوش و اجرای
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
تہیکہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک اتنا زیادہ حد سے ملتی ہے کہ اکثر اونمین
سے اپنے گہر کی نسبت بہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجہتے ہین ۔ دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سواے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہو جاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین ۔۔

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع رواج مشقت اندرونی سے
١٨٦٨و٦٧	٧٦٧	٠	٠	٠
١٨٦٩و٦٨	٨٥٠	٠	٠	٠
١٨٧٠و٦٩	٠	٠	٠	٠
١٨٧١و٧٠	١١٥٣	٠	٠	٠
١٨٧٢و٧١	١٠٠٣	٠	٠	٠
١٨٧٣و٧٢	٩١٦	٤٣	٥١	٠
١٨٧٤و٧٣	٩٥٣	٥٠	٦٧	٠
١٨٧٥و٧٤	١١١١	٥٦	٣٧	الماللعہ
١٨٧٦و٧٥	١٠٦٠	٤٨	٦٤	الماعہ

فوج

جے پور کے راج مین فوج حسب تفصیل ذیل ہے —

گولہ انداز	سواران ملازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
٣٠٠	١٧٠٠	٢٢٠٠	٣٠٠٠	٦٠٠٠	١٥٠٠	١٥٧٠٠

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی کے ہے اور تلوار باندھتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر انہین سے صرف چوبیس کارآمد ہین بلیان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوارونکا اور پانچ رسالہ جات دیگر تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور تلوار ڈہال وبندوق باندہتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی ہتہیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین —

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ پانچہزار شمار کئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت ڈاک وانتظام سرحدات وسوقع فساد ووقوع واردات پراونکی تعیناتی ہوا کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ بے تربیت دہقان وخودسر ہین —

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹنین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور دو پلٹنین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین انمین زیادہ تر پوربیہ علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایاے ریاست مین سے ہین سیاہ الخالق پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈہال باندھتے ہین ہر ایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین —

मूनों

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو سوارون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ
لوگ ایسے بہادر سمجہے جاتے ہین کہ جہانتک ہوتا ہے جیسا پرخطر کام ہو اوسکو انجام دیتے
ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی
ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور
خرید یا تبنی لیکر چیلہ کرلیتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون
سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت
روپیہ پیدا کرلیتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی
اور ہتہیارون کی یکسانیت کی کچہہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے
غیر معین ہے اور اسیطرح ہتہیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو
جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتہہ چند زنبورک ہوتے
ہین ۔

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع
مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی
کچہہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کہیرکے ہے
راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکہتے ہوئے یہہ فوج کچہہ زیادہ نہین
ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۲۸۳ ہین اس فوج پر راج کا قریب چہہ لاکہہ
روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی کو تنخواہ تقسیم ہوتی ہے ۔

اگرچہ یہہ کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام اگرہ کالج کے
بہت مستعد و لئیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی دہر
کرتے تہے سنہ ۱۸۶۶ء تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم
ہر سال تیار ہوکر کلکتہ یونی ورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سرویئنگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعے سے راج
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلاضرورت طلبی پردیسیون کے میسر آنے
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین
کل عملہ کا خرچ سنہ ۱۸۶۹ء مین [illegible] تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پیرہ سنہ ۱۸۶۷ء
مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو
طالبعلم کہیتڑی و سیکر کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس
متعلقات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

मास्टर
जोगनी
नोरमलस्कूल
बेथून

यूनिवरसिटी
इन्ट्रेन्स
फर्स्ट आर्टस
इन्जिनयरी
सरवेइंग
लेवेलिंग

कान्तीचंद्र मुकर्जी

x

نقشہ جیپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلبا عربی فارسی و اردو	سنسکرت و ہندی	میزان	تعداد طلبا مستفید انٹرنس	تعداد طلبا مستفید فرسٹ آرٹس
۱۸۶۷و۶۶	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۶۷و۶۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۶۸و۶۷	۱۴۲	۱۹۳	۱۴۵	۴۷۹	۱	۰
۱۸۶۹و۶۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۳۰۱	۴	۰
۱۸۷۱و۷۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۷۳و۷۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۷۴و۷۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۷۶و۷۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر یازدہ روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتاہے وہ درست ہوجاوے گا -

سینکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سینکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ع سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جےپور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی وہندی پڑہتے ہین -

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع مین سینکرت کالج مین ۲۰۸ - اور چاندپول سکول مین ۷۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطرخواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جوراج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسر شان وہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب کہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو
امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اور ون سے کرا سکتے ہین اون کو شیخوانہ
مین محنت کرنا لا حاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ
رونق نہوئی —

۱۸۶۶ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا
صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگر اقوام
کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب
نے بلحاظ اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب
سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست
جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور
بابو سنسار چندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر
کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی
ترقی ہوئی —

सार चंद्र सेन
हेड मास्टर

تعلیم سرداران سے متعلق یہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا
غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت
علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف متبنی ٹہاکر لچہمن سنگہ مرحوم چومون والہ
نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد
پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی
طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگرو والہ بہت محنت سے پڑہتا ہے —

समरथ सिंह
बगरू

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے ۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء
۱۳	۳۴	۵۰ (ٹھاکر ۲۸، دیگر اقوام ۲۲)	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ء
تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین مئی سنہ ۱۸۶۶ء
مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کرکے
ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم
کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم
مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون
کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی
لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ
دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت وکوشش
سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین
ان مین سے ایک جیلخانہ جے پور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے
معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے
کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہوگئین سات
مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस
ओकलटन
हेडमिसट्रेस

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زر دوزی و سوزنی کام کی آمدنی جب ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء مین اگرچہ تعداد طلبار زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۸۲ لڑکیوں کے ۸۰ لڑکیان ادنیٰ اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت ہے جولائی سنہ ۷۳ء سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس جوایسی صاحبہ

ज्वायसी

ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء مین اس مدرسہ کی چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹرینِنگ سکول اس غرض سے کہ اوس

[illegible] ...ंगस्कूल

مین لڑکیان علم حاصل کرکے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس

...परस्कूल

مین دولتمندون کی لڑکیان پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر ہوکر تعداد طلبار کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہوگئی اور سال تمام مین مبلغ للعہ صاحب کہ فی طالب العلم ۳ روپے ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبار مدرسہ سنوات گذشتہ مین —

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء
۲۵	۳۵	۱۴۰	۱۵۵	۱۲۵

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء
۱۴۰	۱۲۸	۱۶۷	۵۶۴

مدرسہ فنون

۱۸۶۴ء مین بمقام کلکتہ سرچارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو سरचार्लस ट्रिविलयन
مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تھی اور پھر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ हन्टर
فنون مدراس نے کہ لارڈ نپیر صاحب کے ساتھہ ہندوستان کے ممالک नेपयर
مختلفہ کے فنون و کارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے
آئے تھے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ
پیداوار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک و شہر و ہنروری باشندگان
کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار
معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہوسکتی ہے متوجہ کیا کہ مہاراجہ صاحب
نے اونکی تحریک پر بدل توجہہ کی اور جون ۱۸۶۶ء مین مدرسہ فنون
مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچھہ عرصہ بعد وسیع
وعالیشان مکان مین کہ پنڈت شیو دین کیواسطے تیار ہوا تھا منتقل ہوا
اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈی فیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق डिफेबिक
دیولی کی چھاونی مین تھے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس देवली
کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہوکر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ
مقرر ہوئے اوسی اثنار مین بدر پیشی ضرورت چھہ مہینے کی رخصت لیکر
گئے اور پھر اکتوبر ۱۸۶۹ء مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک
کارخانہ مین کوئی اچھا اوستاد نہ تھا اور نقشہ کھینچنے کا بالکل رواج نہ تھا
اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کھینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

پیشون مین کار آمد ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے دایرہ اور عمدہ قوسین کہینچنا بہت جلد سیکہہ گئے۔

مدراس سے دو اوستاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا بلائے گئے اور نجاری وچوب تراشی کے دو اوستاد سہارنپور سے طلب کیے گئے سنگ تراشی کا کام جے پور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم اور علاوہ اون کے تصویر کشی عکس وقلمی وتیاری ظروف برنجی وروئین وطمع برقی وسادہ کاری وکندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے کے وقت تک شاگردون کو بحسب حیثیت کار اجرت دینی تجویز ہوئی ہرایک شاگرد اول دو مہینے تک امتحاناً داخل رہتا تہا کچہہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعد ازان اول درجہ مین مقرر ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم وسوم وچہارم درجون مین ترقی کرنے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کرکے لڑکون کو سیکہنے کیواسطے داخل کرانے لگے۔

اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سنسکرت کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم وفنون وزبانون کی چہہ ہزار جلدین انگلستان سے منگاکر شایقین کے مطالعہ و فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلنٹین صاحب

علوم طبی وطبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے تھے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تھے —

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجھنے مین بڑی دقت ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی و لکھنؤ و کانپور کے طلب ہوکر مقرر کیے گئے

سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکھی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجرار کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر اونہون نے اپنی کوشش و پیروی سے کارخانہ کو جاری رکھکر قلیل عرصہ مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام ہی نتھا بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز و نقشہ جات مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار و صنعت نما شہر مین اس لیاقت و صنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تھا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ سلف کی آرایش و صنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس ترقی علوم و فنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی —

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتہہ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکہا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجا لاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہو سکے۔

عمارتی و علمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین۔

آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے۔

نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین بجاے دس آدمیون
کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین آکر آلات کو ہاتہہ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین بوجہہ افزونی کام نجاری و درودگری کے کمی ہوئی۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس
سے زیادہ آیا اسواسطے بہ تعین ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور
کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی
کے نقاشی علمی کہ تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے -
خیرادی اوستادنے انگریزی خیراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے
اور آہنی و برنجی و مسی و چوبین و دندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے -
جواہر خراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے جسکی دست و صفائی کارین
وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی
تیزی سے اوسنے اکثر ایسے عمل سیکہے ہین کہ اس کام سے متعلق نہاین ہین اوسے
صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین چلا دینے کے کام پہ بہت توجہ کی ہے
ساخت ظروف گلی مین بھٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار
ہوجاوے گی یقین ہے کہ جے پور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے
جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہو سکتے ہین اسی سے متعلق
گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام
کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایکسکو
اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی -

جلدسازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے -
کیمسٹری یعنی ترکیبات علمی و امتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم केमिसटरी
ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

ہے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کرین ۔
مطبع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکھہ لیئے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی
جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرے تب تک سادہ کام ہوتا ہے ۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنرمند پرنٹر نوکر رکہا
گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو
بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکہتے
ہین اون مین وزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون
نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات
علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے ۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی
اور ایک شخص بڑا مشتاق و چیرہ فن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے
شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے ۔
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاستون مین مدرسہ
فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندون کا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب
فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان
اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گئین ۔
صاحب پرنسپل نے مدعا مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکہا ہے
کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو شوق

محنت پیدا ہوا ور علم کا اضافہ ہو اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکہتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی وآسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکہا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج وافسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکہتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل بتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی وترقی کا جسقدر مجہکو دل سے
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکہتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا ـ
اپنی علیحدگی کے نتایج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچہہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامونمین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم واخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکہینگے ـ

فهرست اوستادان و شاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۷۰ع		سنه ۱۸۷۱ع	
		ادستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب‌کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خیرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهرخراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلدساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات عملی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۴
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۷۶		سنه ۱۸۷۶	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱۲	ملمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

۱۸۷۵-۷۶ع کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکھا کہ سب سے زیادہ
ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا مین اوس مین صرف چند معمارون نجارون
کے لڑکے تھے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے
غیر لوگ کام سیکھنے کیواسطے آئے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات
میو جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالا بہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات
محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی
ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ
ہوتی تھی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ مقرر ہو گئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربار نے
مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے
کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کر کے
کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اور ان دونون صاحبون
کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۴۰۹۱ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۸۷۷ع
ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۷۷ع علیحدہ
ہونا ضرور متصور ہو کر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر
سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکولہ کو طلب کیا تھا ۳ - اکتوبر ۱۸۷۷ع
کو مسٹر سکورجی صاحب سلطے جےپور پہونچکر ۳۰ - ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک
صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسے کا خرچ بہت ہوتا تھا اور راج

मेयोजनरल हॉस्पिटल

स्कोरजी अकोला

شکایت تھی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین واسطے انتظام آیندہ کے دربار سے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف حد منظوری کے اندر رہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکوڑجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی۔

انتظام مدرسہ مین مقدم تبدیل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکوڑجی صاحب کے نزدیک میعاد تعلیم طلبا دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ کردی ہے دوم طلبا کو کسیقدر پڑہنا لکھنا اور حساب بھی سکھایا جاوے مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلبا مدرسہ ہندی اردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت ہرج ہے۔

مسٹر سکوڑجی صاحب لکھتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کیے ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلبا کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع واقسام کی نئی چیزین دیکھنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین [illegible] خرچ ہوا کہ فی طالبعلم [illegible] ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے۔

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد مین کچھہ کمی عاید نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا مین اضافہ ہوا یعنے ۷۳-۱۸۷۲ء مین کاریگر و شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ باوصف قلت سامان نوشتخواند وحساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعہ سے اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حد کو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بہ تدریج ادا ہوتا جاتا ہے۔

प्रोफेसरी

सिविल इञ्जिनियरींग कालिज पूना

دسمبر ۱۸۷۴ء مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری سول انجینرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہو کر اوس کی خبرگیری خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

۷۵-۱۸۷۴ء مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر ہوا اگرچہ اوسکی ابتری وخرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تا وقتیکہ تجربہ کار کامل و ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

मेडिकल स्कूल

سنہ ۱۸۶۱ء مین جےپور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تہا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر برصاحب ایجینسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۶ء سے بحث ہورہی تہی ڈاکٹر برصاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان نے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالبعلم پانچ سو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ چونکہ
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر اورٹ
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا اور
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے ہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط نشار

مستقل ہوگیا تہا بلکہ تدبیرات مرکوزہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تہا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۹ء سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوا وطرز و اطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل ہی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسل کے پاس طلبا مدرسہ سابق جے پور بہیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بہی لکھا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جے پور مین تعلیم و تربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کیئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ ویکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اون مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چوموں والہ نے کہ خود بہی نہایت مستعد ولیق ہے چوموں مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بسا آؤ بیرہ ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین مفصلات مین مدرسہ جات مقامات مندرجہ ذیل پر تہے۔

نام مقام	مدرسہ فارسی	مدرسہ ہندی	میزان	تعداد طلبا
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادہوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
نوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۳
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھ बैराठ	یک	۰	یک	۲۲
پراگپورہ प्रागपुरा	یک	۰	یک	۱۲
رانگڈہ	یک	یک	دو	۱۸
سانبہر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بناوڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

بعد از ان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً معلوم ہوا مگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس وطلبا، وحال انتظام نوشتخواند وطرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتہ تعمیرات

سڑکین راج بھرتپور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام آگرہ واجمیر کی سڑک ہے کہ بھرتپور سے مشرق مین سرحد بہرت پور ۰۸ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈہ تک ۴۵ میل کل ۱۲۴ میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بھرتپور کے کل تیار ہوگئی تھی اور مغرب کیطرف ۴۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل تک پختہ گولہ تیار ہوگیا تھا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۴۱ میل بگروتک ۱۴ فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح زمین سے ڈہائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہہ مین کل آٹہہ انچ کنکر ڈالا گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور سوریان تجویز ہوئی تہین اور کل سڑک کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکہہ روپیہ خرچ ہوا تہا۔

سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء مین سرحد بہرت پور تک بالکل اور مغرب کیطرف ڈوڈوتک تیار ہوکر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی وراج بھرتپور

۷۰ میل راج جے پور ۱۲۵ میل جاری ہو گئی آگرہ و جے پور کے درمیان سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور میل و اونٹون کی شکرم بہی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہو گیا۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین کل سڑک پختہ و خام تیار ہو گئی صرف پل و موریان تیار ہوتی رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتہر لگائے گئے اور آٹہہ منزل مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع مین سڑک بہمہ جہت تمام دکمال تیار ہو گئی اوسکے ذریعہ سے ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی و شمالی سے اجمیر و مارواڑ و مغربی راجپوتانہ کیواسطے بہرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت آمدرفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہو گئی کہ اوسکو درست کیا گیا اور بعد ازان ہر سال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہو کر ہر طرح سے آراستہ و تیار رکھی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۷ و ۷۸ع مین ۲۳ میل پر از سر نو کنکر کٹہ مین مالیت بابت سال خرچ ہوا اور اسیطرح ہر سال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک کی وقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تھی اور یہہ بہی معلوم تہا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدرفت بہت کم رہیگی اسواسطے علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندہنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے صرف دو ندیان ایک ڈہونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری باندی بمقام تاسرودہ جب جاری ہوتے ہین آمدرفت بند ہو جاتی ہے اسواسطے اونکا سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ

कानोता
वाडी
बासरा

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سرایے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرادین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التوا مین رہی —

कोटपोल

دوسری سڑک جےپور سے ۲۳ میل مغرب مین موضع چہوٹا پول سے کہ مگر وہی ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا نہایت آسان ہوگئی تہی سنہ ۱۸۶۸ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً ۸۰ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء سے اسوجہ سے کہ سانبہر کا سرکار انگریزی نے لے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی —

تیسری سڑک جےپور و ٹونک

جےپور و ٹونک کے درمیان آمدرفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تہی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض دیگر موجبات مخصوص الوقت سے گاڑیون کی آمدرفت مین بہت تکلیف ہوتی تہی اسواسطے ۲۴ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گول کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام سنہ ۱۸۷۶ء مین قبل برسات تیار کرایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر پلون

کے پل نہ بنائے جاویں صرف فرش او تار و ئے جاویں سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجھتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی راے ہے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء مین ۴۷ میل سڑک واقع علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرادی ہے اور ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہوا سمین جو روپیہ لگا ہے برباد ہوجاوے گا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۷ میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتھہ شروع ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی۔

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب نے

اوسکے سٹیشنون سے شہرون وقصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
مدنظر ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن ہنڈا ورسے جھوہ و ہنڈون ہوکر
قرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جے پور مین یہہ سڑک ۴۹ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجاے
علاقہ بہرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دولاکہہ سیاسٹہ روپیہ منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین چودہ میل پر کنکر کٹکر یہہ جہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین ـ
پانچوین سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۳۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین معدوم مشکلات مندرجہ ذیل تہین البتہ انقضا
مدت اور ربط وضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سررشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جس کام مین زمین دیہی ہوتی ہے اوسپر ہندوستانی ریاستو نمین اول سے ہی
پس وپیش ہوتا ہے ـ
پہلی تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجہتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہم رسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تہے ـ
دوسرا لوگ کہتے تہے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچھہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے ان امور
کا کچھہ تعلق تہا اکثر خود غرض لوگ باعث ہوتے تھے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی
تھی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین
سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو
ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ سنہ ۱۸۶۸ع سے ہوئی ہے شہر سے پانچ
میل شمال مین موضع آکھیڑہ ہے وہان کے بند معروف بہاؤ ساگر سے نہرون | गारखेड़ा मावसागर
کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچایا گیا اور اوس بند مین ہرماڑہ کے | हरमाड़ा
نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرماڑہ کا گہاٹ کہ مہاراجہ جے سنگھ صاحب کے
عہد مین بعرصہ ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۰۰۰ فیٹ طول مین اور
۳۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل
مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بھی پختہ و خام پشتہ
طول ۳۰۰ فیٹ - عرض ۱۲ فیٹ - ارتفاع ۵ فیٹ -
باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے
چھہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی -
شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بھی آبپاشی کیواسطے | मानसागर

نाहरगढ़ तालकटोरा

مستعمل کیا گیا اور ناہر گڈھ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر
مین پہونچایا گیا۔

سنہ ۱۸۶۲ء مین جےپور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۸ میل جہان بان گنگا
ندی مین کل ۲۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ
مین ہوکر ۱۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۵۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندہنے
کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہہ سے اس مقام پر بند تعمیر
کرنے مین سہولیت کارروائی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد
تصور کیے گئے تہے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ وتخمینہ مرتب کیا اور

रंडिल चीफ इंजिनियर

کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز وتخمینہ ونقشہ
مذکور کو دیکہکر اسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچھی راے لکہی راجپوتانہ
کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القصور ہوا تہا اور یہہ سمجہا گیا تہا کہ بیس مربع
میل زمین واقع جےپور مین .... ۲۲ فیٹ مکسر پانی بہریگا
اور چوبیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور سنہائی خرچ مثلہ ولاگت کے بعد
سالانہ بارہ لاکہہ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراجہ
صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے

मेसर्स ग्लवर कम्पनी

مسرس گلوور کمپنی کو ٹہیکہ دے دیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج
بہرتپور کے چہہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بہرتپور خاص بہی
کہ سرزمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے
شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بہرتپور تک

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بھرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے رامگڈھ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین تیس مخفی و ناکار آمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور نور ساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و نور ساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۵۸ ۱ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑھے چار لاکھ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجنیری کے موقوف رہی۔ रायसर नूर सागर

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع نہونے پر صاحب انجنیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ نہوا مگر جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہ ہے مگر اہالیان سررشتہ مال بالکل متوجہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے تاوقتیکہ لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہوجاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین و صاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نلہ سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بھی بمرور مدت دراز ہوئی تھی سنہ ۱۸۷۶ع سے سنہ ۱۸۶۹ع

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکارگر ہوئی آخرکار سنہ ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۸ع
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پہ پہر بند باندہا جاوے اور کل وخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بندکے ساتہہ تیار ہوا تہا اوسے
کسیقدر درست طلب ہے اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافۂ قوت اور کلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا سنہ ۱۳۰۳ھ و ۱۸۸۶ع مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل پتلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ آسکے موجب سنہ ۱۳۰۵ھ و ۱۸۸۸ع
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگادئے گئے ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۸۸ع
کو یہہ کام بہمہ جہت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فوایدسے متمتع ہوا سابق میں
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی لے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنالئے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوپڑون مین اور بنائے جاوین ۔

مکانات وباغ

سنہ ۱۸۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اسمین چھہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکسر ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی و ہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین ۔

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ و کراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ و جے پور و ڈو ڈو واقع سرحد پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھے نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ ۱۸۶۴ء مین دفتر تار برقی کھولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سیٹھہ مانک چند کے باغ مین شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تہا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے اونہین لٹھون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگایا گیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۱۸۶۷ع مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جے پور و جہودہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
بینڈ کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جے پور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان
اور مشق گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۸و۱۸۶۹ع مین۔ پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ راجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہاے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
کیروسن ہوئین اور کیروسن تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر
لگائی گئین۔

سنہ ۱۸۷۱و۱۸۷۲ع مین میو جنرل ہوسپیٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتہہ سے جاری کی تہی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بہ تعداد [illegible] ہوا تہا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۲و۱۸۷۳ع مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پایداری وحسن تعمیر
کسی قدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہوکر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بہ تعداد [illegible]
[illegible] منظور ہوا اور یہہ ہی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گہر

اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے टौन हाल
دوسرا مکان تجویز ہوا آخرکار ۲۰ بیس فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع وخوبصورت
وعالیشان مکان بصرف ایک لاکھ ... تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین
لارڈ نورتھ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے جاری کیا پلنگ
آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندرونی
جیبے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
مثل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدۂ عظیم پہونچے گا۔

میو سٹیچو یعنی بت بشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بہی تیار ہوگیا اور راجہ کے मेयो स्टेचू
اسپتال کے ساتھہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بہی ادا کی یہہ
بت کہ برنجی ساخت کا ۹ فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ ۱۳ فیٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق ونامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔

باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵ ۳/۴ ایکڑ ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے بآسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرۂ علم نباتاتی ومناظرۂ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ ومقام راحت اندازی وتحل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلکا پانی پہونچانا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

درجہ کا ہوا اسواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء مین پودے ذخیرون
سے نکالکر لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کھیلنے
کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور
چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائے
گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنیکے تالاب
بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین
اور ترکاری کا باغیچہ پانچ ایکر کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کمیاب درختون
کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق
مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء
مین منجملہ [illegible] خرچ باغ کے [illegible] صرف آبپاشی کا خرچ تھا
تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روز
سیر کرنیکے واسطے جاتے ہین —

بنی

شہر مین ہمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی اکثر
دور جگہ سے قریب تر نہین ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے
سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن رکھایا
اور اوسکے واسطے عملہ رکھا ہے سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء مین انتظام کا بلا امداد رعایا و ٹھاکران
انجام ہونا غیر ممکن متصور ہو کر ٹھاکران و جاگیردارون کے نام احکام جاری
ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرح فی بیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اور اوسکا محصول معاف ہوا دیہہ جمعی ہزار روپیہ دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ
ملک صلے

دیہات جمعی زا ئیدا شدہ دو ہزار روپیہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بہی
زمینداروں کی جا یداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین
علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور
کپتان جیکب صاحب کو اس شعبہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جے پور مین
قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ ہنگوٹہ کیکر ارنڈ و
بڑ پیپل و جامن و کہیری کہجور و گولر و کیکر و غیرہ کے درخت تہالوں
مین لگا کر آبپاشی کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۸ء سے کہ جب یہہ شعبہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء تک اہتمام شعبہ
تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی
زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب
صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ
اونہون نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور حسب رضا سپرنٹنڈنٹ
انجینیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اس دفتر
کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب
کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و بیان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب اہالیان
راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا
باعث سمجہتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانتداری سے

मिसल

کہ ایسے لوگ صاحبان انگریز کی عزت و نیکنامی کے باعث ہوتے ہین ہم بہت خوش ہے اپریل ۱۸۶۳ء مین کپتان جیکب صاحب ڈیڑہ برس کی رخصت لیکر ولایت کو گئے تہے اونکی غیر حاضری مین مسٹر پل صاحب نے بہی بہت عمدگی سے کام کیا اکتوبر ۱۸۶۴ء مین کپتان جیکب صاحب واپس آکر اپنا کام کرنے لگے ۔

نقشہ تعمیرات مین حسب تفصیل خرچ ہوا ہے

نام سنہ	تعمیرات جدید	مرمت	آبپاشی	متفرقات	عمل	میزان
۱۸۶۰ و ۶۱ء	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]
۱۸۶۱ و ۶۲ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۲ و ۶۳ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۳ و ۶۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۴ و ۶۵ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۶۵ و ۶۶ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سوا سے تعمیرات
آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اونمین ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع
مین ایک لکھہ ـ روپیہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین ... صالیسہ خرچ ہوا۔

عہدنامہ ۱۸۱۸ع کے بموجب چالیس لاکہہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی
آمدنی ہونیپر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف
کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و
ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ
اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے
راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے بہت
مدد دینا منظور کیا اور رعیتی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جایداد موجودہ زمین
مذکور مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچہہ شرطین
مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور گلو کمپنی ٹہیکہ داران
تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرایط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ
پیدا ہون بمقتضاے مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے
گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ رہیگا
چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا
کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے نہایت
کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطلق ظہور
مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا ہونا بلکہ اسکے

फर्नेवेल سواے مسٹر فرنزل صاحب اور اون کے ماتحت عہدہ داروں نے ریاست و
رعایاے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست
بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے
ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی
کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاے کہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب
सरदेसार سرویر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین
ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہہ سرتفع ہمراہی
صاحب انگریز کے اوسکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے از بس شر و
فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہو کر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول
صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام ضروریات
کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ دار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا
کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبون
کے لشکرون کو رسد ملی اور زمینداروں کو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو
تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جا کر جیسا پیشتر
کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا
باعث ہو جایا کرے ن اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت
آتی تہین بالکل موقوف ہو گئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی
تہی برضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمیندارون کو یقین پیدا ہو گیا کہ
ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملیگی سابق مین وکلاء راج کل سامان مفت لیتے تہے

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تہے علاوہ اسکے مہاراجہ
صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع
وتکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل سٹیشن تجویز ہوا
سنہ ۱۸۷۵؁ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد رفت جاری ہوگئی
ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس اہلکاران
راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔
ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے
ارادہ سے سڑک پر پتہر رکہدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات
کرکے انسداد آئندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان
دیہات کا کچہہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتہر لائن پر چہوڑ گئے تہے جنوری مین
جےپور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل او ٹہیل گاڑی کے ठेला
ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیور مارے گئے اور गार्ड
چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیور کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات ड्राइवर
ہوئی تہی عدالت سیشن سے اوسکو چہہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت सेशन
ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین مویشیون हाईकोर्ट
کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے
طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیرممکن تہا اسواسطے مئی ۱۸۸۱؁ء مین
چیف انجنیر صاحب کو لکہا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵ - جون سنہ مذکور
اوسکا بندوبست ہوگیا۔

یکم جون ۱۸۷۴ء تاریخ اجراے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱ - دسمبر ۱۸۷۴ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری چوری - بہگا لیجانے عورت کا - رشوت ستانی
تغافل نوکری - دایر ہوئے اون کے چھہ ملزمون مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۵ء مین ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۶۴ ملزمون مین سے ۱۴ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
راج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین آمد رفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہوگئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق واحدیت
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ [illegible]
مفصلات مین بمقامات جھونجھنون - سانبھر - اچرول - ٹوڑو - دوسہ
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادھوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین
اور دیگر پرگنات مین ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تھے انکے سواے چومون
کے ٹھاکر نے اپنی دارالریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاواٹی
کے اکثر قصبونمین دارالشفا ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانہ جات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہوکر

महुवा
चाटसू
हिंडौन
माधोपुर

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا مگر ۱۸۹۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کردیا۔

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء سے اہتمام اس سرشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مفصلات مین مقرر کئے اور چہہ نئے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و (वैक्सिनेटर) اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا (सबअसिस्टंट सरजन) دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میو ہوسپیٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا (हिंडली) اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب (हसबैंड) مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا۔

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی واخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی (म्यूनिसिपलकुमेटी) کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب مشیر انجنیر ہین کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسر وسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس (गेस) کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین
خوشگوار و صاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی انسداد و دفعیہ امراض
کا بہت بندوبست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ
تدبیرات عمل مین آتی ہین مفصلات کی کچھہ خبرگیری نہین ہے اس سے بہت
افسوس و تعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کثیر اور
توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے —

ڈاکٹر صاحب ہینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال
مین آنکھون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت
تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ
مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران و اطباء متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان
وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجھکر ڈاکٹر ہینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ
ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لیئے ہوئے سالتمام مین دورہ
کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پہرین —

گورنمنٹ ہندوستانی نے بنظر رفاہ خلایق مہاراجہ صاحب سے
واسطے امداد ہلاکت و قطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون
کے درخواست کی تہی اس پر انہون نے حکام اضلاع کے نام
احکام جاری کیئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت
کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بہی وہی تدبیر درپیش
ہے —

ڈاکخانجات انگریزی

بابت ۱۸۶۸ و ۶۹ء میں ڈاکخانہ جات کی قسمت جے پور میں ڈاکخانہ جات مفصلہ ذیل تھے ۔

جے پور ۔ اجمیر ۔ سیکر ۔ نول گڈہ ۔ جہونجہنون ۔ سورجگڈہ
لوہارو ۔ سنگھانہ ۔ کوٹ پوتلی ۔ کہیتڑی ۔ ہنڈاوہ ۔ بساؤ ۔ رتن گڈہ
چورو ۔ رام گڈہ ۔ فتح پور ۔ لچہمن گڈہ ۔ رانولی ۔ کچاون ۔
ڈیڈوانہ ۔ شجان گڈہ ۔ ٹونک ۔ ہنڈون ۔ قرولی ۔ مہوہ ۔
راجگڈہ ۔ الور ۔ تجارہ ۔ بیسلواس ۔ مادہوپور ۔ روپنگر ۔ बीसलवास
پشکر ۔ پیسانگن ۔ سانبہر ۔ چڑاوہ ۔ पिसांगन

سنگھانہ میں سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جے پور میں چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تہی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج میں ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کیے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی بصرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو [illegible] سکتی ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اوٹنیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ उनयारा

سے علاقہ جات راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی آمدنی سنہ ۱۸۶۶ء میں بتعداد [illegible] اور سنہ ۱۸۷۶ء میں [illegible] ہوئی ہے ۔

راج کے علاقہ میں ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستیں جنکے علاقہ میں ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ وار حفاظت ہیں اور غارت ہونے پر بمقدار قیمت کامل مال مقرونہ کا تاوان دیتی ہیں لازم ہے کہ پارسل بہیجنے والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ محصول دیگر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کریں تاکہ راج سے اوسی کے موافق حفاظت کا بہی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سررشتہ براہ واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے فرستندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک میں بہیجنے سے باز رہیں کیونکہ مختلف الحکومت علاقہ مثل راجپوتانہ میں ازبس پرخطر ہے سنہ ۱۸۷۰ء میں جے پور و اجمیر کے درمیان سرحد کشنگڈہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و مادہ ہو پور کے ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ میں جدید ڈاکخانہ مقرر ہوا ۔

१।७१ جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تہی مگر روپیہ نہونے سے تعمیر ملتوی تہی سنہ ۱۸۷۲ء میں تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان جیکب صاحب نے بتعداد [illegible] تیار کیا تہا راجہ صاحب نے روپیہ دینا منظور کرلیا مکان جب تک کہ گورنمنٹ ضرور سمجہے سررشتہ ڈاکخانہ کی بابت

رہیگا اور تاوقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ
گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر اسقدر
تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سواے کوئی
اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سررشتہ
ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء
مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تھے اور ۷۷۰ میل سڑک
پر ڈاک چلتی تہی—

سانبہر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کو بموجب عہدنامہ ۷ اگست سنہ ۱۸۶۹ء کے سرکار
انگریزی حصہ جے پور و جودہپور جہیل سانبہر پر قابض ہوئی پانی خشک
نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ
ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ
جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لیئے جاتے تہے اب سب موقوف
ہوگئے سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکرون نے اپنے علاقہ جات
مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور تنجیہ و بندوبست
پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال
اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا
لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے
احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلقہ

ٹھیکہ مین جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگزاشت ہوگئے تھے مہاراجہ
آदम صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعینہ سانبھر تحمل وخوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین ۔

पैमाइश टोपोग्राफ़िकल पیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

سنہ ۱۸۶۵ع کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
मेलाविल سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
रणथम्भोर खंडार نے رنتھمبور اور کہنڈار کے قلعات کی پیمایش کیواسطے لکھا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ وملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو اونہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہردو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چھوٹے ٹھاکرون کے
علاقہ مین کہین کچھہ تکرار ہوئی تو راج سے اونکو سزا ہوئی ۔

معاملات علاقہ غیر

बवाई इंदरगढ़ اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین تنازعہ موضع بوائی فیمابین جے پور و اندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جے پور نے بوائی کے قلعہ کا

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
ببائی پر ۱۹۰۸ء تک اقربا سے خاندان جےپور کا قبضہ رہا ہے اگرچہ چندروز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ उनयारा
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہو گیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے ببائی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جےپور مین داخل ہوتا رہا ہے ببائی والہ ہولی دسہرہ پہ نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیون مین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جےپور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے ببائی کی آمدنی
بتلادی تہی قبضہ بدستور رکہا اور ادا ے خراج کا بندوبست کیا سابقًا ببائی
پر محکم سنگوت یا کچہری اندرگڈہ اور ہاڈون کا جنہین اندرگڈہ والہ نے خراج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جےپور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جےپور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جےپور کو اور ببائی کا بونلی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سند کا जंगा
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور مرہٹون کے

فسادسے اخیر صدی تک برابر اندرگڈہ کا قبضہ رہا ہے اور اندرگڈہ سے
اوسکی حفاظت مین زرکثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندرگڈہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبہی نہوا اور قلعہ مین اندرگڈہ
کی فوج رہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبہی نہ رہنے دیتا روبدادسے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے بکیدی ہین مگر ببائی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندرگڈہ سے ملا تہا اور شنکرسنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر
اندرگڈہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے ببائی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڈہ کا قبضہ ببائی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے تعہد ہوا اوسوقت سے اندرگڈہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔
اسواسطے موضع ببائی جے پور سے اندرگڈہ کو دلوایا گیا بعد ازان اندرگڈہ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بہی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔
مئی ۱۸۶۹ء مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹہاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تہا صاحبان
انگریزیہ ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی سیکشن ۲ مقدمات تعدادی صالکہ [illegible]
کہ اوس کمیٹی نے بعد تحقیقات بہ عیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکہ [illegible]

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے بتجویز حکام پر منحصر رہا کہ بمنظوری
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جے پور کے ذمہ قرار پایا اور
حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش
ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ دار
سمجہے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم
اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا
اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی
یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سرنو پیش نہین ہو سکتا تب اونہون
نے واجب فیصلہ پر اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہپور کو روپیہ
دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے
مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جے پور کی یہہ درخواست منظور
ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸- جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے
ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا-

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین دیہات مشترکہ الور و جے پور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹننٹ
ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر
متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات
موقع کپتان ایڈل صاحب پولیٹکل ایجنٹ الور اور میجر بیڈفورڈ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ جے پور کی خدمت مین جب وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کرے
کر دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہوچکی تھی یک لخت انسداد ہوگیا
اور فیصلہ بہی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہوگئے۔

پٹیالہ
نابھا
جیند

مقدمات وقوعی سرحد ساج جےپور و ریاستہاے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع قسمت اینصوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تہی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست ہوا اخیر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد ۱۸۹۲ء مین مرتب ہوا تہا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید دربارہ سراغ برآری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنچوکلار کے جاری ہوا ہے عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جےپور سے برضامندی تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جےپور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جیپور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطرخواہ عمل نہین ہوا ہے۔
سنہ ۱۸۹۲ء مین جےپور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ مینہ یا سے مجرم سکنا دیہات واقع سرحد افسران موجودہ موقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد ہوجایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچہا ہوگیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین بہی ہوجاوے تو بہتر ہو۔
عدالت سانبہر سنہ ۱۸۹۲ء مین مقرر ہوئی اوس وقت سے صرف دو مقدمات مین بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸- مارچ سنہ ۱۸۹۲ء متعلق تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجھنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

حالتین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی و بہرتی سے متعلق ہون دیگر دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبہر کے جرائم محولہ دفعہ ۱۲ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ مشترکہ مین رعایاے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحقیقات و تجویز عطا ہوئے ہین۔

ہر دو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف قانون علاقہ مشترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبط دفعہ ۳ و ۶ عہدنامہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات و تجویز کا اختیار راج کو ہے چنانچہ اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاوالی

جس زمانہ مین جےپور مین راجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال وغیرہ ٹہاکرانکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نااتفاقی تہی شیخاوالی مین چند زبردست سردار تہے لچہمن سنگہ راو راجہ سیکر ابہی سنگہ اور بعد ازان بختاور سنگہ راجہ کہیتری شیام سنگہ ٹہاکر بساو سرداران سیکر و بساو راج جےپور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات مثل دیگر شیخاوتون کے راجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے موافق ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچہہ نقصان نہین ہوسکتا تہا اور وزیر کے ظالم و بے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا او سیطرح اونکی غارتگری و اخذ مصادرات وغیرہ پر چشم
پوشی کرتا تہا۔

دربار جے پور ٹہاکران صاحب تعلقہ شیخاواٹی سے مال مسروقہ مین علانیہ چہارم حصہ لیتا تہا اور بالعوض اوسکے اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تہا ان موجبات سے ملک مین روز بروز غدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیر انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی
लाकट چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۳۲ع مین اونہون نے دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیر آباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ و سوار شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چہہ رسالہ جات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ٹوڑاکو اور رہزنون مین سے بہرتی کیئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع مین اضافہ کیا یہہ محصول بہ تعداد [illegible] تہا اسمین سے [illegible] بیکانیر
बीदावत سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون سے بہی دو رسالہ جات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ لہ حصہ شیخاوتون کے ذمہ
फोसटर رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۸۳۵ع مین فوج انگریزی

برخاست کی گئی سنہ ۱۸۴۳ء مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور
سجے پور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین
اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک
توپخانہ اسپی چہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور
سے لفٹنٹ میجر کا لقب ملا تہا راج جے پور کو سپرد ہوئے —

میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور راس بہادر
حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامون کا انصرام ہوا کرنل
فوسٹر صاحب کی محنت و جانفشانی سے ملک شیخاواٹی مین غارتگری بالکل موقوف
ہوگئی اور ملک مین رہزنی و ڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر
کبھی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکھہ روپیہ
سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جے پور کے خزانہ سے
دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاواٹی مین مجسٹریٹی کے مैजिस्ट्रेटी
اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور
ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ ادائے فوج خرچ تنگ
تہے نااتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نااتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاواٹی
مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیرضروری ہوگیا اور زیادتی
خرچ سے راج جے پور مین زیرباری ہوئی تب گڈ مین تخفیف ہوئی دونون ब्रिगेड
پلٹنین ملاکر ایک کردی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور
ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

اور رجمنٹ سواران اور توپخانہ موقوف ہوئے۔

یہہ تجویز سنہ ۱۸۴۳ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی کا اختیار کیا اور متواتر وارداتین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی اور مشہور ٹہاکر جو سابقًا بار و تہیہ ہوئے تہے اور اب اپنے گہرون مین آباد ہوگئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے آخرکار موسم سرما سنہ ۱۸۶۰ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا جہون نے مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی رعایا مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت ٹہاکر لوگ ذمہ دار سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ داری نیک چلنی رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و مارواڑ و بیکانیر کی ابتری و خرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے غارتگری و بدترین جرایم کے مشاق ہین دور دور تک وارداتین کرتے ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین علاوہ اسکے مجرمون کو قرب و جوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی ریاستہاے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

घारेकथा

ہین دربار جے پور نے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل
نہوا اور اسی اثنا مین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹہگی و
انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی و غارتگری مین
بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ شجان گڈہ مین سُجانगढ़
کہ سرحد مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز
بالاستقلال متعین کیئے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے पोलेट
اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ
کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین
متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف
و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب
راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا—
بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹہاکر و
سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپروائی کرتے ہین بعض اون
مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد
ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ وار حفظ امن و عافیت
رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزادہی ٹہاکران
چوکڑی و ملسیسر و نول گڈہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت चौकड़ी मलसीसर
ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر नवलगढ़

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہو گیا متفرقات ڈکیتی جنمین پلسیر چوکڑی اور نوگڑھ
کے ٹھاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تھے اونکی تحقیقات محکمہ پولٹکل
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جو اونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہ تھے
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تھے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنے کا اختیار تھا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب پاداش
جرم بطور راے لکھکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچھہ ٹھاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تھی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ہونے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچھہ نقصان نہوا راج نے بھی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تھا مگر ٹھاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہو گئی ٹھاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو تغیر ہوا الا
لیکن مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا منظور کیا یہہ شرطیہ معافی بھی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزادہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹھاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہو کر بغاوت اختیار
کرین اور بارو تہیہ ہو جاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء ۱۸۶۹ء مین سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاواٹی کی نسبت ایک اور مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین سرکار کی طرف سے خصوص تا وقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم و نسق کا نتیجہ حاصل نہوا اور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی کی طرف سے دست اندازی نکیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چہوٹے چہوٹے ٹہاکرون کو جو دربار کی حکومت کو اب بہی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی و عدم تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم بد انتظامی آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب اور درست تسلیم کرکے معاملات شیخاواٹی مین دست اندازی کرنا چہوڑ دیا۔

سیکر و بساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت حاصل کی اوس وقت سے سب چہوٹے سردارون نے اون کے طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹہاکرون نے جے پور مین آکر بہ ادائے نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاواٹی کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ و سرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک پیادون کی بہرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکہا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بہ تحت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شیخاواٹی کی ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم واجتناب تدبیرات سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ چاہے جیسا قصور کرین سزا نہو گی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا سبب اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت وتندہی وخوش تدبیری تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت وتدبیرون کا نتیجہ حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق ومقامات سے اون کی زیادہ ضرورت ہوئی تہی وسے اس ملک سے علیحدہ ہوئے ۔

انتظام شیخاواٹی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم یہہ تہی کہ ناظم شیخاواٹی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی وڈکیتی کے درمیان نااتفاقی ہوگئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی تہی یا اون کی خدمات واختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ اسی طرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی وڈکیتی وحکام دیگر اضلاع کے درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا مگر شیخاواٹی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی وڈکیتی ہوا وہ سابق مین شیخاواٹی کا ناظم تہا اور سنہ ۱۸۶۸ء مین اوس عہدہ سے برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

اور نہون نے بندوبست مناسب کیا - توراوائی وشیخاوائی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کمی نہوئی مگر جو کچھہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ تر آمد و شد و تاکید سے ہوئی نہ کہ ٹھاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹھاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیر بار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ و خوش تھی کسی طرح کے ظلم و تعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش و خیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
و عافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب و ٹھاکران شیخاوائی کے درمیان
جو نااتفاقی و حسد مدت سے چلا آتا تہا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹھاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی و خوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور ہمیشہ
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی پردیسی یا ناواقف اہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا -

علاوہ فایدہ کارروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہے
اور اوسمین سب طرف سے امداد ہونیکی ازحد ضرورت ہے مہاراجہ صاحب
اور اون کے خراج گذارون کے درمیان اختلاط و محبت ہونے سے انواع
نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات مسند نشینی کے طے ہونے مین دربار
کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران مسند نشینی مدت
تک بحالت غیر معین جے پور مین رہ کر زیر بار ہوا کرتے تھے اب اون کی منظوری
و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین بارہ ٹھاکران کی مسند نشینی
منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بآسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے
ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھ گنجایش نہین رہی —
سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب
کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور
اونہون نے صاحبان معزی الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے —
سنہ ۱۸۰۳ء مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل
ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ
اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نا اتفاقی رہی تو کہیتڑی
سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بہائی کو مع راجپوت سوارون کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتہہ مہم گجرات پر بہیجا عند الضرورت صاحب ممدوح راجپوتان مानसेन
کہیتڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدوی مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کہیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہ ہزار कोटपूतली
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد و مراسلات راجگان کہیتڑی
بنظر صراحت مطلب نقل کئے جاتے ہین ۔

نمبر ۱ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہسالار افواج انگریزی بنام गिराडलेक
راجہ ابہی سنگہ بہادر والی کہیتڑی ۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ जार्जबाल कैन लोरकैन
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب وشہود این مدارج مشعر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ بہمین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود وانکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ قلعداری
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ ونیز در باب رخصت ٹہاکر باگہہ سنگہ نزد خود و
حاضر ماندن ہرجی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹہی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

یقین است که بهادر ممدوح عمل و دخل آن مهربان به گڈهی مسطور رسانیده باشند و ٹهاکر مسطور را خلعت تفضلات داده رخصت نمودیم و بمقدمه خلعت آن مهربان چکلی به بهادر موصوف بر ڈاک خواهد رفت الشب که مدام به ترسیل مراسلات خیریت و روییداد آن ضلع سرور افزا باشند زیاده چه نگارش رود

نمبر ۲ خط نشیر الدوله اعظم الملک کرنل جان گرارڈ لیک صاحب بهادر فیروز جنگ بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی —

راجه صاحب بسیار مهربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت که خلاصهٔ مطالبها ست از حد زیاده ازان در گذشته قلم محبت رقم را بمدعا می آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبه مسرت افزا وصول مهربانی آورده کوایف مرقومه موضح و مستشرح گردید آنکه در مقدمه کوٹ پوتلی که مفوض به آن مهربان است در حال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بهادر در گڈهی آنجا رفته نگاشته بودند مهربانا سابق ازین در مقدمه برخاسته طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل گرانده دادن مردمان آن صاحب در گڈهی مسطور از انجا بنام کرنل صاحب مسطور نوشته رفته است و الحال نیز چکلی جنرل صاحب بهادر بنام کرنل صاحب موصوف هم درین باب نوشته رفته است خاطر جمع دارند بلاشبهه عمل و دخل مردمان آن مهربان در گڈهی مسطور خواهد شد و از کاروانی و خیراندیشی و دلدهی آن مهربان که منقوش خاطر جنرل صاحب بهادر است بسیار محظوظ و راضی هستند بهر عنوان خاطر جمع باید داشت زیاده چه نگاشته آید —

نمبر ۳ خط کپتان برنارڈ صاحب بهادر کمینڈنگ ماد هوگڈه بموجب حکم میجر گرانٹ بل صاحب

راجه صاحب مشفق قدردان کرمفرمای مخلصان سلمه الله تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت که خلاصه مطالب ماست مشهود ضمیر تودد تخمیر گردانیده می‌آید
دیروز خطی در باب فرستادن ٹھاکر کشن سنگه مع جمعیت و توپهای به نارنول و نشانیدن नारनौल
تهانه در شهر فرستاده شد بمطالعه ساطعه در آمده باشد احوال این است که تهانه سرکار [illegible]
صاحبان انگریز بهادر در نارنول قایم است و مردمان علی نحول وغیره دیگر تعینات
شده اند لهذا تصدیع محبت میشود که به ٹھاکر کشن سنگه مرقوم فرمایند که مع جمعیت و توپهای
خود را به نارنول رسانند و در شهر بند و بست نمایند و حریف اگر بیاید برباد سازند
و تهانه سرکار را قایم داشته مددگاری نمایند و تهانه خود در نارنول بنشانند بعد
رسیدن ٹھاکر کشن سنگه به نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشته خود را جریده
نزد این مخلص رسانند که این مخلص و ٹھاکر کشن سنگه متفق شده به کانوڈ بحضور میجر कानोड
جرن بل صاحب رسیده صلاح و مصلحت نموده بخت و نیز همه چیز گذارده خواهد شد
و مدام از مهربانی نامجات مع کار خدمات مسرور و بهره‌ور نموده باشند زیاده چه تصدیعه
دیده تحریر ۳۰ ستمبر [illegible]ء ترجمه مضمون ظهری بخط انگریزی بقلم میجر جرن بل صاحب
واسطه روانگی کشن سنگه بمقابله نراین راو دستخط برنارڈ صاحب —

نمبر ۴ خط میجر جرن بل صاحب بهادر بنام ٹھاکر کشن سنگه صاحب ملازم کهیتری

ٹھاکر صاحب مشفق مهربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات که متجاوز از حد تحریر است مشهود ضمیر تودد تخمیر
میگرداند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران بنزو کیفیت و هزیمت خوردن آن مقهور
کج آهنگ سرور و نشاط عاید حال گردید که شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی‌گنجد و

احوال تہوری و دلاوری آن مہربان بر جمہور انام شایع و آشکار احتیاج تکرار و تذکار نیست و پیش از وقوع این فتح نوید آمیز کسے حروف ظاہرداری آن مہربان ایماے نکردہ بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تہوری و شجاعت آن مہربان کہ حرف طمع بر بالاے طاق گذاشتہ و خیر خواہی سرکار کمپنی بہادر مقدم دانستہ این فتح عظیم را بظہور آوردند و مقہور را ہزیمت دادند چنانچہ فی الفور این تمامی حالات بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بہادر ظاہر کردہ ام و در ہواے مخالف کہ آن مہربان این طور خیر خواہی سرکار انگریزیہ بہادر بجا آوردہ اند یقین کہ استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مہربان روز بروز ترقی پذیر خواہد شد زیادہ بجز اشتیاق چہ بہ تحریر آید؟

بیت

خوش کارنامہ ایست کہ آید بروی کار — این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸ ستمبر ۱۸۰۴ء

نمبر ۵ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی موسومہ راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر والی کہیتری -

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

از نوشتہ کرنل واؤ و اکٹرلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیہ ملاعنہ یعنی جسونیان بدخصال و عمل و دخل نمودن در نارنول دیافت گردید موجب کمال انشراح و ابتہاج گردید چون آن مہربان مع متوسلان و منتسبان از روے صداقت جبلی راسخ الارادت نسبت این سرکار دولتمدار کمپنی انگریزیہ بہادر دام اقبالہ دارند بر ضمایر اقاصی و ادانی منقوش و مرتسم است بلکہ ضرب المثل جہانیان ان شاء اللہ تعالیٰ بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوہ

جلوه گر خواهد گردید وقوع این فتح نمایان بران مهربان و بر جمیع دولتخواهان و ترقی
سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی
در سکندره سه کروهی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب محاذی رخت ادبار
دارد و انشاء الله تعالی عنقریب سزای اعمال آن کوته اندیش در کنارش نهاده
میشود خاطر بهمه وجوه مطمئن دارند زیاده چه نگاشته آید پنجم ماه ستمبر سنه ۱۸۰۳ع

نمبر ۱۶ ترجمه انتخاب چٹھی لفٹنٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب موسومه لارڈ لیک بہادر سپه سالار - سच ससगाईना

اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع مین بطہور طریقہ مخالفت راج جے پور کے روسا قریب دو آ
اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم و
تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون کے کیمپ
میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روساء مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران
تہے اوس حالت مین مجہکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب
دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان
کرے اوسیہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار
کرینگے میرے اور راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف
ملک شیخاوالی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور
یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہوکر بہ تبادلہ دستار
مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے
اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

قلعات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر مین بھیجا اس اولین ثبوت متابعت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روسا قرب وجوار پر اثر پیدا
ہوا اونکی خوبی تشخیص کرنے مین ادراک نہین کرسکتا کہ سرکار نے بجلدو سے
خیرخواہی راجہ ابھی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

نمبر ے خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابھی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

कानोड नारनौल در ینولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول وغیرہ
گروہ ثقاوت پژوہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست وبسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اعالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگر
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالے از توجہ
از تنبیہ وگوشمال آن نافرجام ہمیکہ فراغت دست میدہد پلاٹن ہاے جرار و
گرانہ بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد ویکجہتی ویکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح بر ضمایر اعالی سرکار صاحبان عالیشان
منقش ومرتسم است ویقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا بقلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق وصلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

بهادر جمعیت خود را فراهم ساخته به تنبیه و گوشمال بلکه استیصال آن بدخصال
قسمی که خواهد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام
خالی و مصفا سازند که موجب خوشنودی اینجانب و استرضاے ضمایر اولی
سرکار معظم الیه خواهد بود و در سد رسانی از هر جنس ضروری که جهت قلعگیان کالونڈ
ضرور است ذمه خود شناخته توقف و اهمال را جایز ندارند که جواب باصواب
این معنی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواهان خیریت تصور
از مژدهٔ خیریات مسرور الوقت میساخته باشند زیاده چه نگارش رود تاریخ
۲۳ - مئی ۱۸۵۸ء —

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

خط بهجت نمط وصول سباهجت نموده بر مندرجه آگهی ساخت انچه مرقوم نموده
که جمعیت دو صد سوار و همین قدر پیاده جهت اخراج نراین راؤ مامور نموده
شامل فوج فیروزی که بسرکردگی میجر بٹلن بل صاحب بهادر در ضلع کالونڈ
مامور باخراج مقهور مذکور است کرده شد که اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستاده شود وصول سباهجت شمول نمود بر مندرجه آگهی دست داد
لهذا بالقلم اتحاد می آید که چون زیاده جمعیت ضرور نیست همین قدر جمعیت
که رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بر اجازت اینجانب باید داشت
زیاده چه نگارش رود —

نمبر ۹ سند عطاے پرگنه کوٹ پوتلی موسومه راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

دستخطی و مہری صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپاہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہی و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی خاص شاہ عالم بادشاہ غازی ـ

متصدیان مہمات حال و استقبال وچودھریان و قانونگویان و زمینداران و رعایائے سکنہ پرگنہ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بدانند چون سابق ازین پرگنہ مذکور در ٹھیکہ استمراری بنام راجہ ابھی سنگہ از سرکار مقرر بود و لغایت آخر سنہ ۱۲۱۳ فصلی وجہہ مقرری از راجہ موصوف داخل خزانہ سرکار دولتمدار گردید و آیندہ را از ابتدا سنہ ۱۲۱۴ فصلی پرگنہ مذکور در بست مع مال و سایر بجمیع وجوہ براجہ مذکور بہ سبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و مفوض گردید بوجہی من الوجوہ اہالی سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذہ نیست و نماندہ و حاصلات آنرا راجہ مسطور خود متصرف باشد فاما شروط بر این یعنی کہ کمک از سرکار گاہے طلب نسازد خود با جمعیت خود بندوبست مکان نماید و نیز در دولتخواہی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقبالہ مصروف باشد می باید کہ آن ہا راجہ موصی الیہ را معافی دار مستقل دانستہ نوعے من النوع در تابعداری و اطاعت و اداے بالواجب پیش موصی الیہ حاضر بودہ دقیقہ از دقایق خیرخواہی مہمل و معطل نگذارند و سبیل موصی الیہ آنکہ رعایاے سکنائے آنجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی و بدعت ہاے تازہ کہ موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزد و چنان

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او به حضور نه آید و در امنیت
طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی
و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا دقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب
تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۸ء مطابق شانزدهم
محرم سنه ۱۲۲۳ هجری -

نمبر ۱۰ خط از سیٹن صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی موسومه راجه ابهی سنگه सीटन
صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر
جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امرای عالیشان و سردار عالی मिंटो
اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند درینولا از حضور پرنور بادشاه
جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز
بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند
چون سر جارج بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کارهای ممالک محروسه سرکار सर जार्ज बार्लो बारोनेट
دولتمدار انگریزی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و
مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغای امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه
مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله
اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپهسالار
فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات
مبذول داشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال
آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع باد زیاده چه

۱۲ اگست سنه ۱۸۰۷ء ـ

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل هندوستان بنام راجه بهاگ سنگه صاحب بهادر ـ ۶/۱۵

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت افزا متضمن بسرور و انبساط خاطر آن مهربان از دریافت خبر ورود اینجانب در دارالامارت کلکته بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند و اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهی ایشان نسبت به سرکار موصوف و اینکه هرگاه در مقدمات صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه‌سالار به ایشان ایما میکردند بوجه احسن به سرانجام آن می پرداختند بحال هم انچه از حضور اینجانب ایما صادر خواهد شد بتقدیم آن خواهند پرداخت موصول مطالعه گردید مسرور و مطلع ساخت از انجاکه آن مهربان خیرخواه بلا اشتباه این سرکار اند درین صورت یقین است که از دریافت خبر مزبور زیاده از دیگران خورسند و شادمان شده باشند و مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت به سرکار موصوف زیاده از آنکه نوشته اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم و دولتخواهی در امور این سرکار حسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شده و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مهربان یقین قوی است که آینده هم در هرگاه در هر امریکه ازین طرف ایما خواهد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایسته اخلاصمندی آنست که اینجانب
را پیوسته خواهان خیریت ها دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و
شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۲۱- ماه نومبر ۱۸۰۳ء-

نمبر ۱۲ خط او نرایبل هلروبار لو صاحب بهادر ریزیڈنٹ بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر— ऑनरेबिल हेलरो वारलो रेसिडेंट

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبه بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهیها نسبت به سرکار انگریز
بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله
اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به
آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسرانجام آن پیرداختند والحال هم بخم
ارحضور ایما و خواهد شد بتقدیم ان خواهد پرداخت وصول نموده مسرور موفور
و بمند رجه مطلع ساخت مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار
موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در
امور این سرکار بر حسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان بر کمال
مصروفیت خاطر ایشان درباب استرضاء و خوشنودی اهالی این سرکار متصور
شده و نظر بر حسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده
هم در هر امرے که از ینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید
شایان خلوص مودت و وثوق آن ست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها
دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

زیاده چه برطرازد مرقوم ۲۱ - نومبر سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲ - رمضان سنه ۱۲۲۶ هجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتری مرقومه ۱۰ - مئی سنه ۱۸۱۲ء مطابق ۲۷ - ربیع الثانی سنه ۱۲۲۷ هجری -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر سعادت اثر تشریف آوری اینجانب بدار الاماره کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار با دیگر مراتب دولتخواهی و خیر اندیشیها موصول گشته مسرور و مشعوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان وفاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مسرت اثر و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدده | जावा
تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابد مدت این سرکار شده خبر اند و ز فراوان مسرت و انبساط شده باشند و از ارقام تهنیت از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی هاے آن مهربان از تحریر شهامت و عوالیمرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خورسندیها | मटकाफ
گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته بارقام آن سرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه برطرازد -

نمبر ۱۴ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی | चार्ल्स थ्योफलस मटकाफ

मटकाफ

۱۷ - جولائی سنہ ۱۸۱۲ء بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز از الحصر و بیان است مشہود خاطر

تودد ذخایر گردانیده می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل

صاحب والا مناقب کرنل پرول صاحب بہادر رونق شدن خود درباب परोल

سرانجام رسد وغیرہ اسباب بروفق ایما صاحب و لحوق تکفرات بالستماع

حکم موقوفی کوچ فوج و قضایا ٹھاکر شیام سنگھ از مخالفت برادران خود

کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چہاونی

بہاڑاواس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹھاکر مذکور زیادہ تر भाडावास

مکدر بوده باغواے مخالفان ارادہ خلش خواہند ساخت و اظہار مراتب

دولتخواہی و خیر سگالیہاے نسبت به این سرکار وصول بہجت شمول نموده

انشراح و انبساط از حد گذرانیده و بر مضامین تودد تضمین آن مشروحاً

اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی

گردیده به تقدیم مراتب خیر خواہی ها پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن

اخلاص نشان نسبت به این سرکار جلوه استحسان پذیرفت و صداقت و اتحاد

آن مہربان زیاده از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اہالیان سرکار مرتسم و منقش

گشت دوستدار را اینقدر معلوم نبود کہ آن مشفق به این زودی تا بمقام

چہاونی رسیده شامل افواج خواہند شد از راه خیر خواہیہا کہ به تعجیل عجیل

پرداختند موجب فرو سرور شد اگر دید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

خاطر مهاراجه جی پور که از پیشتر نسبت به آن مهربان متحقق است امر تا حیات
واگر الحال بسبب شمول افواج به تجدید منافقت و معاصمت در پیش آمد اولاً
درین امر که محض بنابر تدارک فتنه و فساد بوده حرف کشیدگی مهاراجه صاحب
از آن مهربان بمقیاس قیاس نمی گنجد و بر تقدیر ظهور آن درین باب بمبالغه
تمام ارقام خواهد یافت یقین که مهاراجه صاحب موصوف را نظر باخلاص فیمابین
سرکارین که بوجهه اتم مضبوط و مربوط است پاس نوشته این مخلص خواهد شد
وکشیدگی سابق و حال رفع میتواند شد باقی خیریتهاست واز نویدات عافیت
مزاج تودد و انشراح سرور و منشرح می نموده باشند زیاده سرت باد ـ

نمبر ۱۵ اقرارنامه راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه به سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بهادر آنکه بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نموده اقرار می نمایم که بطوریکه اطاعت مهاراجه جی پور خواه
بمعامله گذاری و یا از جمعیت موجوده خود می پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بهادر حاضر خواهم ماند و بتقدیم اوامر
سرکار دقیقه از دقایق اتباع فروگذاشت نخواهم نمود بنابر آن این چند
کلمه بطریق اقرارنامه نوشته داده شد که حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۲۱ جنوری سنه ۱۸۱۸ع ـ

نمبر ۱۶ تسلی نامه سرکار کمپنی بهادر بنام راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه
بمهر و دستخط چارلس تهیافلس منکاف صاحب بهادر مرقوم ۲۱ جنوری
سنه ۱۸۱۸ع چون راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه باظهار توسل

سرکار اقرار می نماید که برحسب اطاعت خود پیش مهاراجه جی پور در بعثات
سرکار کمپنی انگریز بهادر نخواهد پرداخت بنا بر آن نظر بر رسوخ ارادت
راجه موصوف و کنور موصی الیه ارقام می رود که اگر بحسب اتفاق مهاراجه
جی پور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجه موصوف
و کنور معز الیه و اولادشان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواهند
بود و بموجب اقرار شان بعمل خواهد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجهتی
فیما بین سرکار انگریزی و مهاراجه جی پور راجه موصوف و کنور معز الیه
برحسب اجازت بدستور در تابعداری راجه جی پور خواهند ماند و در صورت
هم سرکار حامی و حافظ معز الیهما خواهد بود و راجه موصوف و کنور موصی الیه
و اولادشان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواهند ماند—

نقل خط سر چارلس تهیافلس مِتکاف صاحب بهادر رزیدنت دهلی بنام
راجه ابهی سنگه صاحب بهادر—

راجه صاحب مشفق مهربان دوستان سلمه الله تعالی

بعد اشتیاق مواصلات موفور المسرت که متجاوز از حصر و البیان است مشهود
خاطر تودد ذخایر گردانیده می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت به سرکار
فیض آثار که از قدیم متحقق و ثابت است اظهر و در پیولا از آمدن کنور صاحب
مهربان کنور بختاور سنگه صاحب بهادر که بلقای فرحت انتمای خود مسرور
داشته بتقدیم لوازم دولتخواهی پرداختند زیاده تر از سابق منقوش و
مرتسم خاطر صفا مظاهر گردید از آنجا که فیما بین سرکار دولتمدار و مهاراجه

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگه بهادر روابط یگانگت و یکجهتی انضباط
واثق گرفته آن مشفق هم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر را قرین
بهجت دارند که همه جهت مشغول عواطف خواهند ماند و سرکار را در امور واجب
حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواهد بود باقی مراتب از اظهار کمنور
صاحب واضح خاطر تو دو مظاهر خواهد گشت و آینده دوستدار را همواره
مسرور دوستیها انگاشته به ترقیم رقایم خاصت شمایم مسرور بخش سطحی نموده
باشند زیاده بهجت باد موفق مرام باد —

نمبر ۱ پروانه دستخطی جنرل داود اکترلونی صاحب بهادر رزیدنت
دهلی چودهریان و قانونگویان پرگنه کوت پوتلی بدانند در ینولا با ظهار
وکیل راجه صاحب مشفق راجه ابهی سنگه بهادر دریافت شد که ایشان
رعایای پرگنه مذکور را بر وقت طلب نشان از معامله در غلانیده سرکش
می نمایند و زر معامله قرار واقعی از شما و زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دهند
لهذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دیهات بفور طلب بموجب سررشته
تشخیص مکانات عملداری راو راجه بنی سنگه بهادر الور واله و نواب فیض محمد
خان بهادر که قرب و جوار ایشان است میکنانیده باشند و در خیراهی
و حسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضر می بوده باشند
در صورت بدخواهی و انحراف در حق ایشان خوب نخواهد شد لازم که
درین باب تاکید اکید تصور نموده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چهاردهم ماه جون سنه ۱۸۱۹ع —

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹرلونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع دانتل - کہڑب - نارہڑہ - پرسوتم پورہ - بنیٹی - گولنہیڑہ दान्तल
وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند دریتولا باظہار وکیل راجہ صاحب مشفق खडव नारहेडा
راجہ ابہی سنگہ بہادر دریافت شد کہ ایشان در اداے زر معاملہ واجبی परसोतमपुरा बनेटी
تکرار وحجت بیجا پیش گرفتہ بجاے نصفی حصہ چہارم دادنی اقبال مینایند و गोलनहेडा
مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند و ہنگام طلب زر معاملہ دتقاضا
او شان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دار الخلافت شاہجہان آباد بجہت
نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان
سر بشورش نہ برداشتہ نشان زر معاملہ قرار واقعی بموجب سر رشتہ تشخیص
و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و تعلدار تی راؤ راجہ بختی سنگہ
بہادر الور والہ کہ قرب وجوار شماست در سرکار راجہ صاحب موصوف
میدادہ باشند در صورت شرارت وفتنہ پردازی وانکار اداے
زر معاملہ بسزاے خود با خواہند رسید. وارادہ نو عدیگر درحق ایشان
بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً
مسموع ومنظور نخواہد شد. لازم کہ دریں باب تاکید مزید انگاشتہ
حسب الحکم راجہ صاحب موصوف در اداے زر معاملہ حاضر و رجوع باشند

۱۴ - جون سنہ ۱۸۱۹ء -

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کہیتڑی ظل حمایت انگریزی میں رہی
مگر سنہ ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہونے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۱۸ع تجویز کیا کہ باستثنائے
پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار ہے
کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجہا جاوے ایک دفعہ جب بدریافت شرکت کیل
کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج میں راج جے پور نے اوسکو توپ سے
اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی
سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ع اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے हाकिंस
ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے
کہ رئیس کہیتڑی راج جے پور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے
مراسلہ مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۱۸ع سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم
ہو سکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جے پور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ
نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی میں رہتا مگر جے پور
سے عہدنامہ ہو جانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جے پور منتقل
رہی -

سنہ ۱۸۱۸ع میں جب جے پور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی میں راجہ بختاور سنگہ
تہا اسوجہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی
بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا سنہ ۱۸۳۰ع میں راجہ
بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیونانہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ جانشین
ہوا اسکی نابالغی میں اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار
انگریزی کیطرف سے راج جے پور کے انتظام میں محدود دست اندازی

کی گئی تھی اوسیطرح راج جےپورنے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بلالحاظ اس امرکے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ لگائی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روزبروز قرضہ سے زیربار ہوتی گئی اور خراج واجب الادا سے جےپور باقی رہ کر جےپورکو اوس مداخلت کا موقع ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جےپور ہمیشہ خواہشمند ہے اس نزاع وتکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کوٹپوتلی مین جےپور کی مداخلت ہونے دی اُس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل مین نقل کئے جاتے ہین۔۔

نمبر ۲۰ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیرخاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیرالامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر لارڈ ولیم کوبंडिवेंटिंक گورنرجنرل ناظم اعظم ممالک بحر وبر سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقۂ کشور ہند بنام راجہ شیونا تہہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۸۳۰ء مطابق ۲۱۔شوال ۱۲۴۵ہجری۔

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا یعنی درگذشتن والد بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی ویکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء واظہار احوال غم وپریشانی خود وانیکہ آن متوفی در ہمہ حال بذیل عنایت ودرطریقۂ تابعداری واطاعت این سرکار دولتمدار متمسک ومستقیم بودہ برائے تقدیم وبجاآوری

هرگونه ایما و احکام اهالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد بآن مهربان میگفتند
درین صورت و هم بد نظر و بهبود خود ایشان سالک سلک قدیم به تبعیت و
فرمان پذیری اولیاے این دولت دوران عذب بوده امید از عنایات
بے نهایات حضور را نداشتند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان مرعی
مبذول دارد با دیگر کوائف ارادت و اختصاص موصول گردیده بمندرجهٔ
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتهاے انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی بیما بحالات وفاشعاری و خیرسگالیهاے
آن ره سپر عالم بقا کمال تاسف و تالم از طرف اینجانب رو داد و از انجاکه
حدوث این حادثه ناگزیر محض از مشیت ایزدی است و جز طریقهٔ مصابرت
چاره کار ناپایدار درین صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضاے
الهی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بوده به تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثه بپردازند و آنچه از حالات خیر اندیشی متوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر نهج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت دیار بپایه اظهار
در آورده بودند بهانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش مرآت خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه عمل آوری بحوره یه مرضیه و نظر
بر خیرخواهیهاے دیرینه بهپایه پدر بزرگوار خویش بام مستحق ابدال هرگونه تفضل
و عنایات اولیاے این دولت بلند صولت متصور خواهند بود رجا که اینجانب را
خواهان خیریت و خوبیهاے خود انگاشته همواره بعرض و گذارش حالات

خیریت سمات خود می پرداخته باشند زیاده چه بسطر افزود -

نمبر ۲۱ خط از بنده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کوندش بنٹنگ صاحب بهادر متعلقه کشور هند گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر بنام راجه شیو ناته سنگه صاحب بهادر مورخه دوم جنوری ۱۸۳۲ء بمقام چپاکهور علاقه راج جیپور قریب کوت پوتلی -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن اظهار مدایح خورسندی و ابتهاج بمدریافت ورود دائره دولت اینجانب در کوت پوتلی و گذارش حالات خیر سگالیهای بزرگان نسبت این دولت بلند منزلت و اینکه آن مهربان بسبب صغارت از احضار حضور متعذر مانده دیا بهائی کهنی رام کامدار خود را برای انصرام ما یحتاج لشکر فیروزی اثر تعیین ساخته اند با دیگر مراتب رسوخ خلوص موصول شده مضامین بهجت مطالع گردانیده عرض و گذارش کوالیف ارادت و اخلاص و مدایح مسرت از ورود اینجانب در کوت پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان متصور شده و ذریعه خورسندی و رضا و عذر صغارت ایشان مسموع و پذیرا گشت و دیا بهائی مذکور حاضر بوده در تقدیم و بجا آوری احکامات بخوبی پرداخته و حالات خیر اندیشی بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است اطلاع خاطر گردید چنانکه اینجانب را خواهان خیر و خوبیهای خود می انگاشته باشند زیاده چه بسطر افزود -

نمبر ۲۲ روبکاری حضور مسٹر مارٹین بلیک صاحب بهادر مورخه ۳ ماه اپریل ۱۸۳۲ء

امروز دعوی زمینداران پونیری وغیره علاقه الور بابت حق پالی خود با از دیهات
علاقه کوٹ پوتلی و وکیلان طرفین در اقرار نامه خود با تجویز آن بر رائے حضور
گذاشته اند بحضور رو بکار گردید و باقی کاغذات متعلقه این مقدمه بالمواجهه
وکیلان بملاحظه در آمدند ازان واضح شد که رئیس الور در خط خود بسوی صاحب
کلان بهادر شاهجهان آباد موصوله یکم ماه ستمبر سنه ۱۸۲۹ع بدینگونه می نگارند که
زمینداران موضع پونیری متعلقه پرگنه بانسور علاقه الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیره از دیهات علاقه کهیتری می یابند از چندے راجه صاحب براه
ناانصافی دادن حق شان موقوف ساختند و راجه شیو ناتهه سنگه بهادر رئیس کهیتری
کوٹ جواب آن در خط نوزدهم ستمبر سنه الیه چنان می نویسند که زمینداران
پونیری حق زمینداری که بیان می کنند کدام چیز را حق می خواهند حالا هنگام
نواب میرخان نیست که شرعی تعدی بود و بفضل الهی مالک ملک صاحبان عالیشان
هستند و بغیر فیصله از شریعت دیگرے گنجایش ندارد ظاهرا پرگنه نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بهادر مقرر است زمینداران پرگنه بهسی علاقه جهجر
هم همین طور از دیهات پرگنه نارنول لهسه هیچ واستند حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نموده یک پیسه نمی دهند و پیشتر نواب نجابت علیخان واحمد بخش
خان مرحوم ازانکه تو ندرد و بار و بابت لهسه از پرگنه سنگهانه و نزهر تکرار
میداشتند آن هم در عهد صاحب کلان منٹکاف صاحب بهادر موقوف
شده و چند پرگنات عنایات سرکار بهر سرداران مقرر اند که جا بهم رسم لهسه
نیست چون با وجود تاکیدات متواتر مدعیان حاضر شده اند و از اظهار زبانی

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل راکہی است از آنجاکہ لٹہ | राखी
وراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند واز ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ یا در ظل حفاظت سرکار انگریزی درآمدند و درین باب
یکی محتاج دیگرے نماند پس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹھیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ —

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹھیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود ہا دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہرصورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برائے اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد —

[دستخط مارٹین بلیک صاحب اسسٹنٹ ریذیڈنٹ

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتھہ بیدہت متعین ہوا تہا اوسی
زمانہ مین ہرگڈ سے تنخواہ اٹھ مین کمی ہوئی ہیجر تہار سبی صاحب کی راے مین
دو رسالہ سواران دو دو اسبی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام تنخواہ اٹھ کیواسطے کافی متصور ہو کر باقی فوج کی تخفیف ہوئی
اس سے ناپسندیدہ فوج خرچ بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا —

نمبر ۲۳ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جےپورا جلاس ہیجر تہارسبی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵- اگست ۱۸۴۳ع **بخط ہندی**
سنہ ۱۸۳۵ع مین کرنل الویس صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست
کیواسطے جہونجہنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی
کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ
امید رہی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاوے گا اور دہاڑے
وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹے
کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور دقت کے فوج
خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان
سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم
کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا
منظور فرمایا سواب سمت ۱۹ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے
کہ جہونجہنون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست
چوری دہاڑہ وکہوجون کا اچہی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان
لایق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ مشترکہ
آمدنی سے دیدیا جاوے -

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس
واسطے اطلاع کے بہیجی جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر وکہیتڑی و
جہونجہنون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تھے سو زیادہ لینا موقوف کریں اور ایسا بندوبست کریں کہ کچھ دوڑ دہوپ

و ونگہ و فساد و ابتری ہونے پاوے اور رعیت امن میں رہے تاکہ یہہ تجویز

بحال رہی تھی بہادرون ہدی [illegible]

رام ناتھ پروہت کی کہیڑی سکے کا بندوبست [illegible] اتفاقی ہوگئی اوسکے بعد

جو تدبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا

رام ناتھ سے کہیڑی کے لوگ ناخوش تہے اوسکو وہان بہ زبردستی رکہا گیا

اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگیڈ نینجاوالی

کے بہیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۴۳ء کو راجہ شیو ناتھ سنگہ کا

بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور

ماجی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیو ناتھ سنگہ کی رانی کو ایام حمل

پورے ہو گئے تھے چونکہ [illegible] ہونے [illegible] کوٹ پوتلی کی جاگیر

پھر سرکار [illegible] ہوئی میجر تہورسبی صاحب [illegible] موقع ہو چکا

حقیقت [illegible] حاصل کرین [illegible] کیواسطے کامل تدبیرین

عمل میں آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی راشیاان رام ناتھ پروہت اور [illegible]

کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئے [illegible] کہیڑی کے پہاڑون میں جلد

کی فوج [illegible] کی [illegible] کیواسطے برگیڈ نینجاوالی کی

فوج کو ملایا گیا [illegible] کو [illegible] میں بہت جوانمردی سے | कोतवाल

[illegible] ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑائی [illegible] پاس مقابلہ کا کچھہ

سامان [illegible] سے قلعہ خالی کر دیا اور [illegible] کو کہ باقی فساد بھی

جے پور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچہہ عرصہ بعد رام ناتہہ پر وہت کے رانا وت جی
والدہ راجہ فتح سنگہہ سے بہی نا اتفاقی ہوگئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون
کی پنچایت مقرر کی گئی پر رانا وت جی نے جہان تک ہوسکا ریاست کی آمدنی لی
اور جو قیدیں رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت
کہیتڑی کی کاروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے
صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا ۔
سنہ ۱۸۵۱ع مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیتڑی کے کام
مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگا رام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا سا حوصلہ
نہ تہا رانا وت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگکر جے پور
آگیا کہیتڑی مین جہو جہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر رانا وت جی کے سبب سے وہ بہی واپس
آیا رانا وت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جے پور مین داخل کرکے اوسکو برخاست
کرایا اور خود مختار ریاست بنی راج جے پور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف
हेनरी लारेंस کے تعہد کا ایفا نکیا اونکا رام کو پہر بہیجا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست
کو تباہی سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جے پور کو رحم پر آمادہ کیا
اور وقتیں مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
کہیتڑی کیواسطے مستقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا ۔
हेनरी मोंटगमरी लारेंस ۲۴ نقل روبکار بنام ایجنسی دار الخیر اجمیر باجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ لفٹننٹ گورنر راجستان واقعہ ۲ ۔ اگست سنہ ۱۸۵۵ع بوصف یکہ
روز کا منقضی ہوا کہ آفات سے بچانے ہارستے کا مقام کہیتڑی مین ہوا اور مرضی مہاراج

تہی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بہی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت
جی والدہ رئیس کہیتڑی نے اپنے ہان رکہنا کہا تہا خاطر داری ہوا ور بدستور بحال
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچہہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل مطلق کر دیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ حجاب پردہ موجود تہی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی بعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیو بخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹہیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جو کہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری راے
واحد سے بلا مداخلت راے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تہی بلکہ راے راناوت جی کے مطابق راے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تہی اور دربار جے پور نے بندوبست
ریاست کہیتڑی کی تجویز پنچایت ہوتی تہی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تہا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبن ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تہا مقرر ہوتا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے ۔

حکم ہوا کہ

नामसहितदस्ती

مرسل ہوکر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار ہذا در بارہ جے پور مین فرماوین
اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقبوضات ذیلی ریاست کہیتڑی دخل
نکرین بلکہ در صورت ضرورت مدد و اعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کیونکہ واسطے
کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا
اور جوابدہی ہر امر کی بذمہ مختار رہیگی ـــ
مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر سنہ ۱۸۵۸ء کے غدر تک کچھ عملدرآمد
نہوا اس زمانہ مین راناوت جی نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات
ادن کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کر لیے خراج
جے پور کا بہت چڑہ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین بڑی
بدنظمی ہوئی اسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت
نکرکے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے
اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ
صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی
کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا ـ
نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف المرقوم
विलियम फ्रेड्रिक ईडिन साहब
۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب
بہادر قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان درباب واگذاشت پرگنہ
کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر راج جے پور بحوالہ حکم فیض شیم
حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

بہیجا گیا اب گنگا دہر پیر دہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی
مقرر کرکے یہان بہیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان
راج جے پور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کاغذ راج
سے دین یا بنام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست
کرین اور کام وہان کا سپرد گنگا دہر مذکور کے کر دین اگر کچہہ عذر جمعبندی
وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نہو کیکے
جواب جلد آوے –

نمبر ۲۶ ترجمہ چٹہی بیجر جان سی بروک صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ جیپور بنام جानसीबुरुक
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ع -
آپکا روبکار رقمزدہ ۱۱- ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحب کہیتڑی کہ
اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی
موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت
بردباری کی ہے –

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحبہ نے قریب آٹہہ مسلح
آدمی قلعہ پپرونہ مین برادار تکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ
کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کرر کہے تہے اور اوسسے
پیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع پपरन्ना
قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو
اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی –

راناوت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھہ لیجاوین قلعہ سے باہر جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور راون کے مسلح آدمی پہرہ میں منتظر حکم تھے۔

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کہیتڑی کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ راناوت جی صاحبہ شہر جے پور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری کے بجز زیور مردانہ قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی حالت مین پہرہ نہ نجانے پاوین اور بلامنظوری راجہ صاحب جے پور کے کہیں نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد اگست سنہ ۱۸۶۱ع باقیات جایداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک راناوتجی صاحبہ جے پور مین جاگزین ہوجاوین اس معاملہ سے درگذر کرین۔

افسوس ہے کہ راناوت جی صاحبہ نے ایفاء اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفاء اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر مین جو کہ میجر تہوربی صاحب نے ایک بہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تہا اور راون کے واسطے بہی موجود ہے اونہون نے اپنی سواری شہر سے تہوڑی دور ٹہیرائی اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ مہاراجہ صاحب اور راون کے اہل دربار ایسی معزز رانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجہتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب اپنی جایداد کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچہہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط مقبول سنہ ۱۸۵۶ع اب باطل و کالعدم متصور ہے۔
سوائے اسکے راناوت جی صاحبہ نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان بیرونہ ہین کہہ
چھوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین
کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحبہ جیپور سے
چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کرلیا ہے بلکہ اونکی
رائے مین بہ مطابقت رائے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو
یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہو رہا ہے فتنہ و فساد
برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے
صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور
اور تندمزاج عورت سی جیسی راناوت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے

نمبر ۲۷ ترجمہ چٹھی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل جी एस पी लारंस
راجپوتانہ بنام لفٹنٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور
مورخہ مقام آبو ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۶۲ع -

رپورٹ نمبری ۱۴۵ مورخہ ۲۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت
جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی۔
اس رپورٹ مین جو کچھہ آپ کو مدنظر ہے میرا بہی عین منشا وہی ہے اور اسبات
مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجھکو منظور رہین۔
اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کردین۔

نمبر ۲۸ خط کرنل ایسٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۶ دسمبر इरनसट

سنہ ۱۸۶۲ء مقام اجمیر

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام وشوق آنکہ آپکا خط رقمزدہ ۲۶ - اکتوبر مرسلہ کپتان بینن صاحب وصول ہوا مسرور ومبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی مین بہ تقرر مدارس وتیاری سڑک آمدرفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہین ازبس بہجت وشادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرون کا یہی حصول ہے کہ آپکی رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کرین کہ آپکے اس طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماویگی - वेनन

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام وشوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵ - ماہ حال کہ معرفت کپتان بنین صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا کی بہبودی مین بہت کوشش وپیروی فرماتے ہین کمال خوشنودی حاصل ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسیطرح بالاستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکون مگر سنہ آیندہ مین شاید اتفاق ملاقات ہوجاوے اسیطرح مخلص کو ہواخواہ صادق تصور فرماتے رہین -

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۶۶ء مقام آبو۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی
بعد مراسم اشتیاق وسلام کپتان بیدن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جےپور رپورٹ
مشعر حالات انتظام ریاست کہیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ
سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف ونمودار ہے بدریافت
اس بات کے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق
سے بہت بہتر و برتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی —
واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اوراسمین بہت سے کل مجمع عوام الناس
کی بہبودی وترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹہیکہ دینے سے زیادہ کوئی
امر مخلل انداز ومضر نہین ہے اسواسطے اجراے سررشتہ بندوبست پختہ نہایت
عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے
بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ ذمگی
ریاست مین بہت کمی ہوگئی اور قرض خواہان ریاست سے کمال وفاداری
عمل مین آئی دوستدار ازبس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق
قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوگی تب آپکی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا
اور انکشاف اس امر کا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و
دیوانی کی شایستہ کچہریان ونیز شفاخانہ ومدرسہ جات مقرر ہوئے ہین
اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست
ادا ہوجانے پر آپ ترقی آمدرفت اشیا سے ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست ترقیخواہ اپنا تصور فرماتے رہین۔

विलायम होयल वेनन

٣١ نقل رپورٹ کپتان ولیم ہول بین صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور
بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مورخہ ١٤- مئی سنہ ١٨٦٦ء ٤٦/٤٢ بذریعہ چٹھی نمبری ٤٩٩ مورخہ ٩- نومبر سنہ ١٨٦٦ء
مین نے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع
دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی مین بہت کوشش کرتے ہین اور اونکا
یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سلسلہ قوانین وضوابط
باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کرین اور باہم قوانین
مذکور اور عادات رعایاے ریاست کی موافقت پیدا کرین۔
حال مین مین نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکہنے کا اتفاق ہوا
راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوے اور کوٹ ہوکر
اپنی دارالریاست تک ساتہہ رہے اسطرح مجہکو اون تہذیب واصلاحون
کا جو میرے دورہ سال گذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہین بچشم خود معاینہ
کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سلسلہ تحصیل مالگذاری بہی ہے سابق
مین قطعات ملک ٹہیکہ دارون کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تہی
اجارہ دینے کا دستور تہا مگر اب جسطرح میعاد ٹہیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ
طریقہ بہی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجاے اوسکے زمیندارون کو ذمہ ور
الیصال جمع اور اسطرح تشدد و زیادہ ستانی ٹہیکہ داران سے مامون
کرکے بندوبست سہ سالہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بہنتہ واجب

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بہی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوئے راجہ صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر اسکا حصول اچھا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کردیجاویگی۔

ریاست کہتیڑی کی جمع مشخصہ ونیز مصارف سال حال فرد معطوفہ مین درج ہین اور اس سے عیان ہے کہ [illegible] جمع حال اور اس سال کی جمع سے جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین [illegible] زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام بنا رہے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص سے لکہہ [illegible] کا ہے اور [illegible] روپیہ اون دیہات کے کہ قرضہ ذمگی ریاست کے تن ہین لگائے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ سے لکہہ [illegible] ہوتا ہے کہ آمدنی سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف مودی خانہ تعدادی [illegible] سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہوسکتی ہے حساب مصارف ریاست کہتیڑی بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آنا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہای واقع اس ملک سے کوئی رئیس بہی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم کسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو۔

جسوقت قریب اختتام سنہ ۱۸۶۶ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تہی اور
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
راناوت جی صاحبہ جنکی بد انتظامی کی اطلاع بارہا بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ مین
ہوتی رہی ہے انصرام حکمرانی کرتی تہین لیا گیا تہا راجہ صاحب نے بفور حصول
اختیار ممالک دفعتاً ادائے قرضہ ذمگی ریاست کی تدبیر کی اور اس مراد سے
زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے ستیر ساہوکاروں سے دادستد کرکے دیہات جمعی
[illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھ روپیہ قرضہ
مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاوے گا ۔
بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی راناوت جی صاحبہ کے جیپور جانے
سے پیشتر درپیش تہین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زر کثیر رہتی تہین اور کاروبار
ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تہین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات تن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجاے عمل معمولی روساء راجپوتانہ
کے کہ عند الضرورت خرچ ساہوکاروں سے بد عہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل جمع مشخصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسیوقت مین بدرپیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بہی مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ کہتیڑی مین واسطے تحقیقات
مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین دایر ہون
ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نمین سے
کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ
مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجھے جاتے ہین
مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجھکو اس سے
بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر
کر رکھے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم
انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا کہ تحصیل
علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ قطعی
اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے —
اونہون نے شہر کہتیڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے
کہ مین نے ہمراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چھہ مریض اندرونی موجود
تھے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تھا اور
مجھکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بہی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد
کرتے تھے اور دواخانہ مین بہی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان وہات
گرد نواح و سکنا شہر کہتیڑی با مید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان
مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب نے
رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجھکو دکہلائی تہی اور اب

براہ مہربانی میرے پاس بھیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات معطوفہ نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت اس
امر کے کہ رئیس مثل راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ ہین
توجہ کرنے سے رفاہ خلایق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و
دواخانہ کی فوایدرسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری حال ڈہائی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہے خود نقشہ جات سے معلوم ہوجائیگا
علاوہ صیغہ جات بالاکے راجہ صاحب نے تعلیم خلایق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روزہ
آنے والے نوہ طالبعلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اردو اور بعض بعض انگریزی
پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالبعلمون کا
امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلافروگذاشت جاتے ہین اور
اور طلباء کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہے گا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجھہ سے ایسا
بہی کہا کہ عندالحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے ۔

بمرور دو سال قرب و جوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نہ تہا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جا سکتی تہی

مغربی و جنوبی سمتین بالکل بند نہین قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ ڈونگرین
ایسا دشوار گذار تہا کہ مسافر پیادہ اور بنگاوان پر بار بمشکل اور دقت سے
گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلا دقت
چلی جاوے تیار ہو گئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہو گئی
بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین
یہہ امر سدراہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد و سرکش بہیل اور
راجپوت کہ کل کم و بیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب اندر
حدود اپنے علاقہ کے امن و عافیت رکہتے ہین و باستقلال تمام جد و جہد کرتے
ہین اگر گرد و نواح کے راجپوت رئیس علاقہ تہیکاوالی کی بہی اسیطرح کوشش
کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرایم اس ملک کا جلد انسداد
ہو جاوے —

الغرض راجہ فتح سنگ صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے
ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکہتے ہین اونکو اول سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور اونکے
ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی
ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بروقت حاصل
ہوگا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکار ان کو تبدیلی اور نو طرز یان بمقتضا رخاصہ طبعی پسند
نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کار و بار ریاست جسطرح پیشتر گذشتہ
سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور
جو کچھہ اونہون نے کر لیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہو سکتی ہے کہ اسیطرح
سب کچھہ کرینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت آپ
کو پسند ہو گی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی طبع راجہ صاحب کو
لکھینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہو گی امید ہے کہ آپکی راے مین بہی باتفاق
راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت و جرأت دہی ہین —

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ منجانب آنریبل ولیم میور صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۷۶۵ مورخہ مقام شملہ ۳۱ - جولائی سنہ ۱۸۶۶ء —

آپکی چٹھی نمبری ۴۵۷ مورخہ ۱۱ - جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن
برانیکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا
ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب
گورنر جنرل صاحب بہادر و اہالیان کونسل کے اجلاس مین پیش کی —
جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے
کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی
تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے —
علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری
تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بند و بست مین دس برس دیگر زیادہ کئے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بہت خوش ہین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ بمد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے۔
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے۔
اسواسطے جناب معتمد الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکہنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جے پور کے پاس بہیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بہی چند کلمات مفید مطلب تحریر
فرمائے ہین۔
آپ کو چاہئے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بہی کوتاہی نکرین کہ روساء و امراء راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین۔

نمبر ۳۳ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسراے وگورنر جنرل صاحب بہادر ممالک
ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از
صاحب ایجنٹ خود متعینہ راجپوتانہ تحریری مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست
خویش یافتہ بملاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدوستی پیوست ازینجا
شد کہ آن مہربان را بیاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وحقہ
در امور مالی ونیز در جہد وکوشش در اینکہ قرضہ ریاست زود ادا شود می گردد
موجب تحسین وعزت آن مہربان است وبخصوص شوارع وشفاخانہ ہا کہ تنہا
آن مہربان زر کثیر دادہ بل ذات خود در ترقی گرفتن وسود مند بودن آنہا
توجہ وہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل
تحسین است وبندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل بالیقین کامل
است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایاے خود باتوجہ
تام وانجاح مرام مصروف خواہند بود ونیز جناب ممدوح را امید است کہ بہ نہجے
حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از روساے راجپوتانہ پیرو باشند وخاص خواہش
سرکار باوقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطراز د —

نمبر ۴۳ تقریر جناب نواب معلی القاب سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرا
وگورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء —

اے مہاراجگان وراجگان وسرداران — آپ سب صاحبان کو آج اپنے
روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہون اور اس معروف شہر مین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج ہے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبرآباد نام پایا ہے پایہ تخت تھا
نامور ہے آپ کے آنے پر مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ معظمہ نام آور
آفاق فرمان رواے انگلستان و ہندوستان کا ویسراے ہوکر مجھکو چاہیے
کہ اتنے روسا اہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپ کو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھسے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھ میرے مدنظر و خواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور اسلوبی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر و خیال و محنت کامل ہو سکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے بہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکھنے اور پڑہنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاف کو کہ اونکے بعد مسندنشین ہونے والے تہے
اسیطرح پڑہایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذرجانے پر اوسکو بطور نیک و عقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جب تک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکہتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

و نیز سخاوت کے حاصل ہو قابل تعریف ہو سکتے ہین نصرت سند اور بہادرون
کا نام فراموش ہوجاتا ہے گر دانشمند اور نیک رئیس ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و غدر ہندوستان سے گذر گئے اور امید ہے کہ پہر کبہی نہ آوینگے مگر
شاید رؤسا و حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بہتون نے اوس وقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتہ
سے حاکمون کے محل اور زمینداروں کے جہونپڑے بلکہ ہندو مسلمانون کی
پرستش گاہین مامون نہ تہین اوس زمانہ مین کل ممالک مورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تہی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانو مین مشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تہی گر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کردیا ہے اب ملک میدان و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالا مال پہیلی ہوئی ہین کل باشندگان باامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین —
مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور و تامل تحقیق کرتے ہین تو بجز اسکے کہ اب بہی ظلم و تشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرائم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچہہ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکہتی ہے اوسیطرح تم بہی رعایا کو رکہو اور یہہ امر بجز حکام مالک
ملک دوسرے سے انصرام نہین پا سکتا ہے اور اون سے بہی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبر گیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت فرصت ہے بلکہ بعض کو اوس سے بھی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت دل چسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدردان حال بعض کی یہہ مشکل ہے کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور اوس سے زیادہ بیہودہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبر گیری ریاست مین غافل رہے تو اونکو یہہ توقع کسطرح ہو سکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجا سے اوسکے بطرز مناسب کام انجام دیگا حسن انتظامی کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر نگرانی ستوادہ نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگذار اور سرشتہ واجب ایصال مالگذاری بھی ضرور ہے تاکہ رعایا امن و فراغت سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہو سکین واسطے تربیت لوگون کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بھی مقرر کیے جاوین شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلا ہے بموجب اوسکے عمل کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپس بالا تفاق کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت افضل و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپسمین اونکو مقابلہ کی بہت گنجایش ہوتی —

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرایم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بہی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور ہین
भोपाल مہاراجہ صاحب سیندہیہ اور بیگم صاحبہ بہوپال کا نام لیتا ہون نواب غوث محمد
जावरा. خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجھکو ازبس رنج وقلق ہوا ہے
सीतमौ کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند وسخی حاکم تہا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نوہ برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جے پور کا ظہور حسن انتظامی ریاست
براہ آگہی خاص وعام باجراے تحریرات باضابطہ اعزاز واکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن ولیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرنے کی کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بہی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت وترغیب
دیجاوے - زمانہ سابق کے شاہان ورؤسا کو اپنے ملک مین راستہ
جاری کرنے کا کچھہ خیال نہ تہا وسے اکثر مقامات دشوار گذار اور قریب
ناقابل رسائی پر رہتے تہے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتی تہی کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو بہت بہت کم ہوتی تہی اور اگر کہین جاتے تہے تو سپاہی ودیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتھہ ہوتا تہا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا ذکر
خاطر پر گمان بہی نہین ہوا تہا اور اگر کبہی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

سو قرض رہتا اب روساے ہندوستان اپنے جہاں کا سلسلہ قاعدہ بندوبست
پہنچا ہے جس مقام پر جاتے ہین کچھہ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہوگئے ہین کہ اپنے ملک کے طول و عرض و طول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زر کثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بھی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہین —

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ ع کی رپورٹ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
مورخہ ۱۴ – مئی سنہ ۱۸۶۶ ع کے لکھا ہے کہ باوصف بد نظمی و ابتری حالات شیخاواٹی
کے کھیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاواٹی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نو طرزی کے مخالف ہین تحسین و آفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جے پور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگہانہ مین بھی مدرسہ جاری کیا ہے रियासत:
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹھاکرون کو جنہون نے شورش کر کے بھی ہنگامہ
کر لیا ہے اور وارداتون کا انتظام کر دیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بد انتظامی راناوت جی صاحب کا بخوبی عوض ہو جاے
گا —
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ ع مین کھیتڑی کی آمدنی سے لکھہ روپیہ سالانہ کی ہوئی یہہ کسی قدر

سالگذشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہین ہوئی ایصال مالگذاری کہتیری کی برابر اور کسی جگہہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہین ہے سرزمین ریگستانی و قدرتی خواص مخصوص
شیخاواٹی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیداوار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی و بیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شمالی
ہر ایک رئیس ایسا نکرسکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پہ
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح سے ہمارا
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو بے لکھ صلت تا جمع ہوجاتی — یہہ مصیبت
کم نہوئی تہی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری و فیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لائق تحسین و آفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور یہہ اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے سیاسی

ریاست کا خرچ سے لکھہ [illegible] ہوا ہے سال گذشتہ مین سے لکھہ [illegible] تہا
اسمین [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے۔

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل سررشتہ تعلیم و حفظان صحت
و تعمیرات مفید عام کی بقدر [illegible] ہین سال گذشتہ مین لاکہ سے خرچ ہوئے
ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان براہ واجب
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو ہتیار ہین خورش انتظامی سے
لاکہ [illegible] کی کمی ہوئی اور کل سررشتہ جات ریاست مین بہت کفایت او
دور اندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۴ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین۔

صدر کچہری مین بہی اوسکی جمعیتین جابجا حسب ضرورت موقع تقسیم ہوی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کچہری و کورٹ پولیٹکل کے
سینون مین ارتکاب جرایم کے جو پہلے اتنا بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر [illegible] والی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل واردات
بند ہو جاوین۔

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین चिड़ावा
اون مین ۳۰۲ طالب علم ہین وہ انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

پڑھتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑھائی جاتی ہین ان ممالک مین اجراء تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبار و انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی مین دیئے جاتے ہین اور ریاست کے عہدون پر نوکر کیئے جاتے ہین چنانچہ پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بھی جاری ہے راجہ بہت کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین ہے رفع ہو کچہری کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے چہ مہینہ مین تقسیم ادویات و معالجہ مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض نہ مرے —

عدالتین بھی مقرر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی عدالتون کے ضوابط پر جو مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات رعایا کے ہدایت نامہ سمجھا جاتا ہے —

دیوانی کی کارروائی مین ممالک بے آئین کے قواعد پر بوجہ سادگی و سہولت کے عمل ہوتا ہے اور قانون مدت سماعت بھی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات فوجداری ۱۳۱۶ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۸۶ کا اپیل ہوا ۱۲۰۷ مجرمون کو سزا قید ہوئی اور رطا سے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۸۲۷ مقدمات فیصل ہوئے اونمین ۵۸ کا اپیل ہوا ۳۰۴ اجرائے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیون کے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۲۳۶ قیدی رہے صفائی و خبرگیری خور و نوش اچھی رہتی ہے
اور سڑکون کی تعمیر و مرمت کی مشقت لیجاتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر
تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے
فی الحال وہ تبدیل آب و ہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا ارکوہ منصوری پر گیا
ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری
وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر شتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب
مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بعد حصول
صحت واپس آوے گا ہمدرمان حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست
کر دیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف
ہوئی ہے نقص زمین و ذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور
دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بندوبست سہ سالہ کے انقضا سے پر جسکی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہوگئی
بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے
لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات عمل کیا جاویگا۔
جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور
ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی
تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین
اور ان مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

کی گئی ہے اور مریضون کیواسطے کہ قحط کی سختی سے بہت ہوگئے تھے چند روزہ
شفاخانجات جاری کیے گئے عدالت و تعلیم و طبی سررشتہ جات مین بدستور
کام جاری رہے —

خلاصہ رپورٹ ۷۰-۱۸۶۹ع یہہ ہے کہ افسوس ہے راجہ کہتیٹری اب بھی اپنے
ملک سے باہر ہے اور اوسکی بیماری کو دیکھتے ہوئے امید نہین کہ وہ کبھی
واپس آوے اس حالت مین ریاست کا بندوبست اچھا ہونے کی کیا توقع
ہوسکتی ہے اس سال مین مصارف آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا ہے سبب
اسکا تعمیرات دستگیری قحط زدگان اور رئیس کے باہر رہنے کے مصارفات
مین ٹہاکر سوہاگ سنگہ مختار ریاست بوجہہ دیگر ضروریات کے کہتیٹری مین
زیادہ نہین رہ سکتا ہے اسواسطے زیادہ تر کام منشی ہربخش پر منحصر رہتا
ہے رئیس نے اوسکو مختار کردیا ہے منشی ہربخش کو میجر بین صاحب اچھا
سمجھتے تھے اور سب لوگ اچھا سمجھتے تھے دہلی مین رہنے سے رئیس کے مصارف
خواہ نخواہ زیادہ ہونگے ایسی چھوٹی ریاست کو اس سے بہت نقصان ہے
بندوبست مال ہونیوالا ہے اور مدارس و شفاخانجات جنکے واسطے رئیس اپنا نیک نام ہوا
ہے موجود ہین رئیس و رعایا سرکار انگریزی کے بہت رضامند ہین اور کپتان لوچ صاحب
کے کوٹ پوتلی جانے سے بہت خوش ہین یقین ہے کہ اچھا بندوبست ہوگا اس
رئیس اور راج جےپور کے درمیان نااتفاقی ہے راج کو شکایت ہے کہ
رئیس اطاعت واجب نہین کرتا ہے اور رئیس شاکی ہے کہ راج سے
بیجا دست اندازی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ اوسکی

چند مرتبہ بطور خانگی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریف ہوئی ہے اس
سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے۔
دسمبر ۱۸۶۲ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور بجاے اوسکے اجیت سنگہ
خلف ٹھاکر البیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنیٰ لیا تھا مسند نشین
ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بھی بہت واجب لیا اور
نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہیتڑی کو مفوض کیا۔
یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و
دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے
انتقال پر ریاست کے ذمہ پونے آٹھ لاکھ روپیہ کا قرض تھا خرچ مین
تخفیف وکفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے
امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے کے
پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تھے کل زیر باری رفع ہوجاویگی
ظاہرا یہہ لڑکا ذکی و ہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچھی ہوئی
تو یقین ہے بہت لایق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش رویہ
طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا
کام بہت مشکل ہے کہ مردمان متبنہ اکثر اوسکے سدراہ اور رئیس کے اغوا کرنے
والے ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشت و خواند کافی ہے کہ صرف
اپنا نام لکہہ لے مگر مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت فکر ہے اور ہر سال

چند مہینے تک جےپور مین رکھکر پڑہانا چاہتے ہین تاکہ وہ آیندہ اپنا کام
کرنے کے لایق ہو ۔

مدرسہ کہیتڑی مین ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر نوکر رکہا
گیا اور کہیتڑی مین جو پیشتر سے تہا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو
صلاح دی کہ شفاخانہ جات علاقہ کہیتڑی بہی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور
ڈاکٹر برصاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہین اور ڈاکٹر برصاحب کو اس
کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے ۔

کہیتڑی مین کان مسی بہت ہین مگر بدنظمی سے کانین اور کہنوالی خراب ہوگئی
ہین سابق مین اون کے بیس ۲۰ گہر تہے اب ایک بہی نہین رہا ہے اونمین
باہم نزاع ہوا تہا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تہی اور
کانون مین محنت کرنے سے کچھ ثمرہ نہ ملا مجبور چہوڑکر چلے گئے بڑی کانون
کے اجرا مین سب سے زیادہ پانی خارج کرنے کی مشکل ہے اول تو دہاکی
صفائی کیواسطے ہیمہ سوختنی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اونکے علاوہ
کی دیگر مشکلات ہین مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع
ہوکر کانون سے آمدنی ریاست مین اضافہ ہوسکتا ہے رئیس سابق کی قریب بہی
ستہ کہ اوس نے ہر سررشتہ انتظام کی بابت حالات باطل لکہے اور لکہے تہے
کہیتڑی کی آمدنی وخرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات
سے دریافت ہوا کہ ۱۸۸۲ع مین سجاسے لکہو کے جو راجہ نے
لکہی تہی ساڑہے چار لاکہہ کی آمدنی ہوئی تہی اسیطرح خرچ کا حال بہی تحقیق نہوا

قریب تین لکھہ روپیہ کے تھا برآورد سنہ ۱۸۷۱ء مین خرچ ۵ لکھہ مالیت
رکھا گیا اور ایک لکھہ روپیہ ادائے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ
اجیت سنگھ ادائے رسم ماتم پرسی کیواسطے جےپور مین آیا اہلکاران مفصلہ
ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹھاکر سوبھاک سنگھ منتظم و مختار ریاست
منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن منصرم عدالت بھائی شیوبخش افسر فوج و
قلعات رام لال منتظم کارخانجات - ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچھا ہوا
اور حسب گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا -

بحث و نزاع جو مابین راج جےپور و اس ریاست کی مدت سے خصوص
راجہ فتح سنگھ مرحوم کے زمانہ مین رہا تھا رئیس حال کے وقت مین بالکل
موقوف ہوگیا اور روابط فیمابین راج جےپور اور اس ریاست کی
حدبندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار
جےپور کی سختی سے ظہور مین آئی تھی قایم ہوگئی فریقین کو باہم اعتبار ہوگیا
ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی
کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تھا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ
کی بابت نذرانہ سند نشینی معاف کردیا ریاست کے حق مین بہت اچھا
ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکرگذار ہوئی رئیس نے
مدت تک جےپور مین رہکر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچھی لیاقت
حاصل کی -

سنہ ۱۸۴۶ء مین سیکر مین بہت پرخطر فساد برپا ہوا رام پرتاب سنگہ کے
والد راؤ راجہ لچھمن سنگہ نے قبل وفات اپنے اسّی ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر
लेपाल اپنے تین کنیزک زاد لڑکون اور ایک لے پالک رام سنگہ کو دی تہین
چودہ برس تک وے قابض رہے جب سنہ ۱۸۳۴ء مین سرکار نے اوس
ملک کا انتظام کیا تب بہی کسی نے اعتراض نہین کیا راؤ راجہ پرتاب سنگہ
نے ریاست سیکر مین سے اتنا ملک کم ہونے کی کرنل سدرلینڈ صاحب
سے شکایت کی حسب اجازت صاحب موصوف پنچایت نے اونکو بیدخل
संगरावत کرنے کا حکم دیا جےپور کی فوج صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ساتہ سنگراوت
کے حملہ مین فوج سیکر کی مدد کیواسطے گئی عرصہ تک سنگراوت کا
पाटोदा विद्रोह محاصرہ رہا آخرکار فتح ہوا راؤ راجہ نے پاٹودہ و بٹہوٹہ پر جو مسکن
ڈونگر سنگہ و جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ مین فوج کشی کی ٹہاکران
مذکور راؤ راجہ کے بہائی بین مگر اونہون نے کنیزک بہائیون کی مدد
کی تہی ڈونگر سنگہ جو فوج شیخاواٹی مین رسالہ دار
رہا تہا ساہوکار متہرا کی لڑکی کو لیجانے کی غرض سے
اوس کے گہر پر حملہ کرنے کے جرم مین اول محبس
آگرہ مین قید ہوا تہا جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ کو کہ
بٹہوٹہ چہوٹ جانے کی وجہہ سے بارہٹیہ ہوگئے
تہے محبس آگرہ پر یکایک حملہ کرکے ڈونگر سنگہ کو نکال لیگئے
ان سرکش لوگون نے ملک کو تاخت و تاراج کیا اور نصیرآباد کے خزانہ مین بہرہ والونکو

مار کر ۔۔ ا روپیہ کہ پہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا لوٹ لے گئے انجام
کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہین کے مہاراجہ صاحب کے
سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہائی
پاکر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور ۱۸۵۵ء مین مع بہوپال سنگہ اور کنیز زادہ
بہائیون کے سیکر مین مسکن گزین ہوا ۱۸۵۰ء مین راؤ راجہ پرتاب سنگہ
سیکر والا لاولد مرگیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا
راؤ راجہ لچھمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی میڑتنی جی حاملہ تہی اوسکے मेड़तनीजी
پیہر مین بمقام گہاٹے راؤ اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل کی نسبت [illegible]
سبکو اعتراض تہا اور رام پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون سنگہ
کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا
کہ اگر رام پرتاب سنگہ قبول کر لیتا تو حسب رواج شیخاواٹی سیکر کا آدہا
علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاواٹی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے ملکر
بہیرون سنگہ کے حق مین رائے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت
مین مدت تک سبکو شبہہ رہا۔

۱۱ مارچ ۱۸۶۶ء کو سیکر مین راؤ راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینون
سے بیمار تہا اسواسطے راج جے پور نے پیشتر سے انتظام عدم ارتکاب واردات
کر دیا تہا ٹہاکر جبہ سنگہ سروہیری کا لڑکا مادہو سنگہ متبنی ہوکر مسندنشین ہوا سیکر माधोसिंह
کے سب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران وسرداران واہلکار
راج جے پور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسندنشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

سال کی تہی ٹہاکر شیام سنگہ یکجدی خاندان سیکر نے دعوی مسندنشینی کیا تہا
مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پر عرصہ تک عتاب رہا اور راج
سے رئیس کی مسندنشینی منظور نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ اگرچہ باوصف عذرات
واشتباہ اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے مادہوسنگہ
کے متبنی ہونے پر کچہہ اعتراض نہین کیا تہا مگر بوجہہ سرپرست ہونیکے نذرانہ
مسندنشینی لینا چاہتے تہے سیکر والون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تہا مگر آخر کار جب مہاراجہ صاحب
نے باجرائے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس وجاگیرداروں سے نذرانہ
مسندنشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کردیا مکند سنگہ منتظم سیکر نے بہی منظور کرلیا اور
پولٹ دو لاکہہ روپیہ زر نذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل سنہ ۱۸۶۹ع
مین رئیس کی مسندنشینی منظور ہوئی راو راجہ مادہوسنگہ کی نابالغی کے سبب
سے انتظام ریاست ٹہاکر مکند سنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار
ولئیق ہے کام بہت اچہی طرح کرتا ہے رعایا خوش وآسودہ حال ہے
ریاست کے جمع وخرچ کا خاطرخواہ بندوبست ہے اور ابتری وبدنظمی
کہ ملک شیخاوائی مین عام ہین سیکر مین مطلق نہین ہے اہالیان ریاست
کی بڑی نیکنامی ہے مکند سنگہ نے کپتان پولٹ صاحب سے انسداد واردات
ڈکیتی وغارتگری کا اقرار کیا تہا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی
کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے —
رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

بنارس سے طلب ہوکر اوستاد مقرر کیا گیا مادہو سنگہ کو ماتم پرسی کے
بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اوسکو سب کامون سے
زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تہی —

سیکر نے بہی مثل جے پور کے اپنے علاقہ مین غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول
معاف کر دیا اور رفع تصدیعات قحط سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع مین بہت مدد کی —

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست مین بلند سنگہ
کا شریک تہا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راؤ راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم
وتربیت اپنے شاگرد کے ریاست مین چند مدرسہ جات مقرر کیے —

اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ع مین نواب ولیم اسے صاحب جے پور مین تشریف فرما ہوئے
تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاوائی راؤ راجہ مادہو سنگہ
رئیس سیکر کو بہی بلوایا تہا اور پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مارچ مین سیکر کا
دورہ کیا دونون مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راؤ راجہ ہوشیار و ذہین
ہے ٹہاکر بلند سنگہ و پوہکر رام و جیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہین بہت
تجربہ کار و محنتی و کارگذار ہین ایام قحط مین رعایا کی پرورش و خبرگیری اچہی
ہوئی رعایا خوش و فارغ البال اور کہیتڑی کی مصیبت زدہ رعایا سے بہتر ہی
البتہ سیکر کو دربارہ تقرر مدرسہ جات و شفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی
کہیتڑی کا سا دعوی نہین ہے مگر بندوبست تعلیم و معالجہ حسب طریقہ و طبیعت
باشندگان جنکے فایدہ کیواسطے ہوتا ہے اچہا کر رکہا ہے اور جب خیال
کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کچہہ دعوی اور شیخی

نہین ہے اور روپے اوسکو جسقدر ہے اوس سے زیادہ کرکے دکھایا نہین چاہتے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لایق ہے پرگنات کے مدرسون مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۱۲ لڑکون کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی تعلیم اچھی نہین ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا خوش رویہ اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکو ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کم ہے اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پہ تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر اوسکی بجز تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچھ نہین ہے ۱۸۶۷ء-۱۸۶۸ء کے جمع وخرچ مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لکہ [illegible] ہزار اور خرچ دو لکہ [illegible] درج ہوا مگر سکہ کی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکہ متصور ہوئی ہے اور اس خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی۔

بساو

۲۰ ستمبر ۱۸۶۵ء کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر بساو کے انتقال اور چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سورجگڑہ والہ کی مسند نشینی کی خبر پہونچی راج جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سورجگڑہ کی جاگیر قرق ہوکر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

ڈونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار تہے جے سنگہ کہتا تہا کہ ٹہا کر متوفی نے پیشتر مجہکو متبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی - راج جیپور کو چندر سنگ کے متبنی و مسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ بساؤ کا نذرانہ بہی بقدر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہوگیا ۱۸۶۹ء مین چندر سنگ سردار بساؤ بعمر بائیس سال تہا -

پاٹن تورا واٹی

پاٹن مین نہایت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راؤ کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ اپنے رشتہ دارون سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطر خواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راؤ بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ و مفرورہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راؤ پاٹن نے جمیعت سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے اوسپر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا -

اونیارہ

اونیارہ کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہان کی
سرزمین پیداوار و سیرابی مین راج کے عمدہ ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیربار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران
قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کے جمع مقرر کردی تہی مگر راو راجہ
سابق نے ابتداء سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کرلیا تاہم ریاست
کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکارون نے
جے پور مین نالش کی مگر راج بہی حیرت مین تہا کہ کیا کرے اور حسب عادت جبتک
اور تدبیرون سے کاربراری ہوسکے سختی نہین کیا چاہتا تہا راو راجہ فتح سنگہ
رئیس سابق محض ناخواندہ تہا اوسکو کام کرنے کی نہ لیاقت تہی اور نہ خواہش
فضول خرچ روپیہ اور شراب وغیرہ نشیات کا زیادہ عادی تہا کہ اوسکے
قواے دماغی ضعیف ہوگئی تہی انجام کار ۱۸۶۸ء مین اوسکا انتقال ہوا اور
بجاے اوسکے سنگرام سنگہ کہ بعمر نو سال تہا مسند نشین ہوا دربار جے پور نے
دو لاکہہ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسند نشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل -
ٹہاکر لچہمن سنگہ دوبلہ کا - چینی لال - ٹہاکر باگہہ سنگہ بلاس پور - ٹہاکر گلاب سنگہ پلودہ
بالابخش چودہری - مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل نہ پیش
آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکہہ روپیہ کا قرضہ تہا اور اوسکے اداکرنے کیواسطے
صرف ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی تہی اور ریاست کے مصارف کثیر مزید براں
شرکاے کمیٹی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چینی لال

दोबला
बिलासपुर
पलोदा

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لیئق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری
وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر
کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر
کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی
نہوتی اس ریاست مین بہی لیئق و دیانتدار آدمی کا ملنا تو دشوار رہتا
مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اوسکے مخالف
وسد راہ ہوجاوین —

رئیس کی تعلیم و تربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جبلپور کالج جس نے
کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا بصاحب و استاد مقرر यूनिवरसिटी इन्ट्रेंस
ہوا اور سنہ ۱۸۷۲ء مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے किलचीपुर
شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا
اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار
روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ
آمدنی ہوجاوے —

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند رادہاکشن متہرا والہ کی بتعداد دو لاکہہ
روپیہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۸ء مین بدرستی ضروریات قحط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا
ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چندسال کے
واسطے بالکل ملازمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین مفوض کردئے جاوین کہ اونکی
آمدنی اصل و سود کے تمام و کمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

بالعوض پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جے پور کے کہ بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو ملازمان سیٹھہ صاحب کے سپرد کیا چاہتا ہے کہ ویسے ہی انتظام کرین اور ویسے ہی راج کا خراج داخل کیا کرین اور بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک بہ اقرار اس امر کے کہ تا وقت ادائے تمام و کمال قرضہ اوس پر عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کر کے اون سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو طلب کر کے مدرسہ ٹھاکران واقع جے پور مین داخل کیا اور اہلکاران اودیارہ مین سے کوئی کام کے لایق نکلا تب مجبور راج سے لیئق و ہوشیار شخص کو انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل

کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال مین جودہ پور کا ملک اور مشرق مین جیپور کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب مین بھی ضلع اجمیر واقع ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکھہ آدمیونکی اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکھہ پچیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قابل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پھیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہو سکتی ہے
کہ اونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کہ زیادہ تر تھور ہے
بدنما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین ۔ थोर

کشنگڈہ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سرکار
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے ملحق
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶ ۔ ۳۴ طول بلد مشرقی ۷۴ ۔ ۵۷ ۔

روپنگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور رجے پور سے
۶۱ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶ ۔ ۴۷ طول بلد مشرقی ۷۴ ۔ ۵۵ रूपनगार

سروار نصیر آباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی
۲۶ ۔ ۵ طول بلد مشرقی ۷۵ ۔ ۸ ۔ .सरवार

فتح گڈہ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶ ۔ ۱۰ طول
بلد مشرقی ۷۵ ۔ ۱۰ ۔ फतहगढ़

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تھا بعوض
ارتکاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کر کے

سنہ ١٦١٣ء مین کشنگڈھ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگہ والی
جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی حریص تدبیرون مین جو اوس
نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم
نے اوسکے معتمد مشیر گوبنداس بہاہٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبنداس نے بہی بجز راجہ گج سنگہ اور
بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجہکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس
وفاداری کی علت مین خورم نے راجہ گج سنگہ کے چچا کشن سنگہ کے ہاتہہ
سے گوبنداس کو قتل کرایا اور کشن سنگہ کو علیحدہ ریاست قایم کرنے کی
اجازت دی کشن سنگہ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر
آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی
شेश मल / जगमल / भारमल — یادگاری بخشی کشن سنگہ کے تین خلف شیش مل - جگمل - بہارمل ہوئے
اونکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اونکے
زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹھارہوین صدی کے اخیر مین جو افراط
و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہ ریاست بہت چہوٹی تہی بلکہ قلت ملک
و نقص زمین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس ریاست
سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب
صرف قلت ریاست تہی مگر سنہ ١٧٩١ء کے واقعات نے راجہ کشنگڈھ کو
اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ١٧٨٧ء مین جودہ پور کے
راٹہوڑ اور جے پور کے کچہواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض سنہ ۱۷۹۱ع مین پاٹن
اور میڑتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڈہ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہ
اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجبا
غصب کرنے سے باز رکہا تہا میڑتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
متسلط کردیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام ظلومی سے محفوظ رہا
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ع کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس ریاست سے عہد وپیمان
نکرے اور کسی سے نزاع وتکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عندالطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک مستقل رہنے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہوگیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ع مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا

तौंगा
पाटन
मेड़ता

تب رضامند ہوکر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کہ سرداران ریاست کی نوکری براہ
واجب نقد مطالبے سے مبدل ہوسکتی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرنے پر بہی
وے نوکری کرنے سے منکر نرہینگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڈہ نے بالکل خودسری اختیار کی مگر سرکار انگریزی نے جاگیردار फतहगढ़
ریاست قرار دیکر اطاعت حکم مہاراجہ کی ہدایت کی مہاراجہ نے اوسکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج متعین کی مگر جوش دیوانگی مین یکایک خاندان تیموریہ
کے لقبی بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنیکے واسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیالی منصب مثل دربار شاہی مین معزز ہوکر جانیکا قبضہ حاصل کرنے
مین مصروف ہوا ادہر ان حال کشنگڈہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی مددلی ٹہاکرون نے بہی
کوٹہ سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب وجوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکریگا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹہاکرون سے عہد وپیمان
کیا جاویگا اس ہدایت نے اوسکو ششدر کردیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مقدمہ مین پہ
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایسا کرنے کے سبب علیحدہ ہوگئے اور پہر سب نے متفق ہوکر

دار الحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے
کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بہاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست
اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹہیکہ دینا چاہا مفسدہ ٹہاکرون نے بہی سرکار مین
استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر
وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت
ہوتا رہے تو کچھ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سردارون کے درمیان
عہد و پیمان ہوا مگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ
دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بہیجا بدرجہ
لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بہی منظور کیا کہ مہاراجہ
صاحب جودہ پور فیصلہ کر دین اگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ
امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو مسند نشین کر دیا اور
کشنگڈہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب
نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرطین
قرار پاگئین اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ
کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و
اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم
نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین اپنے
خلف مہاراجہ مرہٹی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین
چلے گئے اور تا حیات خود [illegible] ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ء مین

اونکا انتقال ہوگیا اور مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب مسند نشین ہوکر راج
کرنے لگے مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب نہایت خوش اخلاق و نیک شیوہ و بالطبع
منتظم ہین ریاست کا کام خود کرتے ہین اور کل متوسلین و رعایا ریاست
اون سے بہت خوش ہین اور ایسے لایق و سخی و دردمند حاکم کے تحت حکومت
مین رہنے کے نازان ہین مہاراجہ صاحب ریاست کا کام کرنے سے نہ کبھی
خود سیر ہوتے ہین اور نہ دوسرے شخص کو انصرام کار مین غافل ہونے دیتے
ہین اونکی تدبیر مین بڑا وصف یہہ ہے کہ بہ پابندی دستور قدیم پردیسی
اہلکار کو نوکر نہین رکہتے اس راج مین کوئی شخص علاقہ غیر کا رہنے والا نوکر
نہین ہے دوسرے قدیم رسم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت ملازم کی اولاد کو
وقت تولد سے معاش ملتی ہے —
डिकसन کرنل ڈکسن صاحب نے ضلع اجمیر مین آبپاشی کیواسطے تالاب بنوائے
اون کے ذریعہ سے پیداوار ملک مین اضافہ ہوکر سرکار اور رعایا دونون
کا فائدہ ہوا ہے اس سے مہاراجہ صاحب نے آگاہ ہوکر اپنے علاقہ مین بہی
تالاب تعمیر کرائے سنہ ۱۸۷۰ع تک ۲۳ تالابون کی تیاری مین ۲ لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور اونسے لاکہون بیگہ اراضی کہ بغیر اون کے غیر مزروعہ رہتی سیراب
اور مزروعہ ہوگئی مہاراجہ صاحب اپنی اس تدبیر کے جس سے ریاست و رعایا
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے بہت نازان ہین اور واقعی نازان ہونیکا موقع
ہے کیونکہ بغیر اضافہ آمدنی اور کفایت خرچ کے ممکن نہ تہا کہ گذشتہ کی بابت
اوس زیر باری کی جو تالاب سانبہر کے بقبضہ سرکار انگریزی آنے سے ہوئی تہی

متحمل ہو سکتی سانبھر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہو کر ہاڑوتی کو جاتا تھا
اوس پہ تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تھا جب سے سانبھر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بھرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے نو وہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہو کر جاتا تھا مگر اس ریاست نوवह
کا موقع دیکھنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تھوڑا سا پھیر کھانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بھی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نو وہ کا نمک یہاں
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پہ تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے —

آمدنی و خرچ ریاست

خرچ	آمدنی	سنہ
	دو لکھ [illegible]	سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء
دو لکھ [illegible] ۸ر۳ پائی	یک لکھ [illegible]	سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء
دو لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء
دو لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء
دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء
دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء
دو لکھ [illegible] ۷ر۶ پائی	دو لکھ [illegible] ۲ر۴ پائی	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء

خرچ ریل	معمولی
[illegible] ۵ر۸ پائی	دو لکھ [illegible] ۱ر

جمع وخرچ سنہ ۱۸۶۹ع — یک لکھہ [illegible]

مالگذاری	سایر	مالگذاری دیہات جاگیر زنانہ ڈیوڑھی مہاراجہ جیب خاص सेंहापुर
[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصہ [illegible] لکھہ [illegible]
۸ر۳ پائی

مصارف خاص مہاراجہ صاحب	مصارف فوج وملازمان	خیرات
[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۶ر۷ پائی	[illegible]

عمارت وکارخانہ	بخشش وانعام	مصارف متفرقات
[illegible] ۴ر	[illegible] ۱ر	[illegible] ۱۲ر

جاگیرات زنانہ ڈیوڑھی
[illegible]

سنہ ۱۸۶۵ع مین [illegible] ۵ر۴ پائی سرکار انگریزی سے بابت اوس معاوضہ نقصان کے ملا ہے جو سرکار نے بالعوض اراضی درآمدہ سڑک ریل ومحصول راہداری اموال تجارت تاریخ اجراے سڑک ریل سے بحساب پچیس ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور فرمایا ہے ریاست مین ایک دارالضرب ہے اور سمین اشرفیان اور

روپیہ تیار ہوتا ہے اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے —

اس ریاست مین بڑا معاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکر فتح گڈہ کی نزاع و نا اتفاقی کا تہا کہ سنہ ۱۸۷۲ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع کا آغاز سنہ ۱۸۶۵ء سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیقت جایداد فتح گڈہ روابط و مدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹھاکر فتح گڈہ مہاراجہ صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے وہان کے ٹھاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے وہ ہر طرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے —

اور ٹھاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ و خودمختار ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو بطور حصہ راج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجھکو مہاراجہ صاحب سے ہمسری اور دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے مخالف و پیچدار دلائل و تنقیحیں ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور بعد طلب جواب دیا کہ گم ہو گئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ ملسکی اور اوسکے نہ ملنے کے متخاصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کر سکا اگرچہ ٹھاکر کی خوداختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹھکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اوسکو

حقوق وعزت اعلادرجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے ہر نوع فائق
ہین رہے ہین کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کے ساتھہ
بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئے ہین اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے کہا
کہ ٹھاکر کی بدچلنی وگستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح سے
اپنے خاندان کا چھوٹا بھائی سمجھتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت وتوقیر
ہوتی ہے ویسی ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹھاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری برابر گدی
پر بیٹھین اوسکے حقوق وعزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین ۔
مگر چونکہ ٹھاکر نے بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے کے
کسی امر کو منظور نہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دی کہ تمہارا دعوی
محض لغو ہے تمپر فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام وخواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
دربار کے خیرخواہ و وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
اختیار ہے کہ بزبردستی و سرکوبی اطاعت کراوین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
مہاراجہ صاحب بہ آسانی کرسکتے ہین ۔
اگر بلحاظ سن ہونے ٹھاکر حال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تہوار
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجہا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دیکر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی سنہ ۱۸۶۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈہ چہہ مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمت

حاضر ہوکر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوسوقت تک
مطلق خود اختیاری کا دعوی کرتا تہا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی
بہ آسانی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید بمجبور مہاراجہ صاحب اوسکو
سزا دیکر اطاعت کراوین اور نیز اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی
طلب کرنیکی ضرورت ہوئی —

مہاراجہ صاحب نے ٹہاکر کے اداے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری مقرر
کی مگر اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی پیشتر سے مستعد و
تیار رکہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بہت پیش و پس
سے آخرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے واسطے پیشتر
سے تجویز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون سنہ ۱۸۶۷ء مین اس ٹہاکر کا انتقال ہوا
اور اوسکا بیٹا بعمر ۱۲ سال جانشین ہوا —

ریاست کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچھا ہے چوری و غارتگری وغیرہ
کی وارداتین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ و
قاعدہ کی پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہ و کوشش
کام کرتے ہین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جان
ومال کی خاطرخواہ حفاظت ہوتی ہے —

مہاراجہ صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرا بعمر
بیس سال ہین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اور
فارسی کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار و لایق ہونگے اس راج مین سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان کے تھے سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین تین جدید مقرر ہوکر کل اٹھائیس ہوگئے اون مین پڑھائی بہت اچھی ہوتی ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنیکا مدت دراز سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ صاحب روپیہ کی قلت کا عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ابتک انگریزی پڑھنے سے تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا کے خلاف مرضی ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب موقع و وقت عمل کرنیکے واسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہیئے یقین ہے کہ وے ضرور بندوبست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف کار خیر مین بڑی فیاضی اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونھون نے قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے ۔

تیسری فصل

लावा لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تھا اوس واردات کی وجہہ سے جسکی پاداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہوکر ایجنسی جے پور سے متعلق ہوگیا سنوات گذشتہ مین آمدنی و خرچ علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین ۔

سنہ	آمدنی	خرچ	باقی	فاضل
سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.

جمع وخرچ سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع

[illegible]

مالگذاری	پہوم ومحصول	جرمانہ	متفرقات	قرضہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

[illegible]

پایگاہ یعنی طویلہ خرچ	مصارف ریاست	تنخواہ سپاہ	رسوڑہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سایر خرچ	خیرات	تعمیر منارہ ہاسرحدی	تنخواہ وغیرہ وکالت ایجنسی جبلپور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات

[illegible]

قلت آمدنی اور کثرت خرچ کی سنہ ۱۸۶۹ء مین ایسی تھی کہ باوصف عدم ادائے
بقایائے کثیر خراج کے سالانہ [illegible] صرف مصارف روزمرہ کیواسطے قرض لیا گیا اور
بقایائے خراج لغایت سنہ [illegible] [illegible] بدین تفصیل تہا۔

واجب الطلب ٹونک	واجب الطلب سرکار انگریزی بعد علیحدگی ٹونک سے
[illegible]	[illegible]

مراسلہ ۷۔ اگست سنہ ۱۸۶۸ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پولیٹکل ایجنٹ صاحب
ہاڑوتی کو لکہا تہا کہ اگست سنہ ۱۸۶۷ء کے مقتولون کی پنشن خراج لاوہ واجب الطلب ٹونک
مین سے وصول کیجاوے مگر لاوہ کی زیرباری سے اس حکم کی تعمیل غیر ممکن تھی اسواسطے
بسبب عدم وصول اوسکے مبلغ [illegible] دو قسطون مین خزانہ ایجنسی سے دیا گیا
جیسا لاوہ والے ٹہاکر کا حال خراب ہوا ہے راجپوتانہ مین چہوٹے سے چہوٹے کسی ٹہاکر
کا بھی نہوا ہے اگر اوسکا سرکار انگریزی سے تعلق نہوا ہوتا اور واقعات باعث
تعلق رحم و افسوس کے لایق نہوتے تو اوسپر سرکار کی توجہہ کیونکر ہوتی اب اسوجہہ
سے تحقیق ہوا کہ قتل اور قحط سے اوسکا کسقدر نقصان ہوا ہے کہ گہوڑے تعداد
سابقہ سے بقدر چہارم رہگئے اور ہل اور مویشی دسوین حصہ سے بہی کم رہگئے تہے
قرضہ سے ازبس زیربار تھی خرچ آمدنی سے زیادہ تہا اور قرضہ بلکہ اوس کے
سود کے ادا ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔
رفع زیرباری کیواسطے روپیہ کی مدد دیگئی اور برادران ٹہاکر سے جنہون نے
مقابلہ آرائی ٹونک کے خرچ مین شریک ہونیکا اقرار کیا تہا ایفائے اقرار کرانا
تجویز ہوا۔

سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء مین سمت ۱۹۳۳ ... روپیہ جمع خرچ ریاست سے پس انداز ہوا اور ... روپیہ
حسب نوشت اقرارنامہ برادران بوجہہ مصارف مقابلہ آبرائی ٹونک وصول کیا گیا
اور اوسکے سواے ساڑہے تین سو من غلہ پیداوار خریف کا فروخت کرکے زر قیمت
قرضہ مین ادا کیا گیا منجملہ دو تالابون کے جو تجویز ہوئی تہی ایک تیار ہوگیا اور اوسکے
ذریعہ سے بنجر اراضی مزروعہ ہوگئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ جے پور و ہاڑوتی نے
مراتب مفصلہ ذیل کی تحقیقات کی۔

اول - دعوی ریاست ٹونک بابت نذرانہ تعدادی چار ہزار روپیہ جسکا تصفیہ نہین ہوا تہا

دوم - تعداد و واجبیت قرضہ برادران ذنگی ٹہاکر۔

سوم - ذمہ واری برادران ٹہاکر بموجب نوشت معاہدہ مذکور۔

چہارم - ترمیم پنشن وارثان مقتول ہنگامہ ٹونک کہ اسباب مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ
ہاڑوتی نے ریاست ٹونک کو بہی لکہا۔

سنہ ۷۸-۱۸۷۷ء مین سمت ۱۹۳۴ ... روپیہ خرچ سے پس انداز ہوا اگر بند شکست نہو جاتا تو اس سے
بہی زیادہ پس انداز ہوتا ٹہاکر کا بہائیون پر مصارف مقابلہ ٹونک کا دعوی تہا
وہ بہ تعداد ... روپیہ قرار پاگیا اسمین سے سمت ... وصول ہوگیا خزانہ
ایجنسی مین ... ٹہاکر لاوہ کا امانتاً جمع ہوکر بندوبست اداے قرضہ کیا گیا کاغذات
تحقیقات قرضہ ذنگی لاوہ جو باستدعاے صدور حکم مناسب پیشگاہ گورنمنٹ مین
بہیجے گئے تہے اون پر بعد منہائی رقومات غیر مشتبہ کی منظوری اداے سمت ... زر قرضہ
کے بذریعہ حکم یکم اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ء صادر ہوئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے رفع زیرباری
اور اداے قرضہ سے سبکدوش دیکہکر افزونی پیداوار ڈیڑہ ہزار روپیہ ایک بند

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا۔

سنہ ۱۸۷۵ع مین قرضہ کا صرف نوسو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام وکمال ادا ہوکر ریاست ٹونک سے خراج کی بابت فارغخطی لیگیی تب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

ٹونک سے علیحدہ ہونیکے بعد سنہ ۱۸۶۷ع مین ٹہاکر لاوہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا تہا مگر بلحاظ زیر باری ریاست ملتوی کیا گیا تہا اب ایصال اوسکا ازسرنو شروع کیا جاوے۔

ٹہاکر کے مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بتعداد قلیل مقرر کیا گیا ازین اضافہ کیا جاوے۔

بنظر ترقی پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے مگر قلت آمدنی سے التوا مین تہین توجہہ کامل کیجاوے۔

ہمدران حال کپتان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور شروع کرنے کیواسطے اجازت دی۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت وبہبودی مین بہت کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار ریاست مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اسلوبی امور ریاست مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمت

بقلم ہیچمدان ذرہ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم مطبع مفید عام آگرہ

تقریظ کتاب وقایع راجپوتانہ از طرف مطبع مفید عام آگرہ

جو شخص دنیا مین اگر پچھلے واقعات اور زمانہ گذشتہ کے حالات سے واقفیت حاصل
نکرے اور اس نمایشگاہ عالم کو چشم عبرت بین سے نہ دیکھے وہ مثل اوس نابینا کے ہے
جو بزم چراغان مین جاسے اور اوسیطرح بلا معائنہ کیفیات واپس آئے علم تاریخ
محک تجربہ ہے اور افزونی عقل کا ذریعہ علم تاریخ وہ علم ہے جس سے ہر شخص کا دل
صورت جام جم اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے یہی علم ہے جو ہزارون برس کے
پچھلے واقعات آنکھون کے سامنے لاکر دکھا دیتا ہے اگر شعرا و مورخ گذشتہ حالات
کو قید تحریر مین نہ لاتے تو بہت سے آدمی دنیا کے حالات سے بیعلم رہجاتے ربع مسکون
مین وہ کون سی ولایت یا جزیرہ ہے جسکی کتب تاریخ کا عالم مین ذخیرہ نہین
کشور ہندوستان کے ہر ایک شہر کی ایسی مفصل تاریخ جس سے ہر جزو کل کی
اہمیت معلوم ہو جا سے مختصر یا مطول نظر نہین آتی علی الخصوص تاریخ راجپتانہ
جو کشور ہندوستان کا ایک بہت بڑا زرخیز حصہ ہے اوسکی کوئی تاریخ اردو
زبان مین ایسی ماقل و دل جسمین ہر ایک ریاست کے اگلے پچھلے مفصل حالات
شرح و بسط کے ساتھہ مندرج ہون آج تک تصنیف نہین ہوئی تھی الحمد للہ کہ
اندنون اوسی جامعیت کے ساتھہ یہہ کتاب نایاب مسمی **وقایع راجپوتانہ**
جو تین حصو نمین منقسم ہے جناب عالی مناصب والا مناقب گوہر درج بلاغت
اختر برج فصاحت گل سر سبد شیرین زبانی بلبل گلزار شیوا بیانی با وضع و
با وقار مشہور نزدیک و دور جناب بابو **جوالا سہای** صاحب عدالتی راج

بہرت پورنے اس حسن ترتیب کے ساتھہ تصنیف اور تالیف فرمائی ہے کہ تمام راجستان کیواسطے گویا ایک آئینہ سکندری ہے جو تمام حشو و زوائد سے بری ہے جس ریاست کا حال لکھا ہے اوسمین کسی قسم کا رطب و یابس بیان باقی نہین رکھا ہے مثلاً تعداد چاہاے پختہ و اقسام زمین و کیفیت اجناس پیداوار و حال اقوام مختلف و آمدنی و خرچ ریاست و عہود و مواثیق با سلاطین سلف و با سرکار انگریزی و تعداد اخلاف راجگان و طرز حکومت و حالات جنگ و جدال و تعمیرات مفید عام و خاص محلات وغیرہ جسکی ترتیب اور خوبی بیان اور حسن تقسیم مضامین معائنہ کتاب سے معلوم ہو سکتی ہے غرض کہ سمندر کو کوزہ کے اندر بہر دیا ہے اور بحر ذخار کو ایک قطرہ کے اندر کر دیا ہے —

آن را کہ سرے بہ نکتہ دانی است دانذ کہ چہ ریزش معانی است

مختصر یہہ کہ یہہ کتاب راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کے لئے ایک آئینہ حقیقت نما ہے اور تحقیق مین سراسر معتبر و صحت انتما جو بیان ہے مدلل اور جو حال ہے مفصل کہین انگریزی رپورٹون کا ترجمہ ہے اور کہین خاص تحقیقات کا تکملہ احکم الحاکمین اس جنس گران مایہ کو مقبول طبائع خاص و عام کرے اور مصنف کا دامن آرزو گوہر مراد سے بہرے این دعا از من و از جملہ خلائق آمین فقط

تمت

بعونہ تعالےٰ کتاب وقایع راجپوتانہ در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی بماہ جمادی الثانی سنہ ١٢٩٥ ہجری مطابق ماہ جون سنہ ١٨٧٨ع بپیرایۂ اختتام در کشید

غلط نامہ جلد اول وقایع راجپوتانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	پڑی	بڑی ....
۲۰	۱۱	پانی	تالی ....
۲۳	۱۴	اودے پور گودوار	اودے پور وگوڈوار ......
۲۶	۷	فایق ہوئے	فایق ہوا ....
۲۷	۱۷	بودوباش کو	بودوباش کی ....
۳۱	۹	عجیب	عجب ....
"	۱۴	ہندوستان فتح	ہندوستان کی فتح ....
۳۳	۶	मर्द्वंदना	मर्हदनी
۳۴	۵	مقرر کی تعین کہ بموجب	مقرر کی تعین بموجب ......
۳۵	۸	کہوسبانی	کہوسبالی ....
۴۲	۷	جنگ اور	جنگ آور ....
"	۱۱	سمجہتا جاتا ہے	سمجہا جاتا ہے ....
۴۸	۱۶	بیشتر	پیشتر ....
۴۹	۱۰	سلوہیر	سلومر ....
۵۹	۱۳	۱۷۶۹	
"	۱۵	چوغطہ	چغتائی ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۹	ادرچہ	اُورچہ ....
"	۱۱	"	"
۷۳	۱	ڈورنادہارت	درونادہار ....
۸۵	نقشہ حاشیہ ۲	عہدنامجات	عہدنامہ منجانب ....
۱۰۷	۱۹	بموجب وراثت	بموجب تبنیت کچھ اصل نہین رکھتے حسب قاعدہ شریعت وراثت ....
۱۱۴	۳	ملحق الریاستون	ملحق السرحد ریاستون ....
۱۳۸	۱۸	نمبر	نمبری ....
۱۳۵	۱۵	۱۸۶۵ء تو میہجر	۱۸۶۵ء مین میہجر ....
۱۵۱	۱۶ بیتی	۲—	۳— ....
۱۵۲	۱۷ میزان	۱ تا ۳۸—۴۲—۲۱	۱—۳۹ ۴۳—۳۵
۱۶۸	۵	مکات	مکانات ....
۱۷۱	۱۰	ناندی	ناندہی ....
۱۹۰	۳	ادسی سٹے	اوسسے ....
۱۹۳	۱	بزدہ	عمدہ ....
۱۹۵	۱۵	اجمیر مین تاراجت	اجمیر کو تاراج کیا ....
۲۰۰	۱۱	ٹیکاف	شگاف ....
۲۰۱	۹	دہلی سے مغرب	دہلی سے جنوب بمغرب ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۱۲	اور بڑے ہین شل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ	اور بشکل شیراز کے انگورون سے بڑے اور خوش ذائقہ
۲۰۸	۱۵	اولاد میں ہین اور سجادہ نشین ہین	اولاد میں اور سجادہ نشین ہین
۲۲۵	۱۷	پیروہیتون کی وبہاٹون کی	پیروہتون وبہاٹون کے
۲۶۸	۶	والی سیواڑ	والی مارواڑ
//	۸	اسی خاندان	اس خاندان
۲۶۹	۵	اوہی سے	اوسینے
۲۷۵	۹ و ۱۰	رٹن ہکے گانون	آہن کے گانون
۲۷۶	۱۹	شہرونکی	شہرکی
۲۹۲	۲	جانوہ	خانوہ
۲۹۹	۶	اوترآئے	اوتراہے
۳۰۱	۴	راناد وم	رانا امرا دوم
//	۱۲	اتفاق وحدیت	اتفاق واحدیت
۳۰۵	۱۸	ہنگولی	سنگولی
۳۰۸	۲	سید یا سادہا	سید یا سادہ
//	۴	اصول	حصول
۳۱۴	۱۸	لکھیا	موکھیا
۳۴۹	۱۰-۱۱	گانو رہنا	گانو کا رہنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۱۵	منع کردیا ہے	منع کردیا
۳۵۲	۱۵	شوق ہیں ہیں	شوقین ہیں
۳۶۵	۶	عمل جراحی کا ناکامیاب	عمل جراحی کے ناکامیاب
۳۶۶	۱۴	آزادی	ارادی
۳۷۰	۱۳	ستوفی	مستوفی
۳۷۳	۱۷	پھنگل لال	پھنگن لال
۳۷۷	۳	شخص انتظام	شخص کو انتظام
۴۰۷	۱۵	پیدا کیجاتی ہے	پیدا کیجاتی
۴۱۳	۱۲	بکھیل	بگھیل
۴۱۴	۱۹	حاشیہ	ذیل
۴۲۱	۱	پیرورش	پرورش
۴۳۴	۱۹	اوسی سے	اوس سے
۴۴۲	۵	چواسی	چوراسی
۴۴۷	۱۵	رکھتے ہیں	رکھتے تھے
۴۶۹	۱۱	شروع کردیا	شروع کرادیا
۴۸۸	۱۳	پیچ محال	پنچ محال
۴۹۰	۱۱و۱۲	تیسن سے چالیس	تین سو چالیس
۴۹۳	۱۹	عوض ملا ہے	عوض نہ ملا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱۶	۵	کافی نہو	کافی ہو
۵۲۰	۸	قراین	قراین
۵۲۴	۴	ایجنٹ نے صاف	ایجنٹ صاف
۵۵۰	۱۰	۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ء ۹ - مئی سنہ ذکور تک	۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ء سے ۹ - مئی سنہ مذکور تک
۵۵۱	۵	ٹیٹ صاحب	ٹیٹ صاحب
۵۵۲	۱۳	سنہ ۱۸۷۶ء کو کوئی	سنہ ۱۸۷۶ء کو ئی
۵۵۷	۶	سنہ ۱۸۸۳ء	سنہ ۱۸۲۳ء
۵۶۰	۱۸	تا خشکی	تاکہ خشکی
۵۶۲	۴	پیچیدہ ہیں	پیچیدہ ہے
۵۶۲	۱۳	جہیل	جھیل
″	۱۷	دون	دونوں
۵۶۴	۲	سبباسے	سبب سے
۵۸۵	۱۲	سواسے	سوار
۵۹۰	۱ و ۲	سارقان وجرمانہ و نذرانہ	سارقان و نذرانہ
″	۹ و ۱۰	دانشمند ہے	دانشمندی
۶۰۷	۶	جھیل سکے کنارہ	جھیل کے کنارہ
۶۱۱	۵	دو میل فاصلہ پر	دو میل کے فاصلہ پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۴	۶	پسر کشن کے	پسر کشن کے ....
۶۱۷	۸	کونشل	کونسل ....
۶۲۵	۵ و ۶	حاصل کیا اور اونکو منظور نہوا	حاصل کیا منظور نہوا ......
۶۲۶	۱۴	دوم تیجے سنگہ کی مان سے	دوم تیجے سنگہ۔ تیجے سنگہ کی مان سے
۶۳۲	۱۳	چومون سے ضبط کیا	چومون ضبط کیا ....
۶۳۷	۵	عَلم	عِلم ....
۶۴۲	۱۰	زمانہ حکومت	بزمانہ حکومت ....
۶۴۳	۱۹	اسیطرح فیروز	اسطرح فیروز ....
۶۴۴	۱۵	فونگہ	تونگہ ....
۶۴۷	۶	فرسخ	فروخ ....
۶۴۸	۲	۲۱۔ دسمبر ۱۸۱۸ء مین	۲۱۔ دسمبر ۱۸۱۸ء کو ......
۶۴۹	۵ و ۶	عمراً	عموماً ....
۶۶۰	۵	مقبول العوام	مقبول العوام ....
۶۶۳	۱	بچہڑی	بچہیرے ....
۔۔	۴	شیخ کی	شیخ جی کی ....
۶۶۴	۹	ٹولن کرن	ٹون کرن ....
۔۔	۱۴	قبضہ مین ہے	قبضہ مین تہے ....
۶۶۵	۱	راجل	رایسل ....

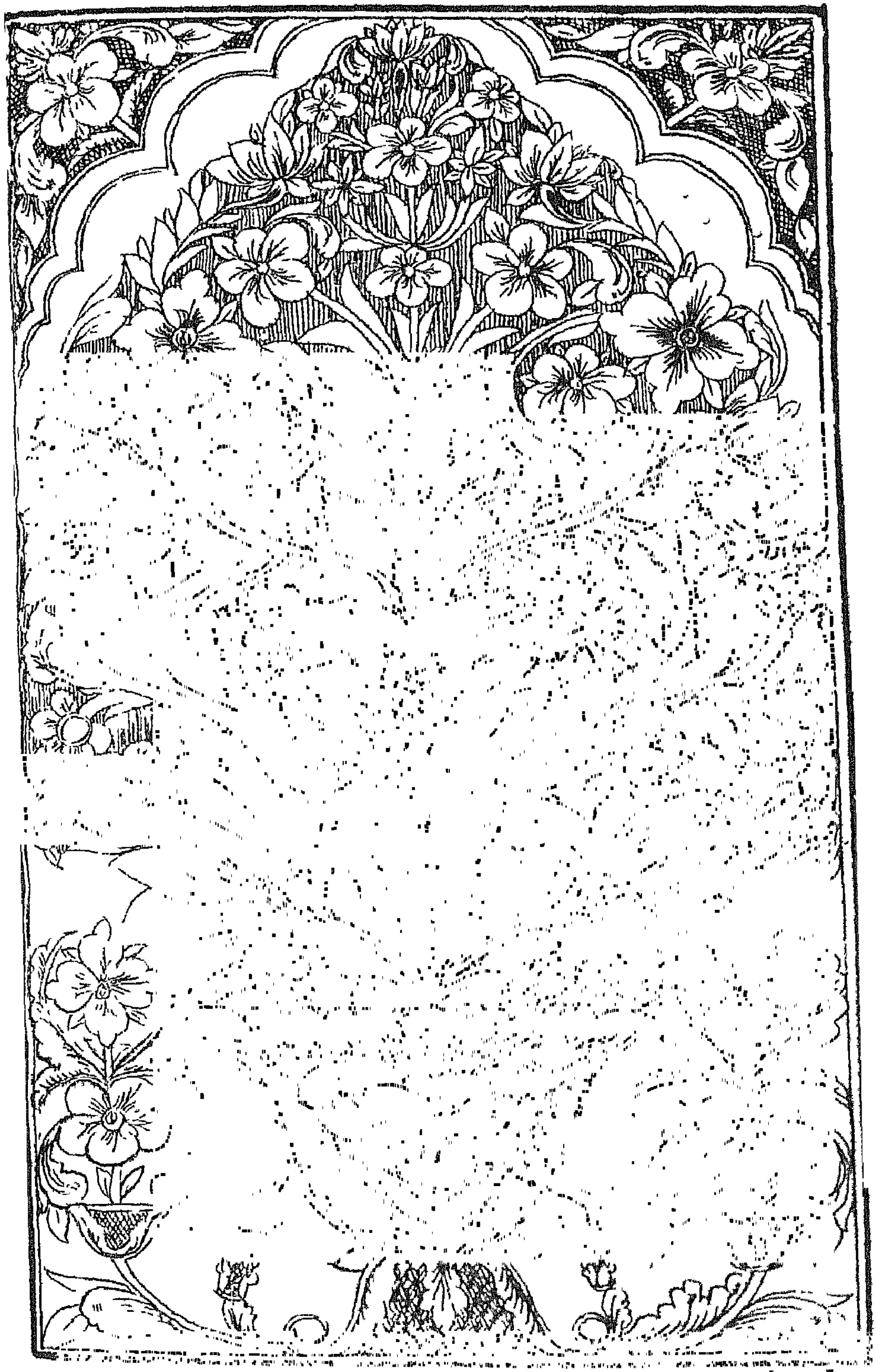
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶۹	۱۸	فی سن اور سال	فی سن ایک سیر اور سال
۶۷۱	۲ و ۳	کہنڈیلہ بابت	کہنڈیلہ کی بابت
۶۷۷	۱۱	پیدار	پیداوار
۶۷۸	۷	مقام مین اونکے	مقام مین اونکو
۶۸۶	۱۹	وہان سے پہونچے	وہان پہونچے
۶۸۷	۴	سادہائیون نے	سادہائیون سے
۶۸۷	۱۵	صاحب کوان ریاستون	صاحب کو کہ ان ریاستون
״	۱۸	کہی کا معاوضہ	کمی کا معاوضہ
۶۹۲	۵	دہونکل سنگہ کو ملی	دہونکل سنگہ ملی
۶۹۳	۱۱ و ۱۴	خوشحالی داروغہ	خوشحال داروغہ
۶۹۵	۱۶	محمد شاہ خان پہر قلعہ	محمد شاہ خان پر قلعہ
۶۹۶	۱۰	وطن کو	وطن کو گیا
۶۹۷	۱	تکلیف	تکلف
۶۹۸	۱۰	پانو پٹہان	پانچ سو پٹہان
۷۰۰	۱۶	بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا	بچکر پچاس سوار بہی لیکر بہاگا
۷۰۱	۱۳	بہائیون	بہائیون
״	۱۹	بارگیر دار	بارگیر
۷۰۵	۱۳	سانبہر مین ہے	سانبہر پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٧٠٩	٧	متروک	متبرک
٧١٧	٩	گوبند ناحی	گوبدناحی
"	١٧	ازحد راض	ازحد ناراض
٧١٩	٧	مدت	مدد
٧٣٨	٥	مخروجی	مجروحی
٧٤٠	١٢	دیوارون پرہوکر	دیوارون پرسے
٧٤١	١١	مودگی	موجودگی
٧٤٥	٧	زمانہ	زنانہ
٧٥٦	١٠	رسمیات بطریق	رسمیات وطریق
٧٥٨	٦	بہاگ	تیاگ
٧٦٠	١	واپس کردیا گیا	واپس کرایا گیا
٧٦٦	١٠	اور کام کرنے کی	اور نہ کام کرنے کی
٧٧٤	١٥	ہوآمدنی	ہوا آمدنی
٧٨١	١٠	راسے سے متفق	راسے بہی متفق
٧٩٤	١٠	مبقرر ہوئے	مقرر کیئے ہوئے
٨٠٥	١٦ و ١٧	کونسل کی راسے اگر کمیٹی مین امر کام کو	کونسل کی راسے مین اگر کمیٹی ا کام کو
٨٠٧	١٤	پچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی	پچہمن سنگہ کا وکیل تہا عہد ایجنسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱۶	۱۳	دیجاتی ہین	دیجاتی ہے ....
۸۲۸	۲	گہاٹہ ناگون	گہاٹہ ناگون ....
۸۳۰	۵	ٹہیکہ	پہکہ ....
۸۳۴	۱۴	کوشش کا نتیجہ ہے	کوشش کا ہے ....
۸۳۶	۵ و ۷	سینسکرت	سنسکرت ....
۸۴۱	۸	طعمہ برقی	لمعہ برقی ....
۸۴۳	۹	ستجار	سنجار ....
۸۵۳	۴	کلکتہ کی اسقدر	کلکتہ کی کہ اسقدر ....
،،	۵	مختلف تین	مختلف ہین تین ......
۸۵۶	۱۴	سٹرک کے وقت سے	سٹرک کے شروع کے وقت سے
۸۶۰	۲ و ۳	اطلاع ہوئی تہی	اطلاع ہوتی ہے ....
،،	۱۱	پہونچا گیا	پہونچایا گیا ....
۸۶۸	۱۴	سپرنٹنڈنٹ	سپرنٹنڈنگ ....
۸۷۱	۸	انگریز کی اوسکی	انگریز کی کہ اوسکی .....
۸۷۵	۷	ڈاکٹر صاحب ہسبنڈ صاحب .	ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب .....
۸۸۲	۴	پناہ دینے کی	پناہ دینگے ....
۸۹۴	۳ و ۴	خدمت جلدو	خدمت کے جلدو ....
۸۹۷	۶	دیافت	دریافت ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰۰	۱۳	ہیجر ٹڈن بل صاحب	ہیجر ٹرن بل صاحب .....
۹۰۳	۶	دار لامارت	دار الامارت ....
۹۰۹	۱۱	نشان ازمعاملہ	نشان زر معاملہ ....
۹۱۱	۶	صاحب سنے ارشاد	صاحب ارشاد ....
۹۱۲	۲	متقین ہوتی ہے	متقین ہوتی تہی ....
۰۰	۱۷	دسمبر ۲۹ ۱۸۵۸ء	دسمبر ۲۹ ۱۸۵۸ء ....
۹۱۸	۱۳	رہی تہی بہادون	رہی متی بہادون ......
۹۲۰	۵	طامس ہدری صاحب ...	طامس ہدلی صاحب ...
۹۲۰ / ۹۲۱	۱۹ / ۱	حکم ہوا کہ مرسل ہو	حکم ہوا کہ نقل روبکار خدمتمیں جناب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے مرسل ہو ..
۹۲۲	۱۸	قلعہ کو بہی کہتیڑی	قلعہ کہتیڑی کو بہی ......
۹۳۰	۱۹	مراسلہ	مرسلہ ....
۹۳۱	۶	زیاہ	زیادہ ....
۹۳۴	۱۷	عمل کرتے ہین	عمل کرتے رہین ......
۹۳۸	۳	متشکل	شکل ....
۹۴۰	۳	طول وعرض دطول مین	طول وعرض مین ......
۹۴۱	۱۹	سفید ہوئی ہے	سفید ہوئی ہین ......
۹۴۳	۶	بات	باب ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴۳	۱۰	فیصدی زیادہ	فیصدی سے زیادہ
۹۴۵	۳	جاری رہی	جاری ہے
"	۹	مصارف مین ٹہاکر	مصارف ہین ٹہاکر
۹۴۶	۱۸	کہ صرف اپنا نام	کہ اپنا نام
۹۴۹	۱۲	کنیزک بہائیون	کنیزک زاد بہائیون
"	۱۹	کیا او نصیر آباد	کیا اور نصیر آباد
۹۵۲	۱۹	سختی	شیخی
۹۶۰	۱۱	مدد کیا کرین	مدد کیا کرے
۹۶۷	۴ و ۵	جایداد وفتح گڈہ رہ روابط	جایداد فتح گڈہ ور روابط
۹۶۸	۷	بیٹہین	بیٹھے
۹۶۹	۱	آداب کی	آداب کری



Chapter IV.

Chapter III.

LIST

OF

CONTENTS OF THE FIRST VOL.

Chapter I.

Chapter II.

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

Vol. I.

Vol. II.

Vol. III.

WIQUAYA RAJPOOTANA,

OR

A History of the Ajmere and Merewara District and the Native States included in the country of Rajpootana, in three Volumes.

VOL. I.

BY

JWALA SAHAIE.

Adawlti and Superintendent, P. W. D.,

BHURTPORE.

PRINTED IN THE MUFID-AUM PRESS,

AGRA,

1878.